اسماء اللہ عزوجل

قرآن وحدیث کے مطابق

Marfat.com

اسماء اللہ عزوجل

(حصہ اوّل) پر تبصرہ

ذرا سوچئے فکر پاک، قلم پاک نہاد، شغل پاکیزہ ترین دین اور دنیا از فلاح وصلوٰۃ لبریز، جس مصروفیت سے حاصل ہوں وہ خدائے ذوالمنن کی نعمتِ وافرہ و رحمت تامّہ ہے یا نہیں؟ خدا را سجدہ شکر میں گر جایئے، اتنے طویل ودراز سجدے ایسے مسلسل ومتواتر اس نعمتِ جلیل کا شکر ادا کرنے سے قاصر، پھر تحقیق و تفتیش، جہدوکاوش۔ جس کو دیا تڑپتا رہ گیا جس تک نہ پہنچا بیتاب، اللہ اکبر، آپ نہ رسمی عالم نہ کسی درسگاہ سے فاضل نہ کسی مسند تدریس پر فائز، نہ تخت نشین اہتمام اور پھر یہ بلند وبالا کام، عظیم وعظیم الشان، جلیل وذیشان، خدا تعالیٰ آپکو طویل زندگی عطا فرمائے کہ امت کا دامن مراد ہمیشہ یاقوت وجواہر، لعل وگوہر سے لبریز رہے۔

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

حضرت مولانا انظر شاہ کاشمیری صاحب

رئیس ھئیہ التدریس و شیخ الحدیث

وقف دارالعلوم، بیت الحکمت

دیوبند، بھارت

فَادْعُوْهُ بِهَا ☆ اَلْاَحَدُ ☆ اَلْاٰخِرُ ☆ اَلْاَبَدُ ☆

اَهْلُ التَّقْوٰى ☆ اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ☆ اَلْاَقْرَبُ ☆

اَلْاَعْلَمُ ☆ آمِيْن ☆ اَلْاَلِيْمُ اَلْاٰخِذُ ☆ اِلٰ ☆

مُ ☆ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ ☆ اَلْبَادِئُ ☆

بَاسِطُ ☆ اَلْبَصِيْرُ ☆ اَلْبَاطِنُ ☆ اَلْبَاعِثُ ☆

تَّوَّابُ ☆ اَلْجَبَّارُ ☆ اَلْجَلِيْلُ ☆ اَلْجَامِعُ ☆

اَسِبُ ☆ اَلْحَسِيْبُ ☆ اَلْحَافِظُ ☆ اَلْحَفِيْظُ ☆

☆ اَلْحَلِيْمُ ☆ اَلْحَمِيْدُ ☆ اَلْحَنَّانُ ☆ اَلْحَيُّ ☆

☆ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ ☆ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ ☆

رِثِيْنَ ☆ خَيْرُ الْفَاصِلِيْنَ ☆ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ☆

كِرِيْنَ ☆ خَيْرُ الْحَاكِمِيْنَ ☆ خَيْرُ الْحَافِظِيْنَ ☆

رُ ☆ اَلذَّارِئُ ☆ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ☆

ةِ ☆ ذُوالطَّوْلِ ☆ ذُوالْمَعَارِجِ ☆ ذُوالْعَرْشِ ☆

☆ اَلرَّزَّاقُ ☆ اَلرَّازِقُ ☆ اَلرَّاشِدُ ☆ اَلرَّشِيْدُ ☆

ضَا ☆ اَلرَّؤُوْفُ ☆ اَلرَّبُّ ☆ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ ☆

اَلْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ☆ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ☆

اَنُ ☆ اَلزَّارِعُ ☆ اَلسُّبُّوْحُ ☆ اَلسَّرِيْعُ ☆

☆ اَلسَّامِعُ ☆ اَلسَّمِيْعُ ☆ اَلسَّيِّدُ ☆ اَلسَّتَّارُ ☆

لُ الْبَطْشِ ☆ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ☆ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ☆

اَلشَّاهِدُ ☆ اَلشَّفِيْعُ ☆ اَلصَّبُوْرُ ☆ اَلصَّادِقُ ☆

رُ ☆ اَلطَّيِّبُ ☆ اَلطَّالِبُ ☆ اَلطَّبِيْبُ ☆ اَلْاَطْهَرُ ☆

☆ اَلْعَظِيْمُ ☆ اَلْعَفُوُّ ☆ اَلْعَالِمُ ☆ اَلْعَلَّامُ ☆

غَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ☆ عَدُوُّ الْكَافِرِيْنَ ☆ اَلْغَافِرُ ☆

Marfat.com

غَافِرُ الذَّنْبِ ☆ اَلْغَفَّارُ ☆ اَلْغَفُوْرُ ☆ اَلْغَالِبُ ☆ اَلْغَالِبُ عَلٰى اَمْرِهٖ ☆ اَلْغَنِيُّ ☆ اَلْغِيَاثُ ☆ اَلْغَيُّوْرُ ☆
اَلْفَاعِلُ ☆ اَلْفَاتِحُ ☆ اَلْفَتَّاحُ ☆ اَلْفَرْدُ ☆ اَلْفَاطِرُ ☆ اَلْفَعَّالُ ☆ اَلْفَعَّالُ لِمَا يُرِيْدُ ☆
فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ☆ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ☆ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ☆ فَارِجُ الْهَمِّ ☆ اَلْفَاتِنُ ☆
اَلْفَاتِقُ ☆ اَلْقَابِضُ ☆ اَلْقَابِلُ ☆ قَابِلُ التَّوْبِ ☆ اَلْقَادِرُ ☆ اَلْقَدِيْرُ ☆ اَلْقُدُّوْسُ ☆ اَلْقَدِيْمُ ☆
اَلْقَرِيْبُ ☆ اَلْقَاضِيْ ☆ اَلْقَاهِرُ ☆ اَلْقَهَّارُ ☆ اَلْقَائِمُ ☆ اَلْقِيَامُ ☆ اَلْقَيِّمُ ☆ اَلْقَيُّوْمُ ☆
اَلْقَوِيُّ ☆ اَلْكَبِيْرُ ☆ اَلْكَرِيْمُ ☆ اَلْكَاشِفُ ☆ كَاشِفُ الْكَرْبِ ☆ كَاشِفُ الضُّرِّ ☆ اَلْكَفِيْلُ ☆
اَلْكَافِيْ ☆ اَلْكَائِنُ ☆ اَلْكَاتِبُ ☆ اَللَّطِيْفُ ☆ لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَ ☆ اَلْمُهَيْمِنُ ☆ اَلْمُوْسِعُ ☆
اَلْمَوْلٰى ☆ اَلْمُؤْمِنُ ☆ اَلْمُؤَخِّرُ ☆ اَلْمُقْتَدِرُ ☆ اَلْمُقَدِّمُ ☆ اَلْمُقْسِطُ ☆ اَلْمُقِيْتُ ☆ اَلْمُقْدِرُ ☆
مُقَلِّبُ الْقُلُوْبِ ☆ مُثَبِّتُ الْقُلُوْبِ ☆ اَلْمُتَكَبِّرُ ☆ اَلْمُهْلِكُ ☆ اَلْمُرْسِلُ ☆ اَلْمُبْقِيْ ☆ اَلْمُصَلِّيْ ☆
اَلْمُوْئِلُ ☆ اَلْمُتَوَفِّيْ ☆ اَلْمُرْشِدُ ☆ اَلْمُضِلُّ ☆ اَلْمُعَذِّبُ ☆ اَلْمُحْسِنُ ☆ اَلْمُخْرِجُ ☆ اَلْمُسْتَجِيْبُ ☆
اَلْمُبَارَكُ ☆ اَلْمُنْذِرُ ☆ اَلْمُنْتَقِمُ ☆ اَلْمُنِيْرُ ☆ اَلْمُبْدِئُ ☆ اَلْمُبِيْنُ ☆ اَلْمُبْلِيْ ☆ اَلْمُبْتَلِيْ ☆
اَلْمَتِيْنُ ☆ اَلْمَاجِدُ ☆ اَلْمَجِيْدُ ☆ اَلْمُجِيْبُ ☆ اَلْمُحِبُّ ☆ اَلْمُدَبِّرُ ☆ اَلْمُحْصِيْ ☆ اَلْمَالِكُ ☆
مَالِكُ الْمُلْكِ ☆ اَلْمَلِكُ ☆ اَلْمَلِيْكُ ☆ مَالِكُ يَوْمِ الدِّيْنِ ☆ اَلْمَانِعُ ☆ اَلْمَنَّانُ ☆ اَلْمُبْدِئُ ☆
اَلْمُبْرِمُ ☆ اَلْمُحِيْطُ ☆ اَلْمُعْطِيْ ☆ اَلْمُحْيِيْ ☆ اَلْمُمِيْتُ ☆ اَلْمُرِيْدُ ☆ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهٗ ☆ اَلْمُذِلُّ ☆
اَلْمُعِزُّ ☆ اَلْمُفَضِّلُ ☆ اَلْمُتَفَضِّلُ ☆ اَلْمُعَافِيْ ☆ اَلْمُطْعِمُ ☆ مُنْزِلُ الْكِتَابِ ☆ اَلْمُصَوِّرُ ☆
اَلْمُمْتَحِنُ ☆ مُخْزِي الْكَافِرِيْنَ ☆ اَلْمَعْبُوْدُ ☆ اَلْمُتَعَالِيْ ☆ اَلْمُغِيْثُ ☆ اَلْمُعِيْنُ ☆ مُتِمُّ نُوْرِهٖ ☆
اَلْمُسْتَعَانُ ☆ اَلْمُغْنِيْ ☆ اَلْمُغِيْثُ ☆ اَلْمِحْسَانُ ☆ اَلْمُسَعِّرُ ☆ اَلْمُنْعِمُ ☆ مُصَرِّفُ الْقُلُوْبِ ☆
اَلْمُسْتَمِعُ ☆ اَلْمُنَزِّلُ ☆ اَلْمُنْشِئُ ☆ مُخْرِجُ الْحَيِّ مِنَ الْمَيِّتِ ☆ مُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ☆
اَلْمُفْرِجُ ☆ اَلْمُغْنِيْ ☆ اَلنَّاصِرُ ☆ اَلنَّصِيْرُ ☆ اَلنَّافِعُ ☆ اَلنُّوْرُ ☆ اَلْقَائِمُ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ☆
نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ☆ نِعْمَ الْمَوْلٰى ☆ نِعْمَ الْوَكِيْلُ ☆ نِعْمَ الْمَاهِدُ ☆ نِعْمَ النَّصِيْرُ ☆
نِعْمَ الْقَادِرُ ☆ اَلْوَاجِدُ ☆ اَلْوَاحِدُ ☆ اَلْوَدُوْدُ ☆ اَلْوَارِثُ ☆ اَلْوَاسِعُ ☆ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ☆
اَلْوَفِيُّ ☆ اَلْوِتْرُ ☆ اَلْوَاقِيْ ☆ اَلْوَكِيْلُ ☆ اَلْوَالِ ☆ اَلْوَالِيْ ☆ اَلْوَلِيُّ ☆ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ☆
اَلْوَهَّابُ ☆ هَادٍ ☆ اَلْهَادِيْ ☆ اَلْهَوٰى ☆ اَللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهٗ ☆ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ☆

Marfat.com

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

Marfat.com

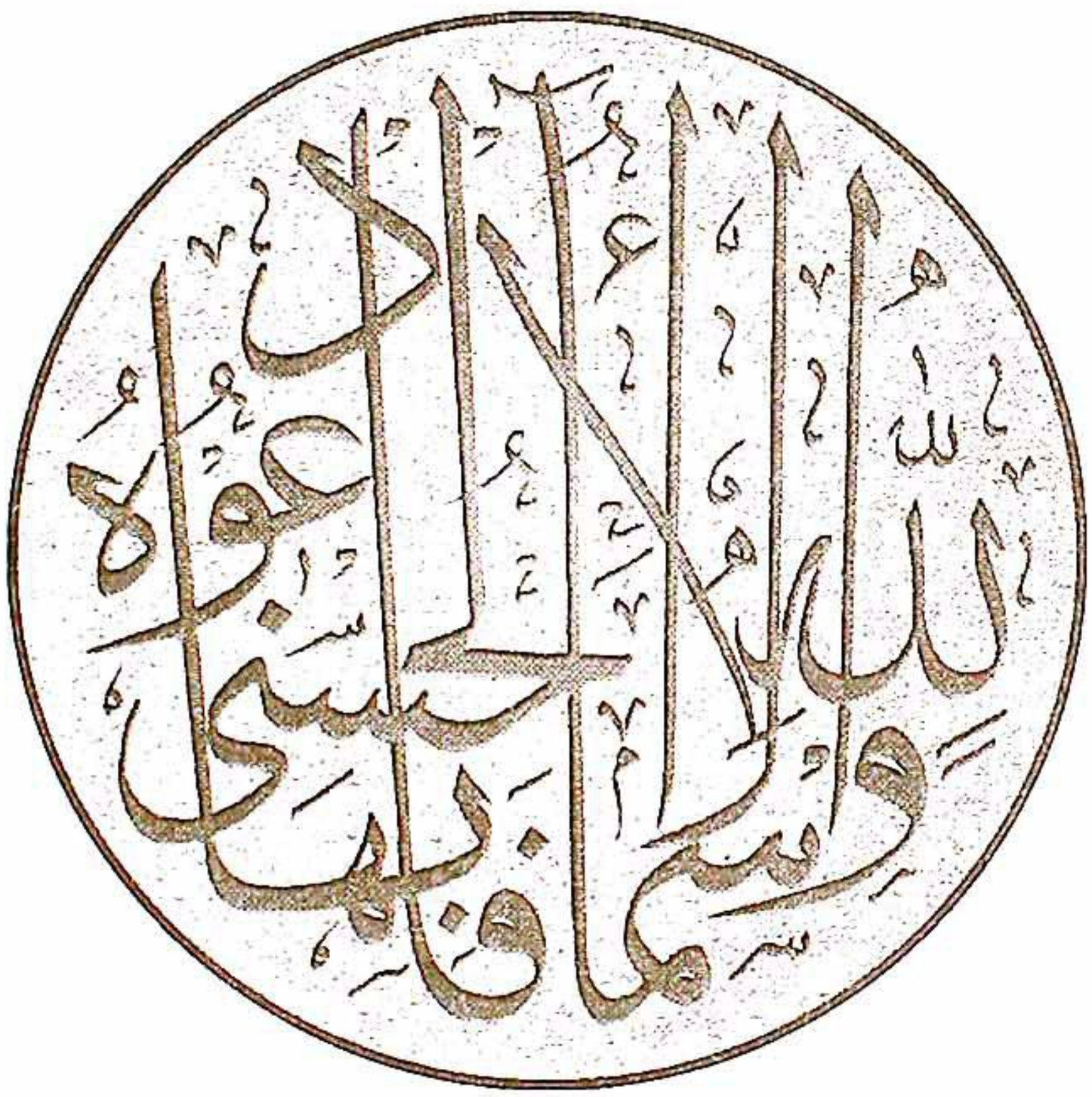

(اور اللہ تعالیٰ کے سب نام اچھے ہی اچھے ہیں، تو اُس کو اُس کے ناموں سے پکارا کرو)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْا بِهَا

(اور اللہ تعالیٰ کے سب نام اچھے ہی اچھے ہیں تو اس کو اس کے ناموں سے پکارو)

اسماء اللہ عزوجل

قرآن وحدیث کے مطابق

جلد دوم

مؤلف

رشید اللہ یعقوب

ناشر

رحمۃ للعالمین ریسرچ سینٹر

مکان نمبر 8 زمزمہ اسٹریٹ 3، زمزمہ، کلفٹن کراچی 75600

فون 5877561 فیکس 5877562

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ

(سورۃ الشوریٰ 42۔ آیت 11)

ترجمہ

''کوئی چیز اس کے مشابہ نہیں اور وہ سب کچھ سننے اور دیکھنے والا ہے۔''

(سورۃ الشوریٰ 42۔ آیت 11)

Marfat.com

سُبحان اللہ وبحمدہٖ سُبحان اللہ العظیم

أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله ط

وصلى الله على النبي الأمي وعلى آله وبارك وسلم تسليمًا

یا اللہ جل جلالہ

یا رحمان ✹ یا رحیم ✹ یا غفار

اگر میں نے اِس کتاب میں ایسی کوئی بات لکھدی ہے جو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات اور فرمودات کے برعکس ہے یا میں نے براہِ راست یا پوشیدہ کوئی ایسی بات تحریر کردی ہے، جو آپ کے احکامات کے برخلاف ہے تو میں صدقِ دل سے توبہ کرتا ہوں اور آپکی رحمانیّت اور رحیمی پر ایمان کے ساتھ معافی اور بخشش مانگتا ہوں۔

رشید اللہ یعقوب

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شکرانہ

یا اللہ رحمن الدنیا والآخرۃ یا رحیم یا کریم

یا ارحم الراحمین

میں آپ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اس گناہگار، سیاہ کار کو اپنے ان چند صد غلاموں میں شامل کرلیا جن کو آپ نے گزشتہ 14 صدیوں میں اپنے اسماء الحسنٰی پر لکھنے کی توفیق بخشی۔

آپ ہی توفیق عطا فرماتے ہیں اور آپ ہی اس کو قبول کرنے والے ہیں۔ اس خدمت کو قبول فرمالیجئے اور اس کو میری، میرے والدین، اہل وعیال اور جملہ امت مسلمہ کے لئے بخشش کا ذریعہ بنادیجئے۔

یہ میرے بس میں نہیں ہے کہ میں آپ کی اس عنایت اور بخشش کا آپ کے شایانِ شان شکریہ ادا کرسکوں اس لئے کہ آپ خالق کائنات ہیں اور میں اس کائنات کا حقیر ترین ذرّہ۔ نہ ہی میں آپ کی اچھی طرح حمد وثناء بیان کرسکتا ہوں اس لئے کہ نہ میرے پاس وہ طاقت ہے نہ ہی وہ الفاظ۔ حق بات تو یہی ہے کہ

لا احصی ثناءً علیک انت کما اثنیت علیٰ نفسک

میں تو آپ کی تعریف کا حق نہیں ادا کرسکتا بس آپ ایسے ہی ہیں جیسی آپ نے اپنی تعریف فرمائی۔

رشید اللہ یعقوب

رشید اللہ یعقوب

Marfat.com

حدیث مبارکہ

عَنْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَلَی الْمِنْبَرِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ :

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ

وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰی

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے منبر پر فرمایا۔ میں نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ ''بلاشبہ تمام اعمال کا تعلق دل کے ارادوں سے ہے اور ہر کسی کو اس کی نیت کے مطابق ہی ثمرہ حاصل ہوتا ہے.....''

(بخاری، کتاب بدءالوحی، حدیث نمبر 1)

Marfat.com

وَمَا تَوْفِيْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ

(اور مجھے توفیق نصیب ہونا تو محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہے)

Marfat.com

انتساب

ان تمام محدثین، محققین اور علماء حضرات کے نام، جنہوں نے اسماء الحسنٰی پر تحقیقی کام کیا، جس کی وجہ سے امت مسلمہ کیلئے ان کا علم اور اس پر عمل آسان ہو گیا۔ اللہ رب العزت ان کو اس خدمت پر خوب خوب اجر عطا فرمائے اور جنت میں ان کے درجات بلند تر فرمائے۔ آمین

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ

اَنْتَ تَسْمَعُ کَلَامِی وَ تَرٰی مَکَانِی و تَعْلَمُ سِرِّیْ وَ عَلَانِیَتِیْ لَایَخْفٰی عَلَیْکَ شَیْءٌ مِّنْ اَمْرِیْ اَنَا الْبَآئِسُ الْفَقِیْرُ الْمُسْتَغِیْثُ الْمُسْتَجِیْرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِیْ اِلَیْکَ اَسْئَلُکَ مَسْئَلَةَ الْمِسْکِیْنِ وَابْتَهِلُ اِلَیْکَ اِبْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِیْلِ وَ اَدْعُوْکَ دُعَآءَ الْخَآئِفِ الضَّرِیْرِ دُعَآءَ مَنْ خَضَعَتْ لَکَ رَقَبَتُهٗ وَ فَاضَتْ لَکَ عَبْرَتُهٗ وَ ذَلَّ لَکَ جِسْمُهٗ وَ رَغِمَ لَکَ اَنْفُهٗ اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْنِیْ بِدُعَآئِکَ شَقِیًّا وَ کُنْ لِیْ رَءُوْفًا رَّحِیْمًا یَا خَیْرَ الْمَسْئُوْلِیْنَ یَا خَیْرَ الْمُعْطِیْنَ. (کنز العمال، طبرانی عن ابن عباسؓ، عبداللہ بن جعفرؓ)

یااللہ! آپ تو میری بات کو سن رہے ہیں اور آپ میرا مقام وحالت دیکھ رہے ہیں اور میرے چھپے اور کھلے سب کو جانتے ہیں، آپ سے میری کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں، میں مصیبت زدہ ہوں، محتاج ہوں، فریادی ہوں، پناہ کا طلبگار ہوں، ڈرنے والا ہوں، ہراساں ہوں، اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں، اعتراف کرتا ہوں، میں آپ سے ایسے مانگتا ہوں، جیسے بے کس مانگتا ہے اور میں آپ کے آگے گڑگڑاتا ہوں جیسے گناہگار اور ذلیل وخوار گڑگڑاتا ہے اور میں آپ کو پکارتا ہوں جیسے خوف زدہ، آفت رسیدہ پکارتا ہے، ایسے شخص کی پکار جس کی گردن آپ کے سامنے جھکی ہوئی ہے اور جس کے آنسو آپ کے سامنے بہہ رہے ہیں، جس کا تن بدن آپ کے آگے بچھا ہوا ہے اور جو اپنی ناک آپ کے سامنے رگڑ رہا ہے، اے اللہ! آپ ایسا نہ کریں کہ آپ سے مانگوں اور پھر بھی محروم رہوں، آپ میرے حق میں بڑے مہربان نہایت رحم کرنے والے بن جایئے، اے جن سے مانگا جاتا ہے ان میں سب سے بہتر، اے سب دینے والوں سے بہتر۔

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ

اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُکَ لِمَا تُبْتُ اِلَیْکَ مِنْہُ ثُمَّ عُدْتُّ فِیْہِ وَ اَسْتَغْفِرُکَ لِمَآ اَعْطَیْتُکَ مِنْ نَفْسِیْ ثُمَّ لَمْ اُوْفِ لَکَ بِہٖ وَ اَسْتَغْفِرُکَ لِلنِّعَمِ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ بِھَا عَلَیَّ فَتَقَوَّیْتُ بِھَا عَلٰی مَعَاصِیْکَ وَ اَسْتَغْفِرُکَ لِکُلِّ خَیْرٍ اَرَدْتُّ بِہٖ وَجْھَکَ فَخَالَطَنِیْ فِیْہِ مَا لَیْسَ لَکَ، اَللّٰھُمَّ لَا تُخْزِنِیْ فَاِنَّکَ بِیْ عَالِمٌ وَلَا تُعَذِّبْنِیْ فَاِنَّکَ عَلَیَّ قَادِرٌ.

یا اللہ! میں آپ سے ان گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں جن سے میں نے آپ کے حضور توبہ کی اور پھر دوبارہ ان کا ارتکاب کیا، میں آپ سے اس عہد کی وجہ سے بخشش چاہتا ہوں جو میں نے آپ سے کیا پھر اسے پورا نہیں کیا اور میں آپ سے ان نعمتوں کے حوالے سے معافی چاہتا ہوں جو آپ نے مجھے عطا فرمائیں اور میں نے ان سے آپ کی نافرمانیوں کے لئے قوت حاصل کی اور میں آپ سے ہر اس بھلائی کی وجہ سے بخشش چاہتا ہوں جس سے میں نے آپ کی رضا کا ارادہ کیا پھر اس میں وہ چیز شامل ہوگئی جس میں آپ کی رضا نہ تھی۔ یا اللہ! مجھے رسوا نہ فرمایئے بے شک آپ مجھے جانتے ہیں، آپ مجھے عذاب میں مبتلا نہ کیجئے، بے شک آپ میری گرفت پر قادر ہیں۔ (دیلمی۔ راوی: ابن عمر رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

اس کتاب کی اشاعت کے جملہ حقوق بحق مؤلف یا ناشر محفوظ نہیں ہیں البتہ جو صاحب بھی اس کو چھپوانا چاہیں وہ ہم کو اطلاع کریں۔ اس سلسلہ میں جو مدد درکار ہو ہم اس کے لئے حاضر ہیں۔

نام کتاب	اسماء اللہ عزوجل قرآن وحدیث کے مطابق
جلد	دوم
مؤلف	رشید اللہ یعقوب
اشاعت اول	اگست ۲۰۰۸ء / شعبان ۱۴۲۹ھ
تعداد اشاعت	۵۰۰
اشاعت دوم	فروری ۲۰۰۹ء / صفر ۱۴۳۰ھ
تعداد اشاعت	۱۰۰۰
کمپیوٹر کمپوزنگ	سید امتیاز علی
ناشر	رحمۃ للعالمین ریسرچ سینٹر

مکان نمبر ۸، زمزمہ اسٹریٹ نمبر ۳، زمزمہ، کلفٹن

کراچی، ۷۵۶۰۰، پاکستان

صدقہ جاریہ

ملنے کا پتہ

مکان نمبر ۸، زمزمہ اسٹریٹ نمبر ۳، زمزمہ، کلفٹن کراچی، ۷۵۶۰۰، پاکستان

Marfat.com

مؤلف کی دیگر کتب

الصّلوٰۃ والسّلام علیٰ رحمۃ للّعالمین

جلداول	طبع اول	:	دسمبر۱۹۹۸ء	تعداد ۵۰۰۰
	طبع دوم	:	اپریل ۱۹۹۹ء	تعداد ۱۰۰۰
	طبع سوم	:	اگست ۱۹۹۹ء	تعداد ۲۰۰
جلددوم	طبع اول	:	مئی ۱۹۹۹ء	تعداد ۵۰۰۰
	طبع دوم	:	اکتوبر۱۹۹۹ء	تعداد ۲۵۰۰

تامل ترجمہ (مترجم: مولوی ایم ڈبلیوایم رزین مظاہری، سری لنکا)

جلداول	طبع اول	:	۲۰۰۶ء	تعداد ۱۰۰۰
جلددوم	طبع اول	:	۲۰۰۷ء	تعداد ۱۰۰۰

اَسْمَاء اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ قرآن و حدیث کے مطابق

جلداول	طبع اول	:	اکتوبر۲۰۰۰ء	تعداد ۲۵۰۰
	طبع دوم	:	جنوری ۲۰۰۱ء	تعداد ۲۵۰۰

کِتابُ الدُّعَاءِ وَالْاِسْتِغْفَارِ

	طبع اول	:	فروری۲۰۰۱ء	تعداد ۲۵۰۰
	طبع دوم	:	مارچ ۲۰۰۱ء	تعداد ۲۵۰۰
	طبع سوم	:	نومبر ۲۰۰۶ء	تعداد ۲۰۰۰
	طبع چہارم	:	مئی ۲۰۰۷ء	تعداد ۲۰۰۰
	طبع پنجم	:	اگست ۲۰۰۸ء	تعداد ۱۰۰۰

اللّٰہ رب العالمین، خدا یا گوڈ

	طبع اول	:	ستمبر۲۰۰۶ء	تعداد ۳۰۰۰
	طبع دوم	:	مارچ ۲۰۰۷ء	تعداد ۱۰۰۰
	طبع سوم	:	ستمبر ۲۰۰۷ء	تعداد ۱۰۰۰

سندھی ترجمہ (مترجم: پروفیسر نثار بن قمر نورانی، حیدرآباد)

	طبع اول	:	ستمبر۲۰۰۷ء	تعداد ۲۰۰۰

Marfat.com

فہرست

الف	اس کتاب کی جلد اول پر علماء کرام، جرائد اور اخبارات کی آراء	۱۶
ب	عرض مؤلف	۲۰

ابواب

۱	اول	اسماء اللہ عزوجل در یک نظر	۴۴
		جدول اول	۴۸
		جدول دوم	۵۰
۲	دوم	اسماء اللہ عزوجل۔ توحید و ایمان	۱۲۷
۳	سوم	اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَ صِفَاتِہٖ	۱۳۳
۴	چہارم	اسماء اللہ عزوجل و دعا	۱۴۶
۵	پنجم	اسم اللہ عزوجل و الرب جل جلالہ در قرآن کریم	۱۵۳
		گوشوارہ بابت کل تعداد اسم اللہ عزوجل و الرّب در قرآن	۱۵۹
۶	ششم	ان سورتوں کی تفصیل جن میں اسم اللہ عزوجل وارد نہیں ہوا	۱۶۷
۷	ہفتم	اسماء اللہ عزوجل بترتیب نزول قرآن	۱۷۱
		مکی سورتیں	۱۷۶

Marfat.com

ابـواب

		مدنی سورتیں	۱۸۲
		ان سورتوں کی تفصیل جن میں اسم اللہ عزوجل اول بار نازل ہوا۔	
		مکی سورتیں	۱۸۵
		مدنی سورتیں	۱۹۴
۸	ہشتم	اسماءاللہ عزوجل بترتیب و بمطابق قرآن کریم	۲۰۰
۹	نہم	اسماءاللہ عزوجل در حدیث فقط	۲۱۶
۱۰	دھم	اسماءاللہ عزوجل کی سند و دلیل با تفصیل	۲۲۴
۱۱	یازدہم	اسماءاللہ عزوجل جن کی سند و دلیل ہنوز باقی ہے	۶۱۶
۱۲		فہرست کتب جن سے اس کتاب کی ترتیب میں مدد لی گئی	۶۱۸
۱۳		فہرست کتب جو اسماء الحسنٰی پر ماضی میں لکھی گئیں اور جن کا ذکر مختلف کتب میں ملتا ہے	۶۲۷

Marfat.com

جلداول پر علماء کرام، جرائدواخبارات کی آراء سے چند اقتباسات

ذرا سوچئے فکر پاک، قلم پاک نہاد، شغل پاکیزہ ترین، دین اور دنیا از فلاح وصلاح لبریز، جس مصروفیت سے حاصل ہوں وہ خدائے ذوالمنن کی نعمتِ وافرہ ورحمتِ تامّہ ہے یانہیں؟ خدارا سجدۂ شکر میں گر جایئے، اتنے طویل ودراز سجدے ایسے مسلسل ومتواتر اس نعمت جلیل کا شکر ادا کرنے سے قاصر، پھر تحقیق وتفتیش، جہدوکاوش۔ جس کو دیا تڑپتا رہ گیا جس تک نہ پہنچا بے تاب، اللہ اکبر، آپ نہ رسمی عالم نہ کسی درسگاہ سے فاضل نہ کسی مسندِ تدریس پر فائز، نہ تخت نشین اہتمام اور پھر یہ بلندو بالا کام، عظیم وعظیم الشان، جلیل وذی شان، خدا تعالیٰ آپ کو طویل تر زندگی عطا فرمائے کہ امت کا دامنِ مراد ہمیشہ یاقوت و جواہر، لعل وگوہر سے لبریز رہے۔ ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد۔

حضرت مولانا انظر شاہ مسعودی صاحب

رئیس ھیئۃ التدریس وشیخ الحدیث دارالعلوم (وقف)، بیت الحکمت، دیوبند، بھارت

☆.....☆.....☆

خوش قسمتی کی بات ہے کہ آپ نے پہلے درود شریف پر معرکۃ الآرا تصنیف کی۔ اب اسماء حسنیٰ کے موضوع پر تالیف انیق کی جلداول کے ذریعے فرزندانِ وحید کی شادکامی کی راہ ہموار کی۔ اسماء اللہ الحسنیٰ پر عربی میں سلف اور خلف نے بہت کام کیے ہیں، لیکن اردو کا دامن آپ کے جیسے کام سے ہنوز تہی دامن تھا، آپ نے انتھک محنت کے ذریعے اس موضوع پر جو کام کیا ہے، وہ بے مثال ہے اور لائق صد تحسین ہے۔ نیک کام کی توفیق بذات خود رب کی خوشنودی کی علامت ہے۔

حضرت مولانا نور عالم خلیل الامینی

ایڈیٹر 'الداعی' پروفیسر عربی لٹریچر، دارالعلوم، دیوبند، یوپی، انڈیا

Marfat.com

رشید اللہ یعقوب صاحب کی تحقیق، جستجو، لگن اور محنت و کاوش کو دیکھا جائے تو انہوں نے واقعی قابل تعریف کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ کے موضوع پر جو کتابیں تالیف کی جاتی ہیں ان میں اسماء کی تعداد ۹۹ بتائی جاتی ہے لیکن پیش نظر کتاب کے مؤلف کا کہنا ہے کہ یہ خیال درست نہیں ہے چنانچہ انہوں نے اس سلسلے میں تحقیق کی ہے اور اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں توسیع کی ہے۔ محدثین، محققین اور اہل علم نے قران مجید اور احادیث مبارکہ سے اب تک جتنے نام تخریج کیے ہیں وہ ایک ہی نظر میں قاری کے سامنے آجاتے ہیں۔ اس کتاب کا مفصل تعارف ممکن نہیں بس اتنا جان لیں کہ یہ مؤلف کی کئی برسوں کی محنت، لگن اور تلاش کا نتیجہ ہے۔

روزنامہ جنگ، کراچی، مورخہ ۴ جنوری ۲۰۰۱ء

☆.....☆.....☆

This attractive volume is undoubtedly the most comprehensive and exhaustive work on the names of Allah in Urdu. It contains relevant references on the subject in Quran, Hadith, compilations by the Companions and renowned scholars. Besides gathering all the material available from different sources and quoting copiously from them he has prepared a very valuable bibliography that is a great help for researchers and students. Apart from its academic worth, the presentation is highly useful for the reader on account of the charts in intelligible expression. The calligraphy and composing enhances its aesthetic and artistic effect.

Daily Dawn, Karachi. 24-1-2001

Books & Authors

Marfat.com

کتاب صوری و معنوی اعتبار سے قابل قدر ہے کتاب کے آخر میں مؤلف نے ایک گراں قدر خدمت انجام دی ہے کہ ان تمام کتب کی فہرست دے دی ہے، جو اس موضوع پر انہیں مل سکی ہیں یا جن کا علم ہو سکا ہے۔ مؤلف نے یہ فہرست دے کر اہل ذوق و تحقیق کے لئے اس طرف آنے کے لئے راہ کھولنے کا فریضہ انجام دیا ہے۔

ہفت روزہ ایشیا، لاہور

☆.....☆.....☆

مجھ جیسے کروڑوں لوگ یہی علم رکھتے ہیں کہ اسماء اللہ ۹۹ ہیں۔ لیکن قرآن و حدیث کی روشنی میں اور آئمہ فن کی تحقیقات کے نتیجہ میں ۳۱۹ اسماء اللہ سے فہرست کو مزید کرنے کا کارنامہ آپ نے انجام دے کر ذہنی توسیع کا سامان فراہم کیا۔ جزاک اللہ خیر الجزاء۔

پروفیسر عتیق احمد صدیقی
علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، انڈیا

☆.....☆.....☆

زیرِ تبصرہ گراں قدر تالیف رشید اللہ یعقوب صاحب کے خلوص، لگن اور جستجو کا مظہر ہے۔ اسماء ربانی پر وہ بے نظیر کام کیا ہے کہ ان کے لئے دل سے بے ساختہ دعا نکلتی ہے۔

روزنامہ ایکسپریس، کراچی۔ ۲۹ جنوری ۲۰۰۱ء

☆.....☆.....☆

مؤلف نے اپنی ذاتی تحقیق کا نچوڑ مذکورہ کتاب میں پیش کر دیا ہے جن کا ماخذ بہر حال قرآن و حدیث ہے۔ باقاعدہ ان کے حوالہ جات بھی شامل کئے گئے ہیں اور یوں یہ ایک مستند تحقیق پر مشتمل مستند تصنیف قرار دی جا سکتی ہے۔ مبالغہ نہ ہو تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ اردو زبان میں شائع ہونے والی ایسی تحقیقی کاوش پہلی مرتبہ کی گئی ہے جس سے ایک عام قاری کو کم وقت میں زیادہ معلومات حاصل ہو سکیں گی۔

پندرہ روزہ المنبر، فیصل آباد ۳۱ دسمبر ۲۰۰۰ء

Marfat.com

زیر تبصرہ کتاب میں روایتی اسلوب سے ہٹ کر جدید انداز اپنایا گیا ہے۔ تحقیق کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے مصادر اور حوالہ جات کا اہتمام کیا گیا ہے اور اسماء حسنیٰ کی تلاش اور حفظ میں سہولت کے لئے گوشواروں سے مدد لی گئی ہے۔ اردو میں یہ کام پہلی مرتبہ ہوا ہے۔ محدثین، محققین اور اہل علم کی تخریج کو گوشواروں کی مدد سے واضح کیا گیا ہے اور گوشواروں کو حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دیا گیا ہے۔

ماہنامہ ترجمان القرآن، دسمبر ۲۰۰۰ء

☆.....☆.....☆

آپ نے واقعی اس کو جدید ضروریات کی نہج پر ترتیب دیا ہے۔ تلاش آسان کر دی۔ بہت سے جدول (Tables) اپنے اندر غیر معمولی افادیت رکھتے ہیں آپ کی یہ غیر معمولی محنت اس کام کو اردو بولنے والے خطوں میں اور آگے بڑھانے میں مدد دے گی۔ یہ کام قیامت تک ہوتا رہے گا۔ آپ میر کارواں رہیں گے۔ ایسے کام علماء نے کم از کم گزشتہ تین چار صدیوں میں شاید ہی کئے ہوں۔

سید عماد الدین قادری، کراچی

☆.....☆.....☆

'اسماء اللہ عزَّوَجلَّ' (نامی کتاب) یعنی اسماء الحسنیٰ کو دیکھ کر یقین ہو جاتا ہے کہ یہ اللہ کی ذات اقدس ہی ہے جو اپنے بندے کو اپنی ذات (یعنی اللہ تعالیٰ) کی تعریف و توصیف کی سعادت نصیب کرتی ہے۔

اردو میں یہ کتاب پہلی جامع کتاب ہے جس میں اسماء الحسنیٰ کے حوالے سے تفصیلی بحث کی گئی ہے اور تقریباً ان تمام محدثین، محققین اور اہل علم صاحبان کے کام کو یکجا کر دیا گیا ہے جنہوں نے اسماء الحسنیٰ پر تحقیقی کام کیا ہے۔

ماہنامہ بیدار ڈائجسٹ، لاہور، جنوری ۲۰۰۱ء

Marfat.com

عرض مؤلف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمۡدِہٖ سُبۡحَانَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ .

اَشۡھَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبۡدُہٗ وَ رَسُوۡلُـہٗ.

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزۡوَاجِہٖ وَ ذُرِّیّٰـتِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ
بِرَحۡمَتِکَ یَا اَرۡحَمَ الرَّاحِمِیۡنَ ○

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ

تمام تر حمد وثناء اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے جس کی توفیق کے بغیر انسان کوئی بھی خیر کا کام نہیں کرسکتا اور درود وسلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اللہ تعالیٰ کے بندے اور خاتم النبیین ہیں اور جن کی معرفت ہم نے خالق کائنات اور مالک کل کی وحدانیت اور کامل قدرت کو پہچانا۔

اسماء اللہ عزوجل کی پہلی جلد کے مرتب کرنے کی توفیق اور ہمت اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی رحمت اور فضل سے اور اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اور وسیلے سے عطا کی تھی۔

یہ محض اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات اقدس ہی ہے جس نے اس گناہ گار، سیاہ کار، دنیادار کو اپنی ذات اور اسماء پر کتاب لکھنے کی توفیق عطا فرما کر وہ احسان عظیم کیا ہے کہ نہ میرے پاس وہ طاقت ہے نہ وہ الفاظ کہ اس کا کما حقہ شکر ادا کرسکوں کہ اس قادر مطلق نے مجھ کو ان چند صد غلاموں میں شامل کرلیا جن کو اس نے گزشتہ 1427 سالوں میں اپنے اسماء پر کتب لکھنے کی سعادت غیر مترقبہ سے سرفراز فرمایا۔ یہ محض اس کا رحم وکرم وفضل ہے۔ اس بندے اور غلام میں یہ طاقت نہیں کہ اپنے مالک حقیقی ودائمی کا اس پر شکر ادا کرسکے سوائے اس کے کہ جب

Marfat.com

تک حیات ہے ہر وقت سر بسجود رہے اور اس نعمت کا شکر ادا کرتا رہے۔

اس کتاب کی پہلی جلد الحمدللہ بہت مقبول ہوئی اور صرف 2 ماہ کے عرصے میں پاکستان اور بیرون ملک پھیل گئی۔ پہلا ایڈیشن 2500 کی تعداد میں مزید شائع کروانا پڑا۔ اخبارات اور رسائل خاص طور پر دینی رسائل نے اپنے تبصروں میں اس کتاب کو سراہا اور یوں یہ کتاب دینی حلقوں میں بھی کافی پسند کی گئی اور اس کی طلب بڑھتی گئی۔

ذاتی طور پر علماء اور اسلامی فکر کے حامل دانشوروں نے خطوط لکھے۔ جدید تعلیم یافتہ حلقے اس کے کافی متلاشی رہے اور خطوط کے ذریعے اور خود گھر تشریف لا کر طلب فرماتے رہے اور کلمات خیر سے نوازتے رہے۔ مساجد کے خطیب حضرات نے خاص دلچسپی کا اظہار فرمایا اور میرے نقطۂ نظر سے یہ اس لئے بہتر تھا کہ ان ہی حضرات کے ذریعہ عمدہ طریقے سے یہ پیغام عام مسلمانوں تک پہنچے گا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے صرف 99 اسماء ہی نہیں ہیں جیسا کہ عام طور پر مشہور ہے۔

تقریباً ہر مکتبۂ فکر کے علماء کرام نے اس کو پسند کیا۔ کئی حضرات نے اس کی ملکی اور غیر ملکی تقسیم میں معاونت کی۔ طلباء نے اس کو بہت پسند کیا اور اساتذہ کی طرف سے بھی مانگ ہمیشہ بڑھتی رہی۔ وہ ایک تحقیقی کتاب تھی مگر علمی حلقوں کے ساتھ ساتھ یہ عوام میں بھی بہت مقبول ہوئی۔ اور جیسا کہ علی گڑھ یونیورسٹی کے پروفیسر عتیق احمد صدیقی صاحب نے فرمایا کہ

> ''مجھ جیسے کروڑوں لوگ یہی علم رکھتے تھے کہ اسماء اللہ ۹۹ ہیں۔ لیکن قرآن وحدیث کی روشنی میں اور آئمہ فن کی تحقیقات کے نتیجہ میں ۳۱۹ اسماء اللہ تعالیٰ سے فہرست مزین کرنے کا کارنامہ آپ نے انجام دے کر ذہنی توسیع کا سامان فراہم کیا۔''

حضرت مولانا نور عالم خلیل الامینی، مدیر ''الداعی'' (عربی) پروفیسر عربی لٹریچر، دارالعلوم دیوبند، یوپی، انڈیا نے اپنے ایک خط میں فرمایا۔

Marfat.com

"خوش قسمتی کی بات ہے کہ آپ نے پہلے درود شریف پر معرکۃ الآراء تصنیف کی۔ اب اسماء حسنٰی کے موضوع پر تالیف انیق کی جلد اول کے ذریعے فرزندانِ توحید کی شادکامی کی راہ ہموار کی۔

اسماء اللہ الحسنٰی پر عربی میں سلف اور خلف نے بہت کام کئے ہیں لیکن اردو کا دامن آپ کے جیسے کام سے ہنوز تہی دامن تھا۔ آپ نے انتھک محنت کے ذریعے اس موضوع پر جو کام کیا ہے وہ بے مثال ہے اور لائق صد تحسین۔ نیک کام کی توفیق بذات خود رب کی خوشنودی کی علامت ہے۔"

حضرت مولانا انظر شاہ مسعودی صاحب، رئیس ھیئۃ التدریس و شیخ الحدیث بیت الحکمت، دارالعلوم (وقف) دیوبند، بھارت نے فرمایا۔

ذرا سوچئے فکر پاک، قلم پاک نہاد، شغل پاکیزہ ترین، دین اور دنیا از فلاح وصلاح لبریز، جس مصروفیت سے حاصل ہوں وہ خدائے ذوالمنن کی نعمت وافرہ ورحمت تامہ ہے یا نہیں؟ خدارا سجدۂ شکر میں گر جایئے، اتنے طویل و دراز سجدے ایسے مسلسل ومتواتر اس نعمت جلیلہ کا شکر ادا کرنے سے قاصر، پھر تحقیق و تفتیش، جہد و کاوش، جس کو دیا تڑپتا رہ گیا جس تک نہ پہنچا بے تاب، اللہ اکبر، آپ نہ رسمی عالم، نہ کسی درسگاہ سے فاضل نہ کسی مسند تدریس پر فائز، نہ تخت نشین اہتمام اور پھر یہ بلند و بالا کام، عظیم و عظیم الشان، جلیل و ذی شان، خدا تعالیٰ آپ کو طویل تر زندگی عطا فرمائے کہ امت کا دامن مراد ہمیشہ یاقوت و جواہر، لعل و گوہر سے لبریز رہے۔ ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد۔"

حضرت مولانا عبیداللہ، رئیس الجامعہ اشرفیہ لاہور نے فرمایا۔

"موصوف پر اللہ تعالیٰ کا یہ خاص کرم ہے کہ دنیا کی سنگلاخ راہوں اور

۱۴۲۷ھ

Marfat.com

آلائشوں سے نکال کر دین کی اشاعت اور خدمت کے لئے منتخب فرمالیا۔ مؤلف کی اس نئی تالیف سے کلمۂ توحید کی تکمیل اور تجدید ہوگئی۔ تالیف اول یعنی ''الصلوٰۃ والسلام علیٰ رحمۃ للعالمین'' سے اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر اور تشریح ہوتی ہے تو تالیف ثانی ''اسماء اللہ عزَّ وَجل'' سے لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ کی توثیق ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے یہ تالیف مؤلف اور قاری کتاب دونوں کے لئے تجدید ایمان اور تقویتِ ایمان کا ذریعہ بنے گی۔ مؤلف سلمہٗ نے اس تالیف میں نمبر ایک سے لے کر نمبر چھ تک جن موضوعات اور مباحث کا اجمالی ذکر کیا ہے اسے پڑھ کر حیرت ہوتی ہے۔ ایک ایسا شخص جو بظاہر نہ عالم ہے، نہ عربی دان ہے، نہ فقیہہ ہے، نہ محدث ہے اللہ تعالیٰ نے اس سے وہ کام لے لیا جو کسی بڑے ادارہ کے علماء اور محققین سے شاید اس انداز سے نہ ہوسکتا۔ ''نفوس قدسیہ'' اور ایسے اشخاص جن کو آتیناہ من لّدنّا علماً کی درس گاہ سے کچھ حصہ ملا ہو وہی یہ کرسکتے ہیں۔''

روزنامہ جنگ، کراچی (۴ جنوری ۲۰۰۱ء) نے اپنے تبصرہ میں لکھا۔

''رشید اللہ یعقوب صاحب کی تحقیق، جستجو، لگن اور محنت و کاوش کو دیکھا جائے تو انہوں نے واقعی قابل تعریف کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ کے موضوع پر جو کتابیں تالیف کی جاتی ہیں ان میں اسماء کی تعداد ۹۹ بتائی جاتی ہے لیکن پیش نظر کتاب کے مؤلف کا کہنا ہے کہ یہ خیال درست نہیں ہے چنانچہ انہوں نے اس سلسلے میں تحقیق کی ہے اور اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں توسیع کی ہے۔ محدثین، محققین اور اہل علم نے قرآن مجید اور احادیث مبارکہ سے اب تک جتنے نام تخریج کئے ہیں وہ ایک ہی نظر میں قاری کے سامنے آجاتے ہیں۔ اس کتاب کا مفصل تعارف ممکن نہیں بس اتنا جان لیں کہ یہ مؤلف کی کئی برسوں کی

Marfat.com

محنت، لگن اور تلاش کا نتیجہ ہے۔

انگریزی روزنامہ ڈان (DAWN) کراچی (۲۰۰۱-۱-۲۴) نے Books & Authors میں لکھا۔

This attractive volume is undoubtely the most comprehensive and exhaustive work on the names of Allah in Urdu. It contains relevant references on the subject in Quran, Hadith, compilations by the Companions and renowned scholars. Besides gathering all the material available from different sources and quoting copiously from them he has prepared a very valuable bibliography that is a great help for researchers and students. Apart from its academic worth, the presentation is highly useful for the reader on account of the charts in intelligible expression. The calligraphy and composing enhances its aesthetic and artistic effect.

ان آراء کو جب بھی پڑھا بے اختیار آنسو نکلے اور سر برائے شکرانہ بسجود ہوا کہ مجھ جیسے گناہ گار اور پراز معصیت غلام سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے کیا کام لیا۔ مجھے یقین ہے کہ اس ذات اقدس عظیم و برتر نے میری یہ کوشش قبول فرمائی۔ اس لئے کہ دنیا میں لوگ اسی وقت تعریف کرتے ہیں جب عرش سے حکم ہوتا ہے۔

روزانہ درجنوں کے حساب سے خطوط آتے رہے اور علم کی لگن میں مگن خواتین و حضرات غریب خانہ پر تشریف لاتے رہے اور یہ سلسلہ کافی عرصہ جاری رہا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا اور التجا ہے کہ وہ میری اس کاوش کو جو صرف اسی کی دی ہوئی توفیق سے اسی کی رضا کے لئے لکھی گئی اور مکمل ہوئی، قبول فرمائے اور اس کو میرے لئے، میرے والدین کے لئے اور پوری امت مسلمہ کے لئے دنیا میں نافع اور آخرت میں مغفرت کا ذریعہ بنائے۔

میری اللہ تبارک وتعالیٰ سے یہ بھی دعا ہے کہ کوئی صاحب علم وفن اس کام کو مزید آگے بڑھائے اور جو کام میری کم علمی، بے ہنری اور بے بضاعتی کی وجہ سے تشنہ رہ گئے ان کو مزید

Marfat.com

سیراب کرے۔

پہلی جلد میں ہم نے بیشتر احادیث کو جمع کر کے اور ۲۱ آئمہ صاحبان کی تحقیق و تخریج کو یکجا کر کے ۳۱۹ اسماء اللہ عزوجل کی ایک فہرست مرتب کی تھی۔ مگر اس کے ساتھ یہ ضروری تھا کہ ان تمام اسماء اللہ عزوجل کے قرآن کریم اور احادیث مبارکہ سے وہ اسناد و دلائل بھی جمع کئے جائیں جن سے یہ اسماء عزوجل تخریج کئے گئے ہیں تا کہ مسلمانوں کو عام طور پر اور پڑھے لکھے تعلیم یافتہ طبقے کو اپنی اس عام رائے میں تبدیلی کرنا آسان ہو کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے صرف ۹۹ اسماء نہیں ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ۳۱۹ اسماء کی یہ فہرست بھی نامکمل ہے۔ چونکہ یہ تو صرف نویں صدی تک کی تحقیق کا احاطہ کرتی ہے۔ یہ کام مسلسل جاری رہا ہے، جاری ہے اور جاری رہے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ میں خود اس کتاب کے سوم ایڈیشن میں اگر زندگی نے وفا کی تو آٹھویں صدی کے بعد کے دیگر حضرات کی تحقیق کو شامل کروں گا۔

موجودہ جلد دوم کی ترتیب میں کوشش کی گئی ہے کہ

1. ہر اسم اللہ تبارک وتعالیٰ کو نہایت ہی مختصر شرح کے ساتھ علیحدہ علیحدہ لکھا جائے اور ساتھ ہی قرآن کی وہ آیات بھی لکھ دی جائیں جن سے وہ اسم تخریج کیا گیا ہے۔ اور اگر یہ اسم کسی حدیث میں بھی آیا ہے تو اس حدیث کو بھی شامل کر لیا جائے۔ مختصر شرح اس لئے کہ جلد دوم کا اصل مقصد یہ ہے کہ وہ تمام اسناد اور دلائل یکجا کیے جائیں جن کی مدد سے یہ اسم تخریج کیا گیا ہے۔ اسماء کی شرح اس کتاب کا موضوع نہیں ہے۔ شرح اسماء الحسنٰی پر ان شاء اللہ تعالیٰ ہم ایک علیحدہ کتاب مرتب کریں گے جس میں مختلف آئمہ صاحبان کی تشریح اور آراء یکجا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ یہ ایک بہت طویل اور تفصیل طلب کام ہے مگر اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے یہ بھی آسان ہو جائے گا۔ دیگر یہ کہ یہ ایک تحقیقی کتاب ہے جبکہ شرح اسماء ایک الگ موضوع ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ہر اسم مبارک پُر از معنی وصفات ہے لیکن چند اسماء ایسے ہیں کہ ایک مکمل کتاب کا موضوع بن سکتے ہیں۔ مثلاً الرحمٰن، الرحیم، الغفور، العلیم، الحکیم.

چند اسماء ایسے ہیں کہ صرف اگر ان آیات کو جمع کیا جائے جن میں یہ اسماء وارد

Marfat.com

ہوئے ہیں اوران کے سیاق وسباق کے ساتھ ان کی تشریح کی جائے تو ان پر ایک مستقل کتاب مرتب ہوسکتی ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے توفیق دی تو ان اسماء پر لکھنے کا ارادہ ہے۔ اس سلسلہ کی پہلی کتاب ''اللّٰہ عزوجل . الرّحمٰن الرّحیم. ارحم الراحمین'' ان شاء اللہ تعالیٰ ہماری آئندہ کتاب ہوگی۔

(۲) اگر کوئی اسم صرف حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تخریج کیا گیا ہے تو اس حدیث کو مکمل حوالہ جات کے ساتھ لکھ دیا جائے۔

(۳) جو اسم اللہ عزوجل قرآن وحدیث دونوں سے تخریج کیا گیا ہے اور اس کا ذکر احادیث مبارکہ میں بھی پایا جاتا ہے تو پھر اس کے ساتھ قرآنی آیت اور حدیث / احادیث کو بھی لکھ دیا جائے۔

(۴) اگر ایک اسم قرآن کریم میں ایک سے زائد مرتبہ آیا ہے جیسا کہ اکثر اسماء ہیں تو ان کی بھی تفصیل دے دی جائے۔

(۵) جو اسماء اللہ عزوجل دیگر اسماء کے ساتھ آئے ہیں تو ان کی بھی تفصیل دے دی جائے۔

(۶) جو اسماء اللہ عزوجل بطور اسم یا بطور فعل آئے ہیں ان کی بھی وضاحت کر دی جائے اور ایک آیت وہ دی جائے جس میں یہ بطور اسم آیا ہے اور ایک آیت وہ دی جائے جس میں وہ بطور فعل آیا ہے۔

اس ضمن میں ہم نے ایک کمپیوٹر پروگرام ''الصخر'' سے اور ڈاکٹر محمد باقر محقق کی کتاب ''اسماء وصفات الٰہی فقط در قرآن'' سے مدد لی ہے۔ ڈاکٹر محمد بن خلیفہ التمیمی کی ''معتقد اَهل السنة والجماعة فی اسماء اللّٰه الحسنی'' بھی بہت معاون رہی۔ اس ضمن میں بھی اگر ہم سے کوئی غلطی ہوگئی ہے تو اہل علم سے گزارش ہے کہ وہ ہماری غلطیوں کی نشاندہی فرمادیں اور ہماری کوتاہی کو معاف فرمائیں۔ جہاں بھی سورتوں اور آیات کے حوالے دیئے گئے ہیں وہاں سورت کے نام کے بعد اس کا نمبر اور : نشان کے بعد آیت نمبر ہے یہ اس لئے کیا گیا کہ ہر جگہ ''آیت'' لکھنا مطالعہ میں گراں گزرتا۔

Marfat.com

یہ تمام آیات واحادیث کو دینے سے قاری کو یہ بات معلوم ہوگی کہ کونسا اسم قرآن میں اوراحادیث میں آیا ہے۔ان شواہد کے بعد ہمارے خیال میں اس کا ایمان ان اسماء اوران کی صفات الٰہی پراورزیادہ مضبوط ہوگا۔اوراگروہ ان میں سے کسی اسم کا وظیفہ کرے گا تو بھی اس پراس کا اعتقاد مکمل ہوگا۔ان شاءاللہ تعالیٰ۔

(۷) اسی طرح وہ احادیث جواسماءاللہ عزوجل کی دلیل کے طور پر دی جائیں ان کا حوالہ کتاب ابواب اورحدیث نمبر کے ساتھ دیا جائے۔ان احادیث کا حوالہ دینے کا ایک طریقہ تو یہ تھا کہ حدیث کا صرف اتنا حصہ دے دیا جائے جس میں اس خاص اسم اللہ عزوجل کا ذکر ہے۔مگر ہمارے خیال میں اس سے نہ تو دلیل وسند مکمل ہوتی اور نہ قاری کا تجسس تسکین پاتا۔دیگر یہ کہ ہر قاری کے پاس کتب احادیث کا مجموعہ غالباً نہ ہواس لئے یہ طے کیا گیا کہ پوری حدیث مع حوالہ جات دی جائے۔اس سے کتاب کی ضخامت میں تو اضافہ ہومگر الحمدللہ یہ ایک ایسا مجموعہ بن جائے جس میں وہ احادیث جن کا تعلق اسماءاللہ عزوجل سے ہے یکجا ہوجائیں گی۔ہمارے علم میں اردواور فارسی میں ایسا مجموعہ شاید اب تک نہیں چھپا۔وما توفیقی الا باللہ. اورعربی میں بھی یہ کام زیادہ مرتبہ نہیں ہوا۔یہاں یہ بات پیش نظر رہے کہ احادیث نمبر کے معاملے میں مختلف کتب میں یکسانیت نہیں ہے۔اورخصوصاً احادیث کے اردو تراجم میں تو یہ معاملہ زیادہ الجھا ہوا ہے۔احادیث کے نمبر میں تسلسل نہیں ہے۔تقریباً ہر ناشر یا اشاعت کا اپنا نمبر ہے اورفہرست مندرجات بھی مختصر اور مختلف ہے۔میری عربی کی کم علمی سے جو مشکلات پیدا ہوئیں انہیں تراجم میں کسی حدیث کا ترجمہ تلاش کرنے کے کام نے دوچند کردیا۔ اسی لئے ہم نے تمام حوالہ جات عربی کی مطبوعہ کتب سے دیئے ہیں اوران ایڈیشنز کی مکمل تفصیل دے دی ہے جن سے یہ حوالے لئے گئے ہیں۔اس کے ساتھ ہی ہم نے ممکنہ حد تک ''باب'' کا بھی حوالہ دیا ہے تاکہ جو صاحب اصل حدیث ملاحظہ فرمانا چاہیں وہ اس تک باآسانی پہنچ سکیں۔چونکہ ہمارا مشاہدہ یہ ہے کہ احادیث کے نمبر میں تو مختلف اشاعتوں میں اختلاف ہے مگر ''کتاب'' اوراس

Marfat.com

کے ''باب'' میں تقریباً یکسانیت ہے۔

صحاح ستہ کی کتب کے حوالہ جات' دارالسلام ریاض سعودی عرب کی مطبوعہ کتاب ''الکتب الستة'' جس میں انہوں نے بخاری' مسلم' ابوداؤد' ترمذی' نسائی اور ابن ماجہ کو مکمل یکجا شائع کیا ہے، سے لئے گئے ہیں۔

(۸) ایک ایسا گوشوارہ / جدول مرتب کیا جائے جس میں جہاں تک ممکن ہو سکے ہر اسم کے متعلق اہم معلومات ایک ہی جگہ جمع کر دی جائیں کہ

(ا) یہ اسم قرآن میں کتنی جگہ بطور اسم آیا ہے اور

(ب) کتنی جگہ بطور فعل آیا ہے۔

(ج) حدیث کی کون کونسی کتاب میں اس اسم کے تعلق سے احادیث بطور سند / دلیل اس کتاب میں لی گئی ہیں۔

اسی جدول سے یہ بھی معلوم ہو سکے گا کہ کون کونسے اسم کی سند قرآن کریم اور احادیث میں ہے اور کونسا ایسا اسم ہے جو صرف قرآن پاک سے تخریج شدہ ہے اور کونسا اسم صرف حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لیا گیا ہے۔ مثلاً کونسا اسم صرف قرآن کریم میں ہے اور اس کے لئے ہمیں کوئی حدیث نہیں ملی یا پھر کونسا اسم صرف حدیث مبارک سے لیا گیا ہے اور اس کی سند ہمیں قرآن پاک سے نہ مل سکی۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس سے متعلق کوئی حدیث یا آیت ہے ہی نہیں۔ یہ عین ممکن ہے کہ وہ اپنی جگہ پر ہوں مگر ہم اپنی کم علمی، قلت مطالعہ اور عربی پر مکمل دسترس نہ ہونے کے باعث وہاں تک نہ پہنچ سکے۔ ہمیں اپنی کم علمی اور بے بضاعتی کا پوری طرح احساس ہے اور اس کا کھلے دل سے اعتراف بھی کرتے ہیں۔ اس ضمن میں جو صاحب بھی ہماری بفضل اللہ تعالیٰ' اعانت / مدد فرمائیں گے ہم اس کتاب کی آئندہ اشاعت میں شکریہ کے ساتھ اس کو شامل کر لیں گے۔

''اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو اس شخص پر جسے وہ آیت یا حدیث / روایت معلوم ہو اور ہمیں مطلع کر کے راہ حق بتائے۔''

Marfat.com

اگر ہماری زندگی میں ہم کو مطلع کیا تو ہم اس کو شامل کتاب کرلیں گے ورنہ ہمارے مرنے کے بعد اس کو شامل کرلے تا کہ اس کتاب کی افادیت میں اضافہ ہو جائے۔ ان شاءاللہ تعالیٰ۔

(د) اور اگر کوئی قاری / عالم / محقق کسی خاص اسم اللہ عزوجل کی مزید تفصیل جاننا چاہے کہ کتاب کے کس صفحہ پر یہ دستیاب ہے۔ یہ ایک اہم جدول ہے اور آج کل کی زبان میں User.Friendly گوشوارہ ہے اور یہ اس کتاب کا اختصار (Condenstation) بھی ہے۔

(ذ) ایک ایسا جدول مرتب کیا جائے جو اسماء اللہ عزوجل کو شان نزول کے اعتبار سے یکجا کرے کہ پہلے کونسا اسم آیا اور پھر اس کے بعد اور پھر اس کے بعد۔

(س) ایک ایسا جدول مرتب کیا جائے جو ان اسماء کو جو قرآن کریم کی مکّی اور مدنی سورتوں میں نازل ہوئے الگ الگ دکھا سکے۔ ہمارے مطالعہ اور معلومات کے مطابق ایسے اعداد و شمار پہلے کسی بھی زبان میں مرتب نہیں ہوئے۔ وما توفیقی الّا باللّٰہ۔

(ش) جو اسم صرف احادیث مبارکہ میں وارد ہوئے ہیں ان کا الگ سے گوشوارہ بنایا جائے تا کہ وہ تمام اسماء ایک ہی جگہ مل جائیں اور قاری کو زحمت نہ ہو۔

اسی طرح وہ اسماء جن کی ہمیں سند یا دلیل قرآن و حدیث میں نہ مل سکی ان کا بھی گوشوارہ جدا بنا دیا جائے تا کہ جو صاحب علم اس پر مزید تحقیق فرمائیں یا ہماری مدد کریں تو ان کو آسانی ہو۔

☆ ایک جدول ایسا بھی ترتیب دیا گیا کہ جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ کس سورت میں کل کتنے نام آئے ہیں اور کونسے اسماء آئے ہیں۔

☆ ایک ایسا بھی جدول تیار کیا گیا کہ جو یہ بتاتا ہے کہ کتنی سورتوں میں اسم اللہ تعالیٰ نہیں آیا ہے۔

ان اسماء میں چند اسماء ایسے رہ گئے ہیں جن کی سند کے لئے ہم کوئی آیت یا حدیث اپنی محدود علمی صلاحیت کی بناء پر تلاش نہ کر سکے۔ بیشتر اسماء پر اتنی احادیث ملیں کہ انتخاب مشکل

Marfat.com

اوران چنداسماء پر تلاشِ بسیارلا حاصل۔

(ص) ہماری یہ کوشش رہی کہ اگرایک آیت یا حدیث ایک اسم کے ساتھ تحریر کردی جائے تو پھراس کودوبارہ کسی اورنام کے ساتھ نہ لیا جائے۔اوراگرایک ہی حدیث میں دویادو سے زائداسماء آگئے توان کا دوسرے اسم کے ساتھ ذکر کردیا جائے۔ممکن ہے چند اسماء کے ساتھ ایسانہ ہوسکا ہواس میں ہماری کم علمی اورمحدود معلومات کا دخل ہے۔ اس ضمن میں بھی ہم صاحبِ علم حضرات کی رہنمائی کے ملتجی ہیں۔اللہ تبارک وتعالیٰ ان کوبھی اس کی جزادے گا۔

اس پوری کتاب کو لکھتے وقت ہمارے پیش نظر یہ بات رہی کہ اسماءاللہ عزوجل کے موضوع پرزیادہ سے زیادہ معلومات آسان سے آسان انداز میں نذرقارئین کریں اوراس کے لئے ہم نے اہم ترین معلومات جدول اورگوشواروں میں دینے کی سعی کی ہے۔آپ خوداندازہ لگائیے کہ ہم اس میں کہاں تک کامیاب ہوئے اورہمیں بتائیے کہ مزیداورکیا کام کیاجاسکتا ہے؟

ایک بات بہت اہم ہے جس کا یہاں ذکرکرنا بہت ضروری ہے۔جمہورعلماء کااس بات پراتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ کانام لے کراگردعا کی جائے تووہ قبول ہوتی ہے جیسا کہ خودقرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

﴿ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ﴾ (الاعراف۔۱۸۰)

ترجمہ: ''اوراللہ تعالیٰ کے سب نام اچھے ہیں تواس کواس کے ناموں سے پکارا(دعا کیا) کرو۔''

بخاری شریف، کتاب التوحید میں بھی ایک باب اسی موضوع پر ہے جس کا عنوان ہے ''بَابُ السُّؤَالِ بِأَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ الْإِسْتَعَاذَةِ بِهَا.'' (اللہ تعالیٰ کے نام لے کر مانگنااوران کی پناہ چاہنا۔)

اس کی ایک صورت تو یہ ہے کہ جتنے اسماءاللہ عزوجل یادہوں یادیکھ کر پڑھ سکتے ہوں

Marfat.com

ان سب کو پڑھ کر ان کے واسطے اور وسیلے سے دعا کی جائے اور دوسری صورت یہ ہے کہ جو دعا کا موضوع ہو اس سے متعلق اسماء کا ورد اور واسطہ وسیلہ دیا جائے۔ مثلاً،

① اگر اللہ تعالیٰ کا رحم مانگا جائے تو :

یَا رَحْمٰنُ ، یَا رَحِیْمُ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِی کا ورد کیا جائے۔

② اگر توبہ استغفار کیا جائے تو :

یَا غَافِرُ الذُّنُوْبِ ، یَا قَابِلُ التَّوْبِ. یَا غَفُوْرُ. یَا خَیْرُ الْغَافِرِیْن، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ کی تکرار کی جائے۔

③ اگر رزق حلال کی دعا کی جائے تو :

یَا رَازِقُ ، یَا رَزَّاقُ ، یَا خَیْرُ الرَّازِقِیْنَ ، اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ کی التجا کی جائے۔

ہم نے جلد اول میں لکھا تھا کہ جلد دوم میں ان اسماء اللہ عزوجل کے وظائف بیان کئے جائیں گے۔ اس ضمن میں بہت ساری کتب بازار میں ہیں لیکن اول تو سلف سے اس موضوع پر کوئی معتبر روایت نہیں ہے۔ البتہ علماء کرام نے اس پر بہت کام کیا ہے اور اپنے معمولات اور تجربات کی بناء پر کچھ وظائف بھی خاص کئے ہیں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ جب تک کسی معتبر نام کے حوالے سے وظائف نہ ملیں ان کو اس قسم کی تحقیقی کتاب میں نہیں لیا جاسکتا ہے۔ دوسرے یہ کہ یہ وظائف صرف ترمذی کی مشہور و معروف حدیث میں شامل اسماء اللہ عزوجل پر ہی ملتے ہیں۔ ہماری فہرست میں شامل دیگر اسماء کیلئے وظائف نہ مل سکے۔ اس لئے ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ اس جلد میں وظائف کو شامل نہ کیا جائے۔ اس موضوع پر ایک الگ سے کتاب ترتیب دی جائے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

جلد اول میں ہم نے اسماء اللہ عزوجل کے معنی بھی ساتھ ہی لکھے تھے جو کہ ہم نے علماء حضرات کی اعانت سے مرتب کئے تھے۔ اشاعت کے بعد چند محترم قاری صاحبان نے پاکستان اور ہندوستان سے ان میں خامیوں کی نشاندہی فرمائی۔ بعض اوقات ایک ہی اسم کے بہت معتبر علماء نے الگ الگ معنی لئے ہیں۔ غالباً یہ عربی زبان کی وسعت اور ہمہ گیری کا نتیجہ ہے کہ ایک ہی لفظ مختلف موقع و محل میں مختلف معنی میں استعمال ہوتا ہے اور یہ بھی ایک

Marfat.com

وجہ ہے کہ ایک ہی اسم کے کئی معنی نکلتے ہیں۔اس مرتبہ ہم نے اس میں جہاں ضروری ہوا تصحیح کردی ہے تاہم اگر اب بھی کوئی غلطی رہ گئی ہے تو امید ہے قاری حضرات اس کی نشاندہی فرمائیں گے تاکہ مزید اصلاح ہو سکے۔ ہم اپنی طرف سے مکمل یقین دلاتے ہیں کہ ہم اصلاح کے لئے ہمہ وقت تیار ہیں۔

بعض اسماء اللہ عزوجل ہم معنی ہیں۔کوشش کی گئی ہے کہ ان تمام اسماء کو یکجا کردیا جائے۔مثلاً الباری ، المبدی اور المعید عزوجل. البر اور البار، الباری عزوجل. الخالق، الخلاق اور المصور عزوجل. علیم ، عالم ، العالم ، العلام اور عالم الغیب اور علام الغیوب عزوجل . الرازق و الرزاق اور خیر الرازقین عزوجل۔

بعض اسماء ایک دوسرے کی ضد ہیں ان کو بھی ایک ساتھ لکھنے کی کوشش کی ہے۔مثلاً

1. الاول / ا لآخر عزوجل
2. الخافض / الرافع عزوجل
3. ا لظاهر / الباطن عزوجل
4. القابض / الباسط عزوجل
5. المقدم / المؤخر عزوجل

قرآنی آیات کا ترجمہ بھی مطبوعہ تراجم سے لیا گیا ہے جس میں سے بیشتر تو مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کے ترجمے سے لیا ہے۔ چونکہ یہ لفظ بہ لفظ ترجمہ ہے اور اردو بہت پرانی ہے اس لئے ہر آیت کا ترجمہ یہاں سے نہیں لیا جاسکا۔اس لئے تراجم کے سلسلہ میں تفسیر مظہری اور مولانا اشرف علی تھانوی کے تراجم سے مدد لی گئی۔ایک بات کی وضاحت ضروری ہے کہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب پسر شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ (جو خود فارسی دان تھے) نے قرآن کا پہلی مرتبہ اردو میں ترجمہ کیا تھا اور اللہ کا ترجمہ ''اللہ'' ہی کیا ''خدا'' نہیں کیا تھا۔ لیکن بعد کے دیگر تراجم میں ''اللہ'' کا ترجمہ ''خدا'' ہونے لگا اور اکثر تراجم میں ''خدا'' ہی لکھا گیا ہے۔ہم نے جہاں کہیں سے بھی ترجمہ لیا ہے اور اگر اس ترجمہ میں ''خدا'' لکھا تھا تو اس کو ''اللہ'' سے بدل دیا ہے۔اللہ عزوجل نے قرآن کریم میں اپنے لئے جو ذاتی اور صفاتی

Marfat.com

اسماء استعمال کئے ہیں ان کی مختصر سی تفصیل یہ ہے۔

اللّٰہ تعالیٰ	۲۶۹۹ مرتبہ
رب عزوجل	۹۶۲مرتبہ
الرّحمٰن عزوجل	۱۷۰مرتبہ
الرّحیم عزوجل	۲۲۶مرتبہ
الرزاق عزوجل	۵۰مرتبہ
الحکیم عزوجل	۹۱مرتبہ
الخبیر عزوجل	۴۵مرتبہ
السمیع عزوجل	۴۱مرتبہ
البصیر عزوجل	۴۲مرتبہ
العلیم عزوجل	۱۵۴مرتبہ
الأعلم عزوجل	۴۸مرتبہ
العزیز عزوجل	۸۹مرتبہ
الغفور عزوجل	۹۱مرتبہ
القدیر عزوجل	۴۵مرتبہ

ان کے علاوہ جو دیگر ذاتی وصفاتی اسماء استعمال ہوئے ہیں ان سب کو ملا کر کل تعداد قرآن کریم کی آیات کے مطابق ۶۸۵۳ ہوتی ہے اور قرآن کریم کی کل آیات کی تعداد مشہور قول کے مطابق ۶۲۳۶ ہے۔ گویا اوسطاً ہر آیت میں اس کا کوئی ذاتی/صفاتی نام ہے۔ اسی طرح احادیث میں جو نام آئے ہیں ان کی تعداد بھی ۴۸ ہوتی ہے۔ قرآن کریم اور احادیث کی رو سے ''خدا'' نہ تو اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذاتی نام ہے نہ ہی صفاتی۔ جبکہ اللہ عزوجل خود اپنے آپ کو صرف قرآن مجید میں اللہ کے ذاتی نام سے ۲۶۹۹ مرتبہ اور رب کے نام سے کل ۹۶۲ مرتبہ پکارتے ہیں۔ اور یہ دونوں نام اردو زبان میں عام مستعمل ہیں۔ نہ ہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہ ہی کسی صحابی نے اللہ عزوجل کو ''خدا'' کے نام سے

Marfat.com

پکارا۔ جبکہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود فارس کے رہنے والے اور اصلاً مجوسی تھے اور یقیناً لفظ ''خدا'' سے آشنا اور واقف ہوں گے تو پھر ہم قرآن کریم اور حدیث کی کونسی دلیل پر اللہ عزوجل کو ''خدا'' کہہ کر پکارتے ہیں اور کیوں اللہ عزوجل کو اس کے ذاتی و صفاتی اسماء سے جن کا اظہار خود اللہ عزوجل نے قرآن کریم میں اور اس کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی احادیث میں کیا ہے، اس کو ان اسماء سے نہیں پکارتے؟ دیگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کی صفات و کمالات، عظمت اور بزرگی، جلال و اکرام و کبریائی اسم اللہ تعالیٰ میں ہی سما سکتی ہے GOD یا خدا میں نہیں۔ GOD کے ساتھ ہی تثلیث کا تصور ابھرتا ہے اور ''خدا'' کے ساتھ زرتشتوں کا یہ تصور کہ وہ ''خود سے آیا'' مگر اس میں وہ دیگر صفات و کمالات، عزت و بزرگی، قدرت و طاقت، جاہ و جلال، بادشاہت اور کائنات کی ملکیت، احکم الحاکمین، رازق و رزاق کا تصور کہاں ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قَدِیْرٌ کا تصور کہاں ہے۔ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ کا اختیار کہاں ہے۔ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ کا اختیار کہاں ہے اور حَیُّ القَیُّوم کا تصور کہاں ہے؟ ان تمام صفات و قدرت کا اظہار اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں بہ تکرار ۶۸۵۳ مرتبہ کیا۔ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی ۴۸ اسماء کی تخریج ہوتی ہے۔

یہ ایک طویل بحث ہے اس پر ہم ان شاء اللہ تعالیٰ اپنی اگلی کتاب میں بحث کریں گے۔[1]

ایک اور لفظ جو ہم نے تبدیل کیا ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ اکثر تراجم میں اللہ سبحانہ تعالیٰ کو ''تو'' سے مخاطب کیا گیا ہے۔ ہماری نظر میں لفظ ''تو'' اردو میں باادب لفظ نہیں ہے لہٰذا اللہ العلی العظیم اور الکبیر المتعال کو اس لفظ سے کیوں مخاطب کیا جائے؟ اس لئے ہم نے اس کو ''آپ'' سے بدل دیا ہے۔

احادیث کا ترجمہ مطبوعہ تراجم سے لیا گیا۔ ان کتب کے اسماء تفصیل کتابیات میں شامل ہیں۔ تاہم چند احادیث جن کے مطبوعہ تراجم نہ مل سکے ان کا ترجمہ علماء صاحبان سے کروایا

---

[1] یہ کتاب ''اللہ رب العالمین، خدا یا گوڈ (God)'' اب شائع ہو چکی ہے۔

Marfat.com

گیا ہے۔ آپ محسوس کریں گے کہ ان تراجم کی زبان ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ تراجم مختلف صاحبان نے مختلف زمانوں میں کئے ہیں اور اکثر کی زبان پرانی ہے۔ ہم نے ان تراجم میں کوئی تبدیلی نہیں کی اس لئے کہ یہ ہمارا مقام نہیں ہے۔

گو کہ پہلی جلد کے گوشوارے میں یہ ظاہر کر دیا گیا ہے کہ کونسا اسم کس امام نے تخریج کیا ہے اور کتنے آئمہ صاحبان نے نہیں کیا۔ مگر قاری کو اس زحمت سے بچانے کے لئے کہ جلد دوم کا مطالعہ کرتے وقت بار بار جلد اول کے جدول کی طرف رجوع کیا جائے ہر اسم کے آخر میں یہ بات تحریر کر دی ہے کہ یہ اسم کن آئمہ صاحبان نے تخریج کیا ہے۔ تاہم تخریج نہ کرنے والے آئمہ صاحبان کا نام نہیں لکھا گیا کیونکہ اگر یہ معلوم ہو جائے کہ کن صاحبان نے تخریج کیا ہے تو خود بخود یہ اندازہ ہو جاتا ہے کہ کن صاحبان نے نہیں کیا اور اگر کوئی صاحب ان کے نام بھی جاننا چاہیں تو پھر وہ جلد اول کے جدول کی طرف رجوع کر سکتے ہیں۔

تمام اسماء اللہ عزوجل کو جلد اول میں اردو حروف تہجی کے مطابق ترتیب دیا گیا تھا۔ اس جلد میں اردو حروف تہجی کے ساتھ ساتھ ان کو اردو لغت کے حساب سے ترتیب دیا گیا ہے جس کی وجہ سے ان کے نمبروں میں فرق پڑ گیا ہے مگر یہ فرق ایسا نہیں ہے جس سے قاری کو زحمت ہو یا کتاب کے اصل مقصد میں خلل واقع ہو۔

ہم نے تمام احادیث، کتب احادیث کی مشہور و معروف کتب سے لی ہیں۔ لیکن چونکہ ہمارا علم حدیث قطعی سطحی ہے اس لئے عین ممکن ہے کہ کچھ ضعیف احادیث بھی اس میں آ گئی ہوں۔ چونکہ اعمال صالحہ میں ضعیف حدیث پر جمہور علماء کی رائے میں عمل کی اجازت ہے اس لئے اس کی رعایت ہے۔[1] تاہم باوجود تمام تر کوشش کے اگر کوئی حدیث جس پر کلام ہو اس کتاب میں شامل ہو گئی ہے تو علماء صاحبان اس سے ہمیں مطلع فرمائیں تاکہ ہماری اصلاح ہو جائے۔

ہر حدیث کو مکمل اس لئے دیا گیا ہے کہ یہ تمام احادیث ایمان، عبادت، ذکر، اخلاق، سنت، توبہ استغفار، زندگی اور بعد از موت کے واقعات پر اہم احادیث ہیں۔ الحمدللہ یہ

---

[1] ضعیف حدیث پر عمل کے موضوع پر بحث ہماری کتاب الصلوٰۃ والسلام علیٰ رحمۃ للعالمین جلد دوم صفحہ ۲۲۶ تا ۲۳۱ پر دیکھئے۔

Marfat.com

ایک ایسا ذخیرہ بن گیا ہے جہاں اسماء اللہ عزوجل پر بیشتر احادیث یکجا ہوگئی ہیں وہیں تقریباً ہر حدیث غور وفکر اور عمل کی متقاضی ہے۔ کسے معلوم کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ان احادیث پر قاری کو خود ان کے مندرجات عمل کی توفیق عطا فرمادیں۔ اور یوں یہ اس قاری کے لئے اور ہمارے لئے بخشش کا ایک ذریعہ بن جائے۔

یہ ایک تحقیقی کام ہے اور اس نوعیت کے کام کو کبھی بھی مکمل نہیں کہا جاسکتا۔ لہٰذا اس کو تنقیدی نظر سے دیکھنے کے ساتھ ہی اس نظر سے بھی دیکھا جائے کہ اس کو مزید کس طرح بہتر بنایا جاسکتا ہے۔ ہم ہر باسند مشورے پر اپنی اصلاح اور اس کتاب کی بہتری کے لئے ہمہ وقت تیار ہیں۔ اس قسم کی مدد سے ان شاء اللہ یہ کتاب اس موضوع پر ایک اچھی کتاب قرار پاسکتی ہے۔

ایک اور اہم بات یہ ہے کہ ان احادیث میں ایسی عبادات اور ایسے احکامات جمع ہوگئے ہیں کہ وہ قاری کے لئے دنیا وآخرت میں نہایت فائدہ مند ہوں گے۔ مثلاً

(ا) ہم روز ۵ وقت اذان سنتے ہیں اور اگر ''اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کے جواب میں رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا پابندی سے پڑھیں تو روز قیامت اللہ تعالیٰ پڑھنے والے کو راضی فرمائیں گے۔ غور فرمایئے کتنی بڑی نوید ہے۔

(ب) ہم اکثر کہتے ہیں کہ ''زمانہ بہت خراب ہے'' یا ''زمانہ بہت بگڑ گیا ہے'' وغیرہ۔ جبکہ حدیث قدسی ہے کہ ''زمانے کو برا مت کہو کہ میں خود زمانہ ہوں (یعنی جو کچھ ہو رہا ہے وہ میرا ہی لکھا ہوا تو ہے۔)

آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ ہر اسم اللہ عزوجل کے اختتام پر ہم نے لکھا ہے مثلاً

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الرَّبُّ لَا رَبَّ اِلَّا اَنْتَ

یا

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْخَالِقُ لَا خَالِقَ اِلَّا اَنْتَ

یہ انداز ہم نے قاضی ابو علی محمد الملقب بارتضا علی خان ۱۲۷۰ھ کی کتاب ''کتاب منعۃ السراء فی شرح الدعاء'' مطبوعہ ۱۳۳۷ھ میں دیکھا تھا جو مشہور ۹۹ اسماء پر شائع ہوئی

Marfat.com

تھی ۔سوچا کہ اس انداز کو ہم بھی اپنی کتاب میں لیں کہ اس طرح ایمان مجمل کی بھی تکمیل ہوتی ہے۔مگر ہمیں اس کی سند کی تلاش رہی اس لئے کہ ہم نے بحمد للہ کوشش کی ہے کہ اس کتاب میں کوئی بھی بات بلا سند نہ شامل کی جائے اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہم کو اس کی بھی سند بخاری، ابوداؤد، ترمذی اور مسند احمد میں مل گئی جب ہم الشافی عزوجل کے لئے حدیث تلاش کررہے تھے اور وہ حدیث اس طرح ہے :

عن عبدالعزیز قال : دخلت انا و ثابت علی أنس بن مالک فقال ثابت یا ابا حمزة : اشتکیت ، فقال أنس : ألا أرقیک برقیة رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم؟ قال بلیٰ قال اللّٰھم رب الناس، مذ ھب الباس ، اشف، انت الشافی، لا شافی اِلا انت ، شفاءً لا یغادر سقماً.

ترجمہ : عبدالعزیز بن صہیب نے کہا میں اور ثابت بنانی دونوں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ثابت نے کہا۔ابوحمزہ (انس بن مالک کی کنیت ہے) میں بیمار ہوگیا ہوں۔انس رضی اللہ عنہ نے کہا میں تجھ پر وہ دعا پڑھ دوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیماری دور کرنے کے لئے پڑھا کرتے تھے۔میں نے کہا ہاں پڑھ دو۔انہوں نے کہا۔

اللّٰھم ربّ النّاس، مذھب الباس ، اشف، انت الشّافی، لا شافی الا انت ، شفاء لا یغادر سقما.

ترجمہ: یا اللہ تعالیٰ لوگوں کے رب، بیماری کو دور کرنے والے، تندرستی عطا فرمائیے آپ ہی تندرست کرنے والے ہیں، آپ کے سوا کوئی اچھا/تندرست کرنے والا نہیں ہے۔ ایسی صحت عطا فرما کہ پھر کوئی دکھ نہ رہے۔[1]

---

1. بخاری، کتاب الطب باب رقیة النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم ، حدیث ۵۷۴۲ ابو داؤد ، کتاب الطب باب کیف الرقی ، حدیث ۳۸۹۰ . ترمذی ، کتاب الجنائز ، باب ماجاء فی التعوذ للمریض ، حدیث ۹۷۳ احمد مسند المکثرین حدیث ۲۰۷۴ اور ۱۳۳۲۱.

Marfat.com

اس کتاب کا منفرد پہلو

ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ ہم نے ہر قرآنی اسم کے ساتھ وہ آیت دی ہے جس سے یہ اسم تخریج کیا گیا ہے اور ان کوششوں کے نتیجے میں اس کتاب میں :

قرآن کریم کا حوالہ :

- قرآن پاک سے (تکرار کو منہا کرنے کے بعد) ۳۷۱ آیات نقل / جمع ہو گئیں۔ جو مختلف اسماء کی اسناد و دلیل کے طور پر لکھی گئی ہیں۔

احادیث کا حوالہ :

ہماری اس کوشش کے نتیجے میں کہ ہر اسم پر جہاں تک ممکن ہو کم از کم ایک ایسی حدیث ضرور تحریر کر دی جائے جس سے اس خاص اسم کی سند یا دلیل ملتی ہو اس جستجو کے نتیجے میں الحمد للہ اس کتاب میں (تکرار کو منہا کرنے کے بعد) ۳۴۴ احادیث جمع ہو گئیں جن میں اسماء اللہ عزوجل کا ذکر ہے۔ اور اگر اس میں جلد اول میں درج شدہ اسماء اللہ عزوجل سے متعلق احادیث کو شامل کر لیا جائے جو کل ۴۵ ہیں تو یہ تعداد ۳۸۹ احادیث تک پہنچ جاتی ہے۔ اس طرح ان دونوں جلدوں میں کل ۳۷۱ آیات اور ۳۸۹ احادیث جمع ہو گئی ہیں۔ شکر الحمد للہ رب العالمین۔ اردو میں یہ کام پہلے کبھی نہیں ہوا اور دیگر زبانوں میں بھی اتنا مجموعہ صدیوں سے نہیں ہوا۔ یہ بہت بڑا دعویٰ ہے مگر حقیقت یہی ہے وما توفیقی الاّ باللہ۔ اور یوں اس موضوع پر یہ ایک ایسا مجموعہ بن گیا ہے جس میں اسماء اللہ عزوجل کے ذکر سے مزین بیشتر آیات و احادیث آ گئیں۔ یہ اللہ بزرگ و برتر کا رحم اور کرم ہے کہ اس ذات اقدس نے مجھ گناہ گار بے علم و عمل کو یہ سعادت بخشی کہ میں یہ مجموعہ مرتب کر سکوں۔

اس مجموعے سے قبل بھی اللہ سبحانہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ہم :-

- فضائل درود شریف پر ۲۲۴ احادیث جمع کر سکے تھے جن میں ۹۱ ایسے درود شریف اور ۱۹ ایسے سلام شامل ہیں جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان

Marfat.com

مبارک سے تعلیم ہوئے تھے۔

۲۔ فضائل دعا اور استغفار پر تقریباً ۱۴۱ احادیث جمع کر سکے تھے جن میں ۴۰ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ پر، ۴۰ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ پر اور ۴۰ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ پر مشتمل تھیں۔

یہ بھی محض توفیق الٰہی سے ہی ممکن ہوسکا تھا۔ بندے میں کسی خیر کے کرنے کی توفیق صرف ربّ العالمین کی عنایت سے ہی ممکن ہے۔ وہی توفیق دینے والا ہے اور وہی قبول کرنے والا ہے۔ میری یہی التجا ہے کہ یارب، یارب، یاحی یاقیوم آپ ہی نے توفیق دی آپ ہی قبول فرمانے والے ہیں۔ میری یہ حقیر خدمت قبول فرمالیجئے اور اس کو میرے لئے، میرے والدین، اہل وعیال اور جملہ مسلمان ومومن مرد وعورتوں کے لئے بخشش کا ذریعہ بنادیجئے۔

میں نے اس کتاب میں کوشش کی ہے کہ اپنی طرف سے سوائے عرض مؤلف کے کچھ نہ لکھوں اس لئے کہ میرا یہ مقام نہیں ہے کہ میں اسماء اللہ عزوجل پر کچھ لکھوں۔ یہ کام صرف علماء کا ہے۔ میں تو بس ایک کم علم طالب علم ہوں۔

اس کتاب کی سب سے اہم خصوصیت :

یہ ہے کہ ہماری معلومات کے مطابق غالباً پہلی مرتبہ :

۱۔ ایک اور ایسا گوشوارہ مرتب ہوا ہے جو یہ بتاتا ہے کہ کونسا اسم قرآن کریم میں پہلی مرتبہ کونسی سورت میں نازل ہوا اور قرآن کریم میں کل کتنی مرتبہ بطور اسم یا بطور اسم فاعل وارد ہوا۔

۲۔ ایک ایسا گوشوارہ قرآن کریم کی سورتوں کے نزول کے اعتبار سے ترتیب دیا گیا ہے جو یہ بتاتا ہے کہ کونسا اسم مکۃ المکرّمۃ میں، مکی سورتوں اور کونسا اسم مدینہ منورہ میں، مدنی سورتوں میں نازل ہوا۔

الحمدللہ ہمارے پاس تقریباً دوصد کتب ومخطوط (یا ان کی فوٹو کاپی) اسماء اللہ عزوجل پر موجود ہیں اور کم ازکم ان کتب میں ایسا کوئی گوشوارہ پہلے ترتیب نہیں دیا گیا۔ "وَمَا

Marfat.com

تَوْفِيْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ" شُكْرُ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَحْمَةٍ لِّلْعَالَمِيْنَ.

اس سلسلہ کی تیسری جلد :

جلد اول اور دوم میں ہم نے آٹھویں صدی تک کے تحقیقی کام کو لیا تھا مگر اس میں ۳ اہم اماموں کے کام کو شامل نہ کر سکے تھے۔ ایک امام نسائی ، دوسرے فخر الدین الرازی اور تیسرے امام ابن تیمیہ۔

اس کے علاوہ آٹھویں صدی کے بعد درج ذیل علماء نے بھی اس موضوع پر کام کیا ہے :

1. نور الحسن خان محمد صدیق حسن خان القنوجی
2. ڈاکٹر احمد الشرباصی
3. الشیخ محمد بن صالح العثیمین
4. سعید بن علی بن وھف القحطانی
5. محمد الحمود النجدی

ان شاء اللہ تعالیٰ ان صاحبان کی تحقیق کو ہم اسماء اللہ عزوجل کی تیسری جلد میں شامل کریں گے۔

یہ کتاب میں نے کعبہ شریف سے اپنی خوشحالی کے دور میں شروع کی تھی۔ اور مجھے نہیں معلوم تھا کہ میں اسے اپنے مصائب اور آلام کے دور میں مکمل کروں گا۔ گزشتہ کئی سال سے دربدر ہوں ہر روز ایک قیامت ٹوٹتی ہے۔ روز جیتا ہوں اور روز مرتا ہوں۔ زندگی اتنی کربناک ہوگئی ہے کہ اس کا اظہار لفظوں میں ممکن نہیں صرف یہ کہ اِنَّمَآ اَشْكُوْ بَثِّیْ وَحُزْنِیْٓ اِلَى اللّٰهِ میں اپنا رنج وغم اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتا ہوں۔

میری ہر چیز میری لوگوں پر اندھے اعتماد کی عادت کی وجہ سے جنگل کے ایک قانون کی نظر ہوگئی۔ وہ لائبریری جو میں نے تقریباً ۳۰ سال میں جمع کی تھی ، میری دسترس سے باہر ہوگئی۔ ۱۰ ہزار سے زائد کتب میری نہ رہیں۔ اس کا ہی مجھے سب سے بڑا افسوس اور قلق

Marfat.com

ہے۔ پھر بھی توفیقِ الٰہی سے میں نے یہ کتاب مرتب کر لی اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کو قبول فرمالے اور میرے ان تمام گناہوں کو بخش دے جو میرے علم میں ہیں یا نہیں ہیں۔ مگر مجھے ان سب کا اقرار ہے۔ جو کچھ ہوا میری ہی شامتِ اعمال کا نتیجہ ہے اور اللہ عزوجل تو بے شک ظالم نہیں ہے۔

اس کتاب کی ترتیب میں مجھے کوئی مدد میسر نہ آسکی اور ہر کام خود کرنا پڑا۔ ہاں ایک پیاری سی ننھی بیٹی مریم ماں معصوم پری میری رفیق رہی۔[1] جب میں کتاب پر کام کرتا تھا تو میرے اردگرد رہتی تھی اور میری مصیبت میں میری غمخوار تھی۔ اس کے معصوم چہرے کو دیکھ کر میں اپنی تمام مصیبت اور غم بھول جاتا تھا۔ کام کی تھکن دور ہو جاتی تھی۔ ایک نئی انرجی مل جاتی تھی۔ مگر اس کے ساتھ جب وہ اپنے ننھے ہاتھوں سے میری کتابوں اور کاغذات کو بکھیرتی تھی اور پھاڑتی تھی تو یہ رحمت، زحمت بھی بن جاتی تھی۔

جو چند کتب مجھے مل سکیں ان کے حصول میں میری بیٹی واسعہ اور ثمینہ کا بہت بڑا کردار ہے۔ ان دونوں نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے بہت مدد کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کے اہل و عیال کو خوب خوب جزائے خیر دے۔ میری تیسری بیٹی کشور اللہ تعالیٰ کی مدد سے میری طرف سے قانونی جنگ لڑ رہی ہے اللہ تعالیٰ اس کو بھی کامیاب فرمائے اور خوب خوب جزائے خیر دے۔ اور اللہ تعالیٰ میری بیگم پشتون کو بھی اس دنیا اور آخرت میں خوب خوب جزائے خیر دے۔ اس وقت جبکہ دنیا نے مجھے ٹھکرا دیا، میرا ساتھ چھوڑ دیا، یہ نیک بخت صحرا صحرا، قریہ قریہ، گاؤں گاؤں میرے ساتھ رہی اور کبھی حرف شکایت زبان پر نہیں لائی۔ جسے میں نے بفضل الٰہی گل لالہ کی طرح رکھا آج اپنے ہاتھوں سے جھاڑو دیتی ہے، برتن مانجھتی ہے، اپنے ہاتھوں سے کپڑے دھوتی ہے، استری کرتی ہے۔ جس خاتون کے گھر میں ۹ نوکر کام کرتے تھے آج خود نوکرانی بنی ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ مگر میرے ساتھ

---

[1] یہ نعمت اللہ تعالیٰ نے اس دربدری اور بے سروسامانی میں اور اس عمر میں عطا فرمائی ہے۔ اور ان کے بعد ایک اور نعمت محمد عبداللہ سے بھی نوازا۔ شکر الحمد للّٰہ رب العٰلمین۔

Marfat.com

اس حال میں بھی خوش ہے۔ الحمد للہ علیٰ کل حال۔

اس کتاب پر مواد تو میں عرصہ سے جمع کر رہا تھا۔ یہیں مطاف کعبہ شریف میں ۲۹ رمضان المبارک ۱۴۲۱ ھجری بمطابق ۲۵ دسمبر ۲۰۰۰ بعد نماز فجر کو اس کی ابتداء کی تھی۔[1] اور اندازہ تھا کہ تقریباً ایک سال میں مکمل ہوگی۔ مگر اس میں مجھے سات سال کے قریب عرصہ لگا۔ اس کی وجہ یہی میری مصیبت، دربدری میں ضروری کتب کا میسر نہ ہونا تھا۔ کام چلتے چلتے رک جاتا۔ ایک مرتبہ تو تقریباً ایک سال تحریر کا کچھ کام نہ ہو سکا۔ لیکن اب الحمدللہ یہ کام مکمل ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

میں نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ زندگی صرف اسماء اللہ عزوجل، درود شریف اور سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر تحقیق و تحریر میں صرف کروں گا۔ اس پر پہلے بھی بہت پروگرام تھے لیکن مال دنیا و متاع الغرور کی وجہ سے پورا نہ کر سکا۔ فانی چیزوں کے پیچھے بھاگتا رہا اور لافانی ذات کی جس نے یہ سب کچھ دیا تھا خدمت اور عبادت نہ کر سکا۔ یہ ایک دھوکا تھا، سراب تھا جو ہاتھ میں آ کر بھی نکل گیا اور پیچھے صرف ذلت اور رسوائی چھوڑ گیا جس کا میں مستحق نہیں ہوں۔ میرا خالق، میرا مالک ہر بات کو بہتر جانتا ہے۔ مصائب اللہ تعالیٰ کی نوشتہ تقدیر سے آتے ہیں۔ وہ گناہوں کی سزا بھی ہوتے ہیں اور آزمائش بھی۔ میں خوش بخت ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے صبر عطا فرمایا اور اس درد و کرب و بلاء میں بھی اپنے اسماء پر یہ جلد دوم مکمل کرنے کی توفیق بخشی۔ مجھے بھٹکنے نہیں دیا۔ مجھے اپنی حفظ و امان میں رکھا۔ اپنے گھر میں رکھا اور مجھے وہ حاضری روز نصیب ہوئی جس کے لئے لوگ زندگی بھر ترستے ہیں، تمنا کرتے ہیں اور اکثر اسی خواہش کے ساتھ اس دنیائے فانی سے چلے جاتے ہیں۔ جہاں اس ذات اقدس نے مجھے صبر کی نعمت سے نوازا۔ اس کے ساتھ ہی میرے ہاتھ دست بہ دعا رکھے اور سر بسجود رکھا۔ ایسے مصائب میں وہ لوگ جن کو ہدایتِ باری تعالیٰ نہ ہو، بھٹک جاتے ہیں، گمراہ ہو جاتے ہیں، بے راہ رو ہو جاتے ہیں۔ اکثر خودکشی کر لیتے ہیں۔ مگر اللہ ربّ العالمین نے مجھ جیسے دل اور شوگر کے مریض کو صبر و سکون کے ساتھ رکھا۔ یہ اس کا کرم ہے، احسان ہے،

---

[1] یہ بھی اللہ غفور و رحیم کا فضل ہے کہ اس کی تکمیل بھی کعبہ شریف میں ہوئی ہے۔

Marfat.com

مہربانی ہے،اس لئے کہ وہ کریم ہے، حنان و منان ہے،رحمٰن و رحیم ہے۔وہی علیم و خبیر ہے،سمیع و بصیر ہے،احکم الحاکمین ہے۔وہ میرے ظاہر اور باطن سے آگاہ ہے۔میری کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں۔میں دنیا سے تو چھپا سکتا ہوں مگر اس قوی العزیز عالم الغیب و الشھادۃ الکبیر والمتعال سے نہیں۔وہ اس مصیبت زدہ کو سب سے بہتر جانتا ہے کہ میں کتنا قصوروار ہوں۔ وہ کَاشِفُ الضُّرِّ کَاشِفُ الْغَمِّ کَاشِفُ الْھَمِّ ہی میری مصیبت دور فرمائے گا۔ وہی میرا حامی اور مددگار ہے اور وہ ذات کیا خوب مولیٰ و ناصر ہے۔اسی نے مجھے اپنے گھر میں حفظ و امان دی ہے اور وہی ایک دن میری بے گناہی ثابت کرے گا اور ذلت و رسوائی کو عزت اور نیک نامی میں بدل دے گا اور میری اس تباہی اور بربادی کو رزق حلال کے ساتھ خوش حالی میں بدل دے گا۔اس کا مجھے یقین ہے، ایمان ہے اسی پر۔یہی میرا بھروسہ ہے اور جو اس پر بھروسہ کرتے ہیں کامیاب ہوتے ہیں اور ان شاءاللہ تعالیٰ میں بھی کامیاب ہوں گا۔

وَ آخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰه خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَ رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِیْن.
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم
حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ. نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ نِعْمَ النَّصِیْر
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتِ ○

رشید اللہ یعقوب

رشید اللہ یعقوب

Marfat.com

باب اول

اسماء اللہ عزوجل در یک نظر

جلد اول میں ہم نے ۳۱۹ اسماء اللہ عزوجل پیش کئے تھے جو ۲۱ مشہور علماء کرام نے اپنی تحقیقی کاوشوں سے قرآن کریم واحادیث مبارکہ سے تخریج کئے تھے۔ ہمارے دیار میں نہ صرف عام مسلمان بلکہ اعلیٰ تعلیم یافتہ اصحاب بھی صرف ۹۹ اسماء اللہ عزوجل کے قائل ہیں جو حدیث ترمذی میں درج ہیں۔ اور ان علماء کرام کی تحقیق کے کام سے عوام الناس تقریباً نامانوس / نابلد تھے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا یہ کرم اور احسان ہے کہ اس ذات اقدس کریم العلی الکبیر المتعال نے مجھے یہ توفیق دی کہ ان حضرات کے تخریج کردہ اسماء اللہ عزوجل کو یکجا جمع کر سکا۔ یہ کام جلد اول میں مکمل ہوا۔ مگر صدیوں کے اس تصور کو کہ اللہ عزوجل کے صرف ۹۹ نام ہیں تبدیل کرنے کے لئے یہ ناکافی تھا کہ صرف اسماء کی فہرست دے دی جائے بلکہ یہ نہایت ضروری تھا کہ قرآن کریم اور احادیث سے وہ تمام دلائل اور اسناد بھی جمع کی جائیں جن سے یہ اسماء تخریج کئے گئے ہیں۔ اور پھر ان کو اس انداز سے پیش کیا جائے کہ کم سے کم تعلیم یافتہ قاری بھی اس کو با آسانی پڑھ اور سمجھ سکے تا کہ وہ اپنے اس خیال میں با اطمینان قلب و دماغ تبدیلی لا سکے کہ اللہ عزوجل کے ۹۹ اسماء ہی نہیں ہیں بلکہ صرف ۳۱۹ بھی نہیں ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ خالق و مالک کائنات کی ذات اور صفات اعداد و شمار کی محتاج نہیں ہے۔ اس کی صفات کا احاطہ ہو ہی نہیں سکتا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود فرمایا:

أسألک بکل اسم ھولک ، سمیت بہ نفسک أو
أنزلتہ فی کتابک ، أوعلمتہ أحداً من خلقک
أوستأثرت بہ فی علم الغیب عندک الحدیث..... الخ

Marfat.com

ترجمہ: (یا اللہ عزوجل) میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کے ہر اس نام (کے توسل سے) جو آپ کا (معروف نام ہے) اور اس نام سے جو آپ نے خود اپنے لئے پسند فرمایا یا اس کو اپنی کتاب میں نازل فرمایا یا اپنی مخلوق میں کسی کو بتلایا یا آپ نے اپنے علم غیب (کے خزانے) میں اپنے پاس ہی محفوظ رکھا۔[1]

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ اللہ عزوجل کے لاتعداد اسماء ہیں اور ان کا احاطہ اگر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں کر سکے تو پھر ہماری کیا مجال ہے کہ ہم ان کو تعداد میں محیط کریں۔

اس باب میں ہم نے صرف ۳۱۹ اسماء اللہ عزوجل کی اسناد و دلائل کو قاری کی سہولت اور آسانی کے لئے اس طرح ترتیب دیا ہے کہ کسی بھی اسم اللہ عزوجل کے متعلق ایک ہی نظر میں تمام اہم معلومات یکجا مل جائیں۔ مثلاً اگر کوئی صاحب التوّاب عزوجل کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہیں تو ایک ہی جگہ اُن کو یہ معلوم ہو جائے کہ

1. اسم اور اس کے اردو معنی۔ (کالم ۲)
2. یہ اسم قرآن کریم سے ماخوذ ہے۔ (کالم ۳ اور ۴)
3. سند کے طور پر درج ذیل سورتیں و آیات دی گئی ہیں۔ (کالم ۵)
   1. البقرۃ ۲ : ۱۵۴ اور ۲۲۲
   2. المائدۃ ۵ : ۷۴
   3. الحجرات ۴۹ : ۱۲
4. اور یہ اسم قرآن کریم میں صرف گیارہ مرتبہ بطور اسم اور ۲۲ مرتبہ بطور اسم فاعل آیا ہے۔
5. احادیث جن میں اس اسم کا ذکر ہے دی گئی ہیں۔ (کالم ۶ اور ۷)
   1. بخاری و مسلم
   2. ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ
   3. ترمذی، ابن ماجہ

---

[1] احمد ۳۵۲۸، ۴۰۹۱ ابن حبان حدیث ۹۷۲ فی الموارد ۲۳۷۲ البزار حدیث ۱۳۲۲ مستدرک حاکم ۱/ ۵۰۹ بیہقی فی الدعوات ۱۶۴۔ فی الاسماء والصفات ۱/ ۳۰۔ ابن السنّی حدیث ۳۴۰۔

Marfat.com

اب اگر کوئی صاحب مزید تفصیل میں جانا چاہیں تو پھر کالم ۸ میں وہ صفحہ نمبر دیا گیا ہے جس پر اس اسم سے متعلق دی گئی تمام سند دلیل کے ساتھ تفصیل سے بیان کی گئی ہے۔

اسی طرح اگر کوئی اسم صرف حدیثِ مبارکہ سے تخریج شدہ ہے تو پھر کالم ۳، ۴، ۵ تو خالی ہیں اور کالم ۶ میں تعداد احادیث اور کالم ۷ میں وہ کتب احادیث دی گئی ہیں جن سے وہ حدیث/احادیث لی گئی ہیں اور پھر کالم ۸ میں وہ صفحہ نمبر ہے جس پر کہ تفصیل دی گئی ہے۔

شروع میں اول جدول حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دیا گیا ہے۔ جو یہ اعداد و شمار بتاتا ہے کہ کسی بھی حرف سے شروع ہونے والے اسماء اللہ عزوجل کی کل تعداد میں قرآن کریم سے تخریج کردہ کتنے اسماء ہیں اور وہ قرآن کریم میں کل کتنی مرتبہ بطور اسم بتکرار آئے ہیں اور کتنی مرتبہ بطور اسم / فعل / فاعل بتکرار آئے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی جدول یہ بھی بتاتا ہے کہ کسی حروف تہجی کے اعتبار سے کتنے اسماء اللہ عزوجل حدیث/احادیث کے تخریج شدہ ہیں اور کل کتنی احادیث بطور سند و دلیل دی گئی ہیں مثلاً قرآن کریم سے ماخوذ ''الف'' سے شروع ہونے والے اسماء اللہ عزوجل کی کل تعداد ۱۷ ہے (کالم ۲) اور بطور اسم ۲۷۵۱ مرتبہ آئے ہیں (کالم ۳) اور بطور اسم / فعل / فاعل کل ۴۵ مرتبہ آئے ہیں (کالم ۴) اور ان کی سند کے طور پر کل ۲۲ آیات پیش کی گئی ہیں (کالم ۵)۔

''الف'' سے شروع ہونے والے اسماء جو صرف حدیث سے تخریج شدہ ہیں ان کی کل تعداد ۵ ہے (کالم ۶) اور الف سے شروع ہونے والے تمام اسماء اللہ عزوجل پر سند/دلیل کے طور پر کل ۲۶ احادیث دی گئی ہیں۔ کالم ۸ میں ان اسماء کی تعداد ظاہر کی گئی ہے جن کی سند و دلیل کی ہنوز تلاش ہے (ایسے کل دو اسماء ہیں)۔

یہ جدول بہت اہم ہے اس سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے قرآن کریم سے جو کل ۲۷۱ اسماء اللہ عزوجل تخریج کیے گئے ہیں وہ قرآن کریم میں کل ۵۳۵۹ مرتبہ بطور اسم و صفاتی اسم وارد ہوئے ہیں اور بطور اسم فعل / فاعل کل ۱۴۹۴ مرتبہ تکرار ہوئے ہیں۔ یہ کل تعداد ۶۸۵۳ ہوتی ہے جبکہ قرآن کریم کی کوفی روایت اور اس قرأت کے مطابق جو پاک و ہند

Marfat.com

میں رائج ہے ۶۲۳۶ آیات ہیں۔[1] یہی جدول الف یہ بھی بتاتا ہے کہ ۲۷۱ اسماء اللہ عزوجل کی سند دلیل کے طور پر قرآن کریم سے کل ۳۷۱ آیات پیش کی گئی ہیں اس کے ساتھ ہی یہ بھی بتاتا ہے کہ ۳۱۹ میں ۴۸ اسماء اللہ عزوجل احادیث شریف سے تخریج شدہ ہیں اور ۲۷۱ قرآنی آیات سے اوران اسماء کے ساتھ کل ۳۴۴ احادیث پیش کی گئی ہیں۔ گویا یہ جدول الف، جدول ب کا اختصار ہے اور ایک بہت ہی اہم دستاویز ہے۔ وَمَا تَوْفِیْقِی اِلاَّ بِاللّٰہ.

اس کتاب کی ترتیب میں ہم نے کوشش کی ہے کہ اسماء اللہ عزوجل پر زیادہ سے زیادہ معلومات کو جمع کیا جائے اور پھر مختلف جدول / گوشواروں کی مدد سے اس کو آسان ترین انداز میں پیش کیا جائے۔ اس کوشش میں ہم کہاں تک کامیاب ہوئے ہیں اس کا فیصلہ آپ کریں گے۔ اس میں کیا کمی رہ گئی ہے یہ بھی آپ ہمیں بتائیں گے۔ جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا.

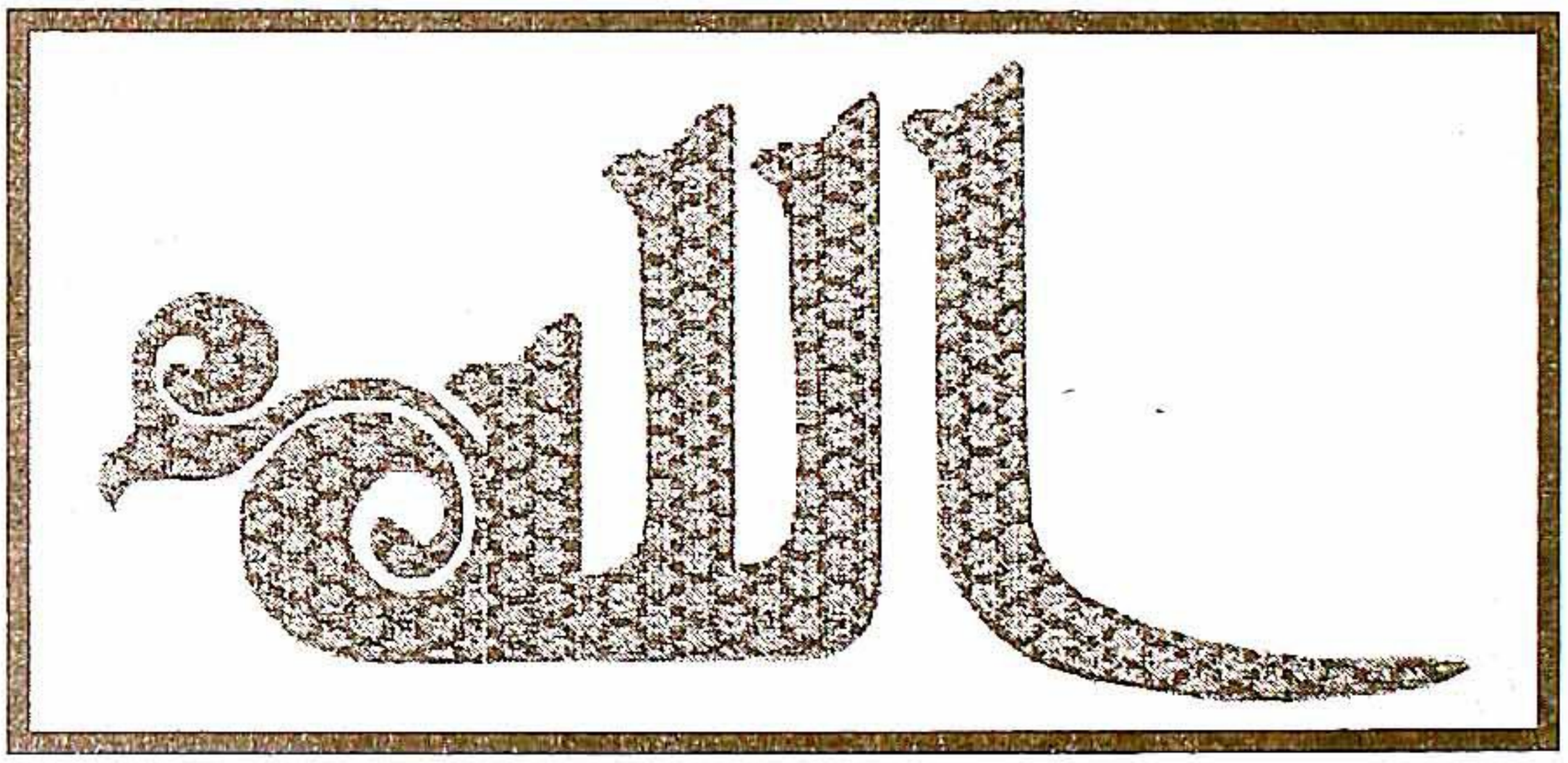

---

1. مکی قول کے مطابق ۶۲۱۹، بصری روایت کے مطابق ۶۲۰۴ اور شامی روایت کے مطابق ۶۱۲۵ یا ۶۲۲۶ آیات ہیں اور اس اختلاف کا سبب بعض مقامات پر وقف کا اختلاف ہے۔ (فضائل قرآن، عبداللہ بن جاراللہ بن ابراہیم)

Marfat.com

باب اوّل کا جدول اوّل

حروف تہجی	کل تعداد بطور اسم	تعداد بطور اسم فاعل	تعداد اسم در قرآن	تعداد آیات حوالہ	تعداد اسم در حدیث فقط	تعداد احادیث حوالہ	اسماء جن کی سند کی تلاش ہے
الف	۲۷۵۱	۴۵	۱۷	۲۲	۵	۲۶	-
ب	۶۵	۲۵۱	۲۳	۲۲	x	۲۳	-
ت	۱۱	۲۲	۱	۷	۱	۵	-
ج	۶	۱۵	۴	۱۲	۲	۱۲	-
ح	۱۵۶	۱۹	۱۴	۲۶	-	۲۱	-
خ	۶۵	۱۶	۱۳	۱۶	۴	۸	-
د	x	۱	۱	۱	۳	۵	-
ذ	۳۲	۱۲	۱۰	۲۲	۱	۱۳	-
ر	۱۳۹۱	۷۵	۲۲	۲۹	۲	۲۸	-
ز	x	۱	۱	۲	x	x	-
س	۵۷	۵	۸	۷	۵	۱۶	-
ش	۴۷	۱۵	۱۰	۱۷	--	۷	-
ص	۲	۷	۳	۸	۱	۷	-
ض	x	۴	۲	۲	x	۲	-

Marfat.com

حروف تہجی	کل تعداد بطور اسم	تعداد بطور اسم فاعل	تعداد اسم در قرآن	تعداد آیات حوالہ	تعداد اسم در حدیث فقط	تعداد احادیث حوالہ	اسماء جن کی سند کی تلاش ہے
ط	۱	۴	۱	۵	۳	۵	-
ظ	(۱)	-	-	-	-	-	-
ع	۳۴۱	۱۱۵	۱۳	۱۵	x	۱۹	-
غ	۱۱۷	۷	۸	۹	۴	۱۳	-
ف	۱۳	۳۶	۱۰	۱۰	۲	۹	-
ق	۷۷	۳۵	۱۸	۲۱	۱	۱۷	-
ک	۱۵	۶۵	۹	۱۱	-	۱۴	-
ل	۴۲	x	۲	۵	x	۳	-
م	۶۹	۵۹۱	۵۶	۷۵	۱۱	۶۳	۲
ن	۱۵	۲۴	۸	۷	x	۵	-
ھ	۷	۱۰۷	۳	۳	۱	۴	-
و	۷۹	۲۲	۱۴	۱۷	۲	۱۹	-
کل جمع	۵۳۵۹	۱۴۹۴	۲۷۱	۳۷۱	۴۸	۳۴۴	۲

Marfat.com

باب اوّل کا جدول دوئم

نمبر شمار	اسم اللہ عزوجل	بطور اسم درقرآن کریم	بطور اسم فاعل در قرآن کریم	آیات قرآن جن کا حوالہ دیا گیا (اسم سورہ: سورہ نمبر: آیت نمبر)	بطور اسم در حدیث شریف / تعداد احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	کتب احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	صفحہ نمبر
۱	اللہ عزّوجل	۲۶۹۹	-	قرآن کریم کی کل ۶۲۳۶ آیات میں اسم ذات اللہ ۲۶۹۹ مرتبہ آیا ہے اس لئے کسی خاص آیت کا کا حوالہ نہیں دیا گیا۔	--	تقریباً ہر حدیث میں اسم اللہ عزوجل موجود ہے اس لئے یہاں کسی حدیث کا حوالہ ضروری نہیں ہے۔	۲۲۹
۲	الأبد عزوجل ہمیشہ رہنے والا	X	X	X	۲	(۱) ابن ماجہ (۲) ابونعیم اصفہانی	۲۲۹
۳	اَلْاَحَدُ عزوجل اکیلا، یکتا	۱	X	(۱) الاِخلاص ۱۱۲ : ۱ (۲) اَلشُّوْرٰی ۱۱:۴۲	۳	(۱) بخاری، نسائی (۲) ابوداؤد، ترمذی، نسائی فی الکبریٰ، ابن ماجہ، ابن حبان، احمد، حاکم (۳) ابوداؤد، مستدرک حاکم	۲۲۹
۴	اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ بہترین پیدا کرنے والا	۲	X	(۱) المؤمنون ۱۴:۲۳ (۲) الصّافات ۱۲۵:۳۷	۱	(۱) مسلم، ترمذی	۲۳۱

Marfat.com

۵	اَلْاَحْکَمُ عزوجل حاکم، فیصلہ کرنے والا ۶ اَحْکَمُ الْحَاکِمِیْنَ حاکموں کا حاکم	۲	x	(۱) ھود ۱۱ : ۴۵ (۲) اَلتِّیْنَ ۹۵:۸	۱	(۱)ابوداؤد ، ترمذی	۲۳۳
۷	اَسْرَعُ الْحَاسِبِیْنَ جلد حساب لینے والا	۱	x	(۱) اَلْاَنْعَامُ ۶: ۶۲	۱	(۱) مستدرک حاکم	۲۳۵
۸	اَلْاَعَزُّ عزوجل بہت عزت دینے والا	۲	x	(۱) اَلنِّسَآءُ ۴: ۱۳۹ (۲) فَاطِرُ ۳۵ : ۱۰	۱	(۱)ابن ابی شیبہ،طبرانی فی الاوسط۔	۲۳۶
۹	اَلْاَعْلٰی عزوجل بہت بلند	۲	x	(۱) اَلْأَعْلٰی ۸۷:۱ (۲) اَلَّیْل ۹۲: ۲۰	۲	(۱) ابوداؤد،ابن ماجہ،احمد۔ (۲) ترمذی۔	۲۳۷
۱۰	اَلْأَکْرَمُ عزوجل عزت والا	۱	x	(۱) اَلْعَلَقْ ۹۶:۳	۱	(۱) النووی۔	۲۳۹
۱۱	اَلْأَعْظَمُ عزوجل بہت بڑا	x	x	x	۱	(۱) کنزالعمال۔	۲۴۰

Marfat.com

۱۲	اَلاَ قْرَبُ عزوجل زیادہ قریب/نزدیک تر	۲	x	(۱) قٓ ۵۰:۱۶ (۲) الواقعه ۵۶:۸۵	۲	(۱) بخاری، مسلم (۲) بخاری	۲۴۱
۱۳	اَلْاَقْوٰی عزوجل بہت طاقت والا	۱	x	(۱) حٰمٓ اَلسَّجْدَه (فُصِّلَتْ) ۴۱:۱۵	x		۲۴۳
۱۴	اَلْاَکْبَرُ عزوجل بہت بڑا	x	x	x	۲	(۱) ابوداؤد، نسائی، احمد۔ (۲) بخاری، مسلم، ابوداؤد۔	۲۴۴
۱۵	اِل عزوجل اللہ، عہد واقرار لینے والا	x	x	x	۱	قرطبی۔	۲۴۵
۱۶	اَلْاِلٰهُ عزوجل معبود	۳۳	x	(۱) اَلْبَقَرَة ۲:۱۶۳ (۲) اَلنِّسَآءُ ۴:۱۷۱ (۳) اَلْحَشْرُ ۵۹:۲۳	۲	(۱) نسائی عمل الیوم وَاللَّیْلَة، ابن السنی ۔ طبرانی فی الاوسط ، مستدرک حاکم (۲) نسائی، عمل الیوم وَاللَّیْلَة مستدرک حاکم	۲۴۶
۱۷	اَلْاَلِیْمُ اَلْاَخذ عزوجل عذاب کرنے والا، پکڑنے والا	۱	۴۵	(۱) هُود ۱۱:۵۶ (۲) هُود ۱۱:۱۰۲	۱	(۱) بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ	۲۴۸

Marfat.com

۱۸	آمِین عزوجل امن دینے والا	x	x	x	۱	مصنف عبدالرزاق ، ابن عدی ، طبرانی۔	۲۵۰
۱۹	اَلْاَوَّلُ عزوجل اول	۱	x	(۱) اَلْحَدِیْد ۳:۵۷	۳	(۱)ابوداؤد،ترمذی احمد۔ (۲) بخاری،احمد (۳) مسلم	۲۵۰
۲۰	اَلْآخِرُ عزوجل آخر	۱	x				
۲۱	اَھْلُ التَّقْوٰی عزوجل جس سے ڈرنا چاہیے	۱	x	(۱) اَلْمُدَّثِّرْ ۵۶:۷۴	۱	(۱) ترمذی،ابن ماجہ،احمد، ابو یعلٰی	۲۵۳
۲۲	اَھْلُ الْمَغْفِرَةِ عزوجل مغفرت والا						
	بطوراسم	۲۷۵۱		۲۲	۲۶		
	بطوراسم فاعل		۴۵				

اعداد و شمار

اسماء درقرآن ۱۷	اسماء درحدیث فقط ۵	تعداد آیات حوالہ ۲۲	تعداد حدیث حوالہ ۲۶

Marfat.com

ب

نمبر شمار	اسم اللہ عزوجل	بطور اسم در قرآن کریم	بطور اسم فاعل در قرآن کریم	آیات قرآن جن کا حوالہ دیا گیا (اسم سورۃ: سورۃ نمبر: آیت نمبر)	بطور اسم در حدیث شریف/تعداد احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	کتب احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	صفحہ نمبر
۲۳	اَلْبَادِیُ عزوجل نئی طرح سے پیدا کرنے والا	x	۱۰	(۱) اَلْعَنْکَبُوت ۲۹_۱۹ اور ۲۰	۱	(۱) مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، مسند احمد	۲۵۵
۲۴	اَلْمُبْدِئُ عزوجل ابتداء میں پیدا کرنے والا	x	۲				
۲۵	اَلْمُعِیْدُ عزوجل دوبارہ لوٹانے/پیدا کرنے والا	x	۱۳				
۲۶	اَلْبَرُّ عزوجل احسان کرنے والا	۱	x	(۱) اَلطُّوْر ۵۲:۲۸	۲	(۱) بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، مستدرک حاکم	۲۵۸
۲۷	اَلْبَارُّ عزوجل احسان کرنے والا	x	x	x	۱	(۱) ابن ماجہ (۲) مسلم	

Marfat.com

۲۸	اَلْبَارِئُ نایاب چیز پیدا کرنے والا	۳	۱	(۱) اَلْاَنْعَامُ ۱:۶ (۲) یٰسٓ ۸۱:۳۶	۴	(۱) بخاری (۲) مسلم، احمد
۲۹	اَلْخَالِقُ عزوجل پیدا کرنے والا	۹	۱۵۱	(۳) اَلْمُؤْمِنْ (غافر) ۶۴:۴۰ (۴) اَلْحَدِیْدُ ۲۲:۵۷		(۳) بخاری، مسلم (۴) احمد
۳۰	اَلْخَلَّاقُ عزوجل پیدا کرنے والا	۲	x	(۵) اَلْحَشْرُ ۲۴:۵۹		
۳۱	اَلْمُصَوِّرُ عزوجل تصویر بنانے والا	۱	۴			
۳۲	اَلْبَاسِطُ عزوجل کشادگی دینے والا	x	۱۲	(۱) اَلْبَقَرَۃْ ۲۴۵:۲	۳	(۱) ابن ماجہ، مستدرک حاکم (۲) مسلم، احمد (۳) ترمذی
۳۳	اَلْقَابِضُ عزوجل تنگ دستی دینے والا	x	۲			
۳۴	اَلْبَاطِنُ عزوجل ہر شے سے پوشیدہ	۱	x	(۱) اَلْحَدِیْد ۳:۵۷	۱	(۱) مسلم
۳۵	اَلظَّاهِرُ عزوجل ظاہر	۱	x			

Marfat.com

۳۶	اَلْبَاعِثُ عزوجل بھیجنے والا، روز قیامت انسانوں کو اٹھانے والا	x	۲۸	(۱) اَلْبَقَرَة ۲:۲۱۳	۳	(۱) بخاری (۲) ترمذی (۳) نسائی، ابن مندہ	۲۶۹
۳۷	اَلْبَاقِیْ عزوجل باقی رہ جانے والا/لافانی	x	۱	(۱) الرَّحْمٰن ۵۵:۲۷	۱	(۱) بخاری، مسلم، نسائی، احمد۔	۲۷۲
۳۸	اَلْبَالِغُ اَمْرَهٗ عزوجل اپنے ارادہ/ کام کو پہنچنے والا	۱	x	(۱) اَلطَّلَاق ۶۵:۳	۱	(۱) ترمذی، ابن ماجہ	۲۷۳
۳۹	اَلْبَالِیْ عزوجل آزمانے والا	x	۱۷	(۱) اَلْاَنْفَال ۸:۱۷ (۲) اَلْمُؤمِنُون ۲۳:۳۰	۳	(۱) ترمذی (۲) ترمذی	۲۷۴
۴۰	اَلْمُبْلِیْ عزوجل (مؤمنوں کو) آزمانے والا	x	۱	(۳) اَلْحُجُرَات ۴۹:۳ (۴) اَلْمُلْک ۶۷:۲		(۳) ترمذی	
۴۱	اَلْمُبْتَلِیْ عزوجل آزمانے والا	۲	۶				
۴۲	اَلْمُمْتَحِنُ عزوجل (دلوں کو) آزمانے والا، امتحان لینے والا	x	۱				

Marfat.com

۴۳	اَلْبَدِیْعُ عزوجل بے مثل ونمونہ پیدا کرنے والا	۲	x	(۱) اَلْبَقَرۃُ ۲:۱۱۷ (۲) اَلْأَنْعَام ۶: ۱۰۱	۱	(۱) ابوداؤد، ترمذی، نسائی، احمد، ابن حبان، مستدرک حاکم	۲۷۸
۴۴	اَلْبُرْهَانُ عزوجل دلیل، سند دینے والا	x	۲	(۱) اَلنِّسآء ۴:۱۷۴ (۲) اَلْقَصَص ۲۸:۳۲	۱	(۱) ابن ماجہ	۲۷۹
۴۵	اَلْبَصِیْرُ عزوجل ہر چیز کو دیکھنے والا	۴۲	x	(۱) اَلْمُؤْمِن ۴۰:۵۶	۱	(۱) ابوداؤد	۲۸۱
	بطور اسم	۶۵		۲۲	۲۳		
	بطور اسم فاعل		۲۵۱				

اعداد و شمار

اسماء در قرآن	۲۳	اسماء در حدیث فقط	x	تعداد آیات	۲۲	تعداد احادیث	۲۳

Marfat.com

ت

نمبر شمار	اسم اللہ عزوجل	بطور اسم در قرآن کریم	بطور اسم فاعل در قرآن کریم	آیات قرآن جن کا حوالہ دیا گیا (اسم سورہ: سورہ نمبر: آیت نمبر)	بطور اسم در حدیث شریف / تعداد احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	کتب احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	صفحہ نمبر
۴۶	اَلتَّامُّ عزوجل مکمل۔ ہر طرح سے مکمل	x	x	x	۲	(۱) مسلم، احمد۔ (۲) ابوداؤد، ترمذی۔	۲۸۳
۴۷	اَلتَّوَّابُ عزوجل توبہ قبول فرمانے والا	۱۱	۲۲	(۱) اَلْبَقَرَۃُ ۲:۱۵۴/۲۲۲ (۲) اَلْمَائِدَۃُ ۵:۳۹ اور ۷۴ (۳) اَلْحُجُرَات ۴۹:۱۱ (۴) القصص ۲۸:۷۷ اور ۷۸	۳	(۱) ترمذی، ابن ماجہ (۲) ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ (۳) بخاری، مسلم	۲۸۴
	بطور اسم	۱۱		۷	۵		
	اسم فاعل		۲۲				

اعداد و شمار

اسماء در قرآن	۱	اسماء در حدیث فقط	۱	تعداد آیات	۷	تعداد احادیث	۵

Marfat.com

ج

نمبر شمار	اسم اللہ عزوجل	بطور اسم در قرآن کریم	بطور اسم فاعل در قرآن کریم	آیات قرآن جن کا حوالہ دیا گیا (اسم سورۃ: سورۃ نمبر: آیت نمبر)	بطور اسم در حدیث شریف / تعداد احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	کتب احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	صفحہ نمبر
۴۸	اَلْجَامِعُ عزوجل جمع کرنے والا (روز قیامت)	۲	۱۲	(۱) آلِ عِمرَان ۳:۹ (۲) اَلْجَاثِیَة ۴۵:۲۶	۲	(۱) ابن مندہ۔ (۲) ابن مندہ، مستدرک حاکم۔	۲۸۸
۴۹	اَلْجَبَّارُ عزوجل بڑی عظمت والا، دباؤ والا	۱	x	(۱) اَلْحَشْر ۵۹:۲۲	۳	(۱) ترمذی، احمد۔ (۲) ابن مندہ (۳) مسلم، ابوداؤد	۲۹۰
۵۰	جَاعِلُ اللَّیْلِ سَکَناً عزوجل رات کو آرام کی شے بنانے والا	۱	۳	(۱) اَلْاَنْعَام ۶:۹۶ (۲) اَللَّیْل ۹۲:۱ اور ۲ (۳) اَلشَّمْس ۹۱:۳ اور ۴ (۴) اَلضُّحٰی ۹۳:۱ اور ۲	۱	ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، مستدرک حاکم۔	۲۹۳

Marfat.com

۵۱	اَلْجَلِیْلُ عزوجل صاحب جلال، بزرگی والا	۴	x	(۱) اَلرَّحمٰن ۵۵:۲۷ (۲) اَلرَّحمٰن ۵۵:۷۸	۴	(۱) بخاری۔ (۲) مسلم۔	۲۹۵
۵۲	اَلْجَمِیْلُ عزوجل خوبصورت	x	x	x	۱	(۱) مسلم، احمد، مستدرک حاکم۔	۲۹۶
۵۳	اَلْجَوَّادُ عزوجل سخی، بہت سخاوت کرنے والا۔	x	x	x	۳	(۱) ترمذی، ابن ماجہ، احمد (۲) اَلحِلیۃ. (ابونعیم) (۳) ابن مندہ۔	۲۹۸
	بطور اسم	۶		۱۲	۱۲		
	بطور فعل		۱۵				

اعداد و شمار

اسماء در قرآن ۴	اسماء در حدیث فقط ۲	تعداد آیات حوالہ ۱۲	تعداد احادیث حوالہ ۱۲

Marfat.com

ح

نمبر شمار	اسم اللہ عزوجل	بطور اسم در قرآن کریم	بطور اسم فاعل در قرآن کریم	آیات قرآن جن کا حوالہ دیا گیا (اسم سورہ: سورہ نمبر : آیت نمبر)	بطور اسم در حدیث شریف/تعداد احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	کتب احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	صفحہ نمبر
۵۴	اَلْحَاسِبُ عزوجل حساب لینے والا	۲	x	(۱) اَلنِّسَآء ۴:۴۰ (۲) اَلْاَنْبِيَآءُ ۲۱:۴۷	۲	(۱) بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، احمد (۲) مسلم، ترمذی، ابن ماجہ	۳۰۰
۵۵	اَلْحَافِظُ عزوجل محافظ، حفاظت کرنے والا	۲	۲	(۱) يُوْسُفُ ۱۲:۶۴ (۲) اَلْحِجْر ۱۵:۹ اور ۱۷ (۳) اَلْحَجُّ ۱۵: ۱۷	۱	(۱) بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، احمد۔	۳۰۲
۵۶	اَلْحَاكِمُ عزوجل حکمران، حکم کرنے والا	x	۱۷	(۱) اَلْبَقَرَةُ ۲:۱۱۳	۱	ابن ماجہ، احمد۔	۳۰۴
۵۷	اَلْحَسِيْبُ عزوجل حساب کرنے والا	۳	x	(۱) اَلنِّسَآء ۴:۸۶ (۲) اَلْاَحْزَابُ ۳۳:۳۹	۱	(۱) بخاری، مسلم، احمد۔	۳۰۶

Marfat.com

۵۸	اَلْحَفِیْظُ عزوجل نگہبان، حفاظت کرنے والا	۳	x	(۱) ھُود ۱۱:۵۷ (۲) اَلسَبَأ ۳۴:۲۱	۱	(۱) ترمذی ، احمد ، ابن السنی ، مستدرک حاکم۔	۳۰۷
۵۹	اَلْحَفِیُّ عزوجل حد درجہ مہربان	۱	x	(۱) مَرْیَمْ ۱۹:۴۷	x	x	۳۰۹
۶۰	اَلْحَکَمُ عزوجل فیصلہ کرنے والا	۱	x	(۱) اَلْاَنْعَامْ ۶:۱۱۴	۱	(۱) ابوداؤد، نسائی، بخاری الادب المفرد، بیہقی، مستدرک حاکم۔	۳۱۰
۶۱	اَلْحَکِیْمُ عزوجل حکمت، دانائی والا	۹۱	x	(۱) اَلْبَقَرَۃْ ۲:۱۲۹	۴	(۱) مسلم، ابوداؤد۔ (۴) مسلم۔	۳۱۲
۶۲	اَلْحَقُّ عزوجل سچا، حقیقی	۱۸	x	(۱) اَلتَّوْبَۃْ ۹:۱۳ (۲) طٰہٰ ۲۰:۱۱۴ (۳) اَلنُّوْر ۲۴:۲۵ (۴) صٓ ۳۸:۸۴	۱	بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی ابوعوانہ ، ابن ماجہ ، مؤطا مالک ، مستدرک حاکم۔	۳۱۴
۶۳	اَلْحَلِیْمُ عزوجل بردبار، برداشت کرنے والا	۱۱	x	(۱) اَلْبَقَرَۃْ ۲:۲۲۵	۱	بخاری ، مسلم ، ترمذی ، ابن ماجہ ، احمد۔	۳۱۷

Marfat.com

۶۴	اَلْحَمِیْدُ عزوجل لائق تعریف وحمد، خوبیوں والا	۱۶	x	(۱) بَنِیْ اِسْرَائِیْل (الاسراء) ۱۷:۴۴ (۲) فَاطِر ۳۵:۱۵	۲	(۱) مسلم، ترمذی، ابن السنی۔ (۲) ابوداؤد۔	۳۱۸
۶۵	اَلْحَنَّانُ عزوجل بہت زیادہ مہربان	۱	x	(۱) مَرْیَم ۱۹:۱۳	۲	(۱) ابن حبان، احمد، طبرانی۔ (۲) بیہقی۔	۳۲۹
۶۶	اَلْحَیُّ عزوجل زندہ جاوید	۵	x	(۱) اَلْبَقَرَة ۲:۱۶۳ (۲) آلِ عِمْرَان ۳:۱ (۳) آلِ عِمْرَان ۳:۲	۳	(۱) مسلم۔ (۲) مسلم، ترمذی، مستدرک حاکم۔ (۳) ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ۔	۳۲۳
۶۷	اَلْحَیِیُّ عزوجل کامل الحیاء، شرم دار	۲	x	(۱) اَلْبَقَرَة ۲:۲۶ (۲) اَلْاَحْزَاب ۳۳:۵۳	۳	(۱) بخاری، مسلم، ترمذی، احمد۔ (۲) ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ۔ (۳) ابوداؤد، نسائی، احمد۔	۳۲۵
	بطور اسم	۱۵۶		۲۶	۲۱		
	بطور اسم فاعل		۱۹				

اعداد و شمار

اسماء در قرآن ۱۴	اسماء در حدیث فقط ۔	تعداد آیات حوالہ ۲۶	تعداد احادیث حوالہ ۲۱

Marfat.com

خ

نمبر شمار	اسم اللہ عزوجل	بطور اسم درقرآن کریم	بطور اسم فاعل در قرآن کریم	آیات قرآن جن کا حوالہ دیا گیا (اسم سورہ: سورہ نمبر: آیت نمبر)	بطور اسم در حدیث شریف / تعداد احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	کتب احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	صفحہ نمبر
	اَلْخَالِقُ عزوجل (نمبر۲۹ پر دیکھئے)						۳۲۷
۶۸	اَلْخَافِضُ عزوجل پست کرنے والا (نافرمانوں کو)	x	x	(۱) آلِ عِمْرَانُ ۳:۵۵	۳	(۱) بخاری، مسلم، ترمذی (۲) مسلم، ابن ماجہ (۳) ابن ماجہ، ابن حبان	
۶۹	اَلرَّافِعُ عزوجل بلند کرنے والا (فرمانبرداروں کو)	۱	۱۶				
۷۰	اَلْخَبِیْرُ عزوجل ہمیشہ باخبر وآگاہ	۴۵	x	(۱) آلِ عِمْرَانُ ۳:۱۸۰ (۲) اَلْاَنْعَامُ ۶:۱۸	۱	(۱) مسلم	۳۳۰

Marfat.com

۷۱	اَلْخَفِیّ عزوجل چھپا ہوا اَلْخَلَّاقُ عزوجل (نمبر۳۰ پر دیکھئے)	x	x	x	۱	مسلم، احمد، ابویعلیٰ، ابونعیم فی الحلیۃ، بغوی، شرح السنۃ	۳۳۱
۷۲	اَلْخَلِیْفَةُ عزوجل قائم مقام سب سے بڑا بادشاہ	x	x	x	۲	(۱) مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی (۲) مسلم، ابوداؤد۔	۳۳۲
۷۳	اَلصَّاحِبُ عزوجل رفیق، ساتھی	x	x	x			
۷۴	خَیْرُ الْحَاکِمِیْنَ عزوجل سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا	۳	x	(۱) یُونُس ۱۰۹:۱۰	x	x	۳۳۳
۷۵	خَیْرُ الْحَافِظِیْنَ عزوجل بہترین محافظ	۱	x	(۱) یُوسُف ۶۴:۱۲	۱	(۱) ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، احمد، حاکم، ابن حبان۔	۳۳۴
۷۶	خَیْرُ الرَّاحِمِیْنَ عزوجل سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا	۲	x	(۱) اَلْمُؤْمِنُوْن ۱۰۹:۲۳ (۲) اَلْمُؤْمِنُوْن ۱۱۸:۲۳	x	x	۳۳۵

Marfat.com

۷۷	خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ عزوجل سب سے بہتر رزق دینے والا	۵	x	(۱) اَلْجُمُعَة ۱۱:۶۲	x	x	۳۳۷
۷۸	خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ عزوجل سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا	۱	x	(۱) اَلْاَعْرَاف ۸۹:۷	x	x	۳۳۷
۷۹	خَيْرُ الْفَاصِلِيْنَ عزوجل حق اور ناحق کے درمیان سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا	۱	x	(۱) اَلْاَنْعَام ۵۷:۶	x	x	۳۳۸
۸۰	خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ عزوجل سب سے بہتر معاف کرنے والا	۱	x	(۱) اَلْاَعْرَاف ۱۵۵:۷	x	x	۳۳۸
۸۱	خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ عزوجل بہترین خفیہ تدبیر کرنے والا	۲	x	(۱) آلِ عِمْرَانْ ۵۴:۳ (۲) اَلْاَنْفَال ۳۰:۸	x	x	۳۳۹
۸۲	خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ عزوجل بہترین نازل فرمانے والا	۱	x	(۱) اَلْمُؤْمِنُوْن ۲۹:۲۳	x	x	۳۴۰

Marfat.com

۸۳	خَیْرُ النَّاصِرِیْنَ عزوجل بہترین مدد کرنے والا	۱	x	(۱)آلِ عِمْرَان ۳:۱۵۰	x	x	۳۴۱
۸۴	خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ عزوجل سب سے بہتر وارث	۱	x	(۱) اَلْاَنْبِیَاء ۲۱:۸۹			۳۴۱
	بطور اسم	۶۵		۱۶	۸		
	بطور اسم فاعل		۱۶				

اعداد و شمار

اسماء در قرآن ۱۳	اسماء در حدیث فقط ۴	تعداد آیات حوالہ ۱۶	تعداد احادیث حوالہ ۸

Marfat.com

د

نمبر شمار	اسم اللہ عزوجل	بطور اسم در قرآن کریم	بطور اسم فاعل در قرآن کریم	آیات قرآن جن کا حوالہ دیا گیا (اسم سورہ: سورہ نمبر: آیت نمبر)	بطور اسم در حدیث شریف / تعداد احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	کتب احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	صفحہ نمبر
۸۵	اَلدَّافِعُ عزوجل مصیبتوں کو ہٹانے والا	x	۱	(۱) اَلْحَجُّ ۲۲:۳۸	۱	(۱) بخاری، مسلم، ابن مندہ، مستدرک حاکم۔	۳۴۲
۸۶	اَلدَّائِمُ عزوجل ہمیشہ موجود رہنے والا	x	x	x	۱	(۱) مسلم، ابن مندہ	۳۴۳
۸۷	اَلدَّهْرُ عزوجل زمانہ کا مالک	x	x	x	۱	(۱) بخاری، مسلم، ابوداؤد، حاکم، احمد۔	۳۴۳

Marfat.com

۸۸	اَلدَّیَّانُ عزوجل عمل کا بدلہ دینے والا	x	x		۲	(۱) بخاری، احمد، مستدرک حاکم، الادب المفرد بخاری۔ (۲) بیہقی، کنز العمال۔	۳۴۴
	بطور اسم	x		۱	۵		
	بطور اسم فاعل	-	۱				

اعداد و شمار

اسماء در قرآن ۱	اسماء در حدیث فقط ۳	تعداد آیات حوالہ ۱	تعداد احادیث حوالہ ۵

Marfat.com

ذ

نمبر شمار	اسم اللہ عزوجل	بطور اسم در قرآن کریم	بطور اسم فاعل در قرآن کریم	آیات قرآن جن کا حوالہ دیا گیا (اسم سورہ: سورہ نمبر: آیت نمبر)	بطور اسم در حدیث شریف / تعداد احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	کتب احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	صفحہ نمبر
۸۹	اَلذَّارِیُ عزوجل بکھیرنے والا، پھیلانے والا	x	۶	(۱) اَلشُّوْرٰی ۱۱:۴۲	۱	(۱) ابن السنی، بیہقی۔	۳۴۵
۹۰	ذُوالْاِنْتِقَامِ عزوجل انتقام لینے والا	۴	x	(۱) آلِ عِمْرَانُ ۴:۳ (۲) اَلْمَائِدَۃُ ۹۵:۵	x		۳۴۷
۹۱	اَلْمُنْتَقِمُ عزوجل (نافرمان سے) بدلہ لینے والا	۳	۶	(۱) اَلسَّجْدَۃُ ۲۲:۳۲ (۲) اَلزُّخْرُف ۵۵:۴۳	۲	(۱) بخاری۔ (۲) بخاری، ابن السنی۔	۳۴۸

Marfat.com

۹۲	ذُوالْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ عزوجل قوت اور بادشاہت والا	x	x	x	۱	(۱) ابوداؤد	۳۵۰
۹۳	ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام عزوجل بڑائی اور کرم والا	۲	x	(۱) بنی اسرائیل ۱۷:۷۰ (۲) اَلرَّحْمٰن ۵۵:۲۷ (۳) اَلرَّحْمٰن ۵۵:۷۸	۵	(۱) مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، دیلمی (۲) مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ (۳) نسائی، ابوداؤد، مستدرک حاکم (۴) ترمذی، حاکم، طبرانی (۵) ترمذی، نسائی، احمد، حاکم، طبرانی	۳۵۱
۹۴	ذُو الرَّحْمَةِ الْوَاسِعَةُ عزوجل وسیع رحمت والا	۳	x	(۱) اَلْاَنْعَام ۶:۱۳۳ (۲) اَلْاَنْعَام ۶:۱۴۷ (۳) اَلْكَهْف ۱۸:۵۸	x	x	۳۵۴
۹۵	ذُوالطَّوْلِ عزوجل مقدور اور طاقت والا	۱	x	(۱) اَلْمُؤمِن (غافر) ۴۰:۳	x	x	۳۵۵
۹۶	ذُوالْعَرْشِ عزوجل عرش کا مالک	۴	x	(۱) بَنِیْ اِسْرَائِیْل (الاسراء) ۱۷:۴۲	x	x	۳۵۶

Marfat.com

۹۷	ذُوالْفَضْلِ عزوجل فضل اور مہربانی والا	۱۳	x	(۱) اَلْبَقَرَة ۲:۱۰۵ (۲) اَلْبَقَرَة ۲:۲۴۳ (۳) اَلْبَقَرَة ۲:۲۵۱ (۴) آلِ عِمْرَان ۳:۱۵۲ (۵) اَلْحَدِيْد ۵۷:۲۱	۱	(۱) ابن ماجہ، بیہقی	۳۵۷
۹۸	ذُوالْقُوَّةِ عزوجل قوت وطاقت والا	۱	x	(۱) اَلذّٰرِيَات ۵۱:۵۸	۱	(۱) حیاۃ الصحابہ	۳۵۹
۹۹	ذُوالْمَعَارِجُ عزوجل درجے اور بلندی والا عروج کے زینے والا	۱	x	(۱) الزمر ۳۹:۵۳ (۱) اَلْمَعَارِج ۷۰:۳اور۴	۲	(۱) بخاری، مسلم، نسائی، احمد، موطا مالک (۲) احمد، بیہقی	۳۶۱
	بطور اسم	۳۲		۲۲	۱۳		
	بطور اسم فاعل		۱۲				

اعداد و شمار

اسماء در قرآن ۱۰	اسماء در حدیث فقط ۱	تعداد آیات حوالہ ۲۲	تعداد احادیث حوالہ ۱۳

Marfat.com

ر

نمبر شمار	اسم اللہ عزوجل	بطور اسم در قرآن کریم	بطور اسم فاعل در قرآن کریم	آیات قرآن جن کا حوالہ دیا گیا (اسم سورہ: سورہ نمبر: آیت نمبر)	بطور اسم در حدیث شریف/ تعداد احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	کتب احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	صفحہ نمبر
۱۰۰	اَلرَّاتِقُ عزوجل نرمی کرنے والا	x	۱	(۱) اَلْاَنْبِیَاء ۲۱:۳۰	x	x	۳۶۳
۱۰۱	اَلْفَاتِقُ عزوجل کھول دینے والا	x	۱				
۱۰۲	اَلرَّازِقُ عزوجل روزی دینے والا	۱	۵۰	(۱) اَلنَّحل ۱۶:۱۴ (۲) اَلذّٰرِیَاتِ ۵۱:۵۸	۲	(۱) ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، احمد، دارمی۔ (۲) مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، احمد۔	۳۶۳
۱۰۳	اَلرَّزَّاقُ عزوجل رزق دینے والا	۲	x				

Marfat.com

۱۰۴	اَلرَّشِیْدُ عزوجل صحیح راستہ دکھانے والا	۳	x	(۱) اَلْکَھْف ۱۰:۱۸ (۲) اَلْکَھْف ۱۷:۱۸	۳	(۱) ترمذی (۲) ابن حبان، احمد (۳) نسائی	۳۶۵
۱۰۵	اَلرَّاشِدُ عزوجل سیدھا راستہ دکھانے والا		x				
۱۰۶	اَلْمُرْشِدُ عزوجل رہنمائی کرنے والا ہدایت کا راستہ دکھانے والا		x				
	اَلرَّافِعُ عزوجل (نمبر۶۹ پر دیکھئے)						
۱۰۷	اَلرَّبُّ عزوجل رب۔ پالنے والا	۹۶۲	x	(۱) اَلْفَاتِحَة ۲:۱ (۲) اَلْاَنْعَام ۱۶۲:۶ تا ۱۶۴	۲	(۱) ابوداؤد، احمد، بخاری الادب المفرد (۲) ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، طبرانی	۳۶۹

Marfat.com

۱۰۸	رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ عزوجل سات آسمانوں کا مالک	۱	x	(۱) اَلْمُؤْمِنُوْن ۲۳:۸۶اور ۸۷	۳	(۱) ترمذی (۲) نسائی، احمد، طبرانی (۳) ابن السنی	۳۷۲
۱۰۹	رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ عزوجل بزرگی والے تخت کا مالک	۱	x	(۱) اَلْمُؤْمِنُوْن ۲۳:۱۱۶	۲	(۱) بخاری (۲) ابن ماجہ	۳۷۵
۱۱۰	رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ عزوجل بڑی عظمت والے عرش کا مالک	۳	x	(۱) اَلتَّوْبَة ۹:۱۲۹ (۲) اَلنَّمل ۲۷:۲۶	۲	(۱) ترمذی (۲) نسائی	۳۷۶
۱۱۱	رَبُّ كُلِّ شَیْ (ومليكهٗ) عزوجل ہر چیز کا رب اور مالک	۱	x	(۱) اَلْاَنْعَام ۶:۱۶۴	۲	(۱) احمد (۲) مسلم	۳۷۸
۱۱۲	رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ عزوجل دونوں مشرقوں کا رب	۱	x	(۱) اَلرَّحْمٰن ۵۵:۱۷	x	x	۳۸۰
۱۱۳	رَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ عزوجل دونوں مغربوں کا رب	۱	x				

Marfat.com

۱۱۴	اَلرَّحْمٰنُ عزوجل بڑا مہربان	۱۶۹	x	(۱) الفاتحه ۱:۱ (۱) اَلْاَحْزَاب ۳۳:۴۳	۵	(۱) بخاری، مسلم (۲) ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ (۳) ابن ماجہ (۴) ترمذی (۵) ترمذی، ابوداؤد، احمد۔	۳۸۱
۱۱۵	اَلرَّحِیْمُ عزوجل بہت مہربان / رحم کرنے والا	۲۲۷	۱۴				
۱۱۶	اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنِ عزوجل سب سے زیادہ رحم کرنے والا	۴	x	(۱) اَلْاَعْرَاف ۷:۱۵۱ (۲) یُوسف ۱۲:۶۴ (۳) یُوسف ۱۲:۹۲ (۴) اَلْاَنْبِیَاء ۲۱:۸۳	۴	(۱) مستدرک حاکم (۲) مستدرک حاکم	۳۸۶
۱۱۷	اَلرَّضَا عزوجل راضی / خوش ہونے والا	x	۹	(۱) اَلْمَائِدَة ۵:۳ اور ۱۱۹	۱	(۱) احمد، ابن السنی، طبرانی	۳۸۸
۱۱۸	اَلرَفِیعُ عزوجل بلند	۱	x	(۱) اَلْمُؤمن ۴۰:۱۵	x	x	۳۹۰
۱۱۹	رَفِیْعُ الدَّرَجَاتِ درجے بلند کرنے والا	۱	x				

Marfat.com

۱۲۰	اَلرَّفِیْقُ عزوجل ساتھی، دوست، نرم	x	x	x	۲	(۱) مسلم، ابوداؤد (۲) نسائی، ابن ماجہ، احمد، ابن حبان	۳۹۱
۱۲۱	اَلرَّقِیبُ عزوجل نگہبان	۳	x	(۱) اَلْمَائِدَۃُ ۵:۱۱۷ (۲) اَلْاَحْزَابُ ۳۳:۵۲	۱	(۱) ابوداؤد	۳۹۲
۱۲۲	اَلرَّمْضَانُ عزوجل جلانے والا	x	x	x		(۱) طبری، ابن عدی، بیہقی	۳۹۴
۱۲۳	اَلرَّءُوْفُ عزوجل شفقت والا حد درجہ محبت والا	۱۰	x	(۱) اَلْبَقَرَۃُ ۲:۱۴۳ (۲) اَلتَّوْبَۃ ۹:۱۱۷	x	x	
	بطور اسم	۱۳۹۱		۲۹	۲۸		
	بطور اسم فاعل		۷۵				

اعداد و شمار

اسماء در قرآن ۲۲	اسماء در حدیث فقط ۲	تعداد آیات حوالہ ۲۹	تعداد احادیث حوالہ ۲۸

Marfat.com

ز

نمبر شمار	اسم اللہ عزوجل	بطور اسم در قرآن کریم	بطور اسم فاعل در قرآن کریم	آیات قرآن جن کا حوالہ دیا گیا (اسم سورہ: سورہ نمبر: آیت نمبر)	بطور اسم در حدیث شریف/تعداد احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	کتب احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	صفحہ نمبر
۱۲۴	الزّارع عزوجل اگانے والا کھیتی کرنے والا	x	۱	(۱) الواقعہ ۵۶: ۶۳ اور ۶۴	x	x	۳۹۶
	بطور اسم	x		۲			
	بطور اسم فاعل		۱		x	x	

اعداد و شمار

اسماء در قرآن	۱	اسماء در حدیث فقط	x	تعداد آیات حوالہ	۲	تعداد احادیث حوالہ	x

Marfat.com

س

نمبر شمار	اسم اللہ عزوجل	بطور اسم در قرآن کریم	بطور اسم فاعل در قرآن کریم	آیات قرآن جن کا حوالہ دیا گیا (اسم سورہ: سورہ نمبر: آیت نمبر)	بطور اسم در حدیث شریف/تعداد احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	کتب احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	صفحہ نمبر
۱۲۵	اَلسَّامِعُ عزوجل سننے والا	x	۴	(۱) اَلْمُجَادلَة ۱:۵۸	۱	(۱) ابن ماجہ (۲) ابوداؤد	۳۹۷
۱۲۶	اَلسَّتَّارُ عزوجل پردہ پوشی کرنے والا	x	x	x	۲	(۱) مسلم، مستدرک حاکم۔ (۲) بخاری، ابوداؤد، ترمذی۔	۳۹۸
۱۲۷	اَلسَّاتِرُ عزوجل چھپانے والا	x	x	x		ابن ماجہ، احمد	
۱۲۸	اَلسِّتِّیْرُ عزوجل چھپانے والا، پردہ رکھنے والا	x	x	x			

Marfat.com

۱۲۹	اَلسُّبُّوْحُ عزوجل بہت پاک	x	x	x	۱	(۱) مسلم، ابوداؤد، نسائی، حاکم	۳۹۹
۱۳۰	اَلسَّرِیْعُ عزوجل جلدی کرنے والا	-	-	(۱) ال عمران ۱۹:۳ (۲) الانعام ۱۶۵:۶	۳	(۱) بخاری (۲) مسلم، مستدرک حاکم	۴۰۰
۱۳۱	سَرِیْعُ الْحِسَابِ عزوجل جلدی حساب لینے والا	۸	x			(۳) مسلم)	
۱۳۲	سَرِیْعُ الْعِقَابِ عزوجل سخت سزا دینے والا	۲	x				
۱۳۳	اَلسَّخَطُ عزوجل ناخوش ہونے والا	x	۱	(۱) المائدۃ ۸۰:۵	۲	(۱) بخاری، مسلم (۲) مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ	۴۰۳
۱۳۴	اَلسَّلَامُ عزوجل بے عیب، سلامتی والا	۱	x	(۲) الحشر ۲۳:۵۹	۲	(۱) بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ (۲) مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، احمد	۴۰۵

Marfat.com

۱۳۵	اَلسَّمِیْعُ عزوجل سب کچھ سننے والا	۴۵		(۱) اَلشّوریٰ ۴۲:۱۱	۳	(۱) بخاری، مسلم، احمد (۲) بخاری (۳) ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، احمد	۴۰۷
۱۳۶	اَلْمُسْتَمِعُ عزوجل سننے والا	۱	x	(۱) اَلشُّعَرَآء ۲۶:۱۵	x	x	
۱۳۷	اَلسَّیِّدُ عزوجل سردار	x	x	x	۲	(۱) ابو داؤد ، بخاری الادب المفرد، نسائی ، احمد ، ابن السنی ، بیہقی (۲) ابوداؤد، ابن مندہ	۴۱۱
	بطور اسم	۵۷	۵	۷	۱۶		
	بطور اسم فاعل						

اعداد و شمار

اسماء در قرآن ۸	اسماء در حدیث فقط ۵	تعداد آیات حوالہ ۷	تعداد احادیث حوالہ ۱۶

Marfat.com

ش

نمبر شمار	اسم اللہ عزوجل	بطور اسم در قرآن کریم	بطور اسم فاعل در قرآن کریم	آیات قرآن جن کا حوالہ دیا گیا (اسم سورہ: سورہ نمبر: آیت نمبر)	بطور اسم در حدیث شریف / تعداد احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	کتب احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	صفحہ نمبر
۱۳۸	اَلشَّاکِرُ عزوجل قدردان	x	۲	(۱) اَلنِّسَآء ۴:۱۴۷ (۲) اَلْفَاطِر ۳۵:۳۰	۲	(۱) مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ (۲) مسلم، احمد	۴۱۲
۱۳۹	اَلشَّکُوْرُ عزوجل قدردان	۴	x	(۳) ابراھیم ۱۴:۷			
۱۴۰	اَلشَّافِیُ عزوجل شفا دینے والا	x	۲	(۱) اَلتَّوْبَة ۹:۱۴ (۲) اَلشُّعَرَآء ۲۶:۸۰	۲	(۱) بخاری، احمد (۲) بخاری، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، احمد	۴۱۵
۱۴۱	اَلشَّهِیْدُ عزوجل گواہ، حاضر	۲۱	x	(۱) آلِ عِمْرَانْ ۳:۱۸ اور ۸۱ (۲) اَلْمَائِدَة ۵۔۱۱۷	۱	(۱) بخاری، مسلم، احمد	۴۱۶
۱۴۲	اَلشَّاهِدُ عزوجل گواہ، حاضر، شاہد	۲	۵				

Marfat.com

۱۴۳	اَلشَّدِیْدُ عزوجل سخت عذاب والا	۱	۶	(۱) اَلْبَقَرَۃُ ۲:۱۶۵ (۲) اَلْبَقَرَۃُ ۲:۲۱۱	x	x	۴۱۸
۱۴۴	شَدِیْدُ العِقَابِ عزوجل سخت عذاب والا	۱۴		(۳) اَلنِّسَآء ۴:۸۴	x	x	
۱۴۵	شَدِیْدُ الْمِحَالِ عزوجل زبردست قوت کا مالک	x	x	(۵) صٓ ۳۸:۲۰ (۶) اَلرَّعد ۱۳:۱۳			
۱۴۶	شَدِیْدُ الْبَطْشِ عزوجل سخت پکڑ والا	۱	x	(۱) اَلْبُرُوْج ۸۵:۱۲ (۲) ھود ۱۱:۱۰۲	۱	(۱) بخاری، مسلم، ابن ماجہ، ترمذی	۴۱۹
۱۴۷	اَلشَّفِیْعُ عزوجل شفاعت/سفارش کرنے والا	۳	x	(۱) اَلْاَنْعَام ۶:۵۱ (۲) اَلزُّمَرُ ۳۹:۴۵	۱	(۱) مسلم	۴۲۰
	بطور اسم	۴۷		۱۷	۷		
	بطور اسم فاعل		۱۵				

اعداد و شمار

اسماء در قرآن ۱۰	اسماء در حدیث فقط x	تعداد آیات حوالہ ۱۷	تعداد احادیث حوالہ ۷

Marfat.com

ص

نمبر شمار	اسم اللہ عزوجل	بطور اسم در قرآن کریم	بطور اسم فاعل در قرآن کریم	آیات قرآن جن کا حوالہ دیا گیا (اسم سورہ: سورہ نمبر: آیت نمبر)	بطور اسم در حدیث شریف/ تعداد احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	کتب احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	صفحہ نمبر
۱۴۸	اَلصَّادِقُ عزوجل سچا، صادق اَلصَّاحِبُ عزوجل (نمبر ۷۳ پر دیکھئے)	۱	۶	(۱) اَلنِّسَآء ۴:۱۲۲ (۲) اَلْاَنْعَام ۶:۱۴۶	۲	(۱) بخاری، مسلم، ابن مندہ (۲) بخاری، مسلم	۴۲۳
۱۴۹	اَلصَّانِعُ عزوجل بنانے والا/ کاریگر	x	۱	(۱) اَلنَّمْل ۲۷:۸۸	۲	(۱) دارمی، حاکم (۲) بخاری، بیہقی، حاکم	۴۲۵
۱۵۰	اَلصَّبُوْرُ عزوجل صبر کرنے والا	x	x	(۱) مَرْیَم ۱۹:۹۰ تا ۹۲	۱	(۱) بخاری، مسلم، احمد	۴۲۶

Marfat.com

۱۵۱	اَلصَّمَدُ عزوجل بے نیاز	۱	x	(۱) الاخلاص ۱۱۲:۱ اور ۲	۲	(۱) بخاری، احمد (۲) نسائی، حاکم	۴۲۷
	بطوراسم	۲		۸	۷		
	بطوراسم فاعل		۷				

اعداد و شمار

اسماءدرقرآن ۳	اسماءدرحدیث فقط ۱	تعدادآیات حوالہ ۸	تعدادا حادیث حوالہ ۷

Marfat.com

ض

نمبر شمار	اسم اللہ عزوجل	بطور اسم در قرآن کریم	بطور اسم فاعل در قرآن کریم	آیات قرآن جن کا حوالہ دیا گیا (اسم سورہ: سورہ نمبر: آیت نمبر)	بطور اسم در حدیث شریف / تعداد احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	کتب احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	صفحہ نمبر
۱۵۲	اَلضَّارُّ عزوجل نقصان پہنچانے والا	x	۲	(۱) یُوْنُس ۱۰:۱۰۷ (۲) اَلْفَتْح ۴۸:۱۱	۲	(۱) ترمذی، احمد (۲) ترمذی	۴۲۸
۱۵۳	اَلنَّافِعُ عزوجل فائدہ پہنچانے والا	x	۲				
	بطور اسم	x		۲	۲		
	بطور اسم فاعل		۴				

اعداد و شمار

اسماء در قرآن ۲	اسماء در حدیث فقط x	تعداد آیات حوالہ ۲	تعداد احادیث حوالہ ۲

Marfat.com

ط

نمبر شمار	اسم اللہ عزوجل	بطور اسم در قرآن کریم	بطور اسم فاعل در قرآن کریم	آیات قرآن جن کا حوالہ دیا گیا (اسم سورہ: سورہ نمبر: آیت نمبر)	بطور اسم در حدیث شریف / تعداد احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	کتب احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	صفحہ نمبر
۱۵۴	اَلطَّالِبُ عزوجل طلب کرنے والا	x	x	(۱) آلِ عِمْرَان ۳:۱۷۸ (۲) مریم ۱۹:۲۴ (۳) الطلاق ۶۵:۳	x	(۱) بخاری، مسلم	۴۳۱
۱۵۵	اَلطَّبِیْبُ عزوجل شفا دینے والا	x	x	x	۲	(۱) ابوداؤد، احمد، ابن حبان (۲) احمد	۴۳۲
۱۵۶	اَلطَّیِّبُ عزوجل پاک	x	x	(۱) آلِ عِمْرَان ۳:۵۵ (۲) آلِ عِمْرَان ۳:۴۲	۳	(۱) مسلم، ترمذی، دارمی، حاکم (۲) مسلم، نسائی، احمد (۳) ابن ماجہ	۴۳۳
۱۵۷	اَلاَطْهَرُ عزوجل بہت زیادہ پاک	۱	۴				

Marfat.com

	بطور اسم	۱		۵	۵	
	بطور اسم فاعل		۴			

اعداد و شمار

اسماء در قرآن ۱	اسماء در حدیث فقط ۳	تعداد آیات حوالہ ۵	تعداد حدیث حوالہ ۵

Marfat.com

ظ

نمبر شمار	اسم اللہ عزوجل	بطور اسم در قرآن کریم	بطور اسم فاعل در قرآن کریم	آیات قرآن جن کا حوالہ دیا گیا (اسم سورہ: سورہ نمبر: آیت نمبر)	بطور اسم در حدیث شریف / تعداد احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	کتب احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	صفحہ نمبر
	اَلظَّاهِرُ عزوجل (نمبر۳۵ پر) اَلْبَاطِنُ عزوجل کے ساتھ دیکھئے	-	-	-	-	-	

Marfat.com

ع

نمبر شمار	اسم اللہ عزوجل	بطور اسم در قرآن کریم	بطور اسم فاعل در قرآن کریم	آیات قرآن جن کا حوالہ دیا گیا (اسم سورہ: سورہ نمبر: آیت نمبر)	بطور اسم در حدیث شریف / تعداد احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	کتب احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	صفحہ نمبر
۱۵۸	اَلْعَادِلُ عزوجل انصاف کرنے والا	۱	x	(۱) اَلْاَنْعَام ۶:۱۱۵	۲	(۱) بخاری، مسلم (۲) ابن مندہ	۴۳۵
۱۵۹	اَلْعَدْلُ عزوجل سراپا انصاف			x			
۱۶۰	اَلْعَلِیْمُ عزوجل جاننے والا، ہمیشہ دانا	۱۵۳	x	(۱) اَلْاَعْرَاف ۷:۱۸۸ (۲) لُقْمَان ۳۱:۳۴		(۱) مسلم، نسائی (۲) کتاب التوحید، ابن مندہ	۴۳۸
۱۶۱	اَلْعَالِمُ عزوجل جاننے والا، داناترین	۲	۱۱۵	(۳) آلِ عِمْرَان ۳:۱۶۷ (۴) اَلنِّسَآء ۴:۱۷۶	۷	(۳) بخاری (۴) بخاری	

Marfat.com

۱۶۲	اَلْاَعْلَمُ عزوجل بہت جاننے والا، داناترین	۴۸	x	(۵) السبا ۳۴:۴۸ (۶) یٰسٓ ۳۶:۸۱ (۷) الزمر ۳۹:۴۶		(۵) ابوداؤد، ترمذی، مسلم (۶) ترمذی، ابوداؤد (۷) ترمذی، ابن حبان، مستدرک حاکم	
۱۶۳	اَلْعَلَّامُ عزوجل بے حد جاننے والا	۱۳	x				
۱۶۴	عَلَّامُ الْغُیُوْبِ عزوجل غیب کی باتوں کو جاننے والا	۳	x				
۱۶۵	عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ عزوجل پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا	۱۳	x				
۱۶۶	عَدُوُّ الْکَافِرِیْنَ عزوجل کافروں کا دشمن	۱	x	(۱) البقرۃ ۲:۹۸	۱	(۱) بیہقی	۴۴۶
۱۶۷	اَلْعَزِیْزُ عزوجل زبردست، قوی، عزت والا، غالب	۸۸	x	(۱) الشعراء ۲۶:۹ (۲) الحشر ۵۹:۲۴	۲	(۱) ابن مندہ، حاکم، احمد (۲) ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ	۴۴۷

Marfat.com

۱۶۸	اَلْعَظِیْمُ عزوجل بہت بڑا، عظمت والا	۶	x	(۱) اَلْبَقَرَۃُ ۲:۲۵۵ (۲) اَلْوَاقِعَۃُ ۵۶:۷۴	۳	(۱) بخاری، مسلم (۲) ترمذی، ابوداؤد (۳) ترمذی، مسلم، نسائی	۴۴۹
۱۶۹	اَلْعَفُوُّ عزوجل درگزر کرنے والا، بڑا معاف کرنے والا	۵	x	(۱) اَلْحَجُّ ۲۲:۶۰	۲	(۱) ترمذی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، حاکم، طبرانی (۲) ترمذی، ابن ماجہ، بخاری فی الادب المفرد، طبرانی	۴۵۱
۱۷۰	اَلْعَلِیُّ عزوجل بلند	۸	x	(۱) لُقْمَان ۳۱:۳۰	۲	(۱) بخاری، ابن ماجہ (۲) ترمذی، نسائی	۴۵۳
	بطور اسم	۳۴۱		۱۵	۱۹		
	بطور اسم فاعل		۱۱۵				

اعداد و شمار

اسماء در قرآن ۱۳	اسماء در حدیث فقط x	تعداد آیات حوالہ ۱۵	تعداد احادیث حوالہ ۱۹

Marfat.com

غ

نمبر شمار	اسم اللہ عزوجل	بطور اسم در قرآن کریم	بطور اسم فاعل در قرآن کریم	آیات قرآن جن کا حوالہ دیا گیا (اسم سورہ: سورہ نمبر: آیت نمبر)	بطور اسم در حدیث شریف / تعداد احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	کتب احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	صفحہ نمبر
۱۷۱ ۱۷۲	اَلْغَافِرُ عزوجل معاف کرنے والا غَافِرُ الذَّنْبِ عزوجل گناہ معاف کرنے والا	۱	x	(۱) اَلْمُؤْمِنُوْن (غافر) ۳:۴۰	۲	(۱) بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم (۲) حاکم، احمد	۴۵۵
۱۷۳	اَلْغَالِبُ عزوجل غالب	۱	۱	(۱) یُوسف ۲۱:۱۲ (۲) اَلْمُجَادَلَة ۲۱:۵۸	۱	(۱) طبرانی فی الاوسط، ابن سنی	۴۵۷
۱۷۴	اَلْغَالِبُ عَلٰی أَمْرِہٖ عزوجل اپنے ہر کام پر غالب	۱	x				

Marfat.com

۱۷۵	اَلْغَفَّارُ عزوجل بہت بخشنے والا	۵	x	(۱) طٰهٰ ۸۲:۲۰ (۲) نُوح ۱۰:۷۱	۱	(۱) نسائی، ابن مندہ، حاکم	۴۵۸
۱۷۶	اَلْغَفُوْرُ عزوجل معاف کرنے والا	۹۱	x	(۱) اَلْحِجر ۴۹:۱۵	۲	(۱) بخاری، ترمذی (۲) بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، احمد	۴۵۹
۱۷۷	اَلْمُعَافِیُ عزوجل معاف کرنے والا عافیت دینے والا	x	x	x	۱	(۱) ابن مندہ، حاکم	
۱۷۸	اَلْغَنِیُّ عزوجل غنی، بے پرواہ	۱۸	x	(۱) فَاطِر ۱۵:۳۵ (۲) مُحَمَّد ۳۸:۴۷ (۳) اَلنَّجم ۴۸:۵۳	۳	(۱) بخاری، نسائی، احمد (۲) بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابوداؤد	۴۶۲
۱۷۹	اَلْمُغْنِیُّ عزوجل غنی کرنے والا، بے پرواہ کرنے والا	x	۷			(۳) ترمذی، احمد	

Marfat.com

۱۸۰	اَلغِیَاثُ عزوجل فریادرسی کرنے والا	x	x	x	۲	(۱) بخاری، مسلم (۲) ابوداؤد	۴۶۶
۱۸۱	اَلْمُغِیْثُ عزوجل فریاد سننے والا	x	x	x			
۱۸۲	اَلْغَیُّورُ عزوجل غیرت والا	x	x	x	۱	(۱) بخاری، ترمذی	۴۶۷
	بطور اسم	۱۱۷		۹	۱۳		
	بطور اسم فاعل		۷				

اعداد و شمار

اسماء در قرآن ۸	اسماء در حدیث فقط ۴	تعداد آیات حوالہ ۹	تعداد احادیث حوالہ ۱۳

Marfat.com

ف

نمبر شمار	اسم اللہ عزوجل	بطور اسم در قرآن کریم	بطور اسم فاعل در قرآن کریم	آیات قرآن جن کا حوالہ دیا گیا (اسم سورہ: سورہ نمبر: آیت نمبر)	بطور اسم در حدیث شریف / تعداد احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	کتب احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	صفحہ نمبر
۱۸۳	اَلفَاتِحُ عزوجل فیصلہ کرنے والا کامیابی عطا کرنے والا	x	۹	(۱) السَبَاء ۲۶:۳۴ (۲) اَلْفَتْح ۱:۴۸	۲	(۱) مسلم (۲) ابن ماجہ	۴۶۸
۱۸۴	اَلْفَتَّاحُ عزوجل فیصلہ کرنے والا کامیابی عطا کرنے والا	۱	x				
۱۸۵	اَلْفَاتِنُ عزوجل آزمانے والا	x	۹	(۱) اَلْاَنعَام ۵۳:۶	۱	(۱) ترمذی، احمد، حاکم، ابن حبان۔	۴۷۰
۱۸۶	فَارِجُ الْهَمِّ عزوجل غموں کو دفع کرنے والا	x	x	x	۱	(۱) مستدرک حاکم، البزار۔	۴۷۱

Marfat.com

۱۸۷	اَلْفَاطِرُ عزوجل ایجاد۔ پیدا کرنے والا۔	x	۸	(۱) بَنِی اِسْرَائِیْل ۱۷:۵۱ (۲) فَاطِرْ ۳۵:۱	۲	(۱)مسلم، ابوداؤد، ترمذی (۲)ابوداؤد، ترمذی، احمد، دارمی	۴۷۲
۱۸۸	فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض عزوجل آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا	۶	x				
۱۸۹	اَلْفَاعِلُ عزوجل کام کرنے والا	۲	۱۰	(۱)آلِ عِمْرَان ۳:۴۰ (۲) اَلْاَنْبِیَاء ۲۱:۱۰۴	x	x	۴۷۴
۱۹۰	فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰی عزوجل دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والا	۱	x	(۱) اَلْاَنْعَام ۶:۹۵اور۹۶	۱	(۱) مؤطا، مالک	۴۷۵
۱۹۱	فَالِقُ الْاِصْبَاحِ عزوجل صبح کی روشنی نکالنے والا	۱	x				

Marfat.com

۱۹۲	اَلْفَرْدُ عزوجل اکیلا	x	x	x	۱	(۱) بیہقی، الاسماء والصفات	۴۷۶
۱۹۳	اَلْفَعَّالُ عزوجل بہت کام کرنے والا	۱	x	(۱) ھُوْد ۱۱:۱۰۷	۱	(۱) بیہقی	۴۷۸
۱۹۴	اَلْفَعَّالُ لِمَا یُرِیدُ عزوجل جو چاہے کرنے والا	۱	x	(۱) البروج ۱۶			
	بطور اسم	۱۳		۱۰	۹		
	بطور اسم فاعل		۳۶				

اعداد و شمار

اسماء در قرآن ۱۰	اسماء در حدیث فقط ۲	تعداد آیات حوالہ ۱۰	تعداد احادیث حوالہ ۹

Marfat.com

ق

نمبر شمار	اسم اللہ عزوجل	بطور اسم در قرآن کریم	بطور اسم فاعل در قرآن کریم	آیات قرآن جن کا حوالہ دیا گیا (اسم سورہ: سورہ نمبر: آیت نمبر)	بطور اسم در حدیث شریف / تعداد احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	کتب احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	صفحہ نمبر
۱۹۵	اَلْقَابِلُ عزوجل قبول کرنے والا	x	۲	(۱) اَلتَّوْبَة ۹:۱۰۴ (۲) اَلْمُؤْمِن ۴۰:۳	x	x	۴۸۰
۱۹۶	قَابِلُ التَّوْبِ عزوجل توبہ قبول کرنے والا	۱	x				
	اَلْقَابِضُ عزوجل (نمبر۳۳ پر دیکھئے)						

Marfat.com

۱۹۷	اَلْقَادِرُ عزوجل قدرت رکھنے والا	۳	۸	(۱) آلِ عمران ۲۶:۳ (۲) اَلْاَحْقَاف ۳۳:۴۶	۵	(۱) بخاری، مسلم (۲) مسلم (۳) مسلم	۴۸۱
۱۹۸	اَلْقَدِيْرُ عزوجل بہت قدرت والا	۴۵	x	(۳) اَلْقَمَر ۵۴:۵۴_۵۵ (۴) اَلْمُرسَلات ۲۳:۷۷		(۴) بیہقی (۵) دیلمی	
۱۹۹	اَلْمُقْتَدِرُ عزوجل طاقتور، قبضہ میں لینے والا	۲	۲				
۲۰۰	نِعْمَ الْقَادِرُ عزوجل اچھا قدرت والا	x	۱				
۲۰۱	اَلْقَاضِیُ عزوجل فیصلہ کرنے والا، حکم کرنے والا	x	۲۰	(۱) اَلْمُؤْمِن (غافر) ۲۰:۴۰	۱	(۱) ترمذی	۴۸۵
۲۰۲	اَلْقَاهِرُ عزوجل دباؤ والا، زبردست غصہ والا	۲	x	(۱) الانعام ۱۸:۶ (۲) الزمر ۴:۳۹	۱	(۱) نسائی (عمل الیوم واللیلة)	۴۸۶
۲۰۳	اَلْقَهَّارُ عزوجل زبردست غلبہ اور دباؤ والا	۶	x				

Marfat.com

۲۰۴	اَلْقُدُّوْسُ عزوجل بہت پاک	۲	x	(۱) اَلْحَشْر ۲۳:۵۹ (۲) اَلْجُمُعَة ۱:۶۲	۲	(۱) مسلم، ابوداؤد، نسائی، احمد (۲) ابوداؤد، نسائی	۴۸۸
۲۰۵	اَلْقَدِیْمُ عزوجل ہمیشہ سے موجود	x	x	x	۱	(۱) ابن ماجہ، حاکم، ابونعیم	۴۸۹
۲۰۶	اَلْقَرِیْبُ عزوجل نزدیک	۲	۱	(۱) اَلْبَقَرَة ۱۸۶:۲	۲	(۱) بخاری، مسلم (۲) بخاری	۴۹۰
۲۰۷	اَلْقَوِیُّ عزوجل طاقتور	۹	x	(۱) اَلشُّوْریٰ ۱۹:۴۲ (۲) اَلذّٰرِیَات ۵۸:۵۱	۱	(۱) ابوداؤد، ترمذی	۴۹۳
۲۰۸	اَلْمَتِیْنُ عزوجل نہایت طاقتور، مضبوط	۱	x				
۲۰۹	اَلْقَائِمُ عزوجل قائم، انتظام کرنے والا	۱	x	(۱) آلِ عِمْرَان ۱۸:۳ (۲) اَلرَّعْد ۳۳:۱۳	x	(۱) ابن مندہ، ابوعوانہ	۴۹۴
۲۱۰	اَلْقَیَّامُ عزوجل بہت قائم رکھنے والا						

Marfat.com

۲۱۱	اَلْقَیِّمُ عزوجل قائم رکھنے والا، انتظام رکھنے والا						
۲۱۲	اَلْقَائِم عَلٰی کُلِّ نفسٍ بِمَا کَسِبَتْ عزوجل ہرایک متنفس کی کمائی پرنگران		۱				
۲۱۳	اَلْقَیُّوْمُ عزوجل کائنات کا سنبھالنے والا	x	۳	(۱) اَلْبَقَرَة ۲:۲۵۵ (۲) آلِ عِمْرَان ۳:۱ اور ۲ (۳) طٰہٰ ۲۰:۱۱۱	۳	(۱) ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ۔ (۲) ابوداؤد، ترمذی، ابن حبان، ابن ابی شیبہ۔ (۳) ابن ماجہ، مستدرک حاکم۔	۴۹۶
	بطور اسم		۷۷	۲۱	۱۶		
	بطور اسم فاعل		۳۵				

اعداد و شمار

اسماء در قرآن ۱۸	اسماء در حدیث فقط ۱	تعداد آیات حوالہ ۲۱	تعداد احادیث حوالہ ۱۷

Marfat.com

ک

نمبر شمار	اسم اللہ عزوجل	بطور اسم در قرآن کریم	بطور اسم فاعل در قرآن کریم	آیات قرآن جن کا حوالہ دیا گیا (اسم سورہ: سورہ نمبر: آیت نمبر)	بطور اسم در حدیث شریف / تعداد احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	کتب احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	صفحہ نمبر
۲۱۴	اَلْکَاتِبُ عزوجل لکھنے والا، مقرر کرنے والا	۱	۲۰	(۱) اَلْاَنْعَام ۶:۱۲ (۲) اَلْاَنْبِیَاء ۲۱:۹۴	۴	(۱) بخاری، مسلم، احمد۔ (۲) مسلم، ترمذی، احمد۔ (۳) مسلم (۴) ترمذی، نسائی	۴۹۹
۲۱۵	اَلْکَاشِفُ عزوجل دفع کرنے والا، دور کرنے والا	۴	۷	(۱) یُوْنُس ۱۰:۱۰۷ (۲) اَلْاَنْبِیَاء ۲۱:۸۴	۱	(۱) بخاری، مسلم، احمد، نسائی۔	۵۰۲
۲۱۶	کَاشِفُ الْکَرْبِ عزوجل غموں کو دفع کرنے والا	x	۱	(۳) اَلنَّمْل ۲۷:۶۲			
۲۱۷	کَاشِفُ الضُّرِّ عزوجل تکلیفوں کو دور کرنے والا	x	۲				

Marfat.com

۲۱۸	اَلْکَافِیُ عزوجل حفاظت کیلئے کافی ہونے والا	۱	۲۷	(۱) اَلنِّسَآءُ ۱۳۲:۴ (۲) الزمر ۳۶:۳۹	۲	(۱) مسلم، ابوداؤد، ترمذی۔ (۲) ابوداؤد، ترمذی۔	۵۰۳
۲۱۹	اَلْکَائِنُ عزوجل وجود میں لانے والا/موجود	x	۸	(۱) مَرْیَم ۳۵:۱۹	۱	(۱) احمد، بیہقی۔	۵۰۵
۲۲۰	اَلْکَبِیْرُ عزوجل بڑا، برتر	۶	x	(۱) اَلْحَج ۶۲:۲۲	۳	(۱) مسلم، ابن حبان (۲) ابوداؤد، نسائی، مجموعہ الزوائد (۳) دیلمی۔	۵۰۶
۲۲۱	اَلْکَرِیْمُ عزوجل سخی، کرم کرنے والا	۲	x	(۱) اَلْاِنْفِطَارُ ۶:۸۲	۱	(۱) نسائی، ابن حبان، ابن ابی شیبہ۔	۵۰۹
۲۲۲	اَلْکَفِیْلُ عزوجل کفالت کرنے والا، گواہ، ذمہ دار	۱	x	(۱) اَلنّحل ۹۱:۱۶	۲	(۱) بخاری، مسلم۔ (۲) نسائی، دارمی، موطا مالک۔	۵۱۰
	بطور اسم	۱۵		۱۱	۱۴		
	بطور اسم فاعل		۶۵				

اعداد و شمار

اسماء در قرآن ۹	اسماء در حدیث فقط x	تعداد آیات حوالہ ۱۱	تعداد احادیث حوالہ ۱۴

Marfat.com

ل

نمبر شمار	اسم اللہ عزوجل	بطور اسم در قرآن کریم	بطور اسم فاعل در قرآن کریم	آیات قرآن جن کا حوالہ دیا گیا (اسم سورہ: سورہ نمبر: آیت نمبر)	بطور اسم در حدیث شریف / تعداد احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	کتب احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	صفحہ نمبر
۲۲۳	لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ عزوجل اس کے سوا کوئی معبود نہیں	۳۵	x	(۱) طٰهٰ ۲۰:۸ (۲) طٰهٰ ۲۰:۹۸ (۳) مُزَّمِّلْ ۷۳:۹	۲	(۱) ابوداؤد (۲) ابن السنی	۵۱۲
۲۲۴	اَللَّطِیْفُ عزوجل باریک بین	۷	x	(۱) اَلْاَنْعَام ۶:۱۰۳ (۲) یُوسُف ۱۲:۱۰۰	۱	(۱) مسلم	۵۱۴
	بطور اسم	۴۲		۵	۳		
	بطور اسم فاعل		x				

اعداد و شمار

اسماء در قرآن ۲	اسماء در حدیث فقط x	تعداد آیات حوالہ ۵	تعداد احادیث حوالہ ۳

Marfat.com

نمبر شمار	اسم اللہ عزوجل	بطور اسم در قرآن کریم	بطور اسم فاعل در قرآن کریم	آیات قرآن جن کا حوالہ دیا گیا (اسم سورہ: سورہ نمبر: آیت نمبر)	بطور اسم در حدیث شریف / تعداد احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	کتب احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	صفحہ نمبر
۲۲۵	اَلْمَاجِدُ عزوجل عزت والا	x	x	x	۴	(۱) بخاری، مسلم، نسائی (۲) ابو داؤد، احمد، مؤطا امام مالک، ترمذی، ابن ماجہ	۵۱۶
۲۲۶	اَلْمَجِیْدُ عزوجل خوبیوں والا، قابلِ ستائش	۲	x	(۱) هُود ۱۱:۷۳			
۲۲۷	اَلْمَالِکُ عزوجل مالک	۱	۱	(۱) فَاتِحَة ۱:۳ (۲) آلِ عِمْرَان ۳:۲۶	۵	(۱) بخاری، مسلم، ترمذی۔ (۲) مسلم، بخاری، ابن ماجہ (۳) ابوداؤد۔ (۴) ابوداؤد (۵) طبرانی	۵۱۸
۲۲۸	اَلْمَلِکُ عزوجل بادشاہ، سب کا	۵	x	(۳) اَلْمُؤْمِنُوْن ۲۳:۱۱۶ (۴) طٰهٰ ۲۰:۱۱۴			
۲۲۹	اَلْمَلِیْکُ عزوجل بادشاہ، سب کا	۱	x	(۵) القمر ۵۴:۵۵			

Marfat.com

۲۳۰	مَالِکُ الْمُلْکِ عزوجل ملک کا مالک، بادشاہ	۱	x	(۱) آلِ عِمْرَان ۲۶:۳			
۲۳۱	مَالِکُ یَوْمِ الدِّیْنِ عزوجل روز جزاء کا مالک	۱	x	(۱) اَلْفَاتِحَة ۴:۱			
۲۳۲	اَلْمُعْطِیْ عزوجل عطا کرنے والا	x	۳	(۱) طٰہٰ ۵۰:۲۰ (۲) اَلضُّحیٰ ۵:۹۳	۲	(۱) بخاری، مسلم (۲) بخاری	۵۲۳
۲۳۳	اَلْمَانِعُ عزوجل روکنے والا	x	x	(۳) اَلْکَوْثَر ۱۰۸ : ۱			
۲۳۴	اَلْمُبَارِکُ عزوجل برکت دینے والا	x	۷	(۱) اَلْمُؤْمِن ۶۴:۴۰	۲	(۱) بخاری، مسلم، ترمذی، احمد (۲) مسلم، احمد	۵۲۵
	اَلْمُبْدِئُ عزوجل (نمبر۲۴ پر دیکھئے)	-	-	-	-	-	

Marfat.com

۲۳۵	اَلْمُبْرِمُ عزوجل تدبیر کرنے والا، انتظام کرنے والا	۱	x	(۱) اَلزُّخرُف ۷۹:۴۳	۱	(۱) بخاری	۵۲۷
۲۳۶	اَلْمُبْغِضُ عزوجل مخالفت رکھنے والا	x	x	x	x	x	
۲۳۷	اَلْمُبْقِیُ عزوجل باقی رہنے والا	x	۱	(۱) النحل ۹۶:۱۶	۱	x	۵۲۸
۲۳۸	اَلْمُفَضِّلُ عزوجل فضیلت دینے والا برتری دینے والا	x	۱۶	(۱) اَلْبَقَرَة ۲۵۳:۲ (۲) یونس ۶۰:۱۰	۱	(۱) بخاری، مسلم، ترمذی، حاکم	۵۲۸
۲۳۹	اَلْمُتَفَضِّلُ عزوجل فضل کرنے والا فضیلت بخشنے والا						
۲۴۰	اَلْمُتَکَبِّرُ عزوجل عزت والا، عظمت والا	۱	۱	(۱) اَلحَشر ۲۳:۵۹	۱	(۱) بخاری، مسلم، نسائی	۵۳۰

Marfat.com

۲۴۱	اَلْمُتَعَالُ عزوجل اَلْمُتَعَالِیْ عزوجل بلندوبرتر	۱	۱۴	(۱) اَلرَّعد ۱۳:۹ (۲) یُونُس ۱۰:۱۸	۱	(۱) بخاری، مسلم	۵۳۱
۲۴۲	اَلْمُتَوَفِّیْ عزوجل مارنے والا، لینے والا	۱	۸	(۱) آلِ عِمرَان ۳:۵۵ (۲) اَلزُّمَر ۳۹:۴۲			۵۳۴
	اَلْمَتِیْنُ عزوجل (نمبر ۲۰۷ پر دیکھئے)	-	-	-	-	-	
۱۰۹ ۲۴۳	اَلْمُجِیْبُ عزوجل دعا قبول کرنے والا	۲	۲	(۱) هُوْد ۱۱:۶۱ (۲) النَّمل ۲۷:۶۲ (۳) اَلْمُؤْمِنْ (غافر) ۴۰:۶۰	۱	(۱) بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی	۵۳۵
۲۴۴	اَلْمُسْتَجِیْبُ عزوجل عرض، دعا قبول کرنے والا	x	۹				
۲۴۵	اَلْمُحِبُّ عزوجل محبت کرنے والا، دوست رکھنے والا	x	۱۹	(۱) اَلْبَقَرَة ۲:۲۲۲ (۲) اَلْمَائِدَة ۵:۵۴	۳	(۱) بخاری (۲) ترمذی، حاکم (۳) بخاری	۵۳۶

Marfat.com

۲۴۶	اَلْمَنَّانُ عزوجل احسان کرنے والا	x	۱۱	(۱) آلِ عِمْرَان ۳:۱۶۴ (۲) اَلْحُجُرَات ۴۹:۱۷	۲	(۱) ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، احمد (۲) عبدالرزاق، طبرانی فی الکبیر	۵۳۸
۲۴۷	اَلْمُحْسِنُ عزوجل بھلائی اور احسان کرنے والا	x	x				
۲۴۸	اَلْمِحْسَانُ عزوجل احسان کرنے والا	x	x				
۲۴۹	اَلْمُحْصِیُ عزوجل شمار کرنے والا	x	۶	(۱) اَلْمُجَادَلَة ۵۸:۶	x	x	۵۴۰
۲۵۰	اَلْمُحِیْطُ عزوجل احاطہ کرنے والا	۸	۵	(۱) حٰمٓ السجدہ ۴۱:۵۴ (۲) اَلنِّسَآءُ ۴:۱۲۶ (۳) بَنِی اِسْرَائِیْل ۱۷:۶۰	x	x	۵۴۱
۲۵۱	اَلْمُحْیِیُ عزوجل زندہ کرنے والا	۲	۴۶	(۱) یُوْنُس ۱۰:۵۶ (۲) اَلرُّوْم ۳۰:۵۰	۴	(۱) بخاری، ابوداؤد، ترمذی (۲) مسلم (۳) ترمذی، نسائی، احمد	۵۴۲
۲۵۲	اَلْمُمِیْتُ عزوجل مارنے والا	x	۴۰	(۳) اَلدُّخَان ۴۴:۸		(۴) مسلم (۵) دیلمی راوی ابوہریرہؓ	

Marfat.com

۲۵۳	اَلْمُفْنِیُ عزوجل فنا کرنے والا	x	x	x	۱	(۱) مسلم، احمد، ابن ماجہ، دارمی	۵۴۶
۲۵۴	اَلْمُخْرِجُ عزوجل نکالنے والا	۴	۴۱	(۱) اَلْبَقَرَة ۲:۲۲ (۲) اَلْاَنْعَام ۶:۹۵	۵	(۱) بیہقی، مسند احمد (۲) بخاری (۳) مسلم (۴) بخاری، مسلم (۵) احمد	۵۴۷
۲۵۵	مُخرِجُ الْحَیِّ مِنَ الْمَیِّتِ عزوجل مردہ سے زندہ کو نکالنے والا	۲	x	(۳) اَلرُّوْم ۳۰:۱۹			
۲۵۶	مُخْرِجُ الْمَیِّتِ مِنَ الْحَیِّ عزوجل مردہ کو زندہ سے نکالنے والا	۲	x				
۲۵۷	مُخْزِی الْکَافِرِیْنَ عزوجل کافروں کو ذلیل وخوار کرنے والا	۱	۴	(۱) اَلتَّوْبَة ۹:۲ (۲) اَلنَّحل ۱۶:۲۷	x	x	۵۵۰
۲۵۸	اَلْمُدَبِّرُ عزوجل تدبیر کرنے والا	x	۴	(۱) اَلسَّجْدَه ۳۲:۵	۱	(۱) ابو داؤد، ترمذی، حاکم، ابن ماجہ	۵۵۱

Marfat.com

۲۵۹	اَلْمُرْسِلُ عزوجل (رسولوں کو) بھیجنے والا اَلْمُرْشِدُ عزوجل نمبر۱۰۶ پر دیکھئے	۳	۹۳	(۱) اَلدُّخَان ۴۴:۴ اور ۵ (۲) اَلْفَتْح ۴۸:۲۸	x	x	۵۵۳
۲۶۰	اَلْمُرِیْدُ عزوجل ارادہ کرنے والا	x	۳۷	(۱) اَلنَّحل ۱۶:۴۰	x	x	۵۵۴
۲۶۱	اَلْمُعِزُّ عزوجل عزت دینے والا	x	۱	(۱) آلِ عِمْرَان ۳:۲۶	۱	(۱) حاکم	۵۵۵
۲۶۲	اَلْمُذِلُّ عزوجل ذلت دینے والا	x	۱				
۲۶۳	اَلْمُسْتَعَانُ عزوجل مددگار، مدد کرنے والا	۲	x	(۱) یُوْسُف ۱۲:۱۸ (۲) اَلْاَنْبِیَاء ۲۱:۱۱۲	۲	(۱) بخاری (۲) ترمذی	۵۵۶
	اَلْمُسْتَمِعُ عزوجل نمبر۱۳۶ پر دیکھئے	-	-	-	-	-	

Marfat.com

۲۶۴	اَلْمُسَعِّرُ عزوجل نرخ مقرر کرنے والا	x	x	x	۱	(۱)ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، احمد	۵۵۹
۲۶۵	اَلْمُصَلِّیْ عزوجل رحمت بھیجنے والا (اپنے بندوں پر)	x	۲	(۱) اَلْاَحْزَاب ۵۶:۳۳	۱	(۱)مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، احمد، دارمی	۵۶۰
	اَلْمُضِلُّ عزوجل (نمبر۳۰۳ پر دیکھئے)	-	-	-	-	-	
	اَلْمُصَوِّرُ عزوجل (نمبر۳۱ پر دیکھئے)						
۲۶۶	اَلْمُطْعِمُ عزوجل کھلانے والا	x	۳	(۱) اَلْاَنْعَام ۱۴:۶	۳	(۱) بخاری، مسلم، دارمی (۲) ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، مستدرک حاکم (۳) مسلم، ابوداؤد، احمد، بیہقی	۵۶۲
	اَلْمُعَافِیْ عزوجل (نمبر۱۷۶ پر دیکھئے)	-	-	-	-	-	

Marfat.com

۲۶۷	اَلْمَعْبُوْدُ عزوجل عبادت کے لائق (واحدذات)	۱	x	(۱) اَلذّٰرِیَات ۵۱:۵۶	x	x	۵۶۳
۲۶۸	اَلْمُهْلِکُ عزوجل ہلاک کرنے والا	۳	۳۴	(۱) اَلْاَعْرَاف ۷:۱۶۴ (۲) اَلْحجر ۱۵:۴	۲	(۱) مسلم (۲) مسلم	۵۶۳
۲۶۹	اَلْمُعَذِّبُ عزوجل عذاب دینے والا	۳	۳۲	(۳) اَلْقَصَصْ ۲۸:۵۹ (۴) اَلْفَتْح ۴۸:۱۷			
۲۷۰	اَلْمُعِیْنُ عزوجل مددگار (شکراور عبادت کرنے میں)	x	x	x	۲	(۱) ابوداؤد، نسائی، حاکم (۲) ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم	۵۶۶
	اَلْمُعِیْدُ عزوجل (نمبر۲۵ پر دیکھئے)	-	-	-	-	-	
۲۷۱	اَلْمُفْرِجُ عزوجل کشادگی، آسانی، سہولت پیدا کرنے والا	x	x	x	۲	(۱) بخاری (۲) مسلم	۵۶۸
	اَلْمُغْنِیُ عزوجل فنا کرنے والا (نمبر۲۵۳ پر دیکھئے)	-	-	-	-	-	

Marfat.com

	اَلْمُغِيْثُ عزوجل (نمبر۱۸۱ پر دیکھئے)	-	-	-	-	-	
۲۷۲	اَلْمُقَدِّرُ عزوجل اندازہ ٹھہرانے والا اندازہ مقرر کرنے والا	x	۱۱	(۱) یُوْنُس ۱۰:۵۰ (۲) اَلْمُرْسَلٰت ۷۷:۲۳	x	x	۵۶۹
۲۷۳	اَلْمُقَدِّمُ عزوجل سب سے آگے آگے کرنے والا	x	۱	(۱) اِبْرَاهِيْم ۱۴:۴۴ (۲) قٓ ۵۰:۲۸ (۳) اَلْمُنَافِقُوْن ۶۳:۱۱	۲	(۱) مسلم، بخاری (۲) ابوداؤد	۵۷۰
۲۷۴	اَلْمُؤَخِّرُ عزوجل پیچھے رہنے والا مؤخر کرنے والا	x	۲				
۲۷۵	اَلْمُقْسِطُ عزوجل عادل ومنصف	۴	x	(۱) اَلْاَنْبِيَاء ۲۱:۴۷	۱	(۱) مسلم	۵۷۲

Marfat.com

۲۷۶	مُقَلِّبُ الْقُلُوْبِ عزوجل دلوں کو تبدیل کرنے والا	x	۳	(۱) اَلْاَنْعَام ۶:۱۱۰	۴	(۱) بخاری، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ	۵۷۳
۲۷۷	مُثَبِّتُ الْقُلُوْبِ عزوجل دلوں کو ثابت قدم رکھنے والا	x	x	x		(۲) ابن ماجہ، احمد (۳) مسلم (۴) ابن ماجہ، احمد، ابن ابی عاصم، بغوی	
۲۷۸	مُصَرِّفُ الْقُلُوْبِ عزوجل دلوں کو پھرانے والا	x	x	x			
۲۷۹	اَلْمُقِيْتُ عزوجل مخلوق کو روزی، قوت دینے والا، نگہبان	۱	x	(۱) اَلنِّسَآء ۴:۸۵	۱	(۱) مسلم، ابوداؤد، احمد، بیہقی	۵۷۵
	اَلْمُنْتَقِمُ عزوجل (نمبر ۹۱ پر دیکھئے)	-	-	-	-	-	
۲۸۰	اَلْمُنْذِرُ عزوجل ڈرانے والا	۱	۲	(۱) اَلدُّخَان ۴۴:۳ (۲) النباء ۷۸:۴۰	۱	(۱) بخاری، مسلم	۵۷۷

Marfat.com

۲۸۱	اَلْمُنَزِّلُ عزوجل اتارنے والا	x	۱۱۲	(۱) اَلْمَائِدَة ۱۱۵:۵ (۲) اَلْكَهْف ۱:۱۸	۱	(۱) مسلم	۵۷۸
۲۸۲	مُنَزِّلُ الْكِتَابِ عزوجل کتاب (قرآن) اتارنے والا	۲	x	(۳) اَلْمُؤْمِنُوْن ۲۹:۲۳ (۴) اَلْوَاقِعَة ۶۹:۵۶	-	-	
۲۸۳	اَلْمُنْشِئُ عزوجل پیدا کرنے والا	۱	۱۹	(۱) اَلْعَنْكَبُوت ۲۰:۲۹ (۲) اَلْوَاقِعَة ۷۲:۵۶	-	-	۵۸۰
۲۸۴	اَلْمُنْعِمُ عزوجل نعمتیں عطا کرنے والا	x	۱۶	(۱) النَّمل ۱۹:۲۷	۱	(۱) مسلم، نسائی، حاکم، ابن مندہ	۵۸۰
۲۸۵	اَلْمُنِيْرُ عزوجل روشن کرنے والا	x	۱	(۱) اَلْاَنْعَام ۱:۶	x	x	۵۸۲
۲۸۶	اَلْمُوسِعُ عزوجل وسیع القدرت، کشادگی کرنے والا	x	۱	(۱) اَلذّٰرِيَات ۴۷:۵۱	۱	(۱) ابن مندہ	۵۸۲
۲۸۷	اَلْمُوْئِلُ عزوجل پناہ دینے والا	x	۱	(۱) اَلْكَهْف ۵۸:۱۸	x	x	۵۸۳

Marfat.com

۲۸۸	اَلْمَوْلیٰ عزوجل کارساز، رفیق	۱۰	x	(۱) اَلْحَجّ ۲۲:۷۸	۱	(۱)مسلم	۵۸۴
۲۸۹	نِعْمَ الْمَوْلیٰ عزوجل بہترین مددگار، رفیق	۲	x				
۲۹۰	اَلْمُؤمِنُ عزوجل امن دینے والا	۱	x	(۱) اَلْحَشْر ۵۹:۲۳	۲	(۱)مسلم (۲) بیہقی، کتاب الاسماء والصفات	۵۸۵
۲۹۱	اَلْمُهَيْمِنُ عزوجل نگہبان، محافظ، پناہ میں لینے والا	۱	x	(۱) اَلْحَشْر ۵۹:۲۳	۱	(۱) بیہقی	۵۸۷
	بطور اسم	۶۹		۷۵	۶۳		
	بطور اسم فاعل		۵۹۱	سورہ حشر کی آیت ۲۳ صرف ایک مرتبہ شمار کی ہے ۳ مرتبہ نہیں			

اعداد و شمار

اسماء در قرآن	۵۶	اسماء در حدیث فقط	۱۱		تعداد آیات حوالہ	۷۵	تعداد احادیث حوالہ ۶۳

Marfat.com

ن

نمبر شمار	اسم اللہ عزوجل	بطور اسم در قرآن کریم	بطور اسم فاعل در قرآن کریم	آیات قرآن جن کا حوالہ دیا گیا (اسم سورہ: سورہ نمبر: آیت نمبر)	بطور اسم در حدیث شریف / تعداد احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	کتب احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	صفحہ نمبر
۲۹۲	اَلنَّاصِرُ عزوجل مدد کرنے والا	x	۱۴	(۱) اَلْبَقَرَة ۲:۱۰۷ (۲) اَلْاَنْفَال ۸:۴۰	۲	(۱) نسائی، ابن مندہ (۲) نسائی، ابوداؤد، احمد	۵۸۹
۲۹۳	اَلنَّصِيْرُ عزوجل مددگار	۱۰	x	(۳) اَلتَّوْبَة ۹:۲۵			
۲۹۴	نِعْمَ النَّصِيْرُ عزوجل بہت اچھا مددگار	۲	x				
	اَلنَّذِيْرُ عزوجل ڈرانے والا (دیکھئے باب ۱۱)						

Marfat.com

۲۹۵	نِعْمَ الْمَاهِدُ عزوجل اچھا بچھانے والا اچھی طرح تیار کرنے والا نِعْمَ الْوَكِيْل عزوجل (نمبر۳۱۸ پر دیکھئے) اَلنَّافِعُ عزوجل (نمبر۱۵۲ پر دیکھئے)	x	۱	(۱) اَلذّٰرِيَات ۵۱:۴۸	x	x	۵۹۱
۱۲۰ ۲۹۶	اَلنُّوْرُ عزوجل نور، روشن	۱	x	(۱) اَلنُّوْر ۲۴:۲۵ (۲) اَلنُّوْر ۲۴:۳۵ (۳) اَلصَّف ۶۱:۸	۳	(۱) مسلم، ترمذی (۲) مسلم، احمد (۳) ابوعوانہ	۵۹۲
۲۹۷	نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عزوجل آسمانوں اور زمین کا نور	۱	x				
۲۹۸	اَلْمُبِيْنُ عزوجل بالکل ظاہر	x	x				

Marfat.com

۲۹۹	مُتِمُّ نُوْرِہٖ عزوجل اپنے نور کو مکمل کرنے والا	۱	۹			
	بطور اسم	۱۵		۷	۵	
	بطور اسم فاعل		۲۴			

اعداد و شمار

اسماء در قرآن ۸	اسماء در حدیث فقط x	تعداد آیات حوالہ ۷	تعداد احادیث حوالہ ۵

Marfat.com

نمبر شمار	اسم اللہ عزوجل	بطور اسم در قرآن کریم	بطور اسم فاعل در قرآن کریم	آیات قرآن جن کا حوالہ دیا گیا (اسم سورہ: سورہ نمبر: آیت نمبر)	بطور اسم در حدیث شریف / تعداد احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	کتب احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	صفحہ نمبر
۳۰۰	اَلْهَادِ عزوجل ہدایت کا راستہ دکھانے والا	۵	x	(۱) اَلرَّعْد ۱۳:۲۷ (۲) اَلْفُرْقَان ۲۵:۳۱ (۳) اَلْمُؤْمِن ۴۰:۳۳	۳	(۱) مسلم، نسائی، ابن ماجہ، احمد (۲) مسلم (۳) مسلم	۵۹۴
۳۰۱	اَلْهَادِی عزوجل ہدایت عطا فرمانے والا	۲	۷۶				
۳۰۲	اَلْمُضِلُّ عزوجل گمراہ کرنے والا	x	۳۱				

Marfat.com

۳۰۳	اَلْھَویٰ عزوجل ارادہ کرنے والا	x	x	x	(۱) ترمذی، نسائی،	۵۹۷
	بطور اسم	۷		۳	۴	
	بطور اسم فاعل		۱۰۷			

اعداد و شمار

اسماء در قرآن ۳	اسماء در حدیث فقط ۱	تعداد آیات حوالہ ۳	تعداد احادیث حوالہ ۴

Marfat.com

و

نمبر شمار	اسم اللہ عزوجل	بطور اسم در قرآن کریم	بطور اسم فاعل در قرآن کریم	آیات قرآن جن کا حوالہ دیا گیا (اسم سورہ: سورہ نمبر: آیت نمبر)	بطور اسم در حدیث شریف / تعداد احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	کتب احادیث جن کا حوالہ دیا گیا	صفحہ نمبر
۳۰۴	اَلْوَاجِدُ عزوجل پانے والا، پالینے والا	X	۵	(۱) اَلضُّحیٰ ۷:۹۳ (۲) اَلضُّحیٰ ۸:۹۳	۲	(۱) ترمذی، ابن ماجہ، احمد، بیہقی (۲) ابوداؤد، احمد، مؤطا مالک، ترمذی، ابن ماجہ	۵۹۸
۳۰۵	اَلْوَاحِدُ عزوجل واحد، یکتا، اکیلا	۲۲	X	(۱) الرعد ۱۶:۱۳	۳	(۱) نسائی، بیہقی، ترمذی (۲) ترمذی (۳) نسائی، ابوداؤد، ترمذی، ابن حبان، حاکم	۵۹۹
۳۰۶	اَلْوَارِثُ عزوجل وارث، پیچھے رہنے والا	۲	۲	(۱) اَلْحِجْر ۲۳:۱۵ (۲) مَرْیَمْ ۴۰:۱۹	X	X	۶۰۱

Marfat.com

۳۰۷	اَلْوَاسِعُ عزوجل کشادگی والا	۸	۴	(۱) اَلْبَقَرَة ۲:۱۱۵ (۲) اَلنَّجْم ۵۳:۳۲	۱	(۱) احمد	۶۰۲
۳۰۸	اَلْوَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ عزوجل کشادہ مغفرت والا	۱	x				
۳۰۹	اَلْوَاقِیُ عزوجل بچانے والا	۱	x	(۱) اَلْمُؤْمِن ۴۰:۹	۱	(۱) بخاری، مسلم، ابوداؤد	۶۰۳
۳۱۰	اَلْوَالُ عزوجل کارساز، مددگار	۱	x	(۱) اَلرَّعْد ۱۳:۱۱ (۲) یُوْسُف ۱۲:۱۰۱ (۳) آلِ عِمْرَان ۳:۶۸	۳	(۱) مسلم (۲) مسلم	۶۰۴
۳۱۱	اَلْوَالِیُ عزوجل تمام امور کا متولی تدبیر کرنے والا	x	x				
۳۱۲	اَلْوَلِیُّ عزوجل دوست، مددگار، کارساز	۲۴	۲				
۳۱۳	وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْن عزوجل مؤمنین کا مددگار، کارساز	۱	x				

Marfat.com

۳۱۴	اَلْوِتَرُ عزوجل یکتا، اکیلا	x	x	x	۲	(۱) بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، دارمی (۲) ابوداؤد، ترمذی	۶۰۷
۳۱۵	اَلْوَدُوْدُ عزوجل بہت محبت کرنے والا	۲	x	(۱) هُوْد ۱۱:۹۰	۲	(۱) بیہقی (۲) بیہقی	۶۰۸
۳۱۶	اَلْوَافِیُ عزوجل پورا دینے والا	x	۹	(۱) آلِ عِمْرَان ۳:۵۷ (۲) هُوْد ۱۱:۱۰۹	x	x	۶۱۰
۳۱۷	اَلْوَكِيْلُ عزوجل کارساز	۱۳	x	(۱) آلِ عِمْرَان ۳:۱۷۳ (۲) اَلْاَنْعَام ۶:۱۰۲	۳	(۱) بخاری، ترمذی، احمد (۲) ابوداؤد، ابن السنی، احمد۔ (۳) بخاری	۶۱۱
۳۱۸	نِعْمَ الْوَكِيْلُ عزوجل بہترین کارساز	۱	x				
۳۱۹	اَلْوَهَّابُ عزوجل بہت عطا کرنے والا	۳	x	(۱) آلِ عِمْرَان ۳:۸	۲	(۱) ابو داؤد، نسائی، ابن حبان، مستدرک حاکم، ابن السنی (۲) احمد، طبرانی فی الکبیر	۶۱۴
	بطور اسم	۷۹		۱۷	۱۹		
	بطور اسم فاعل		۲۲				

اعداد و شمار

اسماء در قرآن ۱۴	اسماء در حدیث فقط ۲	تعداد آیات حوالہ ۱۷	تعداد احادیث حوالہ ۱۹

Marfat.com

باب دوم

اسماءاللہ عزوجل

توحیدوایمان

قرآن کریم میں ایمان کی جوشرائط رکھی ہیں ان کی تفصیلات مختلف سورتوں اور آیات میں ہمیں ملتی ہیں۔

سورۃ البقرہ ۲ آیت ۴ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ ج وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ۝ ﴾

''نیز وہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف نازل شدہ (وحی، قرآن) پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر بھی جو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے پہلے اتاری گئی اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔''

اسی سورہ کی آیت ۱۷۷ میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿ لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَکُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِکَةِ وَالْکِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ ج ﴾

''نیکی یہ نہیں کہ تم اپنا رخ مشرق و مغرب کی طرف پھیرو (یہ خطاب یہود و نصاریٰ کی طرف ہے) بلکہ اصل نیکی (ان لوگوں کی) ہے کہ جو اللہ تعالیٰ پر، یوم آخرت پر، فرشتوں پر کتابوں پر اور نبیوں پر ایمان لائیں۔''

سورۃ التغابن ۶۴ آیت ۸ میں ارشاد ہوتا ہے:

Marfat.com

﴿ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا ط ﴾

''پس ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور اس روشنی (قرآن) پر جو ہم نے نازل کی۔''

اور جو بھی ایمان لائے گا اس کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ فَمَنْ یُّؤْمِنْ بِرَبِّهٖ فَلَا یَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ۝ ﴾

''پس جو اپنے رب پر ایمان لے آئے گا اس کو کسی حق تلفی یا ظلم کا خوف نہیں ہوگا۔'' (سورۃ الجن ۷۲:۱۳)

مزید یہ کہ:

﴿ لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ الْمُقِیْمِیْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ط اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِیْهِمْ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝ ﴾

''لیکن جو ان میں سے علم میں راسخ ہیں اور ایمان لانے والے ہیں وہ اس چیز (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہے۔ وہ نماز قائم کرنے والے ہیں، زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان لانے والے ہیں ان لوگوں کو ہم اجر عظیم عطا کریں گے۔''

(النساء ۴:۱۶۲)

﴿ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ط وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ ﴾

''اور اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے اور وہ غالب حکمت والا ہے۔'' (لقمان ۳۱:۹)

﴿ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَیُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ط ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ ﴾

Marfat.com

''اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کردے گا اور ایسے باغوں میں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی اور ابدی جنتوں کے بہترین گھروں میں تمہیں داخل کرے گا اور یہی بڑی کامیابی ہے۔'' (الصّف ۶۱:۱۲)

مگر جو لوگ ایمان نہیں لائیں گے:

﴿ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا ۢ بَعِيْدًا ۝ ﴾

''اور جو اللہ تعالیٰ سے کفر کرے گا اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور یوم آخرت سے تو وہ دور کی گمراہی میں مبتلا ہو گیا۔'' (النساء ۴:۱۳۶)

اور فرمایا:

﴿ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝ ﴾

''اور جس نے ایمان کو کفر (کی روش) سے بدل دیا، وہ سیدھے راستے سے بھٹک گیا۔'' (البقرہ ۲:۱۰۸)

اور پھر جو صراط مستقیم سے بھٹک گیا:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ ﴾

''جن لوگوں نے ایمان کے بدلے کفر کو خریدا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا کچھ بگاڑ نہ سکیں گے اور ان کے لئے المناک عذاب ہوگا۔'' (آل عمران ۳:۱۷۷)

یہاں ہم نے بہت ہی مختصر طریقے سے قرآن کریم کی چند آیات جن میں ایمان کی شرائط، اس کے اقرار پر نوید اور انکار پر عذاب اَلِیْمٌ کی نوید سنائی گئی ہے، پیش کی ہیں۔ اب ہم ایک اہم حدیث بھی ایمان پر پیش کرتے ہیں اور فی الحال اس کتاب میں اسی ایک حدیث پر جو حدیث جبرئیل کے نام سے مشہور ہے اور اسلام اور ایمان کے بنیادی اصولوں پر مشتمل ہے، پر اکتفا کرتے ہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اپنی آئندہ کتاب میں اس اہم موضوع

Marfat.com

پر تفصیلی بحث کریں گے۔ وما توفیقی الا باللّٰہ۔

عن عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ عنہ قال بینما نحن عند رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ذات یوم اِذ طلع علینا رجل شدید بیاض الثیاب..... الخ

اس طویل حدیث میں ایمان کے بنیادی ارکان کی تفصیل دی گئی ہے۔ ایمان کا مطلب کیا ہے؟ ایمان کے لغوی معنی ہیں، یقین کرنا، تصدیق کرنا، مان لینا۔ شریعت میں ایمان کے معنی ہیں اس حقیقت کو تسلیم کرنا اور ماننا کہ اللہ عزوجل وحدہ لاشریک ہے۔ اس کے علاوہ کوئی بھی معبود نہیں ہے اور اسی کے ساتھ اس حقیقت کا بھی اقرار بزبان وقلب کہ اس کے تمام تر ذاتی اور صفاتی کمالات برحق ہیں جن کا ذکر یا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے خود قرآن کریم میں فرما دیا ہے یا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احادیث مبارکہ میں ذکر کیا ہے۔ اور اس بات کا بھی اقرار کرنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ عزوجل کے آخری رسول اور نبی ہیں۔ اور یہ بھی کہ قرآن کریم برحق اور مکمل صداقت ہے اور یہ کہ یہ اللہ جل جلالہ کا نازل کردہ کلام ہے اور اس کے تمام احکامات بصمیم قلب قبول ہیں۔ اسی لئے ہم اپنے ایمان کا اقرار اس طرح کرتے ہیں۔

ایمان مجمل

﴿ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ ﴾

''ایمان لایا میں اللہ عزوجل پر جیسا کہ وہ اپنے اسماء اور صفات کے ساتھ ہے۔ اور میں نے اس کے تمام احکامات قبول کئے۔''

ایمان مفصل

﴿ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَ کُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ط ۵ ﴾

''میں ایمان لاتا ہوں اللہ تعالیٰ پر اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس

Marfat.com

کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ اچھی اور بری تقدیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر بھی میں ایمان لاتا ہوں۔"

ہم دیکھتے ہیں کہ ایمان کا سب سے اہم جز اللہ عزوجل کے وحدہ لاشریک وجود کے ساتھ ساتھ اس کی تمام صفات کا یقین دل و دماغ کے اقرار کے ساتھ ہے۔ اگر ہم صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کے وجود اور اس کے وحدہ لاشریک ہونے کا اقرار کریں اور اس کی صفات کا انکار کریں تو یہ ایمان خالص اور مکمل نہیں ہوگا کیونکہ اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب ہیں جو اللہ تعالیٰ کے وجود اور کسی حد تک اس کی وحدت کے بھی قائل ہیں مگر صفات میں دوسروں کو اس کا شریک مانتے ہیں۔ مثلاً قریش اللہ تعالیٰ ہی کو اس کائنات کا خالق اور اپنا پروردگار مانتے تھے مگر اس کی صفات میں انہوں نے سینکڑوں معبود بنا رکھے تھے۔ آج بھی کئی مذاہب اللہ تعالیٰ کی صفات میں شرک کرتے ہیں اس کے وجود سے انکار نہیں کرتے۔ مسلمانوں اور دیگر مذاہب میں بنیادی فرق بھی یہ ہے کہ ہم قرآنی آیات اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کی رو سے اللہ تبارک وتعالیٰ کو اس کی ذات اور صفات میں وحدہ لاشریک مانتے ہیں اور یہی ہمارے دین کی اصل بنیاد ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی ان صفات کا اظہار اس کے ان اسماء میں ہوتا ہے جو قرآن کریم اور احادیث سے ہمیں ملتے ہیں اور ان تمام اسماء پر ہم ایمان لاتے ہیں اور اس میں سے کسی کا انکار نہیں کرتے اس لئے کہ اس کی کسی صفت کا جس کا اظہار اس نے خود قرآن کریم میں کیا ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتا دیا ہے۔ ان سے کسی بھی طرح کا لفظی اور عملی انکار ایمان کے خلاف ہے اور اس کی کسی بھی صورت میں اجازت نہیں ہے بلکہ یہ کفر کا درجہ رکھتا ہے۔ اسماء وصفات پر ایمان لانے کا یہ بھی مطلب ہے کہ اس کی جو صفت ان اسماء میں بیان کی گئی ہے وہی اس کا واحد مالک ہے اور اس میں کوئی بھی اس کا شریک نہیں۔ مثلاً

1. جب ہم اس کو رحمٰن کہتے ہیں، رحیم کہتے ہیں تو یہ ہمارا ایمان ہے کہ اس کی ہی رحمت ہر چیز پر حتیٰ کہ اس کے غضب پر بھی غالب ہے۔
2. جب ہم اس کو رزّاق کہتے ہیں تو ہمارا یہ ایمان ہے کہ وہی اپنی تمام مخلوق کو رزق مہیا

Marfat.com

کرنے والا ہے اور دوسرا کوئی رازق نہیں ہے اس لئے کہ وہی خیر الرازقین ہے۔

(۳) جب ہم اس کو قادر ، قدیر اور مقتدر کہتے ہیں تو اس یقین کے ساتھ کہتے ہیں کہ تمام تر قدرت وطاقت کا وہی مالک ومختار ہے اور دوسرا اس میں کوئی شریک نہیں۔

(۴) جب ہم اس کو غفور ، غفار اور غافر کہتے ہیں تو اس بات کا تہہ دل سے اقرار کرتے ہیں کہ اپنے بندوں کے تمام تر گناہ صرف اور صرف وہی معاف کرنے کا اختیار رکھتا ہے اور یہ کہ وہ معاف فرمانا پسند فرماتا ہے اور اگر کوئی بندہ اس کے ساتھ شرک نہ کرے تو وہ تمام گناہ چاہے وہ زمین اور آسمان کے درمیانی خلاء کو پر کرتے ہوں، بغیر کسی پرواہ کے معاف کرنے والا ہے۔

ایمان باللہ کے اسی اصول کے تحت ہم نے باب سوئم میں ایک بالکل نئے انداز میں اٰمَنتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسمَآئِہٖ وَ صِفَاتِہٖ پر لکھنے کی کوشش کی ہے۔ جب قاری اس ایمان مجمل کو قلب وذہن میں رکھ کر اس باب کو پڑھے گا تو اِن شاء اللہ تعالیٰ نہ صرف یہ کہ اس کو یک گونہ سرور ولذت محسوس ہوگی۔ بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات پر اسے ایک ہی جگہ پر آگاہی ہوگی اور ایمان میں پختگی پیدا ہوگی۔ اِن شاء اللہ تعالیٰ۔

Marfat.com

باب سوم

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَ صِفَاتِهٖ

(میں ایمان لاتا ہوں اللہ تعالیٰ پر جیسا کہ وہ اپنے اسماء اور صفات کے ساتھ ہے)

﴿ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّی وَ رَبُّكُمْ ﴾

''بیشک اللہ تعالیٰ ہی میرا رب اور تمہارا (سب کا) رب ہے۔''

(الزخرف ۴۳:۶۴)

﴿ هُوَ اللّٰهُ الَّذِی لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ﴾

''وہی اللہ تعالیٰ ہے اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔'' (الحشر ۵۹:۲۳)

- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ یکتا ہیں اور آپ ہی الأحد ، الواحد ، الفرد ، الوتر ، وحدہ لاشریک لک ہیں۔
- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ مہربان اور سب مہربانوں سے بڑے مہربان ہیں۔اور آپ ہی الرحمٰن الرحیم ، ارحم الراحمین ، البار ، الحنان ، خیر الراحمین ہیں۔
- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی اول ہیں، آخر ہیں۔ظاہر ہیں اور باطن ہیں۔

﴿ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ﴾ (الحدید ۵۷:۳)

الأبد ، الدائم ، القدیم ، الکائن ، الباقی ، المبقی عزوجل۔

Marfat.com

- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی میرے رب ہیں اور آپ ہی رب المشرقین ، رب المغربین ، رب العرش العظیم ، رب العرش الکریم، رب السمٰوٰت السبع ، ذوالعرش (رب العرش العظیم سے یہ مفہوم بھی ادا ہوتا ہے)اور رب کل شیءٍ ہیں۔
- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی :

المالک ، الملک ، المليک ، مالک الملک اور مالک یوم الدین ہیں۔

- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی اس کائنات کے تخلیق کرنے والے اور آپ ہی :

الخالق ، الخلاق اور خیر الخالقین ہیں۔

- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ اس کائنات اور اس کی ہر چیز کو آپ نے ہی پیدا فرمایا ہے اور آپ ہی :

البدیع ، البارئ ، البادئ ، الصانع ، المبدئ ، المنشی ، المصور ، الفاطر اور فاطر السمٰوٰت والارض ہیں۔

- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی سب سے بلند تر بڑائی اور کرم والے ہیں اور آپ ہی :

الأعلیٰ ، الأ کبر ، الأعظم ، العظیم ، العلی ، المبتلی ، الجلیل اور ذوالجلال والاکرام جل جلاله ہیں۔

- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی سب سے زیادہ عزت اور کبر والے ہیں اور آپ ہی :

العزیز ، الأعز ، الأکرم ، الماجد ، الغیور اور المتکبر جل جلاله ہیں۔

- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی فضل اور رحمت کرنے والے ہیں اور آپ ہی:

Marfat.com

ذوالفضل ، المضلّ، المتفضّل ، المصلّی اور ذوالرّحمة الواسعة جل جلاله ہیں۔

- یااللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی سب سے زیادہ قدرت والے ہیں اور آپ ہی:

القادر ، القدیر ، المقتدر اور نعم القادر جل جلاله ہیں۔

- یااللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی سب سے زیادہ قوت والے اور طاقت والے ہیں اور آپ ہی:

الأقویٰ ، ذوالطّول ، ذوالقوّة ، القویّ ، المتین ، شدید المحال اور ذوالجبروت والملکوت جلّ جلاله ہیں۔

- یااللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی سچے ہیں اور آپ ہی:

الحقّ اور الصّادق جل جلاله ہیں۔

- یااللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی زندہ وجاوید اور منتظمِ کائنات ہیں اور آپ ہی:

الحیّ القیّوم جلّ جلاله ہیں۔

- یااللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی تمام خوبیوں کے مالک ہیں اور آپ ہی:

الحمید ، المجید جلّ جلاله ہیں۔

- یااللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی نور ہیں اور آپ ہی :

المنیر ، المبین ، النّور ، نور السّمٰوٰت والأرض اور مُتِمُّ نورہ جلّ جلاله ہیں۔

- یااللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی سننے والے اور دیکھنے والے ہیں اور آپ ہی:

السّامع ، المستمع ، السّمیع اور البصیر جل جلاله ہیں۔

- یااللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی ہر کسی سے بے نیاز اور بے پرواہ ہیں اور آپ ہی:

الصّمد ، الغنی اور المغنی جل جلاله ہیں۔

Marfat.com

- یااللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی ہر چیز کا بہت ہی علم اور خبر رکھنے والے ہیں اور آپ ہی:

الأعلم ، العالم ، العلّام ، العلیم اور الخبیر جلّ جلا لہ ہیں۔

- یااللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی غیب کا علم رکھنے والے ہیں اور آپ ہی:

علاّم الغیوب اور عالم الغیب و الشّھادۃ جلّ جلا لہ ہیں۔

- یااللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی سخی اور جود و کرم کرنے والے ہیں اور آپ ہی:

الجوّاد اور الکریم جلّ جلالہ ہیں۔

- یااللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی غلبہ اور سب سے زیادہ دباؤ والے ہیں اور آپ ہی :

الجبّار ، القاھر ، القھّار ، الدّیان اور الغالب علیٰ امرہٖ جلّ جلالہ ہیں۔

- یااللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی سب سے زیادہ پاک ہیں اور آپ ہی :

القدّوس ، السبّوح ، اطھر اور الطیّب جلّ جلالہ ہیں۔

- یااللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی بہترین قدر دان ہیں اور آپ ہی :

الشّاکر اور الشّکور جلّ جلالہ ہیں۔

- یااللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی سب سے بہتر حاکم اور حاکموں کے حاکم ہیں اور آپ ہی :

الحاکم ، الاحکم ، الخلیفۃ ، خیر الحاکمین اور احکم الحاکمین جلّ جلالہ ہیں۔

- یااللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ صرف آپ ہی وہ ذات ہیں جو چاہیں سو کریں اور آپ ہی :

الفاعل ، الفعّال ، البالغ امرہ اور الفعّال لّما یرید جلّ جلالہ ہیں۔

- یااللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ صرف آپ ہی حکمت اور بہترین تدبیر کرنے

Marfat.com

والے ہیں اور آپ ہی :

الحکیم ، المدبّر اور خیر الماکرین جلّ جلالہ ہیں۔

- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ بہت ہی بردبار اور باوقار ہیں اور آپ ہی صبر کرنے والے ہیں اور آپ ہی :

الصّبور ، الحلیم ، الراتق اور الخافض جلّ جلالہ ہیں۔

- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی مالک اور مؤمنوں کے دوست ہیں اور آپ ہی :

الوال ، الوالی ، الولی اور ولی المؤمنین ہیں۔

- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی رات کو آرام کی شے بنانے، صبح کی روشنی، دانے/ گٹھلی کو پھاڑنے اور کاشت کرنے والے ہیں اور آپ ہی :

جاعل اللّیل سکنا ، فالق الْحبّ والنّویٰ ، فالق الاصباح اور الزّارع جل جلالہ ہیں۔

- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی زندہ کرنے والے، مردہ سے زندہ اور زندہ کو مردہ سے نکالنے والے ہیں اور آپ ہی :

المخرج ، مخرج الحی من المیّت ، مخرج المیّت من الحیّی جلّ جلالہ ہیں اور الحیی ، المحیی ، المعید جل جلالہ ہیں۔

- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی سلامتی، پناہ، امن اور ٹھکانا دینے والے ہیں اور آپ ہی :

السّلام ، المهیمن ، المؤمن ، آمین اور الموئل جلّ جلالہ ہیں۔

- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی سب سے بہترین محافظ اور نگہبان ہیں اور آپ ہی :

الحافظ ، الحفیظ ، الرّقیب ، الواقی اور خیر الحافظین جلّ جلالہ ہیں۔

- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی سب سے بہتر وارث ہیں اور آپ ہی :

Marfat.com

الوارث اور خیر الوارثین جل جلالہ ہیں۔

- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی رسولوں اور مقدس صحیفوں اور مقدس کتابوں کو اتارنے اور نازل فرمانے والے ہیں اور آپ ہی :

الباعث، المرسل ، المنزل ، منزل الکتاب اور خیر المنزلین جلّ جلالہ ہیں۔

- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی سب سے بہترین فیصلہ کرنے والے ہیں اور آپ ہی :

الحکم ، القاضی ، الفاتح ، اَلْفَتَّاحُ ، خیر الفاصلین اور خیر الفاتحین جل جلالہ ہیں۔

- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ ساری مخلوق کو زندہ رہنے کے لئے رزق اور روزی آپ ہی عطا فرماتے ہیں اور آپ ہی :

الرّزّاق ، الرّازق ، خیر الرّازقین ، المقیت اور المطعم جل جلالہ ہیں۔

- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی (رزق ونعمت) میں کشادگی اور برکت فرمانے والے ہیں اور آپ ہی :

الباسط ، الذّاری ، الموسع ، المفرج ، المبارک اور الواسع جلّ جلالہ ہیں۔

- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی فائدہ پہنچانے والے اور انعام وعطاء والے ہیں اور آپ ہی :

النّافع ، المنعم اور المعطی جلّ جلالہ ہیں۔

- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی جس چیز کو چاہیں اپنی مخلوق سے روک دیں اور تنگ دستی پیدا کردیں اور آپ ہی :

المانع اور المقدّر جلّ جلالہ ہیں۔

- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی باریک بین ، شفاعت قبول کرنے والے، اور پیار اور محبت کرنے والے ہیں اور آپ ہی :

Marfat.com

اللّطیف ، الرّؤف ، الودود ،الشّفیع اورالمحبّ جلّ جلا لہ ہیں۔

- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی ساری مخلوق کے سردار ہیں اور جس کو چاہیں طلب فرما سکتے ہیں اور عہد واقرار لے سکتے ہیں اور آپ ہی:

السّیّد ، الطّالب اور اِل جلّ جلا لہ ہیں۔

- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ (اپنی مخلوق سے) بہت نزدیک ہیں اور آپ ہی:

القریب اور الأقرب جلّ جلا لہ ہیں۔

- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ دعا قبول کرنے والے اور فریادرسی کرنے والے ہیں اور آپ ہی :

الغیاث ، المغیث ، المجیب اور المستجیب جلّ جلالہ ہیں۔

- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی ہر عمل کا شمار اور حساب رکھنے والے اور حساب لینے والے ہیں اور آپ ہی :

المحصی ، الحاسب ، الحسیب ، اسرع الحاسبین ، السریع اور سریع الحساب جل جلالہ ہیں۔

- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی انصاف کرنے والے ہیں اور آپ ہی:

العدل ، العادل اور المقسط جلّ جلا لہ ہیں۔

- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی ہر شے اور عمل پر شاھد ہیں اور آپ ہی:

الشّاھد اور الشّھید جلّ جلا لہ ہیں۔

- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ خود پوشیدہ ہیں اور اپنی مخلوق کے عیبوں کی پردہ پوشی فرماتے ہیں اور آپ ہی :

الخفیّ، الحفیّ، السّاتر ، السّتّیر اور السّتّار جلّ جلا لہ ہیں۔

- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ کافروں کے دشمن اور ان کو خوار کرنے والے ہیں اور آپ ہی :

Marfat.com

عدوّ الکافرین اور مخزی الکافرین جلّ جلالہ ہیں۔

- یااللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی (اپنی مخلوق کو) اپنی رضا دینے سے پہلے ان کو آزماتے اور ان کا امتحان لیتے ہیں اور آپ ہی :

الرّضا ، الفاتن ، المبتلی اور الممتحن جلّ جلالہ ہیں۔

- یااللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی اپنی مخلوق میں جس کو چاہیں آگے کردیں اور جس کو چاہیں پیچھے کردیں اور آپ ہی:

المؤخّر اور المقدّم جلّ جلالہ ہیں۔

- یااللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ خود بلندتر ہیں اور جس کو چاہیں بلند فرمادیں اور آپ ہی :

الرّفیع ، الرّافع ، رفیع الدّرجات اور ذوالمعارج جلّ جلالہ ہیں۔

- یااللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی جمع کرنے والے اور توڑنے والے ہیں اور آپ ہی:

الجامع اور الفاتق جلّ جلالہ ہیں۔

- یااللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی ڈرانے والے ہیں اور حقیقتاً آپ ہی سے ڈرنا چاہئے اور آپ ہی :

المنذر ، النذیر اور اھل التّقویٰ جل جلالہ ہیں۔

- یااللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ جس کو چاہیں ہلاک اور فنا کردیں اور آپ ہی:

المھلک ، المتوفی ، الممیت ، المغنی اور القابض جلّ جلالہ ہیں۔

- یااللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی گمراہ اور ذلیل کرنے والے ہیں اور آپ ہی عزت عطا کرنے والے ہیں اور آپ ہی:

المذلّ ، المعزّ اور الوھّاب جلّ جلالہ ہیں۔

- یااللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی شفاء دینے والے ہیں اور آپ ہی:

الشّافی ، الطّبیب ، البالی اور المبتلی جل جلالہ ہیں۔

Marfat.com

- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی غموں اور مصیبتوں کو دفع کرنے والے ہیں اور آپ ہی :

الدافع ، فارج الھمّ ، کاشف الغم ، کاشف الکرب اور کاشف الضّرّ جلّ جلالہ ہیں۔

- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی سب سے بہترین مددگار ہیں اور آپ ہی:

المعین ، المستعان ، النّاصر ، النّصیر اور خیر الناصرین جلّ جلالہ ہیں۔

- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی بہترین رفیق اور ساتھی ہیں اور آپ ہی:

الرّفیق ، الصّاحب ، المولیٰ ، نعم المولیٰ اور نعم النّصیر جلّ جلالہ ہیں۔

- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی کفالت فرماتے ہیں اور مخلوق کے لئے آپ ہی کافی ہیں اور آپ ہی :

الکفیل اور الکافی جل جلالہ ہیں۔

- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی بہترین کارساز ہیں اور آپ ہی :

الوکیل اور نعم الوکیل جلّ جلالہ ہیں۔

- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی تقدیر کے لکھنے والے ہیں اور ایسی تقدیر کہ آپ کا لکھا مٹ نہیں سکتا اور آپ ہی :

الکاتب جل جلالہ ہیں۔

- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی ایسے ارادہ کے مالک ہیں کہ اس ارادہ کو ظہور اور عمل میں آنے سے کوئی بھی نہیں روک سکتا اور آپ ہی :

المرید اور الھدیٰ جلّ جلالہ ہیں۔

- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی دلوں کو ثابت رکھنے والے اور دلوں کو جس طرف چاہیں پھیرنے والے ہیں اور آپ ہی:

مقلّب القلوب ، مثبّت القلوب اور مصرّف القلوب جلّ جلالہ ہیں۔

Marfat.com

- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی وقت کے مالک اور وفا کرنے والے ہیں اور آپ ہی :

الدّھر ، الوفی اور الوافی جل جلالہ ہیں۔

- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی :

التّام ، البرھان ، الجمیل ، المبرم ، المسعّر ، نعم الماھد اور الواجد جلّ جلالہ ہیں۔

- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی بھلائی اور احسان کرنے والے ہیں اور آپ ہی :

المنّان ، المحسن اور المحسان جل جلالہ ہیں۔

- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ سیدھا رکھنے والے، نصیحت کرنے والے اور نیکی کا حکم دینے والے ہیں اور آپ ہی :

القائم ، القیام ، القیّم ، مُذَکِرّ اور البرّ جل جلالہ ہیں۔

- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی صحیح اور ہدایت کا راستہ دکھانے والے ہیں اور آپ ہی :

الراشد ، الرشید ، المرشد ، الھاد اور الھادی جل جلالہ ہیں۔

- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ جو بھی آپ کے بتائے ہوئے راستہ پر نہ چلے تو اسے پکڑنے کا اختیار صرف آپ کو ہے اور اس کو عذاب دینا بھی آپ ہی کا اختیار ہے اور آپ ہی :

المحیط ، الاعلم ، الالیم الأخذ ، السخط ، المعذب، الشدید ، شدید البطش ، شدید العقاب اور سریع العقاب جل جلالہ ہیں۔

- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی کا اختیار کامل ہے کہ آپ اپنے دشمنوں اور نافرمانوں کو عذاب دیں، نقصان پہنچائیں اور بدلہ لیں اور آپ ہی :

Marfat.com

الضّار ، ذوالانتقام اور المنتقم جلّ جلاله ہیں۔

- یااللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی توبہ کی توفیق عطا فرمانے والے اور توبہ کو قبول فرمانے والے ہیں اور آپ ہی :

التوّاب ، قابل اور قابل التّوب جلّ جلاله ہیں۔

- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ ''جو شخص گناہ کے بعد توبہ کرے اور نیکو کار ہوجائے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمادیں گے اور کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔'' (المائدہ ۵ : ۳۹) اور آپ ہی:

العفوّ، المعافی، أهل المغفرة، واسع المغفرة، غافر، غافر الذنبُ ، الغفور اور خير الغافرين جلّ جلاله ہیں۔

اور میں ایمان لاتا ہوں آپ کے اس اسم پر جو آپ نے اپنے لئے پسند فرمایا، یا اپنی کتاب میں نازل فرمایا یا اپنی مخلوق میں سے آپ نے کسی کو سکھایا یا اپنے علم غیب میں اس کو اختیار کر رکھا ہے۔[1]

﴿ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ۝ ﴾

''بھلا تو کسی (اور) کو اس (اللہ تعالیٰ) کا ہم نام/صفت جانتا ہے۔'' (مریم ۱۹:۶۵)

﴿ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ط قَلِيْلاً مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ ﴾

''کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی (یہ کام کرنے والا ہے) ہے۔ تم لوگ بہت کم سبق حاصل کرتے ہو۔'' (النمل ۲۷:۶۲)

﴿ اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ﴾

''(اے موسیٰؑ) بیشک یہ میں ہوں اللہ تعالیٰ زبردست اور دانا حکمت والا۔''
(النمل ۲۷:۹)

---

[1] احمد، ابن حبان، مستدرک حاکم، بیہقی، طبرانی، البزار۔

Marfat.com

اور

﴿ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ج وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ○ ﴾

''کوئی چیز اس (اللہ تعالیٰ) کے مثل نہیں۔ اور وہی (ہر بات کا) سننے والا اور (ہر چیز کا) دیکھنے والا ہے۔'' (الشوریٰ ۴۲۔۱۱)

- یا اللہ عزوجل میں اقرار کرتا ہوں کہ ہم لوگوں نے آپ کی پہچان کا پورا پورا حق ادا نہیں کیا۔ اور آپ نے اپنے کلام میں بالکل حق اور سچ فرمایا کہ :

﴿ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ ﴾ (الانعام ۶:۹۱)

''انہوں نے اللہ تعالیٰ کی (صحیح) قدر نہیں پہچانی جیسا کہ قدر پہچاننے کا حق ہے۔''

- یا اللہ عزوجل میں اس بات کا بھی اقرار کرتا ہوں اور اس پر ایمان لاتا ہوں کہ آپ کی حمد وثناء اور اوصاف کے بیان کا حق ادا کرنا کسی بھی انسان کے بس کی بات نہیں ہے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا کہ :

لا احصی ثناءً علیک انت کما اثنیت علی نفسک.

- یا اللہ عزوجل میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ نے قرآن کریم میں جو اپنی عزت، کبریائی، بڑائی، بزرگی، جلالت اور شان بیان فرمائی ہے وہ سچ اور حق ہے اور اس پر بھی ایمان لاتا ہوں کہ اپنے کلام میں آپ نے اپنی جو پاک صفات، اپنے بلند ترین مقام اور بیشمار صفات وکلمات کا ذکر فرمایا ہے انہیں نہ کوئی گن سکتا ہے نہ شمار کر سکتا ہے نہ ہی پوری طرح بیان کر سکتا ہے اس لئے کہ آپ کا قول برحق اور سچا ہے کہ:

﴿ وَلَوْ اَنَّ مَافِى الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○ ﴾

''اور (اللہ تعالیٰ کی خوبیاں اس کثرت سے ہیں کہ) جتنے درخت زمین بھر میں ہیں اگر وہ سب قلم بن جائیں اور یہ جو سمندر ہیں اس کے علاوہ سات سمندر

Marfat.com

(روشنائی کی جگہ) اس میں اور شامل ہو جائیں (اور پھر ان قلموں اور روشنائی سے اللہ تعالیٰ کے کمالات لکھنا شروع کریں) تو بھی اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک کی باتیں (اس کے کمالات، عظمت، جلالت، بزرگی وصفات کا بیان) ختم نہ ہو۔ بیشک اللہ تعالیٰ زبردست اور حکمت والا ہے" (کہ وہ قدرت میں بھی کامل ہے اور حکمت میں بھی۔ یہ دونوں صفتیں تمام صفات وافعال سے تعلق رکھتی ہیں۔)

(لقمان ۳۱:۲۷)

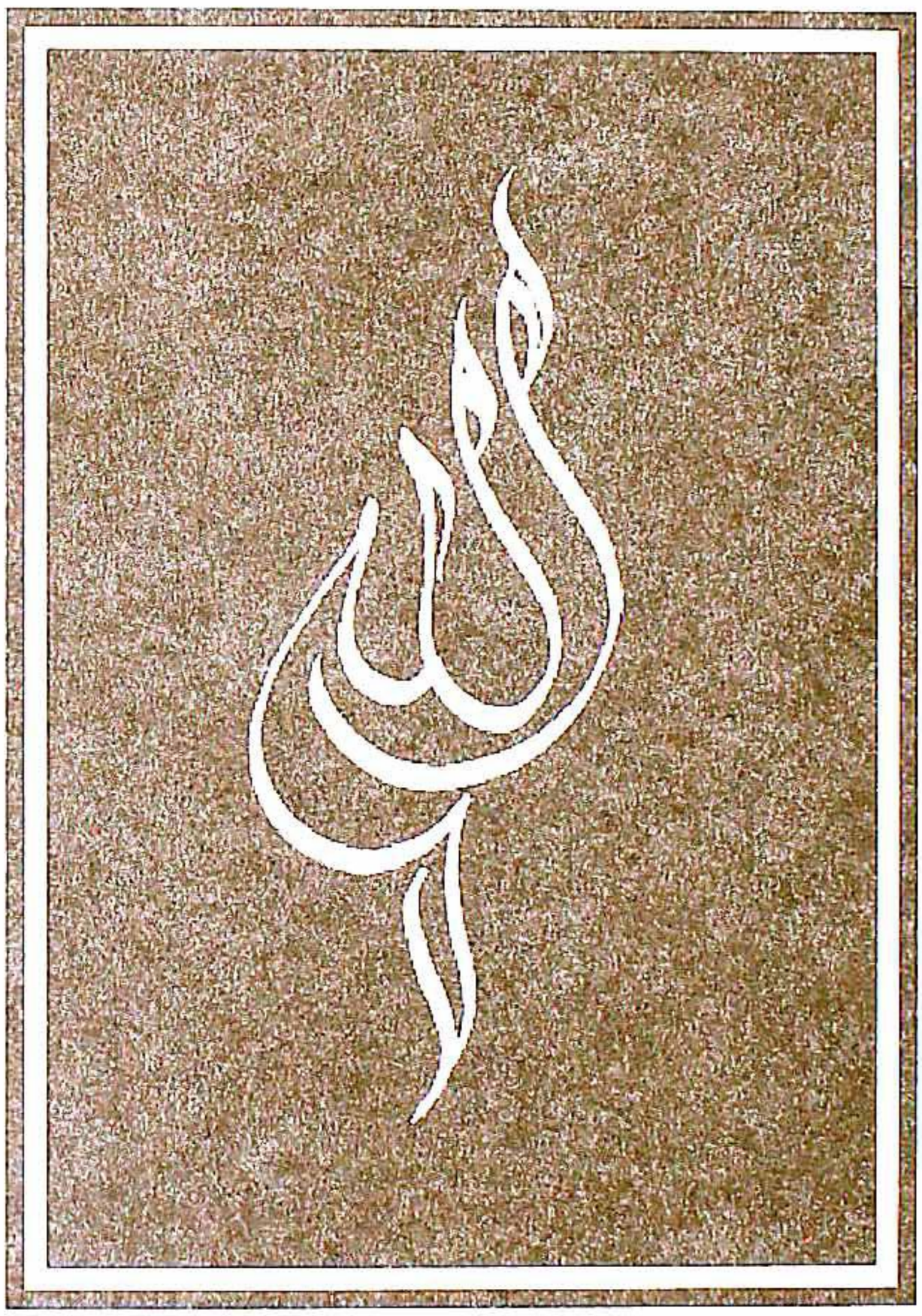

Marfat.com

باب چہارم

اسماء اللہ عزوجل ودعا

دعا عبادت کا ایک اہم جز ہے۔ دعا عین عبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی شے قابل پذیرائی نہیں، دعا عبادت کا مغز ہے۔ جب کوئی بندہ اللہ تعالیٰ سے سوال نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتے ہیں اور جب کوئی بندہ اس کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو شرم آتی ہے کہ اسے خالی اور ناکام لوٹائے۔[1]

قرآن کریم میں اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ط اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ○ ﴾

''اور آپ کے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ یقیناً جو لوگ میری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔'' (المؤمن (غافر) ۴۰:۶۰)

مزید فرمایا۔

﴿ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ط ﴾

''(لوگو) اپنے رب سے عاجزی سے اور چپکے چپکے دعا کرو۔'' (الاعراف ۷:۵۵)

﴿ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ط اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ لا ﴾

---

[1] تفصیل کیلئے دیکھئے مؤلف کی ''کتاب الدعاء والاستغفار''، صفحہ ۹ تا ۱۴۔

Marfat.com

''اور اے پیغمبر! جب میرے بندے تم سے میرے بارے میں دریافت کریں تو کہہ دو کہ میں (تمہارے) پاس ہوں۔ جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی پکار کا جواب دیتا ہوں۔'' (البقرۃ ۲:۱۸۶)

ربّ العالمین اور ربّ الناس رحمٰن و رحیم کی مہربانی کا اندازہ لگائیے کہ ان آیات میں تو فرمایا کہ جب کوئی مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی پکار سنتا ہوں اور پھر خود ہی پکارنے کا طریقہ بھی بتاتے ہیں :

﴿ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ص ﴾

''اور اللہ تعالیٰ کے سب نام اچھے ہیں تو اس کو اس کے ناموں سے پکارو۔''
(الاعراف ۷:۱۸۰)

مزید آگے فرماتے ہیں :

﴿ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِادْعُوا الرَّحْمٰنَ ط اَيًّا مَّاتَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ج ﴾

''کہہ دو کہ تم (اللہ تعالیٰ کو) اللہ کے نام سے پکارو یا رحمٰن (کے نام سے) جس نام سے پکارو اس کے سب نام اچھے ہیں۔'' (بنی اسرائیل ۱۷:۱۱۰)

ان دونوں آیات سے حق تعالیٰ کا حکم واضح ہوتا ہے کہ میرے سارے نام (جو قرآن و احادیث میں بیان ہوئے ہیں) سب اچھے نام ہیں اور مجھے انہی اسماء سے پکارو۔ انہی اسماء کا اور ان کی صفات کا واسطہ اور وسیلہ دے کر پکارو میں تمہاری پکار سنوں گا اور تمہاری التجا، فریاد سنوں گا اور پھر قبول بھی کروں گا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ خود انبیاء کرام نے جب بھی دعا کی، جب بھی کوئی مشکل پیش آئی، ضرورت ہوئی، تکلیف محسوس کی تو انہوں نے اللہ عزوجل کو اس کے ذاتی و صفاتی اسماء سے پکارا اور اپنی فریاد پیش کی۔ مثلاً،

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام نے بیت اللہ شریف کی تعمیر کرتے وقت یہ دعا فرمائی :

Marfat.com

﴿ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ط اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَکَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّکَ ص وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَتُبْ عَلَیْنَا ج اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ○ ﴾

''اے ہمارے رب! ہماری (یہ خدمت) قبول فرما۔ بلاشبہ آپ ہی سب کچھ سننے اور جاننے والے ہیں۔ اے ہمارے رب! ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار بنائیے اور ہماری اولاد میں سے بھی اپنا فرمانبردار بنائیے اور ہمیں اپنی عبادت کے طریقے بتلائیے اور ہماری توبہ قبول فرمائیے۔ بیشک آپ بڑے توبہ قبول کرنے والے اور نہایت رحم کرنے والے ہیں۔'' (البقرۃ ۲:۱۲۷ اور ۱۲۸)

حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کوہ طور سے واپس تشریف لائے تو یوں ملتجی ہوئے:

﴿ اَنْتَ وَلِیُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الْغٰفِرِیْنَ ○ ﴾

''آپ ہی ہمارے ولی (سرپرست) ہیں۔ ہمیں معاف فرما دیجئے اور ہم پر رحم فرمائیے اور آپ بہترین معاف فرمانے والے ہیں۔'' (الاعراف ۷:۱۵۵)

حضرت داؤد علیہ السلام کا مقابلہ جب جالوت جیسے طاقتور اور اس کے مسلح لشکر سے ہوا تو حضرت داؤد علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں یوں درخواست کی:

﴿ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ○ ﴾

''اے ہمارے رب! ہم پر صبر کا فیضان کیجئے اور ہمیں ثابت قدم رکھئے اور کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرمائیے۔'' (البقرۃ ۲:۲۵۰)

حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کے متکبر سرداروں پر غلبہ کی دعا یوں فرمائی:

﴿ رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفٰتِحِیْنَ ○ ﴾

''اے ہمارے رب! آپ ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر دیجئے اور آپ ہی سب سے بہترین فیصلہ کرنے والے ہیں۔'' (الاعراف ۷:۸۹)

Marfat.com

حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنے بڑھاپے میں، بیوی کے بانجھ ہونے کے باوجود اولاد کے لئے اس طرح دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو حضرت یحییٰ علیہ السلام عطا فرمائے:

﴿ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ○ ﴾

''یارب! مجھے تنہا نہ چھوڑنا اور بہترین وارث تو آپ ہی ہیں۔'' (الانبیاء ۲۱:۸۹)

حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنے ایام بیماری نہایت صبر اور شکر کے ساتھ گزارے اور کسی قسم کا شکوہ یا مطالبہ نہیں کیا اور بارگاہ رب العالمین میں اس طرح دعا گو ہوئے۔

﴿ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ○ ﴾

''(یارب) مجھے بیماری لگ گئی ہے اور آپ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے ہیں۔'' (الانبیاء ۲۱:۸۳)

جب بنیامین کے بھائیوں نے حضرت یعقوب علیہ السلام کو یقین دلانے کی کوشش کی مگر جب ان کو ان بھائیوں کا حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ کیا ہوا سلوک یاد آیا تو آپ نے فرمایا:

﴿ فَاللّٰهُ خَیْرٌ حٰفِظًا ص وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ○ ﴾

''اللہ تعالیٰ ہی بہتر محافظ ہے اور وہی سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔''
(یوسف ۱۲:۶۴)

جب کفار قریش کی زیادتیاں اور ہٹ دھرمی بڑھتی گئی تو اللہ عزوجل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا:

﴿ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَیْنَ عِبَادِكَ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ○ ﴾

''آپ کہئے! یا اللہ عزوجل، ارض وسماوات کے پیدا کرنے والے، غیب اور حاضر کو جاننے والے، آپ ہی اپنے بندوں میں اس چیز کا فیصلہ فرمائیں گے

Marfat.com

جس میں وہ اختلاف کررہے ہیں۔'' (الزمر ۳۹:۴۶)

اور سورۃ المؤمنون کے آخر میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے:

﴿ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ○ ﴾

''(اور آپ) دعا کیجئے کہ اے میرے رب! مجھے بخش دیجئے اور مجھ پر رحم فرمایئے اور آپ ہی سب رحم کرنے والوں سے بہترین رحم کرنے والے ہیں۔''

(المؤمنون ۲۳:۱۱۸)

یہ تو وہ چند آیات ہیں جن میں انبیاء کرام نے اللہ عزوجل کو جب بھی پکارا تو اس کے ذاتی اور صفاتی اسماء کو ہی واسطہ اور وسیلہ بنایا۔ خود ذات باری تعالیٰ نے جو دعائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تعلیم فرمائیں تو ان میں بھی صفاتی اسماء کا ذکر ہے۔ بہت ساری احادیث جن میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتی دعاؤں کا ذکر ہے یا ان کی دعاؤں کا جو آپ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو تعلیم فرمائیں تقریباً سب میں اسماء اللہ عزوجل کا واسطہ اور وسیلہ موجود ہے۔

اسم اعظم سے متعلق جتنی بھی احادیث ہمیں ملتی ہیں ان میں بھی اسماء وصفات کا ذکر ہے۔ مثلاً ذو الجلال والاکرام، حنان و منان، مالک الملک، بدیع السمٰوٰت والارض، الرّحمن الرّحیم، ارحم الراحمین، الحی القیّوم وغیرہ۔[1]

یہاں ہم صرف ایک دعا کا ذکر کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ جنگ بدر میں جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں ایک اہم دن اور اسلام کی تاریخ میں ایک بہت ہی اہم موڑ تھا، حقیقتاً معرکہ حق و باطل یہ جنگ ہی تھی۔ اس دن بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدے میں یہ دعا فرمائی:

﴿ يَاحَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ ﴾[2]

---

[1] تفصیل کیلئے دیکھئے اسماء اللہ عزوجل، جلد اول، باب ششم، صفحہ ۱۲۱۔

[2] ترمذی، کتاب الدعوات باب قول ''یا حی یا قیوم'' ۳۵۲۴ مستدرک حاکم ۵۰۹/۱، ابن السنی ۳۳۷۔

Marfat.com

''اے زندہ وجاوید منتظم کائنات میں آپ سے آپ ہی کی رحمت کا سوالی ہوں۔''

یا حی یا قیوم [1]

''اے زندہ جاوید، اے منتظم کائنات''

مندرجہ بالا بحث سے یہ بات اخذ ہوتی ہے کہ اللہ عزوجل سے جب بھی دعا کی جائے تو اس کو اس کے ذاتی اور صفاتی اسماء کے ساتھ پکارا جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے اور انبیاء علیہم السلام اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ بھی یہی تھی۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بہترین ثناء اور ذکر کی اقسام میں افضل ذکر اس کے اسماء الحسنٰی کا ذکر ہے۔ [2]

لیکن احادیث مبارکہ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ جیسی دعا کی جائے ویسے ہی صفاتی اسماء کا وسیلہ اختیار کیا جائے اور ان صفات پر مکمل ایمان اور یقین رکھا جائے۔ مثلاً،

1. جب اللہ تعالیٰ سے رحم اور مہربانی کی التجا کی جائے تو اس کو یا رحمن یا رحیم، یا کریم یا ارحم الراحمین کہہ کر پکارا جائے۔
2. جب اللہ عزوجل سے اس کا فضل مانگا جائے تو اس کو ذوالفضل، المفضل اور المتفضل عزوجل کے واسطے اور وسیلہ سے پکارا جائے۔
3. جب بھی اس سے رزق حلال مانگا جائے، رزق میں وسعت اور کشادگی مانگی جائے تو اس کو رازق، رزاق اور خیر الرازقین عزوجل سے پکارا جائے۔
4. جب بھی اس سے اس کا جود وکرم مانگا جائے تو اس کو الجوّاد اور الکریم عزوجل کے صفاتی نام سے پکارا جائے۔
5. جب اپنے گناہوں سے توبہ اور ان کی بخشش مانگی جائے تو التوّاب الرّحیم، غافر الذّنب، غفور، غفّار اور خیر الغافرین عزوجل کے اسماء سے التجا کی جائے۔
6. جب کبھی اللہ عزوجل سے اس کی حفظ وامان کا سوال کرے تو اس کے اسماء الحافظ،

---

[1] ترمذی، کتاب الدعوات ۶۴۳۶، حاکم

[2] التوحید، عبدالعزیز بن محمد آل عبداللطیف، صفحہ ۵۱

Marfat.com

الحفیظ اور خیر الحافظین کا وسیلہ اختیار کیا جائے۔

⑦ اور سلامتی اور امن کے لئے السّلام ، المھیمن اور المؤمن عزوجل کا واسطہ دیا جائے۔

⑧ دعا کی قبولیت کے لئے اور اپنی التجا اور فریادرسی کے لئے الغیاث ، المغیث ، المجیب اور المستجیب عزوجل کو پکارا جائے اور اس کو ان ہی اسماء کا واسطہ دیا جائے اور ان کا وسیلہ پکڑا جائے۔

اس کے علاوہ یہ بھی کوشش کرنی چاہئے کہ جتنے اسماء ممکن ہو سکے ان کو یاد کر لے اور وہ تمام اسماء اللہ عزوجل پڑھ کر دعا مانگے۔ اور جب تک یہ اسماء ازبر یاد نہ ہوں کسی بھی مستند کتاب کو دیکھ کر پڑھے جا سکتے ہیں۔ لیکن افضل یہ ہے کہ کم از کم ۹۹ اسماء ضرور یاد کر لئے جائیں۔ اس لئے کہ متفق علیہ حدیث ہے:

عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ أن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال "اِنَّ للّٰہ تسعۃً و تسعین اَسماء ، مائۃً الا واحدا من احصاھا دخل الجنۃ." [1]

"اللہ تعالیٰ کے ۹۹ نام ہیں، ایک کم سو۔ جس نے ان کو یاد کیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔"

اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہر مسلمان مرد و عورت کو یاد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ یاارحم راحمین

(نوٹ: اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کے مشہور ننانوے ناموں کا بیان ہے ورنہ یہ کوئی حتمی تعداد نہیں ہے جیسا کہ ہم نے اس کتاب میں تفصیل سے یہ بات لکھی ہے۔)

---

[1] بخاری، کتاب الشروط، حدیث ۲۷۳۶۔ مسلم، کتاب الذکر والدعا، باب ذکر اللہ تعالیٰ ۲۶۷۷۔

Marfat.com

باب پنجم

اسم اللّٰہ عزَّوجلَّ

والرَّب جلَّ جَلالہٗ در قرآن

اس کتاب (اسماء اللّٰہ عزَّوجل ،قرآن وسنت کے مطابق جلد دوم) میں ہم نے ۳۱۹ اسماء اللہ عزوجل پر، جن کی تفصیل جلد اول میں دی گئی تھی، قرآنی آیات اور احادیث بطور دلیل جمع کرنے کی کوشش کی ہے اور ساتھ ہی ہم نے یہ بھی بتانے کی سعی کی ہے کہ کونسا اسم بطور اسم، صفت اور اسم فاعل قرآن کریم میں کل کتنی مرتبہ آیا ہے۔

اس ضمن میں جب ہم نے اسم اللہ عزوجل اور الرب پر اعداد وشمار جمع کرنے کا کام شروع کیا کہ یہ اسماء قرآن مجید میں کتنی مرتبہ وارد ہوئے ہیں تو یہ تعداد مختلف کتابوں میں جدا جدا پائی جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام مصنف وحوالہ کتاب	تعداد اسم اللّٰہ عزَّوجلَّ	تعداد اسم الرّب جل جلالہٗ
اسماء و صفات الٰہی فقط در قرآن از ڈاکٹر محمد باقر محقق، جلد اول صفحہ ۳۱ (مطبوعہ ۱۳۷۲ھ شمسی)	۲۸۲۲	۹۷۰
اسماء الحسنٰی فی القرآن الکریم ڈاکٹر حسین محمد الشافعی صفحہ ۸ (مطبوعہ ۱۹۸۹) [1]	۲۶۹۹	تعداد نہیں لکھی

[1] اس کتاب میں ڈاکٹر الشافعی نے قرآن کریم کی ان آیات کو یکجا کیا ہے جن میں ترمذی کے روایت کردہ اسماء اللہ عزوجل کا ذکر ہے۔

Marfat.com

نام مصنف وحوالہ کتاب	تعداد اسم اللّٰہ عزّوجلّ	تعداد اسم الرّب جل جلالہ'
Pearls of the Truth by Sidheeque M.A. Veliankode Page 177 and 190 (Published in 1977)	۲۶۹۷	۹۷۳
معتقد أهل السنة والجماعة في اسماء اللّٰہ الحسنٰی لتمیمی ڈاکٹر محمد بن خلیفہ تمیمی صفحہ ۱۵۵ (مطبوعہ ۱۹۹۶ء)	۲۶۳۵	تعداد نہیں لکھی
کمپیوٹر پروگرام صخر "القرآن الکریم" Version 6.3, 1996	۲۶۹۰	۹۷۴
القرآن الکریم ☆ مطبوعہ دارالفجر، دمشق طبع ۱۴۰۴ ہجری	۲۶۹۹	۹۶۱
القرآن الکریم ☆ مطبوعہ محمد ھاشم الکتبی دمشق ۱۴۱۱ ہجری۔ ☆ ان دونوں قرآن پاک میں اسم اللّٰہ عزوجل اور الرّب جل جلالہ' کو سرخ سیاہی میں نمایاں کیا گیا ہے۔	۲۶۹۹	۹۶۳

Marfat.com

آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ان تمام حضرات میں تعداد اسم اللہ عزوجل اور الرّب جل جلالہ پر اتفاق نہیں ہے۔ اس لئے ہم نے فیصلہ کیا کہ ہم خود اپنی تحقیق سے یہ جاننے کی کوشش کریں کہ اصل تعداد کیا ہے؟ ڈاکٹر محمد باقر محقق اور ڈاکٹر تمیمی نے صرف تعداد کا ذکر کیا ہے اور اس کی تصدیق کے لئے آیات کا حوالہ نہیں دیا ہے جب کہ ڈاکٹر حسین محمد الشافعی نے ان تمام آیات کا حوالہ دیا ہے جن میں اسم اللہ عزوجل وارد ہوا ہے۔ اس لئے ہم نے ان کی کتاب کو بنیاد بنا کر اس کا موازنہ صخر کمپیوٹر پروگرام سے اور قرآن کریم کے مندرجہ بالا دو نسخوں کی مدد سے اپنا ایک علیحدہ سے گوشوارہ بنایا اور ان کے فرق کو نکال کر اس کی تطبیق کی ہے اور اس تحقیق کے نتائج درج ذیل ہیں۔

اللّٰہ عزّوجلّ

قرآن کریم کے دونوں نسخوں میں اسم اللہ عزوجل جو سرخ سیاہی میں طبع ہوا ہے کو جب ہر سورت کے حساب سے ترتیب دیا تو کل تعداد ۲۶۹۹ آئی مگر صخر کمپیوٹر پروگرام میں اسم اللہ عزوجل ۲۶۹۰ مرتبہ آیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ پروگرام مندرجہ ذیل آیات کو جن میں "تاللّٰہ" (میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتا ہوں) جو قرآن کریم میں درج ذیل آیات میں ۹ مرتبہ وارد ہوا ہے شامل نہیں کرتا:۔

حوالہ سورت و آیات	تعداد
سورۃ یوسف ۱۲، آیات ۷۳، ۸۵، ۹۱ اور ۹۵	۴ مرتبہ
سورۃ النحل ۱۶، آیات ۵۶ اور ۶۳	۲ مرتبہ
سورۃ الانبیاء ۲۱، آیت ۵۷	۱ مرتبہ
سورۃ الشعراء ۲۶، آیت ۹۷	۱ مرتبہ
سورۃ الصّافّات ۳۷، آیت ۵۶	۱ مرتبہ
کل تعداد	۹ مرتبہ

Marfat.com

جب ہم ۹ کو "صـــــخـــــر" کی تعداد ۲۶۹۰ میں جمع کرتے ہیں تو اس کی بھی تعداد ۲۶۹۹ بن جاتی ہے جو ہمارے اس گوشوارے سے مطابقت رکھتی ہے جو ہم نے ہر سورت کے حساب سے مرتب کیا ہے اور یوں ہماری یہ تحقیق الحمدللہ ڈاکٹر الشافعی کے عدد سے مل جاتی ہے اور چونکہ یہ تعداد ڈاکٹر الشافعی (مصر) صخر پروگرام (مصر) قرآن کے دونوں نسخوں (جو شام میں مختلف اداروں نے شائع کئے) سے مل جاتی ہے اس لئے ہمارا خیال ہے کہ غالباً یہی صحیح عدد ہے یعنی:

اسم اللہ عزوجل قرآن میں کل ۲۶۹۹ مرتبہ وارد ہوا ہے

یہ تفصیلی جدول جس کی بنیاد پر ہم یہ بات کہہ رہے ہیں اس باب کے آخر میں دیا جا رہا ہے۔

اَلرَّبُ عزّوجلّ

چونکہ اسم اَلـرَّب عَـزَّوَجلَّ ترمذی کی روایت کا حصہ نہیں ہے اس لئے ڈاکٹر الشافعی نے اس کی تعداد ظاہر نہیں کی اور نہ ہی ڈاکٹر تمیمی نے اس کی تعداد کا ذکر کیا ہے صدیق ویلنکو دے نے بھی صرف تعداد لکھی ہے مگر اس کی تفصیل نہیں دی۔ ہم نے جو جدول مذکورہ بالا قرآنی نسخوں سے مرتب کیا تو اس کی تعداد ۹۶۲ آتی ہے۔ صـخـر، دارالفجر اور محمد ہاشم کتبی کے قرآنی نسخوں سے اس کا موازنہ اور تطبیق اس طرح ہوتی ہے کہ صـــخـــر کمپیوٹر پروگرام میں ۱۲ جگہ جو لفظ "ربّ" استعمال ہوا ہے اس کو اپنی تعداد میں شامل کر لیا حالانکہ یہ لفظ/اسم اللہ عزوجل کے لئے استعمال نہیں ہوا بلکہ کسی اور معنی میں ہے، ملاحظہ فرمائیے:

حوالہ سورت وآیات	تعداد
سورۃ آلِ عمران ۳ کی آیت ۷۹ میں "رَبَّانِیّـنَ" اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال نہیں ہوا ہے جب کہ کمپیوٹر نے اس کو کل تعداد میں شامل کیا ہے۔	۱ مرتبہ

Marfat.com

سورۃ المائدۃ ۵ آیات ۴۴ اور ۶۴ میں "رَبَّانِیُّوْنَ" کا لفظ علماء یہود کے لئے استعمال ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے نہیں۔	۲ مرتبہ
سورۃ الانعام ۶ کی آیات ۷۶، ۷۷ اور ۷۸ میں "رَبِّیْ" کا لفظ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ستارہ، چاند اور سورج کے لئے استعمال کیا ہے اللہ تعالیٰ کے لئے نہیں۔	۳ مرتبہ
سورۃ یوسف ۱۲ آیات ۲۳، ۴۱، ۴۲ اور ۵۰ میں "رَبِّیْ"، "رَبَّہ"، "رَبِّہٖ"، "رَبِّکَ" شاہ مصر کے لئے استعمال ہوا ہے، شہنشاہوں کے شہنشاہ مالک الملک عزوجل کے لئے نہیں ہوا۔	۵ مرتبہ
سورۃ النّٰزعٰت ۷۹ کی آیت ۲۴ "فَقَالَ اَنَا رَبُّکُمُ الاَعْلٰی" "پھر (فرعون نے لوگوں کو جمع کیا اور پکار کر) کہا میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں"	۱ مرتبہ
کل تعداد	۱۲ مرتبہ

اگر ہم "صخر" پروگرام کے کل میزان ۹۷۴ سے مندرجہ بالا تفصیل کے مطابق ۱۲ نکال دیں، جو اس نے کمپیوٹر ہونے کی وجہ سے معنی کی سمجھ میں غلطی کی ہے[1] تو باقی ۹۶۲ بچتے ہیں جو تعداد ہماری تحقیق سے مطابقت رکھتی ہے۔

دارالفجر کے قرآنی نسخہ میں سورۃ الممتحنہ ۶۰ آیت ۱ میں "رَبُّکُم" کو سرخ سیاہی سے نہیں دکھایا ہے جب کہ یہاں "رَبُّکُم" اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال ہوا ہے اور محمد ہاشم الکتبی کے نسخے میں یہ سرخ رنگ سے ہی دکھایا گیا ہے۔ صخر پروگرام میں بھی یہ اسم اللہ تعالیٰ ہی کے لئے شمار ہوا ہے۔ جب کہ ایک عدد ہم ۹۶۱ میں شامل کر دیتے ہیں تو اس نسخہ کے یہ اعداد بھی ہماری تحقیق سے مطابقت کرتے ہیں یعنی:

---

[1] صرف کمپیوٹر پر انحصار کرنے کی غلطی ہم نے "کتاب الدعاء والأستغفار" میں کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں معاف فرمائے۔ اس کی اصلاح ان شاء اللہ تعالیٰ اس کتاب کے آئندہ ایڈیشن میں کر دیں گے۔

Marfat.com

اسم الرب عزوجل قرآن کریم میں کل ۹۶۲ مرتبہ وارد ہوا ہے

اگر ہم اللہ عزوجل اور اَلـرَّب جَـلَّ جَـلالـہ، دونوں کی تعداد کو جمع کریں تو یہ تعداد (۳۶۶۱=۹۶۲+۲۶۹۹) بن جاتی ہے۔ جب کہ قرآن کریم کی کل آیات ۶۲۳۶ ہیں۔ گویا تقریباً ۵۹ فیصد آیات میں اسم ذات اللّٰہ یا ربّ وارد ہوا ہے۔

Marfat.com

گوشوارہ بابت کل تعداد اسم اللہ عزوجل و الرّب در قرآن

نمبر شمار	نمبر سورۃ	سورۃ	کل آیات	کل تعداد اسم اللہ عزوجل در سورۃ	کل تعداد اسم الرب جل جلالہٗ در سورۃ
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱	۱	اَلْفَاتِحَة	۷	۲ [1]	۱
۲	۲	اَلبَقَرَة	۲۸۶	۲۸۲	۴۹
۳	۳	اٰلِ عِمْرَان	۲۰۰	۲۰۹	۳۸
۴	۴	اَلنِّسَاء	۱۷۶	۲۲۹	۶
۵	۵	اَلمَائدة	۱۲۰	۱۴۷	۱۷
۶	۶	اَلْاَنعَام	۱۶۵	۸۷	۵۰
۷	۷	اَلْاعْرَاف	۲۰۶	۶۱	۶۵
۸	۸	اَلْاَنْفَال	۷۵	۸۸	۶
۹	۹	اَلتّوبَة	۱۲۹	۱۶۹	۲
۱۰	۱۰	یُونسُ	۱۰۹	۶۱	۲۴
۱۱	۱۱	هُود	۱۲۳	۳۸	۴۴
۱۲	۱۲	یُوسُف	۱۱۱	۴۰+۴=۴۴	۱۳
۱۳	۱۳	اَلرّعْد	۴۳	۳۴	۱۴

[1] صحف عثمانیؓ میں جو سورہ فاتحہ ہے اس میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو پہلی آیت شمار کیا گیا ہے جب کہ ہمارے دیار میں سورہ فاتحہ کی آخری آیت کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے اور "صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ" کو چھٹی آیت اور "غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْن" کو ساتویں آیت شمار کیا گیا ہے۔ ہم نے اس گوشوارہ میں صحف عثمانیؓ کی تقلید کی ہے۔

Marfat.com

نمبر شمار	نمبر سورۃ	سورۃ	کل آیات	کل تعداد اسم اللہ عزوجل درسورۃ	کل تعداد اسم الرب جل جلالہٗ درسورۃ
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱۴	۱۴	اِبراھیم	۵۲	۳۷	۱۷
۱۵	۱۵	اَلحِجر	۹۹	۲	۹
۱۶	۱۶	اَلنَّحل	۱۲۸	۸۲+۲=۸۴	۲۰
۱۷	۱۷	بنیٓ اسرائیل/ الاسرَاء	۱۱۱	۱۰	۳۲
۱۸	۱۸	اَلکھف	۱۱۰	۱۶	۳۸
۱۹	۱۹	مَریَم	۹۸	۸	۲۳
۲۰	۲۰	طٰہٰ	۱۳۵	۶	۲۷
۲۱	۲۱	اَلأنبیَاء	۱۱۲	۵ + ۱ =۶	۱۴
۲۲	۲۲	اَلحَجّ	۷۸	۷۵	۸
۲۳	۲۳	اَلمؤمنون	۱۱۸	۱۳	۲۳
۲۴	۲۴	اَلنُّور	۶۴	۸۰	X
۲۵	۲۵	اَلفُرقَان	۷۷	۸	۱۴
۲۶	۲۶	اَلشُّعَرَاء	۲۲۷	۱۲+ ۱ = ۱۳	۳۶
۲۷	۲۷	اَلنَّمل	۹۳	۲۷	۱۲
۲۸	۲۸	اَلقَصَص	۸۸	۲۷	۱۹
۲۹	۲۹	اَلعَنکبوت	۶۹	۴۲	۵
۳۰	۳۰	اَلرُّوم	۶۰	۲۴	۳

Marfat.com

نمبر شمار	نمبر سورۃ	سورۃ	کل آیات	کل تعداد اسم اللہ عزوجل درسورۃ	کل تعداد اسم الرب جل جلالہٗ درسورۃ
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۳۱	۳۱	لُقمَان	۳۴	۳۲	۲
۳۲	۳۲	اَلسَّجدَة	۳۰	۱	۱۰
۳۳	۳۳	اَلأحزَاب	۷۳	۹۰	۳
۳۴	۳۴	سَبَا	۵۴	۸	۱۴
۳۵	۳۵	فَاطِر	۴۵	۳۶	۵
۳۶	۳۶	یٰسٓ	۸۳	۳	۶
۳۷	۳۷	اَلصَّافات	۱۸۲	۱۴+ ۱ =۱۵	۱۴
۳۸	۳۸	صٓ	۸۸	۳	۱۰
۳۹	۳۹	اَلزُّمَرُ	۷۵	۵۹	۱۸
۴۰	۴۰	اَلمؤمن/غَافر	۸۵	۵۳	۱۹
۴۱	۴۱	حٰمٓ السجدة /فُصّلَت	۵۴	۱۱	۱۲
۴۲	۴۲	اَلشّوریٰ	۵۳	۳۲	۱۰
۴۳	۴۳	اَلزّخرُف	۸۹	۳	۱۳
۴۴	۴۴	اَلدّخان	۵۹	۳	۹
۴۵	۴۵	اَلجَاثیَة	۳۷	۱۸	۷

Marfat.com

نمبر شمار	نمبر سورۃ	سورۃ	کل آیات	کل تعداد اسم اللہ عزوجل درسورۃ	کل تعداد اسم الرب جل جلالہٗ درسورۃ
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۴۶	۴۶	اَلأحقاف	۳۵	۱۶	۴
۴۷	۴۷	مُحَمَّد	۳۸	۲۷	۴
۴۸	۴۸	اَلفَتح	۲۹	۳۹	X
۴۹	۴۹	اَلحُجُرات	۱۸	۲۷	X
۵۰	۵۰	قٓ	۴۵	۱	۲
۵۱	۵۱	اَلذّاریَات	۶۰	۳	۵
۵۲	۵۲	اَلطُّور	۴۹	۳	۷
۵۳	۵۳	اَلنَّجم	۶۲	۶	۷
۵۴	۵۴	اَلقَمَر	۵۵	X	۱
۵۵	۵۵	اَلرَّحمٰن	۷۸	X	۳۶
۵۶	۵۶	اَلواقِعَة	۹۶	X	۳
۵۷	۵۷	اَلحَدید	۲۹	۳۲	۳
۵۸	۵۸	اَلمجَادلة	۲۲	۴۰	X
۵۹	۵۹	اَلحَشرُ	۲۴	۲۹	۳
۶۰	۶۰	اَلممتحنة	۱۳	۲۱	۴
۶۱	۶۱	اَلصَّف	۱۴	۱۷	X
۶۲	۶۲	اَلجُمُعَة	۱۱	۱۲	X

Marfat.com

نمبر شمار	نمبر سورۃ	سورۃ	کل آیات	کل تعداد اسم اللہ عزوجل درسورۃ	کل تعداد اسم الرب جل جلالہٗ درسورۃ
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۶۳	۶۳	اَلمنَافِقون	۱۱	۱۴	۱
۶۴	۶۴	اَلتّغَابُن	۱۸	۲۰	۱
۶۵	۶۵	اَلطّلَاق	۱۲	۲۵	۲
۶۶	۶۶	اَلتّحْریم	۱۲	۱۳	۵
۶۷	۶۷	اَلمُلْک	۳۰	۳	۲
۶۸	۶۸	اَلقَلَم	۵۲	x	۱۰
۶۹	۶۹	اَلحَاقَّة	۵۲	۱	۴
۷۰	۷۰	اَلمعَارج	۴۴	۱	۳
۷۱	۷۱	نُوح	۲۸	۷	۵
۷۲	۷۲	اَلجنّ	۲۸	۱۰	۸
۷۳	۷۳	اَلمُزّمّل	۲۰	۷	۴
۷۴	۷۴	اَلمدَّثِّر	۵۶	۳	۳
۷۵	۷۵	اَلقِیَامَة	۴۰	x	۳
۷۶	۷۶	اَلدّهَر/اَلانسَان	۳۱	۵	۵
۷۷	۷۷	اَلمُرسَلات	۵۰	x	x
۷۸	۷۸	اَلنّبَأ	۴۰	x	۳
۷۹	۷۹	اَلنّازعَات	۴۶	۱	۴

Marfat.com

نمبر شمار	نمبر سورۃ	سورۃ	کل آیات	کل تعداد اسم اللہ عزوجل درسورۃ	کل تعداد اسم الرب جل جلالہٗ درسورۃ
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۸۰	۸۰	عَبَسَ	۴۲	x	x
۸۱	۸۱	اَلکوّرت/اَلتّکویر	۲۹	۱	۱
۸۲	۸۲	اَنفطرت/اَلانفِطار	۱۹	۱	۱
۸۳	۸۳	اَلمطَفِّفِین	۳۶	x	۲
۸۴	۸۴	اَنشقّت /اَنشقاق	۲۵	۱	۴
۸۵	۸۵	اَلبُرُوج	۲۲	۳	۱
۸۶	۸۶	اَلطَّارق	۱۷	x	x
۸۷	۸۷	اَلأعْلٰی	۱۹	۱	۲
۸۸	۸۸	اَلغَاشِیَة	۲۶	۱	x
۸۹	۸۹	اَلفَجْر	۳۰	x	۸
۹۰	۹۰	اَلبَلَد	۲۰	x	x
۹۱	۹۱	اَلشّمْس	۱۵	۲	۱
۹۲	۹۲	اَللّیْل	۲۱	x	۱
۹۳	۹۳	اَلضّحٰی	۱۱	x	۳
۹۴	۹۴	اَلشَّرْح/ اَلْاِنْشِرَاحُ	۸	x	۱
۹۵	۹۵	اَلتِّینُ	۸	۱	x

Marfat.com

نمبر شمار	نمبر سورۃ	سورۃ	کل آیات	کل تعداد اسم اللہ عزوجل درسورۃ	کل تعداد اسم الرب جل جلالہٗ درسورۃ
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۹۶	۹۶	اَلعَلق	۱۹	۱	۳
۹۷	۹۷	اَلقَدْر	۵	x	۱
۹۸	۹۸	اَلبَیّنَة	۸	۳	۲
۹۹	۹۹	اَلزلزال/ اَلزّلزَلة	۸	x	۱
۱۰۰	۱۰۰	اَلعَادیَات	۱۱	x	۲
۱۰۱	۱۰۱	اَلقَارعَة	۱۱	x	x
۱۰۲	۱۰۲	اَلتّکاثُر	۸	x	x
۱۰۳	۱۰۳	اَلعَصْر	۳	x	x
۱۰۴	۱۰۴	اَلهُمَزة	۹	۱	x
۱۰۵	۱۰۵	اَلفِیْل	۵	x	۱
۱۰۶	۱۰۶	قُرَیش	۴	x	۱
۱۰۷	۱۰۷	اَلمَاعون	۷	x	x
۱۰۸	۱۰۸	اَلکَوْثَر	۳	x	۱
۱۰۹	۱۰۹	اَلکافِرون	۶	x	x
۱۱۰	۱۱۰	اَلنّصْر	۳	۲	۱
۱۱۱	۱۱۱	اَللّهب/اَلمَسَد	۵	x	x
۱۱۲	۱۱۲	اَلاخلاصُ	۴	۲	x

Marfat.com

نمبر شمار	نمبر سورۃ	سورۃ	کل آیات	کل تعداد اسم اللہ عزوجل درسورۃ	کل تعداد اسم الرب جل جلالہٗ درسورۃ
۱۱۳	۱۱۳	اَلفَلَق	۵	x	۱
۱۱۴	۱۱۴	اَلنَّاس	۶	x	۱
		تعداد	۶۲۳۶	۲۶۹۹	۹۶۲
		جمع اسم اللہ تبارک و تعالیٰ جو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں ہر دوسورت کے شروع میں ہے گو کہ سورت کا حصہ نہیں		۱۱۲ [1]	
		کل تعداد	۶۲۳۶	۲۸۱۱	۹۶۲

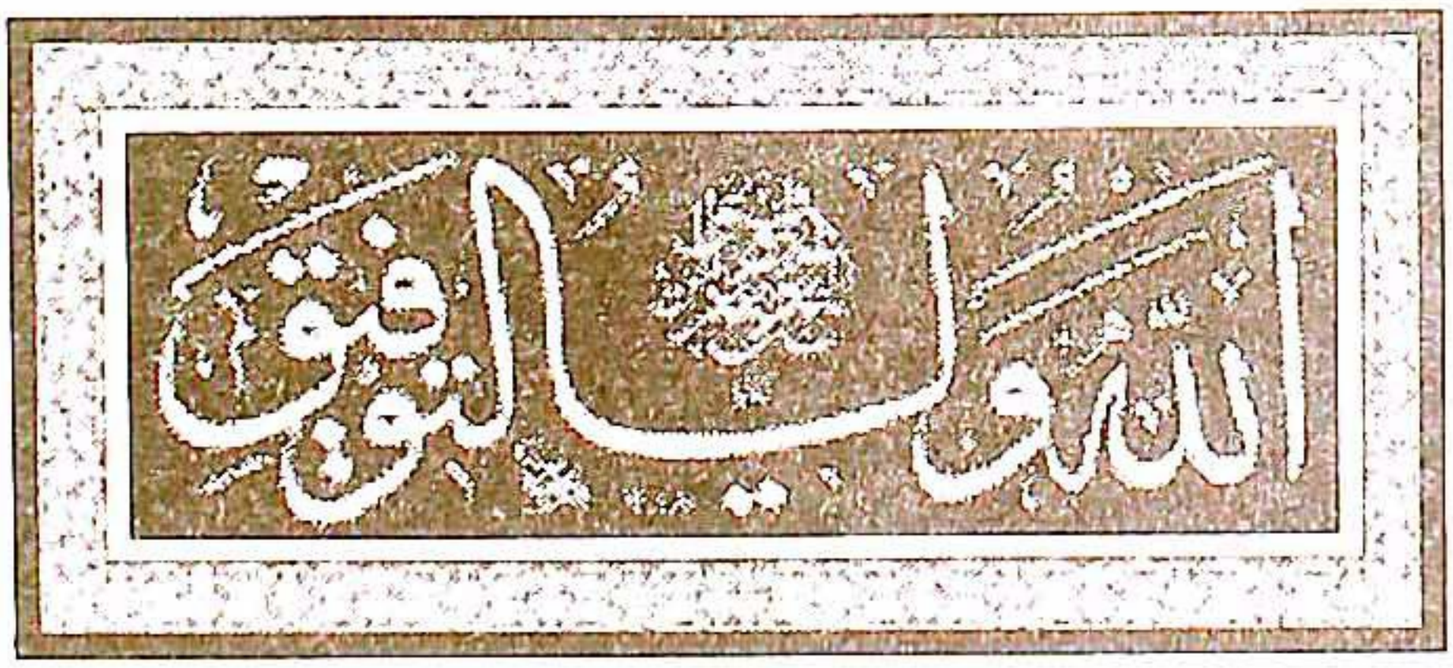

---

[1] کل سورۃ ۱۱۴ ہیں مگر سورہ فاتحہ کی سات آیات میں بسم اللہ الرحمن الرحیم چونکہ شامل ہے اس لئے وہ نمبرا پر لی گئی۔ اور سورہ توبہ بغیر بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع ہوتی ہے اس لئے تعداد میں ۲ عدد کا فرق ہے۔

Marfat.com

باب ششم

ان سورتوں کی تفصیل جس میں اسم اللہ عزوجل اور الرب جل جلالہ وارد نہیں ہوا

جب ہم اللہ عزوجل کے ذاتی اسم ''اللہ'' پر اعداد وشمار جمع کر رہے تھے، جن کی تفصیل ہم نے باب ۵ میں ہر سورت کے مطابق دی ہے تو ہمیں یہ بھی معلوم ہوا کہ قرآن کریم کی کل ۱۱۴ سورتوں میں سے ۲۹ سورتیں ایسی بھی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام وارد نہیں ہوا۔ ان سورتوں کی مکمل تفصیل حسب ذیل ہے۔

مکی سورتیں

نمبر شمار	اسم سورۃ	نمبر شمار سورۃ	تعداد کل آیات سورۃ
(۱)	القمر	۵۴	۵۵
(۲)	الواقعة	۵۶	۹۶
(۳)	القلم	۶۸	۵۲
(۴)	القيامة	۷۵	۴۰
(۵)	المرسلات	۷۷	۵۰
(۶)	النباء	۷۸	۴۰
(۷)	عبس	۸۰	۴۲

Marfat.com

(٨)	المطففين	٨٣	٣٦
(٩)	الطارق	٨٦	١٧
(١٠)	الفجر	٨٩	٣٠
(١١)	البلد	٩٠	٢٠
(١٢)	الليل	٩٢	٢١
(١٣)	الضحىٰ	٩٣	١١
(١٤)	الشرح /الانشراح	٩٤	٨
(١٥)	القدر	٩٧	٥
(١٦)	العاديات	١٠٠	١١
(١٧)	القارعة	١٠١	١١
(١٨)	التكاثر	١٠٢	٣
(١٩)	العصر	١٠٣	٣
(٢٠)	الفيل	١٠٥	٥
(٢١)	القريش	١٠٦	٤
(٢٢)	الماعون	١٠٧	٧
(٢٣)	الكوثر	١٠٨	٣
(٢٤)	الكافرون	١٠٩	٦
(٢٥)	المسد/اللهب	١١١	٥
(٢٦)	الفلق	١١٣	٥
(٢٧)	الناس	١١٤	٦

Marfat.com

مدنی سورتیں

نمبر شمار	اسم سورۃ	نمبر سورۃ	کل تعداد آیات سورۃ
(۱)	الرحمن	۵۵	۷۸
(۲)	الزلزلة/الزلزال	۹۹	۸

یہ ہیں وہ ۲۷ مکی اور ۲ مدنی سورتیں جن میں اللہ عزوجل کا ذاتی اسم ''اللہ'' وارد نہیں ہوا ہے۔ لیکن اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اللہ عزوجل کے دیگر صفاتی اسماء اور اسم فعل وارد نہیں ہوئے ہیں۔

اللہ عزوجل کا دوسرا ذاتی اسم الرب جل جلالہ بھی درج ذیل سورتوں میں وارد نہیں ہوا ہے۔

نمبر شمار	اسم سورۃ	نمبر سورۃ	کل تعداد آیات سورۃ
(۱)	النور	۲۴	۸۰
(۲)	الفتح	۴۸	۳۹
(۳)	الحجرات	۴۹	۲۷
(۴)	المجادلة	۵۸	۴۰
(۵)	الصف	۶۱	۱۷
(۶)	الجمعة	۶۲	۱۲
(۷)	الغاشية	۸۸	۲۶
(۸)	التين	۹۵	۸
(۹)	الهمزة	۱۰۴	۹
(۱۰)	الاخلاص	۱۱۲	۴

Marfat.com

اور درج ذیل ۱۰ سورتوں میں دونوں ذاتی اسماء اللہ عزوجل اور الرب جل جلالہ وارد نہیں ہوئے۔

نمبر شمار	اسم سورۃ	نمبر سورۃ	کل تعداد آیات سورۃ
(۱)	المرسلات	۷۷	۵۰
(۲)	عبس	۸۰	۴۲
(۳)	الطارق	۸۶	۱۷
(۴)	البلد	۹۰	۲۰
(۵)	القارعة	۱۰۱	۱۱
(۶)	التکاثر	۱۰۲	۸
(۷)	العصر	۱۰۳	۳
(۸)	الماعون	۱۰۷	۷
(۹)	الکافرون	۱۰۹	۶
(۱۰)	المسد/ اللهب	۱۱۱	۵

Marfat.com

باب ہفتم

اسماء اللہ عزوجل بترتیب نزول القرآن

مکی اور مدنی سورتیں

قرآن کریم جب نازل ہوا تو وہ اس ترتیب سے نازل نہیں ہوا جس ترتیب سے آج کل ہم اس کی تلاوت کرتے ہیں۔ ۲۳ سال[1] سے زائد کی مدت میں قرآن کریم کی سورتیں اور آیات حالات و واقعات کے مطابق نازل ہوتی رہیں اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بتائی ہوئی جگہ پر وہ نو نازل شدہ آیت و سورت لکھ لی گئیں۔ اور اسی ترتیب سے جب قرآن کو یکجا کیا گیا تو اس کی موجودہ شکل ترتیب پائی۔

اس باب کا جدول ہم نے نزول القرآن کے حساب سے ترتیب دیا ہے تا کہ قاری کو یہ معلوم ہو سکے کہ کونسا اسم اللہ عزوجل اول بار کونسی سورت میں اور کس آیت میں آیا ہے اور پھر بعد میں متعدد مرتبہ دیگر سورتوں میں بھی نازل ہوا۔

مثلاً الاکرم عزوجل سورۃ العلق (اقراء ابتدائی پانچ آیات) جو نزول کے اعتبار سے سب سے پہلی آیات ہیں اس کی آیت ۳ میں پہلی مرتبہ وارد ہوا اور پھر دوبارہ کسی سورۃ میں نہیں آیا۔

الرحمٰن عزوجل جو سورۃ الفاتحہ (نزول کے اعتبار سے یہ پانچویں سورت ہے) کی آیت ۱ میں پہلی مرتبہ نازل ہوا اور پھر مختلف سورتوں اور آیات میں کل ۱۷۰ مرتبہ نازل ہوا (بشمول بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) اسی طرح الرحیم جل جلالہ سورہ فاتحہ میں پہلی مرتبہ نازل ہوا اور پھر مختلف آیات و سورتوں میں دیگر اسماء اللہ عزوجل کے ساتھ بشمول "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کل ۲۲۷ مرتبہ نازل ہوا۔ (اس موضوع پر ابھی بہت کام باقی ہے جو ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ اشاعت میں شامل کیا جائے گا۔)

اس جدول کو ہم نے مزید ۲ حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک حصہ مکی سورتوں کی تفصیل دیتا

---

[1] تفصیل کیلئے دیکھئے (۱) علوم القرآن، ڈاکٹر صبحی صالح اردو ترجمہ غلام احمد حریری، صفحہ ۷۳ اور ۱۰۱ سے ۱۰۶۔ (۲) علوم القرآن مولانا محمد تقی عثمانی صفحہ ۶۲ تا ۶۹۔

Marfat.com

ہےاور دوسرا مدنی سورتوں کی۔

مکی اور مدنی سورتوں کا صحیح مفہوم بھی سمجھ لینا ضروری ہے۔اکثر مفسرین کی اصطلاح کے مطابق ''مکی سورت وآیت'' کا مطلب وہ سورت وآیت ہے جو آپ کے بغرض ہجرت مدینہ طیبہ پہنچنے سے پہلے پہلے نازل ہوئی۔ وہ تمام سورتیں/ آیات جو منیٰ، عرفات اور سفر معراج یا سفر ہجرت کے دوران نازل ہوئیں وہ سب مکی کہلاتی ہیں۔ اسی طرح بہت سی سورتیں/ آیات جو مدینۃ النبوی میں تو نازل نہیں ہوئیں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس سفر میں نازل ہوئیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے قیام میں شروع کئے ''مدنی سورتیں وآیات'' کہلاتی ہیں۔ یہاں تک کہ ان سورتوں/ آیات کو بھی ''مدنی'' کہا جاتا ہے جو فتح مکہ اور صلح حدیبیہ کے موقع پر مکۃ المکرّمہ اور اس کے مضافات میں نازل ہوئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے براہ راست ایسی کوئی روایت نہیں ہے جس سے معلوم ہو کہ کونسی سورت/ آیت مکی ہے اور کونسی مدنی۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اور تابعین حضرات کے اقوال سے ہی ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ کونسی سورت/ آیت مکی یا مدنی ہے۔

مکی اور مدنی کی تقسیم اگرچہ بظاہر مقامات نزول کے اعتبار سے معلوم ہوتی ہیں لیکن درحقیقت وہ زمانہ نزول کے اعتبار سے ہے۔ ہجرت سے قبل کی سورتیں/ آیات مکی ہیں اور بعد کی مدنی۔[1]

آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ ۸۶ مکی سورتوں میں اول بار کل ۱۳۹ اسماء اللہ تعالیٰ (ذاتی، صفاتی اور اسم فاعل) وارد ہوئے ہیں جبکہ ۱۸ مدنی سورتوں میں اول بار کل ۱۳۲ اسماء اللہ عزوجل نازل ہوئے ہیں۔

کسی بھی زبان میں اس قسم کی معلومات اور اعداد وشمار پہلی مرتبہ ترتیب دیئے گئے ہیں۔ وما توفیقی الا باللّٰہ. لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ

ہمیں امید ہے کہ علماء کرام، دانشور، اساتذہ اور طالب علم اور عام قاری بھی اس کو دلچسپی سے دیکھیں گے اور پسند فرمائیں گے۔

---

[1] تفصیل کیلئے دیکھئے علوم القرآن، مولانا محمد تقی عثمانی صفحہ ۶۰، ۶۴ اور علوم القرآن، ڈاکٹر صبحی صالح اردو ترجمہ غلام احمد حریری، فصل سوم صفحہ ۲۳۳ تا ۳۳۲۔ ان ۱۰۰ صفحات میں مصنف نے اس موضوع پر اور مستشرقین کی کرم فرمائیوں پر سیر حاصل بحث کی ہے۔

Marfat.com

مکی سورتیں

اس فہرست میں ہم نے سورۃ علق (اقرء) ۹۶ کوسب سے پہلے، اس کے بعد المدثر اور نمبر۳ پر سورۃ فاتحہ کو رکھا ہے۔ واضح رہے کہ مختلف روایات کی بناء پر بعض علماء کرام کا اس بات پر اختلاف ہے کہ پہلے کونسی سورت نازل ہوئی۔ سورۃ علق (اقرء) یا سورۃ مدثر یا پھر سورۃ فاتحہ۔

صحیح قول یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے جو آیات نازل ہوئیں وہ سورۃ علق کی ابتدائی ۵ آیات تھیں (اور اسم الاکرم عزوجل آیت نمبر۳ میں نازل ہوا تھا) اس کے بعد ڈھائی یا تین سال تک وحی کا سلسلہ منقطع رہا۔ اس زمانہ کو "فترۃ الوحی" (انقطاع وحی کا زمانہ) کہتے ہیں۔ پھر اس مدت کے بعد وہی فرشتہ جو غار حرا میں آیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آسمان اور زمین کے درمیان دکھائی دیا اور اس نے سورۃ مدثر کی آیات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنائیں۔ یہ واقعہ درج ذیل کتب میں بھی صحیح سندوں کے ساتھ منقول ہے۔

1. بخاری، کتاب بدء الوحی، حدیث۳، کتاب التفسیر، باب سورۃ المدثر، حدیث۴۹۲۲ اور کتاب التفسیر باب سورۃ اقراء، حدیث۴۹۵۳ سے ۴۹۵۷۔
2. مسلم، کتاب الایمان، باب بدء الوحی الیٰ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم حدیث۱۶۰ اور ۱۶۱۔
3. احمد باقی مسند الانصار، حدیث۲۴۶۸۱۔
4. اسباب النزول، امام ابوالحسن علی بن احمد الواحدی نیشاپوری، دارالفجر اسلامی، دمشق، شام، صفحہ۶ تا ۱۰۔ یہ کتاب قرآن کریم کے حاشیہ پر طبع شدہ ہے۔
5. ابن کثیر. جلد۸ صفحہ۲۶۱۔۲۶۲ اور ۴۳۶ و ۴۳۷۔
6. تفسیر مظہری، جلد۱۲ صفحہ ۱۲۶ اور ۳۰۷۔

Marfat.com

جب ہم اس باب کو ترتیب دے رہے تھے تو ہم نے قرآن کریم اور کتب احادیث کی مدد سے ایک گوشوارہ ترتیب دیا جس میں تمام سورتوں کو ان کی ترتیب نزول کے حساب سے مرتب کیا تھا ساتھ ہی ان آیات کی تفاصیل بھی لکھ لی تھیں جو ہیں تو مکی یا مدنی سورتوں میں مگر وہ نازل ہوئیں مدینہ میں یا ہجرت سے پہلے مکۃ المکرّمہ میں یا پھر سفرِ ہجرت کے دوران نازل ہوئیں یا پھر کسی اور سفر میں جیسا کہ آپ خود اس گوشوارے میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

یہ گوشوارہ ہمیں اس لئے ترتیب دینا پڑا کہ یہ اطلاعات کسی ایک جگہ میسر نہ آئیں۔ اس لئے ہمیں مختلف مصاحف اور کتب کا سہارا لینا پڑا۔ خاص طور پر جامعہ ازہر قاہرہ مصر کے Standard مصحف کا جو ان کی اجازت سے مصر میں چھپتا ہے۔ جس میں ان آیات کی تفصیل ہے جو مکی/مدنی سورتوں کا حصہ ہیں مگر نازل ان مقامات کے باہر ہوئیں۔ جب یہ گوشوارہ مکمل ہوا اور اس کی مدد سے وہ جدول تشکیل پایا جو اب اس باب کا اور اس کتاب کا بہت اہم حصہ ہے تو ہمیں محسوس ہوا کہ یہ گوشوارہ قرآن کریم کے نزول اور اس کی موجودہ ترتیب پر ایک اہم دستاویز بن گئی ہے جس میں بہت اہم معلومات جمع ہوگئی ہیں جو عام طور پر قرآن کریم کے قاری کو میسر نہیں ہوتیں۔ ہمارے دیار (پاک و ہند) میں جو قرآن کریم شائع ہوتے ہیں وہ عام طور پر ترتیب قرآن کے مطابق ہیں اور ترتیبِ نزول قرآن کی معلومات سے بہرہ مند نہیں کرتے۔ اور پھر اکثر قرآن کریم جو عالم اسلام میں شائع ہوتے ہیں ان میں ان آیات کی وضاحت نہیں ہوتی کہ اس مکی یا مدنی سورت میں وہ کونسی آیت/ آیات ہیں جو ان مقامات پر نازل نہیں ہوئیں۔ اس کے علاوہ اکثر میں سپارہ/ جز نمبر تو ہے مگر سورت کا نمبر نہیں ہے اور بیشتر میں تو یہ بھی نہیں لکھا ہوا ہوتا کہ یہ سورت مکی ہے یا مدنی۔

یہ گوشواہ اس طرح مرتب کیا گیا ہے کہ اول کالم میں ترتیب نزول سورت ہے۔ کالم دو میں اول سورت کا بترتیبِ قرآن نمبر ہے اور اس کے ساتھ اس سپارہ کا نمبر ہے جس میں یہ سورت ہے۔ اس سے قاری کو کسی بھی سورت کو تلاش کرنے میں آسانی ہوگی۔ کالم ۳ میں اسم

Marfat.com

سورت ہے اور جہاں کہیں کسی ایک سورت کے دو نام ہیں وہ بھی وضاحت کر دی گئی ہے۔ کالم ۴ میں کل آیات سورت ہیں۔ کالم ۵ میں ان آیات کی تفصیل ہے جو دیگر مقامات میں نازل ہوئیں جو ان کے عام مروجہ نزول کے مطابق ہے۔ مثلاً مکی سورۃ القلم ۶۸ اس میں کل ۵۲ آیات ہیں ان میں سے آیت ۱۷ تا ۳۳ اور ۴۸ تا ۵۰ مدینہ میں نازل ہوئیں۔ اس کے علاوہ بعض سورتوں کے اسماء پاک و ہند میں علیحدہ ہیں اور دیار عرب صحف عثمانی میں ان کو دوسرے ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ مثلاً سورۃ بنی اسرائیل ۱۷ کو اِلاسراء بھی کہا جاتا ہے۔ اسی طرح سورۃ المؤمن : ۹۰ کو غافر بھی کہا جاتا ہے۔ ایسی تمام سورتوں کے ہم نے دونوں نام دے دیئے ہیں تا کہ قاری کو کوئی دقّت نہ ہو۔ اس طرح یہ گوشوارہ الحمدللہ اہم معلومات کا مجموعہ بن گیا ہے اور اس کو اس کتاب میں شامل کر لیا گیا ہے تا کہ قارئین حضرات اس سے استفادہ حاصل کر سکیں۔ اس میں تمام سورتوں کی جو آیات کی تعداد دی ہے وہ کوفی قرأت کے مطابق ہے اور یہ آج کل کی مروجہ قرأت ہے۔ یہ گوشوارہ اس باب کا جدول اول کے طور پر پیش کر رہے ہیں تا کہ اس باب کے جدول دوئم کو پڑھنے سے پہلے قاری کے ذہن میں ترتیب نزول قرآن واضح رہے۔ دیگر یہ کہ یہ جدول دوئم صرف ان سورتوں کا ذکر کرتا ہے جس میں کوئی بھی اسم اللہ عزوجل پہلی مرتبہ نازل ہوا ہے۔ جبکہ جدول اول ان تمام ۱۱۴ سورتوں کی ترتیب نزول کو واضح کرتا ہے جو قرآن کریم کا مکمل حصہ ہے۔ اس لئے ایک حد تک یکسانیت ہونے کے باوجود ان دونوں جدول کی استفادیت علیحدہ علیحدہ ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ قارئین کرام ان معلومات کو مفید پائیں گے۔ اردو میں اس بہت ہی اہم موضوع پر کم لکھا گیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی توفیق سے (ان شاء اللہ تعالیٰ) ہم اس موضوع پر بھی ایک علیحدہ کتاب لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

Marfat.com

مکی سورتیں

ترتیب نزول قرآن	سورۃ نمبر / پارہ نمبر	اسم سورۃ	تعداد آیات در سورۃ	کیفیت
۱	۹۶ / ۳۰	العلق	۱۹	
۲	۶۸ / ۲۹	القلم	۵۲	(۱) آیت ۱۷، ۳۳ تا ۴۷ آیات مدینہ میں نازل ہوئیں۔ (۲) آیت ۳۸ تا ۵۰ آیات مدینہ میں نازل ہوئیں۔
۳	۷۳ / ۲۹	المزمل	۲۰	(۱) آیات ۱۰، ۱۱، ۲۰ مدینہ میں نازل ہوئیں۔
۴	۷۴ / ۲۹	المدثر	۵۶	
۵	۱ / ۱	الفاتحۃ	۷	یہ سورۃ اول مکہ میں نازل ہوئی اور پھر مدینہ میں بھی نازل ہوئی (اسباب النزول امام ابی الحسن علی بن احمد نیشاپوری، صفحہ ۱۵) اول ۵ سورتوں کے نزول پر اختلاف رائے ہے۔
۶	۱۱۱ / ۳۰	المسد / اللہب	۵	
۷	۸۱ / ۳۰	التکویر	۲۹	
۸	۸۷ / ۳۰	الاعلیٰ	۱۹	
۹	۹۲ / ۳۰	اللیل	۲۱	
۱۰	۸۹ / ۳۰	الفجر	۳۰	
۱۱	۹۳ / ۳۰	الضحیٰ	۱۱	
۱۲	۹۴ / ۳۰	الشرح / الانشراح	۸	

Marfat.com

۱۳	۱۰۳ ۳۰	العصر	۳	
۱۴	۱۰۰ ۳۰	العادیات	۱۱	
۱۵	۱۰۸ ۳۰	الکوثر	۱۳	
۱۶	۱۰۲ ۳۰	التّکاثر	۸	
۱۷	۱۰۷ ۳۰	الماعُون	۷	اول ۳ آیات مکّیہ آخر ۴ آیات مدنیۃ
۱۸	۱۰۹ ۳۰	الکافرون	۶	
۱۹	۱۰۵ ۳۰	الفیل	۵	
۲۰	۱۱۳ ۳۰	الفلق	۵	
۲۱	۱۱۴ ۳۰	النّاس	۶	
۲۲	۱۱۲ ۳۰	الاخلاص	۴	
۲۳	۵۳ ۲۷	النّجم	۶۲	آیت ۳۲ مدنی ہے۔
۲۴	۸۰ ۳۰	عبس	۴۲	
۲۵	۹۷ ۳۰	القدر	۵	
۲۶	۹۱ ۳۰	الشّمس	۱۵	

Marfat.com

۲۷	۸۵ ۳۰	البروج	۲۲	
۲۸	۹۵ ۳۰	التّین	۸	
۲۹	۱۰۶ ۳۰	قریش	۴	
۳۰	۱۰۱ ۳۰	القارعة	۱۱	
۳۱	۷۵ ۲۹	القیامة	۴۰	
۳۲	۱۰۴ ۳۰	الھمزة	۹	
۳۳	۷۷ ۲۹	المرسلات	۵۰	آیت ۴۸ مدینہ میں نازل ہوئی۔
۳۴	۵۰ ۲۶	قٓ	۴۵	آیت ۳۸ مدنی ہے۔
۳۵	۹۰ ۳۰	البلد	۲۰	
۳۶	۸۶ ۳۰	الطّارق	۱۷	
۳۷	۵۴ ۲۷	القمر	۵۵	آیات ۴۴، ۴۵ اور ۴۶ مدنی ہیں۔
۳۸	۳۸ ۲۳	صٓ	۸۸	
۳۹	۷ ۹_۸	الاعراف	۲۰۶	آیات ۱۶۳ سے ۱۷۰ مدنی ہیں۔
۴۰	۷۲ ۲۹	الجّن	۲۸	
۴۱	۳۶ ۲۳_۲۲	یٰسٓ	۸۳	آیت ۴۵ مدنی ہے۔

Marfat.com

۴۲	۲۵ ۱۸_۱۹	الفرقان	۷۷	آیات ۶۸، ۶۹ اور ۷۰ مدنی ہیں۔
۴۳	۳۵ ۲۲	فاطر	۴۵	
۴۴	۱۹ ۱۶	مریم	۹۸	آیات ۵۸ اور ۷۱ مدینہ میں نازل ہوئیں۔
۴۵	۲۰ ۱۶	طٰہٰ	۱۳۵	آیات ۱۳۰ اور ۱۳۱ مدینہ میں نازل ہوئیں
۴۶	۵۶ ۲۷	الواقعة	۹۶	آیات ۸۱ اور ۸۲ مدنی ہیں۔
۴۷	۲۶ ۱۹	الشّعرآء	۲۲۷	آیت ۱۹۷ اور آیات ۲۲۴ تا آخر آیت ۲۲۷ مدینہ میں نازل ہوئیں۔
۴۸	۲۷ ۱۹_۲۰	النمل	۹۳	
۴۹	۲۸ ۲۰	القصص	۸۸	(۱) آیات ۵۲ تا ۵۵ مدنی ہیں۔ (۲) آیت ۸۵ فبا الجحفة اثناء الهجرة.
۵۰	۱۷ ۱۵	الاسراء / بنی اسرائیل	۱۱۱	آیات ۲۶، ۳۲، ۳۳، ۵۷ اور آیات ۷۳ سے ۸۰ تک مدینہ میں نازل ہوئیں۔
۵۱	۱۰ ۱۱	یونس	۱۰۹	آیات ۴۰، ۹۴، ۹۵ اور ۹۶ مدنی ہیں۔
۵۲	۱۱ ۱۱_۱۲	هود	۱۲۳	آیات ۱۲، ۱۷ اور ۱۱۴ مدنی ہیں۔
۵۳	۱۲ ۱۲_۱۳	یوسف	۱۱۱	آیات ۱، ۲، ۳، ۷ مدینہ میں نازل ہوئیں۔
۵۴	۱۵ ۱۳_۱۴	الحجر	۹۹	آیت ۸۷ مدنی ہے۔
۵۵	۶ ۷_۸	الانعام	۱۶۵	آیات ۲۰، ۲۳، ۹۱، ۹۳، ۱۱۴، ۱۴۱، ۱۵۱، ۱۵۲ اور ۱۵۳ مدینہ میں نازل ہوئیں۔
۵۶	۳۷ ۲۳	الصّافّات	۱۸۲	

Marfat.com

۵۷	۳۱ ۲۱	لقمان	۳۴	آیات ۲۷، ۲۸ اور ۲۹ مدنی ہیں۔
۵۸	۳۴ ۲۲	سبا	۵۴	آیت ۶ مدنی ہے۔
۵۹	۳۹ ۲۴_۲۳	الزّمر	۷۵	آیات ۵۲، ۵۳ اور ۵۴ مدینہ میں نازل ہوئیں۔
۶۰	۴۰ ۲۴	غافر/ المؤمن	۸۵	آیات ۵۶ اور ۵۷ مدنی ہیں۔
۶۱	۴۱ ۲۵_۲۴	فصّلت/ حٰمٓ السجدہ	۵۴	
۶۲	۴۲ ۲۵	الشّوریٰ	۵۳	آیات ۲۳، ۲۴، ۲۵ اور ۲۷ مدنی ہیں۔
۶۳	۴۳ ۲۵	الزّخرف	۸۹	آیت ۵۴ مدنی ہے۔
۶۴	۴۴ ۲۵	الدُّخّان	۵۹	
۶۵	۴۵ ۲۵	الجاثیة	۳۷	آیت ۱۴ مدنی ہے۔
۶۶	۴۶ ۲۶	الاحقاف	۳۵	آیات ۱۰، ۱۵ اور ۳۵ مدینہ میں نازل ہوئیں۔
۶۷	۵۱ ۲۷_۲۶	الذّاریات	۶۰	
۶۸	۸۸ ۳۰	الغاشیة	۲۶	
۶۹	۱۸ ۱۶_۱۵	الکھف	۱۱۰	آیت ۲۸ اور آیات ۸۳ تا ۱۰۱ مدینہ میں نازل ہوئیں۔
۷۰	۱۶ ۱۴	النّحل	۱۲۸	آخری ۳ آیات (۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸) مدینہ میں نازل ہوئیں۔
۷۱	۷۱ ۲۹	نوح	۲۸	

Marfat.com

۷۲	۱۴ ۱۳	ابراهیم	۵۲	آیات ۲۸ اور ۲۹ مدینہ میں نازل ہوئیں۔
۷۳	۲۱ ۱۷	الانبیآء	۱۱۲	
۷۴	۲۳ ۱۸	المؤمنون	۱۱۸	
۷۵	۳۲ ۲۱	السّجدہ	۳۰	آیت ۱۶ سے ۲۰ تک مدینہ میں نازل ہوئیں۔
۷۶	۵۲ ۲۷	الطّور	۴۹	
۷۷	۶۷ ۲۹	الملک	۳۰	
۷۸	۶۹ ۲۹	الحاقّة	۵۲	
۷۹	۷۰ ۲۷	المعارج	۴۴	
۸۰	۷۸ ۳۰	النّباء	۴۰	
۸۱	۷۹ ۳۰	النّازعات	۴۶	
۸۲	۸۲ ۳۰	الانفطار	۱۹	
۸۳	۸۴ ۳۰	الانشقاق	۲۵	
۸۴	۳۰ ۲۱	الرّوم	۶۰	آیت ۱۷ مدنی ہے۔
۸۵	۲۹ ۲۰_۲۱	العنکبوت	۶۹	آیات ۱ تا ۱۱ مدنی ہیں۔
۸۶	۸۳ ۳۰	المطففین	۳۶	یہ مکہ المکرّمہ میں نازل ہونے والی آخری سورت ہے۔

Marfat.com

مدنی سورتیں

ترتیب نزول القرآن	سورہ نمبر درقرآن پارہ نمبر	اسم سورہ	تعداد آیات وسورہ	کیفیت
۸۷	۲ ۱_۲_۳	البقرة	۵ ۲۸۶	آیت ۲۸۱ حجۃ الوداع کے موقع پر نازل ہوئی اور سورۃ البقرۃ مدینہ میں نازل ہونے والی پہلی سورت ہے۔
۸۸	۸ ۹_۱۰	الانفال	۷۵	آیات ۳۰ تا ۳۶ مکۃ المکرمہ میں نازل ہوئیں۔
۸۹	۳ ۳_۴	آلِ عمران	۲۰۰	
۹۰	۳۳ ۲۱_۲۲	الأحزاب	۷۳	
۹۱	۶۰ ۲۸	الممتحنة	۱۳	
۹۲	۴ ۴،۵،۶	النّساء	۱۷۶	
۹۳	۹۹ ۳۰	الزّلزلة/ الزّلزال	۸	
۹۴	۵۷ ۲۷	الحدید	۲۹	
۹۵	۴۷ ۲۶	محمّد	۳۸	آیت ۱۳ ہجرت کے راستہ میں نازل ہوئی۔ مکہ سے مدینہ آتے ہوئے۔
۹۶	۱۳ ۱۳	الرّعد	۴۳	
۹۷	۵۵ ۲۷	الرّحمن	۷۸	
۹۸	۷۶ ۲۹	الانسان/ الدّھر	۳۱	

Marfat.com

۹۹	۶۵ ۲۸	الطّلاق	۱۲	
۱۰۰	۹۸ ۳۰	البیّنة	۸	
۱۰۱	۵۹ ۲۸	الحشر	۲۴	
۱۰۲	۲۴ ۱۸	النّور	۶۴	
۱۰۳	۲۲ ۱۷	الحجّ	۷۸	آیت ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵ مکہ و مدینہ کے درمیان نازل ہوئیں اور آیت ۱ اور ۲ غزوہ بنی مصطلق کے دوران نازل ہوئیں۔ (مظہری ۸/۱۴)
۱۰۴	۶۳ ۲۸	المنافقون	۱۱	
۱۰۵	۵۸ ۲۸	المجادلة	۲۲	
۱۰۶	۴۹ ۲۶	الحجرات	۱۸	
۱۰۷	۶۶ ۲۸	التّحریم	۱۲	
۱۰۸	۶۴ ۲۸	التّغابن	۱۸	
۱۰۹	۶۱ ۲۸	الصّف	۱۴	
۱۱۰	۶۲ ۲۸	الجمعة	۱۱	
۱۱۱	۴۸ ۲۶	الفتح	۲۹	

Marfat.com

۱۱۲	۵ ۶_۷	المائدة	۱۲۰	آیت نمبر۳ عرفات میں حجۃ الوداع کے موقع پر نازل ہوئی۔
۱۱۳	۹ ۱۰_۱۱	التوبة	۱۲۹	آخری ۲ آیتیں(۱۲۸ اور ۱۲۹) مکہ میں نازل ہوئیں۔
۱۱۴	۱۱۰ ۳۰	النّصر	۳	یہ سورت منیٰ میں ایام تشریق کے درمیان والے دن حجۃ الوداع کے دوران نازل ہوئی اور یہ آخری سورت ہے جو نازل ہوئی۔

مکی سورتیں	۸۶	آیات ۴۶۱۳
مدنی سورتیں	۲۸	آیت ۱۶۲۳
کل تعداد	۱۱۴	آیات ۶۲۳۶

حوالہ جات:

(۱) القرآن الکریم۔ طبع بتصریح مراقبته البحوث الاسلامية ،ادارة المصاحف ادارة البحوث و التاليف و الترجمة Al-Azhar Amic Research Academy Permission No.101 dated 20-5-2001 اندلسیه للطبع دارلنشر،قاهره ۔ (اس نسخہ کو ۱۱ شیوخ کی تصدیق حاصل ہے)

(۲) جبرئیل علیہ السلام ہر سال رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مرتبہ پورے قرآن کا دور بترتیب نزول قرآن کے مطابق کیا کرتے تھے۔ اور جس سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے تشریف لے گئے اس سال کے رمضان میں انہوں نے دو مرتبہ دور کیا۔ (حوالہ مظاہر حق۔جلد۲ صفحہ ۴۶۰۔۴۶۱)

Marfat.com

ان مکی سورتوں کی تفصیل جن میں کوئی بھی اسم اللہ عزوجل اوّل بار نازل ہوا اور پھر بعد میں نازل ہونے والی سورتوں میں بھی آیا۔ ان سورتوں میں اسماء کو بہ ترتیبِ آیات (In Serial Order) رکھا گیا ہے تا کہ یہ معلوم ہو سکے کہ اس خاص سورت میں بھی پہلے کونسا اسم آیا اور اس کے بعد کونسا اسم نازل ہوا۔ ہر سورت کیساتھ ہم نے اس کا ترتیب وار نمبر اور پارہ نمبر بھی دیا ہے تا کہ قاری کو اس کی تلاش کرنے میں آسانی ہو۔

اسم سورت و نمبر سورت مع پارہ	نمبر شمار در سورت	اسم اللہ عزوجل	آیت نمبر جس میں یہ اسم اول بار نازل ہوا	کل تعداد اسم اللہ عزوجل جو قرآن کریم میں نازل ہوا	ترتیب نزول سورت
(۱) اَلْعَلَقُ سورۃ ۹۶ پارہ ۳۰	۱	اَلْاَکْرَمُ عزوجل	۳	۱	۱
(۲) اَلْمُدَّثِّر / سورۃ ۷۴ پارہ ۲۹	۱	اَھْلُ التَّقْویٰ عزوجل	۵۶	۱	۴
	۲	اَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ عزوجل	۵۶	۱	
(۳) اَلْفَاتِحۃ / ۱۔ پارہ ۱	۱	اَللّٰہُ عزوجل	۱	۲۶۹۹	۵
	۲	اَلرَّحْمٰنُ عزوجل	۱	۱۱۳ + ۵۳ = ۱۷۰	
	۳	اَلرَّحِیْمُ عزوجل	۱	۱۱۴ + ۱۱۳ = ۲۲۷	
	۴	اَلرَّبُّ عزوجل	۲	۹۶۲	
	۵	مَالِکُ یَوْمِ الدِّیْنِ عزوجل	۴	۱	

سورۃ فاتحہ کی تعداد آیات کے متعلق اختلاف ہے۔ حرم شریف میں جو نسخہ رسمِ عثمانی کے مطابق ہے اس میں ”بسم اللہ الرحمٰن الرحیم“ کو آیت نمبر ایک دیا گیا ہے جبکہ پاکستان و

Marfat.com

ہندوستان میں شائع ہونے والے قرآن پاک میں ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کو کوئی نمبر نہیں دیا گیا بلکہ سورۃ فاتحہ کی آخری آیت کو دو آیات میں تقسیم کر کے صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ کو آیت نمبر ۶ اور غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْن کو آیت نمبر ۷ دیا گیا ہے اور یوں یہ سورت بغیر ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کو کوئی نمبر دیئے، سورۃ الحجر ۱۵ آیت ۸۷ کے مطابق سورہ سبع مثانی ہو جاتی ہے جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے :

﴿ وَلَقَدْ اٰتَیْنٰکَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ ۝ ﴾

''تحقیق ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سات بار بار دہرائی جانے والی آیات دی ہیں اور قرآن عظیم عطا کیا ہے۔''

اس پر تمام اہلِ اسلام کا اتفاق ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قرآن میں سورۃ نمل ۲۷ کا جز ہے (آیت ۳۰) اور اس پر بھی اتفاق ہے کہ سوائے سورہ توبہ کے ہر سورت کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھی جاتی ہے۔ البتہ اس میں آئمہ مجتہدین کا اختلاف ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سورہ فاتحہ کا یا تمام سورتوں کا جز ہے کہ نہیں؟ امام ابوحنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بجز سورہ نمل کے اور کسی سورت کا جز نہیں بلکہ ایک مستقل آیت ہے جو ہر سورت کے شروع میں دو سورتوں کے درمیان فصل اور امتیاز ظاہر کرنے کے لئے نازل ہوئی۔[1] واللہ اعلم

اس کی بنیاد غالباً ابوداؤد کی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ذیل کی حدیث ہے:

عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال ، کان النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم لا یعرف فصل السورة حتی تنزل علیه بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم و هذا لفظ ابن السرح .[2]

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سورت کا دوسری سورت سے جدا ہونا نہیں سمجھتے تھے یہاں تک

---

[1] معارف القرآن، مفتی محمد شفیعؒ، جلد اول صفحہ ۷۳۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے ابن کثیر جلد اول صفحہ ۱۱۶، تفسیر مظہری، جلد اول صفحہ ۲۲۔۲۳

[2] ابوداؤد الصلاۃ۔ باب مَنْ جَهَرَ بِهَا: ۷۸۸

Marfat.com

کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' نازل ہوئی۔ اس حدیث کے الفاظ ابن سرح کے ہیں۔'' (یکِ از ۳ راوی)

یہ حدیث وضاحت کے ساتھ ثابت کرتی ہے کہ ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' قرآن کریم کی ایک آیت ہے جو دو سورتوں کے درمیان فرق و امتیاز کو ظاہر کرنے کے لئے نازل فرمائی گئی جیسا کہ حنفیہ کا مسلک ہے۔[1]

اس لئے ہم نے اللہ عزوجل، الرّحمٰن عزوجل اور الرّحیم عزوجل کی تعداد میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں شامل تینوں اسماء بھی شامل کئے ہیں۔ مگر اس کی وضاحت کر دی ہے تا کہ قاری کو دونوں تعداد کا علم ہو جائے۔

اسم، سورت نمبر مع پارہ	نمبر شمار در سورت	اسم اللہ عزوجل	آیت نمبر جس میں یہ اسم اول نازل ہوا	کل تعداد اسم اللہ جو قرآن میں نازل ہوا	ترتیب نزول سورت
(۴) الاعلیٰ سورۃ ۸۷، پارہ ۳۰	۱	اَلْاَعْلٰی عزوجل	۲	۱	۸
(۵) الاخلاص سورۃ ۱۱۲، پارہ ۳۰	۱ ۲	اَلْاَحَدُ عزوجل اَلصَّمَدُ عزوجل	۲ ۳	۱ ۱	۲۲
(۶) النجم سورۃ ۵۳، پارہ ۲۷	۱	وَاسِعُ الْمَغْفِرَۃ عزوجل	۳۲	۱	۲۳
(۷) البروج سورۃ ۸۵، پارہ ۳۰	۱	شَدِیْدُ الْبَطْشِ عزوجل	۱۲	۱	۲۷
(۸) المرسلات سورۃ ۷۷، پارہ ۲۹	۱	نِعْمَ الْقَادِرُ عزوجل	۲۳	۱	۳۳
(۹) قٓ سورۃ ۵۰، پارہ ۲۶	۱	اَلْاَقْرَبُ عزوجل	۱۶	۲	۳۴

[1] مظاہرِ حق جدید، مولانا عبداللہ جاوید غازی پوری، جلد دوم۔ صفحہ ۴۵۶۔

Marfat.com

(۱۰) القمر (اقتربت)	۱	اَلْمَلِیْکُ عزوجل	۵۵	۱	۳۷
سورۃ ۵۴، پارہ ۲۷	۲	اَلْمُقْتَدِرُ عزوجل	۵۵	۱	
(۱۱) الاعراف	۱	اَلْبَادِیُ عزوجل	۲۹	۱۰	۳۹
سورۃ ۷ پارہ ۸۔۹	۲	خَیْرُ الْحَاکِمِیْنَ ع ج	۸۷	۳	
	۳	خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ عزوجل	۸۹	۱	
	۴	اَلْوَاجِدُ عزوجل	۱۰۲	۵	
	۵	اَلْمُبَارِکُ عزوجل	۱۳۷	۷	
	۶	اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ ع ج	۱۵۱	۴	
	۷	خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ عزوجل	۱۵۵	۱	
	۸	اَلْمُهْلِکُ عزوجل	۱۶۴	۳۷	
	۹	اَلْمُعَذِّبُ عزوجل	۱۶۴	۳۵	
(۱۲) فاطر	۱	اَلشَّکُوْرُ عزوجل	۳۰	۱	۴۳
سورہ ۳۵، پارہ ۲۲	۲	اَلْعَالِمُ عزوجل	۳۸	۵	۱۳۰
(۱۳) مریم	۱	اَلْحَنَّانُ عزوجل	۱۳	۱	۴۴
سورۃ ۱۹، پارہ ۱۶	۲	اَلْکَائِنُ عزوجل	۳۵	۱	
	۳	اَلْحَفِیُّ عزوجل	۴۷	۱	
(۱۴) طٰہٰ	۱	اَلْمُعْطِی عزوجل	۵۰	۳	۴۵
سورۃ ۲۰، پارہ ۱۶	۲	اَلْغَفَّارُ عزوجل	۸۲	۵	
	۳	اَلْمَلِکُ عزوجل	۱۱۴	۵	
(۱۵) الواقعة	۱	اَلزَّارِعُ عزوجل	۶۴	۱	۴۶
سورۃ ۵۶، پارہ ۲۷	۲	اَلْمُنْشِیءُ عزوجل	۷۲	۱	
(۱۶) النمل	۱	اَلْکَرِیْمُ عزوجل	۴۰	۲	۴۸
سورۃ ۲۷ پارہ ۱۹۔۲۰	۲	کَاشِفُ الْکَرْبِ ع ج	۶۲	۱	
	۳	اَلصَّانِعُ عزوجل	۸۸	۱	

Marfat.com

(۱۷) القصص سورۃ ۲۸، پارہ ۲۰	۱	اَلشَّدِیْدُ عزوجل	۳۵	۳	۴۹
(۱۸) بنی اسرائیل سورۃ ۱۷، پارہ ۱۴	۱	ذُوالْعَرْشِ عزوجل	۴۲	۴	۵۰
(۱۹) یونس سورۃ ۱۰، پارہ ۱۱	۱	اَلْمُدَبِّرُ عزوجل	۳	۴	۵۱
	۲	اَلْمُعِیْدُ عزوجل	۴	۳	
	۳	اَلْمُقَدِّرُ عزوجل	۵	۱۱	
	۴	اَلْمَلِکُ عزوجل	۳۱	۱	
	۵	اَلْمُتَفَضِّلُ عزوجل	۶۰	۱	
	۶	اَلْوَدُوْدُ عزوجل	۹۰	۲	
(۲۰) ھود سورۃ ۱۱، پارہ ۱۱۔۱۲	۱	اَحْکَمُ الْحَاکِمِیْنَ ع ج	۴۵	۲	۵۲
	۲	اَلْاَلِیْمُ الْاَخْذِ عزوجل	۵۶	۴۶	
	۳	اَلْحَفِیْظُ عزوجل	۵۷	۳	
	۴	اَلْمُجِیْبُ عزوجل	۶۱	۴	
	۵	اَلْمَجِیْدُ عزوجل	۷۳	۲	
	۶	اَلْوَدُوْدُ عزوجل	۹۰	۲	
	۷	اَلْفَعَّالُ عزوجل	۱۰۷	۲	
	۸	فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ع ج			
	۹	الوفی عزوجل	۱۰۹	۸+۱	
(۲۱) یوسف سورۃ ۱۲، پارہ ۱۳	۱	اَلْمُسْتَعَانُ عزوجل	۱۸	۲	۵۳
	۲	اَلْغَالِبُ عَلٰی اَمْرِہٖ ع ج	۲۱	۱	
	۳	اَلْقَھَّارُ عزوجل	۳۹	۶	
	۴	خَیْرُ الْحَافِظِیْنَ ع ج	۶۴	۱	

Marfat.com

(۲۲) الحجر	۱	اَلْحَافِظُ عزوجل	۹	۲	۵۴
سورۃ ۱۵، پارہ ۱۴	۲	اَلْوَارِثُ عزوجل	۲۳	۲	
	۳	اَلْخَلَّاقُ عزوجل	۸۶	۲	
(۲۳) الانعام	۱	اَلْمُنِيْرُ عزوجل	۱	۱	۵۵
سورۃ ۶، پارہ ۷۔۸	۲	اَلْفَاطِرُ عزوجل	۱۴	۸	
	۳	فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ع ج	۱۴	۶	
	۴	اَلْمُطْعِمُ عزوجل	۱۴	۳	
	۵	اَلْكَاشِفُ عزوجل	۱۷	۱۱	
	۶	اَلْقَاهِرُ عزوجل	۱۸	۲	
	۷	اَلْفَاتِنُ عزوجل	۵۳	۹	
	۸	خَيْرُ الْفَاصِلِيْنَ عزوجل	۵۷	۱	
	۹	اَلْحَقُّ عزوجل	۶۲	۱۸	
	۱۰	اَسْرَعُ الْحَاسِبِيْنَ ع ج	۶۲	۲	
	۱۱	اَلْقَادِرُ عزوجل	۶۵	۱۱	
	۱۲	عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ع ج	۷۳	۱۰	
	۱۳	فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ع ج	۹۵	۱	
	۱۴	مُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ ع ج	۹۵	۱	
	۱۵	مُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ع ج	۹۵	۱	
	۱۶	فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ع ج	۹۶	۱	
	۱۷	جَاعِلُ الَّيْلَ سَكَنًا ع ج	۹۶	۱	
	۱۸	اَلْخَالِقُ عزوجل	۱۰۲	۹ +۱۵۱	
	۱۹	اَللَّطِيْفُ عزوجل	۱۰۳	۷	
	۲۰	مُقَلِّبُ الْقُلُوْبِ عزوجل	۱۱۰	۳	
	۲۱	اَلْحَكَمُ عزوجل	۱۱۴	۱	

Marfat.com

	۲۲	اَلْعَادِلُ عزوجل	۱۱۵	۱	
	۲۳	اَلْعَدَلُ عزوجل	۱۱۵		
	۲۴	اَلذَّارِی عزوجل	۱۳۶	۶	
	۲۵	اَلصَّادِقُ عزوجل	۱۴۶	۱	
	۲۶	ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٌ ع ج	۱۴۷	۳	
	۲۷	رَبُّ كُلِّ شَیْءٍ (وَّمَلِيْكُهٗ) ع ج	۱۶۴	۱	
	۲۸	سَرِيْعُ الْعِقَابِ عزوجل	۱۶۵	۲	
(۲۴) السباء سورۃ ۳۴، پارہ ۲۲	۱	اَلْفَتَّاحُ عزوجل	۲۶	۱	۵۸
(۲۵) الزمر سورۃ ۳۹، پارہ ۲۴	۱	اَلْكَافِیُ عزوجل	۳۶	۱	۵۹
(۲۶) المؤمن (غافر) سورۃ ۴۰، پارہ ۲۴	۱	غَافِرُ عزوجل	۳	۱	۶۰
	۲	غَافِرُ الذَّنْبِ عزوجل		۱	
	۳	قَابِلُ عزوجل	۳	۱	
	۴	قَابِلُ التَّوْبِ عزوجل		۱	
	۵	ذُو الطَّوْلِ عزوجل	۳	۱	
	۶	اَلْوَاقِیُ عزوجل	۹		
	۷	اَلرَّفِيْعُ عزوجل		۱	
	۸	رَفِيْعُ الدَّرَجَاتِ ع ج	۱۵	۱	
(۲۷) فصّلت حٰمٓ السجدہ سورۃ ۴۱، پارہ ۲۴	۱	اَلْاَقْوٰی عزوجل	۱۵	۱	۶۱
(۲۸) الزّخرف سورۃ ۴۳، پارہ ۲۵	۱	اَلْمُبْرِمُ عزوجل	۷۹	۱	۶۳
(۲۹) الدُّخان سورۃ ۴۴، پارہ ۲۵	۱	اَلْمُنْذِرُ عزوجل	۳	۳	۶۴
	۲	اَلْكَرِيْمُ عزوجل	۴۹	۲	

Marfat.com

(۳۰) الذّاریات	۱	اَلْمُوْسِعُ عزوجل	۴۷	۱	۶۷
سورۃ ۵۱،	۲	نِعْمَ الْمَاهِدُوْنَ عزوجل	۴۸	۱	
پارہ ۲۶۔۲۷	۳	اَلْمَعْبُوْدُ عزوجل	۵۶	۱	
	۴	اَلرَّزَّاقُ عزوجل	۵۸	۱	
	۵	ذُوالْقُوَّةِ عزوجل	۵۸	۱	
	۶	اَلْمَتِیْنُ عزوجل	۵۸	۱	
(۳۱) الکھف	۱	مُنَزِّلُ الْکِتَابِ ع ج	۱	۱	۶۹
سورۃ ۱۸،	۲	اَلرَّاشِدُ عزوجل	۱۰	۱	
پارہ ۱۵۔۱۶	۳	اَلْمُرْشِدُ عزوجل	۱۷	۱	
	۴	اَلْمَوْئِلُ عزوجل	۱۸	۱	
	۵	اَلْمُقْتَدِرُ عزوجل	۴۵	۴	
	۶	اَلْمُحْصِیْ ءُ عزوجل	۴۹	۶	
(۳۲) النحل	۱	اَلْکَفِیْلُ عزوجل	۹۱	۱	۷۰
سورۃ ۱۶، پارہ ۱۴	۲	اَلْمُبْقِیْ عزوجل	۹۶	۱	
(۳۳) ابراھیم	۱	اَلْمَنَّانُ عزوجل	۱۱	۱۱	۷۲
سورۃ ۱۴، پارہ ۱۳					
(۳۴) الانبیاء	۱	الرَّاتِقُ عزوجل	۳۰	۱	۷۳
سورۃ ۲۱، پارہ ۱۷	۲	اَلْفَاتِقُ عزوجل	۳۰	۱	
	۳	اَلْحَسِیْبُ عزوجل	۴۷	۱	
	۴	اَلْفَاعِلُ عزوجل	۷۹	۱۲	
	۵	کَاشِفُ الضُّرِّ ع ج	۸۴	۲	
	۶	خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ ع ج	۸۹	۱	
	۷	اَلْکَاتِبُ عزوجل	۹	۲۱	

Marfat.com

(۳۵) المؤمنون سورۃ ۲۳، پارہ ۱۸	۱	اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ع ج	۱۴	۲	۷۴
	۲	خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ع ج	۲۹	۱	
	۳	رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ ع ج	۸۷	۱	
	۴	خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ ع ج	۱۰۹	۲	
	۵	رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ع ج	۱۱۶	۱	
(۳۶) السّجدة سورۃ ۳۲، پارہ ۲۱	۱	اَلْمُنْتَقِمُ عزوجل	۲۲	۳	۷۵
(۳۷) الطّور سورۃ ۵۲، پارہ ۲۷	۱	اَلْبَرُّ عزوجل	۲۸	۱	۷۶
(۳۸) المعارج سورۃ ۷۰، پارہ ۲۹	۱	ذُوالْمَعَارِجِ عزوجل	۳	۱	۷۹
(۳۹) الروم سورۃ ۳۰، پارہ ۲۱	۱	اَلْمُحْيِي عزوجل	۵۰	۲	۸۴
(۴۰) العنکبوت سورۃ ۲۹، پارہ ۲۰	۱	اَلْمُبْدِئُ عزوجل	۱۹	۲	۸۵
	۲	اَلْمُنَزِّلُ عزوجل	۳۴	۲ + ۱۱۲	

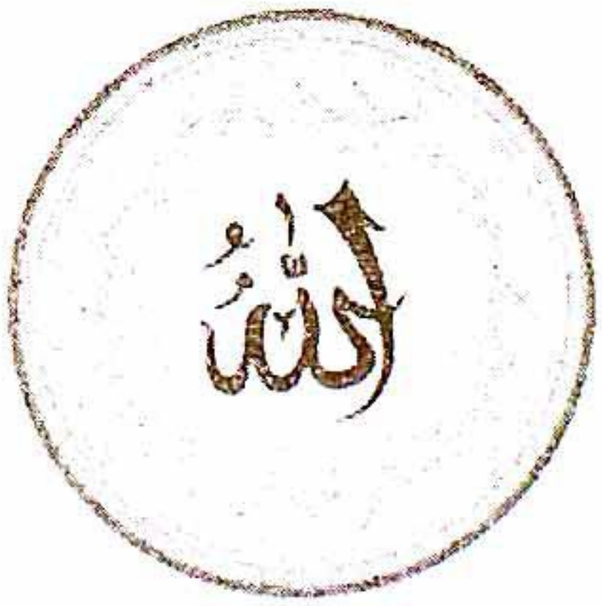

Marfat.com

مدنی سورتیں

مدنی سورتوں کی تفصیل جن میں کوئی بھی اسم اللہ عزوجل اول بار نازل ہوا اور پھر بعد میں نازل ہونے والی سورتوں میں بھی آیا۔ ان سورتوں میں بھی اسماء اللہ عزوجل کو بہ ترتیبِ آیات لکھا گیا تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ اس خاص سورت میں بھی کونسا اسم پہلے آیا اور اس کے بعد کونسا اسم نازل ہوا۔

اسم سورت و نمبر سورت مع پارہ	نمبر شمار در سورت	اسم اللہ عزوجل	آیت نمبر جس میں یہ اسم اول بار نازل ہوا	کل تعداد اسماء اللہ عزوجل بطور اسم و فعل	ترتیب نزول
(۱) البقرہ	۱	اَلرَّازِقُ عزوجل	۳	۵۰	۸۷
سورۃ ۲، پارہ ۱، ۲، ۳	۲	اَلْمُحِیْطُ عزوجل	۱۹	۸	
	۳	اَلْقَدِیْرُ عزوجل	۲۰	۴۵	
	۴	اَلْمُضِلُّ عزوجل	۲۴	۳۱	
	۵	اَلْحَیُّ عزوجل	۲۶	۲	
	۶	اَلْمُمِیْتُ عزوجل	۲۸	۲۰	
	۷	اَلْعَلِیْمُ عزوجل	۳۲	۱۵۳	
	۸	اَلْحَکِیْمُ عزوجل	۳۲	۹۱	
	۹	اَلتَّوَّابُ عزوجل	۳۷	۱۱	
	۱۰	اَلْمُنْعِمُ عزوجل	۴۰	۱۶	
	۱۱	اَلْمُفَضِّلُ عزوجل	۴۷	۱۶	
	۱۲	اَلْبَارِئُ عزوجل	۵۴	۳	
	۱۳	اَلْبَاعِثُ عزوجل	۵۶	۲۸	
	۱۴	اَلْمُخْرِجُ عزوجل	۷۲	۴۵	
	۱۵	اَلْفَاتِحُ عزوجل	۷۶	۹	
	۱۶	عَدُوُّ الْکَافِرِیْنَ ع ج	۹۸	۱	
	۱۷	ذُوالْفَضْلِ عزوجل	۱۰۵	۱۳	
	۱۸	اَلنَّصِیْرُ عزوجل	۱۰۷	۹	
	۱۹	اَلْبَصِیْرُ عزوجل	۱۱۰	۴۲	
	۲۰	اَلْحَاکِمُ عزوجل	۱۱۳	۱۷	

Marfat.com

	۲۱	اَلْوَاسِعُ عزوجل	۱۱۵	۱۲	
	۲۲	اَلْبَدِیْعُ عزوجل	۱۱۷	۲۰	
	۲۳	اَلْقَاضِیُ عزوجل	۱۱۷	۲	
	۲۴	اَلسَّمِیْعُ عزوجل	۱۲۷	۴۵	
	۲۵	اَلْعَزِیْزُ عزوجل	۱۲۹	۸۸	
	۲۶	اَلْاِلٰـهُ عزوجل	۱۳۳	۳۳	
	۲۷	اَلْوَاحِدُ عزوجل	۱۳۳	۲۲	
	۲۸	اَلْاَعْلَمُ عزوجل	۱۴۰	۴۸	
	۲۹	اَلرَّءُوْفُ عزوجل	۱۴۳	۱۰	
	۳۰	اَلْبَالِیُ عزوجل	۱۵۵	۱۷	
	۳۱	اَلشَّاکِرُ عزوجل	۱۵۸	۲	
	۳۲	اَلْغَفُوْرُ عزوجل	۱۷۳	۹۱	
	۳۳	اَلْمُرِیْدُ عزوجل	۱۸۵	۳۸	
	۳۴	اَلْقَرِیْبُ عزوجل	۱۸۶	۳	
	۳۵	اَلْمُجِیْبُ عزوجل	۱۸۶	۴	
	۳۶	اَلشَّدِیْدُ عزوجل	۱۹۶	۳	
	۳۷	شَدِیْدُ الْعِقَابِ ع ج	۱۹۶	۱۵	
	۳۸	اَلسَّرِیْعُ عزوجل	۲۰۲	۸	
	۳۹	سَرِیْعُ الْحِسَابِ ع ج	۲۰۲		
	۴۰	اَلْمُجِیْبُ عزوجل	۲۲۲	۱۹	
	۴۱	اَلْحَلِیْمُ عزوجل	۲۲۵	۱۱	
	۴۲	اَلْخَبِیْرُ عزوجل	۲۳۴	۴۵	
	۴۳	اَلْقَابِضُ عزوجل	۲۴۵	۲	
	۴۴	اَلْبَاسِطُ عزوجل	۲۴۵	۱۲	

Marfat.com

	۴۵	اَلْمُبْتَلِیُ عزوجل	۲۴۹	۲		
	۴۶	لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ ع ج	۲۵۵	۳۵		
	۴۷	اَلْحَیُّ عزوجل	۲۵۵	۵		
	۴۸	اَلْقَیُّوْمُ عزوجل	۲۵۵	۳		
	۴۹	اَلْعَلِیُّ عزوجل	۲۵۵	۸		
	۵۰	اَلْعَظِیْمُ عزوجل	۲۵۵	۶		
	۵۱	اَلْوَلِیُّ عزوجل	۲۵۷	۲۶		
	۵۲	اَلْغَنِیُّ عزوجل	۲۶۷	۱۸		
	۵۳	اَلْحَمِیْدُ عزوجل	۲۶۷	۱۷		
(۲) الانفال	۱	اَلْمُبْلِیُ عزوجل	۱۷	۱	۸۸	
سورۃ ۸، پارہ ۹۔۱۰	۲	نِعْمَ الْمَوْلیٰ عزوجل	۴۰	۲		
	۳	نِعْمَ النَّصِیْرُ عزوجل	۴۰	۲		
	۴	اَلْقَوِیُّ عزوجل	۵۲	۹		
(۳) آل عمران	۱	ذُوالْاِنْتِقَامِ عزوجل	۴	۴	۸۹	
سورۃ ۳، پارہ ۳۔۴	۲	اَلْوَهَّابُ عزوجل	۸	۳		
	۳	اَلْجَامِعُ عزوجل	۹	۲		
	۴	اَلنَّاصِرُ عزوجل	۱۴	۱۴		
	۵	اَلْقَائِمُ عزوجل	۱۸	۲		
	۶	اَلْقَیِّمُ عزوجل				
	۷	اَلْقَیَّامُ عزوجل				
	۸	اَلْمُقْسِطُ عزوجل	۱۸	۱		
	۹	مَالِکُ الْمُلْکِ ع ج	۲۶	۱		
	۱۰	اَلْمُعِزُّ عزوجل ؕ	۲۶	۱		
	۱۱	اَلْمُذِلُّ عزوجل	۲۶	۱		

Marfat.com

	۱۲	خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ ع ج	۵۴	۱	
	۱۳	اَلْمُتَوَفِّىْ عزوجل	۵۵	۱	
	۱۴	اَلرَّافِعُ عزوجل	۵۵	۱۷	
	۱۵	اَلْاَطْهَرُ عزوجل	۵۵	۱	
	۱۶	وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ع ج	۶۸	۱	
	۱۷	اَلشَّاهِدُ عزوجل	۸۱	۷	
	۱۸	اَلشَّهِيْدُ عزوجل	۹۸	۱۹	
	۱۹	اَلْمَوْلٰى عزوجل	۱۵۰	۱۰	
	۲۰	خَيْرُ النَّاصِرِيْنَ ع ج	۱۵۰	۱	
	۲۱	نِعْمَ الْوَكِيْلُ عزوجل	۱۷۳	۱	
	۲۲	اَلسَّامِعُ عزوجل	۱۸۱	۳	
	۲۳	اَلْمُسْتَجِيْبُ ع ج	۱۹۵	۹	
(۴) الاحزاب سورۃ ۳۳، پارہ ۲۱_۲۲	۱	اَلْمُصَلِّىْ عزوجل	۵۶	۱	۹۰
(۵) النساء سورۃ ۴، پارہ ۴_۵	۱	اَلرَّقِيْبُ عزوجل	۱	۳	۹۲
	۲	اَلْحَسِيْبُ عزوجل	۶	۳	
	۳	اَلْكَبِيْرُ عزوجل	۳۴	۶	
	۴	اَلْعَفُوُّ عزوجل	۴۳	۵	
	۵	اَلْمُقِيْتُ عزوجل	۸۵	۱	
	۶	اَلْوَكِيْلُ عزوجل	۱۳۲	۱۳	
	۷	اَلْبُرْهَان عزوجل	۱۷۴	۲	
(۶) الحدید سورۃ ۵۷، پارہ ۲۷	۱	اَلْاَوَّلُ عزوجل	۳	۱	۹۴
	۲	اَلْاٰخِرُ عزوجل	۳	۱	
	۳	اَلظَّاهِرُ عزوجل	۳	۱	
	۴	اَلْبَاطِنُ عزوجل	۳	۱	

Marfat.com

(۷) الرعد	۱	اَلْکَبِیْرُ عزوجل	۹	۴	۹۶
سورۃ ۱۳، پارہ ۱۳	۲	اَلْمُتَعَالُ عزوجل	۹	۱۵	
		اَلْمُتَعَالِیْ عزوجل			
	۳	وَالٍ عزوجل	۱۱	۱	
	۴	شَدِیْدُ الْمِحَالِ ع ج	۱۳	۱	
	۵	اَلْقَآئِمُ عَلٰی کُلِّ نَفْسٍ م بِمَا کَسَبَتْ ع ج	۳۳	۱	
(۸) الرَّحمٰن	۱	رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ ع ج	۱۷	۱	۹۷
سورۃ ۵۵، پارہ ۲۷	۲	رَبُّ الْمَغْرِبَیْنِ ع ج	۱۷	۱	
	۳	اَلْبَاقِیْ عزوجل	۲۷	۱	
	۴	ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ع ج	۲۷	۱	
	۵	اَلْجَلِیْلُ عزوجل	۲۷	۲	
(۹) الطلاق	۱	اَلْبَالِغُ اَمْرِہٖ ع ج	۳	۱	۹۹
سورۃ ۶۵، پارہ ۲۸					
(۱۰) الحشر	۱	اَلْمَلِکُ عزوجل	۲۳	۵	۱۰۱
سورۃ ۵۹، پارہ ۲۸	۲	اَلْقُدُّوْسُ عزوجل	۲۳	۲	
	۳	اَلسَّلَامُ عزوجل	۲۳	۱	
	۴	اَلْمُؤْمِنُ عزوجل	۲۳	۱	
	۵	اَلْمُھَیْمِنُ عزوجل	۲۳	۱	
	۶	اَلْعَزِیْزُ عزوجل	۲۳	۸۸	
	۷	اَلْجَبَّارُ عزوجل	۲۳	۱	
	۸	اَلْمُتَکَبِّرُ عزوجل	۲۳	۲	
	۹	اَلْخَالِقُ عزوجل	۲۴	۱۶۰	
	۱۰	اَلْبَارِیءُ عزوجل	۲۴	۴	
	۱۱	اَلْمُصَوِّرُ عزوجل	۲۴	۵	

Marfat.com

(۱۱) اَلنُّور	۱	اَلْمُبِیْنُ عزوجل	۲۵	۱	۱۰۲
سورۃ ۲۴، پارہ ۱۸	۲	اَلنُّوْرُ عزوجل	۳۵	۱	
	۳	نُوْرُ السَّمٰوٰتِ ع ج وَالْاَرْضِ عزوجل		۱	
(۱۲) الحج	۱	اَلدَّافِعُ عزوجل	۳۸	۱	۱۰۳
سورۃ ۲۲، پارہ ۱۷	۲	اَلْهَادِیُ عزوجل	۵۴	۷۶	
	۳	اَلْهَادِ عزوجل			
(۱۳) المجادلة	۱	اَلْغَالِبُ عزوجل	۲۱	۱	۱۰۵
سورۃ ۵۸، پارہ ۲۸					
(۱۴) الحجرات	۱	اَلْمُمْتَحِنُ عزوجل	۳	۱	۱۰۶
سورۃ ۴۹، پارہ ۲۶					
(۱۵) الصف	۱	مُتِمُّ نُوْرِهٖ عزوجل	۸	۱	۱۰۹
سورۃ ۶۱، پارہ ۲۸					
(۱۶) الفتح	۱	اَلضَّارُّ عزوجل	۱۱	۱	۱۱۱
سورۃ ۴۸، پارہ ۲۶	۲	اَلنَّافِعُ عزوجل	۱۱	۱	
(۱۷) المآئدة	۱	اَلرِّضَا عزوجل	۳	۹	۱۱۲
سورۃ ۵، پارہ ۶	۲	اَلسَّخَطُ عزوجل	۸۰	۱	
	۳	اَلْعَلَّامُ عزوجل	۱۰۹	۴	
	۴	عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ع ج			
	۵	خَیْرُ الرَّازِقِیْنَ ع ج	۱۱۴	۵	
	۶	اَلْمُغْنِی عزوجل	۱۳۰	۷	
(۱۸) التوبة	۱	مُخْزِی الْکَافِرِیْنَ ع ج	۲	۵	۱۱۳
سورۃ ۹، پارہ ۱۰، ۱۱	۲	رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ع ج	۱۲۹	۳	

Marfat.com

باب ہشتم

اسماء اللہ عزوجل۔ بہ ترتیب و بمطابق قرآن کریم

باب ہفتم میں ہم نے جو جدول پیش کیا تھا وہ نزول قرآن کریم کے مطابق تھا۔ اور اسی لئے اس جدول میں سورتوں کی ترتیب مختلف انداز میں پیش کی گئی اور ان کا وہ تسلسل قائم نہیں رہ سکا جس پر ان کو قرآن کریم میں ہم روزانہ دوران تلاوت دیکھتے ہیں لہٰذا عام قاری کو یہ پریشان (Confuse) کر سکتی ہے مگر ان معلومات میں علماء کرام، محققین، دانشور، اساتذہ اور طالب علم صاحبان کیلئے غور و فکر اور تحقیق کے لئے کافی مواد ہے۔

عام قاری ہمارے خیال میں اس میں دلچسپی رکھتا ہے کہ قرآن کریم کی جو موجودہ ترتیب ہے اس کے مطابق کس سورت میں پہلے کونسے اسماء اللہ عزوجل نازل ہوئے۔ اس لئے کہ وہ تلاوت موجودہ ترتیب کے حساب سے کرتا ہے شان نزول کے حساب سے نہیں کرتا۔ دیگر یہ کہ شان نزول کے حساب سے جو ترتیب بنتی ہے اس میں کسی ایک سورت کو تلاش کرنا کسی بھی قاری کے لئے مشکل ہوگا۔ وہ شاید یہ بھی چاہے گا کہ جب وہ کسی بھی سورت کی تلاوت شروع کرے تو اس کو معلوم ہو کہ سورت کی فلاں فلاں آیت میں اللہ عزوجل کا کونسا صفاتی اسم یا اسم فاعل پہلی مرتبہ نازل ہوا۔ اور اس سورت کی کونسی آیت میں اس کو پڑھا جا سکتا ہے۔ اسی لئے ہم نے اسماء کو نہ صرف آیت نمبر کے حساب سے لکھا ہے بلکہ ان کی ترتیب میں بھی تسلسل ہے۔ مثلاً اگر سورہ طٰہٰ ۲۰ میں ۳ اسماء "المعطی"، "الغفار" اور "الملک" آئے ہیں تو ہم نے ان کو اسی ترتیب سے لکھا ہے۔ پہلے "المعطی" آیت ۵۰ پھر "الغفار" آیت ۸۲ اور اس کے بعد "الملک" آیت ۱۱۴ کو لکھا ہے تا کہ ان کی ترتیب نزول بھی قائم رہے اور قاری کو ان کی تلاش بھی آسان ہو۔

Marfat.com

ہم نے یہ جدول اس لئے ترتیب دیا ہے تا کہ جہاں علماء کرام، محققین، دانشور، اساتذہ اور طالب علم کیلئے اپنی تسکین کا مواد گزشتہ ابواب میں ملے وہاں ایک عام قاری بھی اس کتاب سے آسان ترین انداز میں استفادہ حاصل کر سکے۔ اس کتاب کی ترتیب میں تحقیق کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہمارا خاص مقصد رہا ہے۔

ایسا جدول کسی بھی زبان کی کسی بھی کتاب میں جو اسماء اللہ عزوجل پر لکھی گئی ہیں ہمارے علم کے مطابق موجود نہیں ہے۔ یہ سعادت اللہ الکریم العلی الکبیر المتعال نے ہمیں عطا فرمائی۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰه ''اور مجھے توفیق نصیب ہونا تو محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہے۔'' (ھود ۱۱:۸۸)

اسم سورت، نمبر سورت بمع پارہ	نمبر شمار سورت	اسم اللہ عزوجل جو پہلی مرتبہ آیا	آیت نمبر	کل تعداد اسم اللہ عزوجل بطور اسم و فعل	ترتیب نزول
الفاتحة	۱	اَللّٰه عزوجل	۱	۲۶۹۹	۳
سورۃ ۱، پارہ ۱ مکی سورت	۲	اَلرَّحْمٰنُ عزوجل	۱	۵۷ + ۱۱۳ = ۱۷۰ لے	
	۳	اَلرَّحِيْمُ عزوجل	۱	۱۱۴ + ۱۱۳ = ۲۲۷	
	۴	اَلرَّبُّ عزوجل	۲	۹۶۲	
	۵	مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ عزوجل	۴	۱	

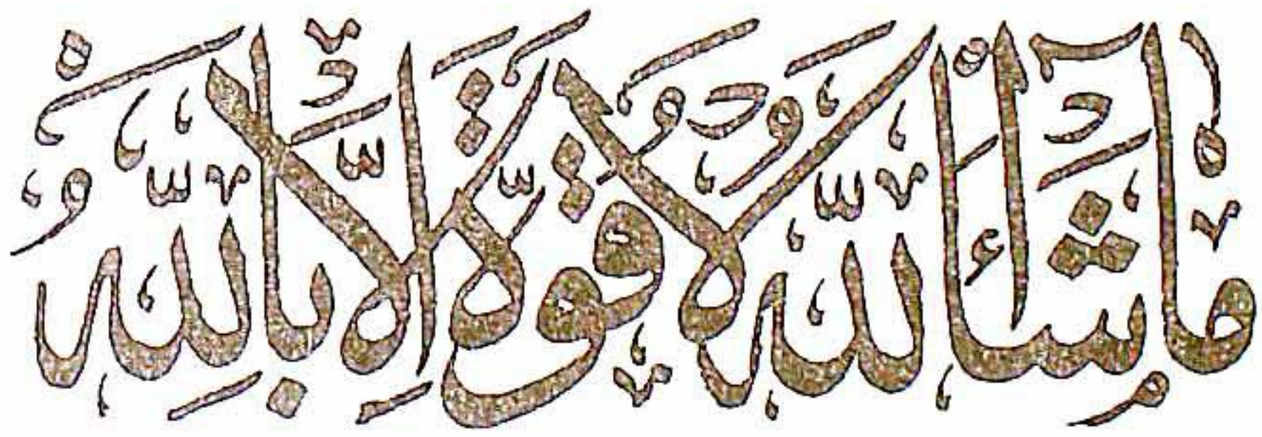

لے تفصیل کے لئے دیکھئے صفحہ ۱۷۱۔

Marfat.com

اسم سورت، نمبر سورت مع پارہ	نمبر شمار سورت	اسم اللہ عزوجل جو پہلی مرتبہ آیا	آیت نمبر	کل تعداد اسم اللہ عزوجل بطور اسم وفعل	ترتیب نزول
البقرۃ مدنی	۱/۶	اَلرَّزَّاقُ عزوجل	۳	۵۰	۴۲
سورۃ ۲	۲/۷	اَلْمُحِیْطُ عزوجل	۱۹	۸	
پارہ ۲-۳-۴	۳/۸	اَلْقَدِیْرُ عزوجل	۲۰	۴۵	
مدنی سورت	۴/۹	اَلْمُضِلُّ عزوجل	۲۴	۳۱	
		اَلْحَیُّ عزوجل	۲۶	۲	
	۵/۱۰	اَلْمُمِیْتُ عزوجل	۲۸	۲۰	
	۶/۱۱	اَلْعَلِیْمُ عزوجل	۳۲	۱۵۳	
	۷/۱۲	اَلْحَکِیْمُ عزوجل	۳۲	۹۳	
	۸/۱۳	اَلتَّوَّابُ عزوجل	۳۷	۱۱	
	۹/۱۴	اَلْمُنْعِمُ عزوجل	۴۰	۱۶	
	۱۰/۱۵	اَلْمُفَضِّلُ عزوجل	۴۷	۱۴	
	۱۱/۱۶	اَلْبَارِئُ عزوجل	۵۴	۳	
	۱۲/۱۷	اَلْبَاعِثُ عزوجل	۵۶	۲۸	
	۱۳/۱۸	اَلْمُخْرِجُ عزوجل	۷۲	۴۵	
	۱۴/۱۹	اَلْفَاتِحُ عزوجل	۷۶	۹	
	۱۵/۲۰	عَدُوُّ الْکَافِرِیْنَ ع	۹۸	۱	
	۱۶/۲۱	ذُوْ الْفَضْلِ عزوجل	۱۰۵	۱۳	
	۱۷/۲۲	اَلنَّصِیْرُ عزوجل	۱۰۷	۹	
	۱۸/۲۳	اَلْبَصِیْرُ عزوجل	۱۱۰	۴۲	
	۱۹/۲۴	اَلْحَاکِمُ عزوجل	۱۱۴	۱۷	
	۲۰/۲۵	اَلْوَاسِعُ عزوجل	۱۱۵	۱۲	
	۲۱/۲۶	اَلْبَدِیْعُ عزوجل	۱۱۷	۲	

Marfat.com

	۲۲/۲۷	اَلْقَاضِیُ عزوجل	۱۱۷	۲۰	
	۲۳/۲۸	اَلسَّمِیْعُ عزوجل	۱۲۷	۴۵	
	۲۴/۲۹	اَلْعَزِیْزُ عزوجل	۱۲۹	۸۸	
	۲۵/۳۰	اَلْاِلٰـهُ عزوجل	۱۳۳	۳۳	
	۲۶/۳۱	اَلْوَاحِدُ عزوجل	۱۳۳	۲۲	
	۲۷/۳۲	اَلْاَعْلَمُ عزوجل	۱۴۰	۴۸	
	۲۸/۳۳	اَلرَّءُوْفُ عزوجل	۱۴۳	۱۰	
	۲۹/۳۴	اَلْبَالِیْ عزوجل	۱۵۵	۱۷	
	۳۰/۳۵	اَلشَّاکِرُ عزوجل	۱۵۸	۲	
	۳۱/۳۶	اَلْغَفُوْرُ عزوجل	۱۷۳	۹۱	
	۳۲/۳۷	اَلْمُرِیْدُ عزوجل	۱۸۵	۳۸	
	۳۳/۳۸	اَلْقَرِیْبُ عزوجل	۱۸۶	۳	
	۳۴/۳۹	اَلْمُجِیْبُ عزوجل	۱۸۶	۴	
	۳۵/۴۰	اَلشَّدِیْدُ عزوجل	۱۹۶	۳	
	۳۶/۴۱	شَدِیْدُ الْعِقَابِ ع ج	۱۹۶	۱۵	
	۳۷/۴۲	اَلسَّرِیْعُ عزوجل	۲۰۲	۸	
	۳۸/۴۳	سَرِیْعُ الْحِسَابِ ع ج	۲۰۲		
	۳۹/۴۴	اَلْمُجِیْبُ عزوجل	۲۲۲	۱۹	
	۴۰/۴۵	اَلْحَلِیْمُ عزوجل	۲۲۵	۱۱	
	۴۱/۴۶	اَلْخَبِیْرُ عزوجل	۲۳۴	۴۵	
	۴۲/۴۷	اَلْقَابِضُ عزوجل	۲۴۵	۲	
	۴۳/۴۸	اَلْبَاسِطُ عزوجل	۲۴۵	۱۴	
	۴۴/۴۹	اَلْمُبْتَلِیْ عزوجل	۲۴۹	۸	
	۴۵/۵۰	لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ ع ج	۲۵۵	۳۵	

Marfat.com

	۴۶/۵۱	اَلْحَیُّ عزوجل	۲۵۵	۵	
	۴۷/۵۲	اَلْقَیُّوْمُ عزوجل	۲۵۵	۳	
	۴۸/۵۳	اَلْعَلِیُّ عزوجل	۲۵۵	۸	
	۴۹/۵۴	اَلْعَظِیْمُ عزوجل	۲۵۵	۶	
	۵۰/۵۵	اَلْوَلِیُّ عزوجل	۲۵۷	۲۶	
	۵۱/۵۶	اَلْغَنِیُّ عزوجل	۲۶۷	۱۸	
	۵۲/۵۷	اَلْحَمِیْدُ عزوجل	۲۶۷	۱۶	
آل عمران	۱/۵۸	ذُو الْاِنْتِقَامِ عزوجل	۴	۴	۴۴
سورۃ ۳۔	۲/۵۹	اَلْوَهَّابُ عزوجل	۸	۳	
پارہ ۳۔۴	۳/۶۰	اَلْجَامِعُ عزوجل	۹	۲	
مدنی سورت	۴/۶۱	اَلنَّاصِرُ عزوجل	۱۴	۱۴	
	۵/۶۲	اَلْقَائِمُ عزوجل	۱۸	۲	
	۶/۶۳	اَلْقَیِّمُ عزوجل			
	۷/۶۴	اَلْقَیَّامُ عزوجل			
	۸/۶۵	اَلْمُقْسِطُ عزوجل	۱۸	۱	
	۹/۶۶	مَالِکُ الْمُلْکِ ع ج	۲۶	۱	
	۱۰/۶۷	اَلْمُعِزُّ عزوجل	۲۶	۱	
	۱۱/۶۸	اَلْمُذِلُّ عزوجل	۲۶	۱	
	۱۲/۶۹	خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ ع ج	۵۴	۱	
	۱۳/۷۰	اَلْمُتَوَفِّیْ عزوجل	۵۵	۱	
	۱۴/۷۱	اَلرَّافِعُ عزوجل	۵۵	۱	
	۱۵/۷۲	اَلْاَطْهَرُ عزوجل	۵۵	۱	
	۱۶/۷۳	وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ ع ج	۶۸	۱	
	۱۷/۷۴	اَلشَّاهِدُ عزوجل	۸۱	۷	

Marfat.com

	۱۸/۷۵	اَلشَّهِیْدُ عزوجل	۹۸	۱۹	
	۱۹/۷۶	اَلْمَوْلیٰ عزوجل	۱۵۰	۱۰	
	۲۰/۷۷	خَیْرُ النَّاصِرِیْنَ ع ج	۱۵۰	۱	
	۲۱/۷۸	نِعْمَ الْوَکِیْلُ عزوجل	۱۷۳	۱	
	۲۲/۷۹	اَلسَّامِعُ عزوجل	۱۸۱	۳	
	۲۳/۸۰	اَلْمُسْتَجِیْبُ عزوجل	۱۹۵	۹	
النساء	۱/۸۱	اَلرَّقِیْبُ عزوجل	۱	۳	۴۶
سورۃ ۴	۲/۸۲	اَلْحَسِیْبُ عزوجل	۶	۳	
پارہ ۴۔۵	۳/۸۳	اَلْکَبِیْرُ عزوجل	۳۴	۶	
مدنی سورت	۴/۸۴	اَلْعَفُوُّ عزوجل	۴۳	۵	
	۵/۸۵	اَلْمُقِیْتُ عزوجل	۸۵	۱	
	۶/۸۶	اَلْوَکِیْلُ عزوجل	۱۳۲	۱۳	
	۷/۸۷	اَلْبُرْھَانُ عزوجل	۱۷۴	۲	
المائدۃ	۱/۸۸	اَلرِّضَا عزوجل	۳	۹	۵۸
سورۃ ۵، پارہ ۶	۲/۸۹	اَلسَّخَطُ عزوجل	۸۰	۱	
مدنی سورت	۳/۹۰	اَلْعَلَّامُ عزوجل	۱۰۹	۴	
	۴/۹۱	عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ع ج			
	۵/۹۲	خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ع ج	۱۱۴	۵	
	۶/۹۳	اَلْمُغْنِیْ عزوجل	۱۳۰	۷	
الانعام	۱/۹۴	اَلْمُنِیْرُ عزوجل	۱	۱	۲۳
سورۃ ۶	۲/۹۵	اَلْفَاطِرُ عزوجل	۱۴	۸	
پارہ ۷۔۸	۳/۹۶	فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عزوجل	۱۴	۶	
مکی سورت	۴/۹۷	اَلْمُطْعِمُ عزوجل	۱۴	۳	

Marfat.com

	۵/۹۸	اَلْکَاشِفُ عزوجل	۱۷	۱۱	
	۶/۹۹	اَلْقَاهِرُ عزوجل	۱۸	۲	
	۷/۱۰۰	اَلْفَاتِنُ عزوجل	۵۳	۹	
	۸/۱۰۱	خَيْرُ الْفَاصِلِيْنَ ع ج	۵۷	۱	
	۹/۱۰۲	اَلْحَقُّ عزوجل	۶۲	۱۸	
	۱۰/۱۰۳	اَسْرَعُ الْحَاسِبِيْنَ ع ج	۶۲	۲	
	۱۱/۱۰۴	اَلْقَادِرُ عزوجل	۶۵	۱۱	
	۱۲/۱۰۵	عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ	۷۳	۱۰	
	۱۳/۱۰۶	فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ع ج	۹۵	۱	
	۱۴/۱۰۷	مُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَيِّتِ عزوجل	۹۵	۱	
	۱۵/۱۰۸	مُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ عزوجل	۹۵	۱	
	۱۶/۱۰۹	فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ع ج	۹۶	۱	
	۱۷/۱۱۰	جَاعِلُ اللَّيْلِ سَكَنًا ع ج	۹۶	۱	
	۱۸/۱۱۱	اَلْخَالِقُ عزوجل	۱۰۲	۱۶۰	
	۱۹/۱۱۲	اَللَّطِيْفُ عزوجل	۱۰۳	۷	
	۲۰/۱۱۳	مُقَلِّبُ الْقُلُوْبِ ع ج	۱۱۰	۳	
	۲۱/۱۱۴	اَلْحَكَمُ عزوجل	۱۱۴	۱	
	۲۲/۱۱۵	اَلْعَادِلُ عزوجل	۱۱۵	۱	
	۲۳/۱۱۶	اَلْعَدْلُ عزوجل	۱۱۵	-	
	۲۴/۱۱۷	اَلذَّارِئُ عزوجل	۱۳۶	۶	
	۲۵/۱۱۸	اَلصَّادِقُ عزوجل	۱۴۶	۷	
	۲۶/۱۱۹	ذُوالرَّحْمَةِ الْوَاسِعَةِ	۱۴۷	۳	

Marfat.com

		رَبُّ كُلِّ شَیءٍ وَّ مَلِیکُهٗ عزوجل	۱۶۴	۱	
	۲۷/۱۲۰	سَرِیعُ الْعِقَاب عزوجل	۱۶۵	۲	
الاعراف	۱/۱۲۱	اَلْبَادِیُٔ عزوجل	۲۹	۱۰	۱۱
سورۃ ۷	۲/۱۲۲	خَیْرُ الْحَاکِمِیْنَ ع ج	۸۷	۳	
پارہ ۸۔۹	۳/۱۲۳	خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ ع ج	۸۹	۱	
مکی سورت	۴/۱۲۴	اَلْوَاجِدُ عزوجل	۱۰۲	۵	
	۵/۱۲۵	اَلْمُبَارِکُ عزوجل	۱۳۷	۷	
	۶/۱۲۶	اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ ع ج	۱۵۱	۴	
	۷/۱۲۷	خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ ع ج	۱۵۵	۱	
	۸/۱۲۸	اَلْمُهْلِکُ عزوجل	۱۶۴	۳۷	
	۹/۱۲۹	اَلْمُعَذِّبُ عزوجل	۱۶۴	۳۵	
الانفال	۱/۱۳۰	اَلْمُبْتَلِیُ عزوجل	۱۷	۱	۴۳
سورہ ۸	۲/۱۳۱	نِعْمَ الْمَوْلٰی عزوجل	۴۰	۲	
پارہ ۹۔۱۰	۳/۱۳۲	نِعْمَ النَّصِیْرُ عزوجل	۴۰	۲	
مدنی سورت	۴/۱۳۳	اَلْقَوِیُّ عزوجل	۵۲	۹	
التوبۃ۔سورۃ	۱/۱۳۴	مُخْزِی الْکٰفِرِیْنَ ع ج	۲	۵	۵۹
۹ پارہ ۱۰۔۱۱۔	۲/۱۳۵	رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمُ عزوجل	۱۲۹	۳	
مدنی سورت					
یونس	۱/۱۳۶	اَلْمُدَبِّرُ عزوجل	۳	۴	۱۹
سورۃ ۱۰	۲/۱۳۷	اَلْمُعِیْدُ عزوجل	۴	۱۳	
پارہ ۱۱	۳/۱۳۸	اَلْمُقَدِّرُ عزوجل	۵	۱۱	
مکی سورت	۴/۱۳۹	اَلْمَالِکُ عزوجل	۳۱	۱	
	۵/۱۴۰	اَلْمُتَفَضِّلُ عزوجل	۶۰	۱	
	۶/۱۴۱	اَلْوَدُوْدُ عزوجل	۹۰	۲	

Marfat.com

ھود	۱/۱۴۲	اَحۡکَمُ الۡحَاکِمِیۡنَ ع ج	۴۵	۲	۲۰
سورۃ ۱۱	۲/۱۴۳	اَلۡحَفِیۡظُ عزوجل	۵۷	۳	
پارہ ۱۱۔۱۲	۳/۱۴۴	اَلۡمُجِیۡبُ عزوجل	۶۱	۴	
مکی سورت	۴/۱۴۵	اَلۡمَجِیۡدُ عزوجل	۷۳	۲	
	۵/۱۴۶	اَلۡوَدُوۡدُ عزوجل	۲۰	۲	
	۶/۱۴۷	اَلۡاَلِیۡمُ الۡاٰخِذِ ع ج	۱۰۲	۱	
	۷/۱۴۸	اَلۡفَعَّالُ عزوجل	۱۰۷	۲	
	۸/۱۴۹	فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیۡدُ ع ج			
	۹/۱۵۰	اَلۡوَافِیۡ عزوجل	۱۰۹	۱	
یوسف	۱/۱۴۷	اَلۡمُسۡتَعَانُ عزوجل	۱۷	۲	۲۱
سورۃ ۱۲	۲/۱۴۸	اَلۡغَالِبُ عَلٰی اَمۡرِہٖ ع ج	۲۱	۱	
پارہ ۱۳	۳/۱۴۹	اَلۡقَہَّارُ عزوجل	۳۹	۶	
مکی سورت	۴/۱۵۰	خَیۡرُ الۡحَافِظِیۡنَ ع ج	۶۴	۱	
الرعد	۱/۱۵۱	اَلۡکَبِیۡرُ عزوجل	۹	۴	۴۸
سورۃ ۱۳	۲/۱۵۲	اَلۡمُتَعَالُ/اَلۡمُتَعَالِیۡ ع ج	۹	۱۵	
پارہ ۱۳	۳/۱۵۳	وَالٍ عزوجل	۱۱	۱	
مدنی سورت	۴/۱۵۴	شَدِیۡدُ الۡمِحَالِ ع ج	۱۳	۱	
ابراھیم سورۃ ۱۴ پارہ ۱۳ مکی سورت	۱/۱۵۵	اَلۡمَنَّانُ عزوجل	۱۱	۱۱	۳۴
الحجر	۱/۱۵۶	اَلۡحَافِظُ عزوجل	۹	۲	۲۲
سورۃ ۱۵	۲/۱۵۷	اَلۡوَارِثُ عزوجل	۲۳	۲	
پارہ ۱۴	۳/۱۵۸	اَلۡخَلَّاقُ عزوجل	۸۶	۲	
مکی سورت					

Marfat.com

النحل سورۃ ۱۶، پارہ ۱۴ مکی سورت	۱/۱۵۹ ۵/۱۱۵	اَلْکَفِیْلُ عزوجل اَلْمُبْقِیْ عزوجل اَلْقَائِمُ عَلٰی کُلِّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ ع ج	۹۱ ۹۶ ۳۳	۱ ۲ ۱	۳۳
بنی اسرائیل سورۃ ۱۷، پارہ ۱۴ مکی سورت	۱/۱۶۰	ذُوالْعَرْشِ عزوجل	۴۲	۴	۱۸
الکہف سورۃ ۱۸ پارہ ۱۵۔۱۶ مکی سورت	۱/۱۶۱ ۲/۱۶۲ ۳/۱۶۳ ۴/۱۶۴ ۵/۱۶۵ ۶/۱۶۶	مُنَزِّلُ الْکِتَابِ ع ج اَلرَّاشِدُ عزوجل اَلْمُرْشِدُ عزوجل اَلْمُوْئِلُ عزوجل اَلْمُقْتَدِرُ عزوجل اَلْمُحْصِیْ عزوجل	۱ ۱۰ ۱۷ ۱۸ ۴۵ ۴۹	۱ ۱ ۱ ۱ ۴ ۶	۳۲
مریم سورۃ ۱۹ پارہ ۱۶	۱/۱۶۷ ۲/۱۶۸ ۳/۱۶۹	اَلْحَنَّانُ عزوجل اَلْکَائِنُ عزوجل اَلْحَفِیُّ عزوجل	۱۳ ۳۵ ۴۷	۱ ۱ ۱	۱۳
طٰہٰ سورۃ ۲۰ پارہ ۱۶	۱/۱۷۰ ۲/۱۷۱ ۳/۱۷۲	اَلْمُعْطِیْ عزوجل اَلْغَفَّارُ عزوجل اَلْمَلِکُ عزوجل	۵۰ ۸۲ ۱۱۴	۳ ۵ ۵	۱۴
الانبیاء سورۃ ۲۱ پارہ ۱۷ مکی سورت	۱/۱۷۳ ۲/۱۷۴ ۳/۱۷۵ ۴/۱۷۶ ۵/۱۷۷	اَلرَّاتِقُ عزوجل اَلْفَاتِقُ عزوجل اَلْحَسِیْبُ عزوجل اَلْفَاعِلُ عزوجل کَاشِفُ الضُّرِّ ع ج	۳۰ ۳۰ ۴۷ ۷۹ ۸۴	۱ ۱ ۱ ۱۲ ۲	۳۵

Marfat.com

	۶/۱۷۸	خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ ع ج	۸۹	۱	
	۷/۱۷۹	اَلْکَاتِبُ عزوجل	۹۴	۲۱	
الحج	۱/۱۸۰	اَلدَّافِعُ عزوجل	۳۸	۱	۵۳
سورۃ ۲۲۔ پارہ	۲/۱۸۱	هَادٍ عزوجل	۵۴	۷۶	
۱۷۔ مدنی سورت	۳/۱۸۲	اَلْهَادِیْ عزوجل			
المؤمنون	۱/۱۸۳	اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ع ج	۱۴	۲	۳۶
سورۃ ۲۳	۲/۱۸۴	خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ع ج	۲۹	۱	
پارہ ۱۸	۳/۱۸۵	رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ ع ج	۸۷	۱	
مدنی سورت	۴/۱۸۶	خَیْرُ الرَّاحِمِیْنَ ع ج	۱۰۹	۲	
	۵/۱۸۷	رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ ع ج	۱۱۶	۱	
النور	۱/۱۸۸	اَلْمُبِیْنُ عزوجل	۲۵	۱	۵۲
سورۃ ۲۴	۲/۱۸۹	اَلنُّوْرُ عزوجل	۳۵	۱	
پارہ ۱۷	۳/۱۹۰	نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عزوجل		۱	
مدنی سورت					
النمل	۱/۱۹۱	اَلْکَرِیْمُ عزوجل	۴۰	۲	۱۶
سورۃ ۲۷	۲/۱۹۲	کَاشِفُ الْکُرَبِ ع ج	۶۲	۱	
پارہ ۱۹ اور ۲۰	۳/۱۹۳	اَلصَّانِعُ عزوجل	۸۸	۱	
مکی سورت					
القصص	۱/۱۹۴	اَلشَّدِیْدُ عزوجل	۳۵	۳	۱۷
سورۃ ۲۸ پارہ ۲۰					
مکی سورت					
العنکبوت	۱/۱۹۵	اَلْمُبْدِئُ عزوجل	۱۹	۲	۴۱
سورۃ ۲۹	۲/۱۹۶	اَلْمُعِیْدُ عزوجل	۱۹	۱۳	
پارہ ۲۰	۳/۱۹۷	اَلْمُنَزِّلُ عزوجل	۳۴	۱۱۴	
مکی سورت					

Marfat.com

الروم سورۃ ۳۰۔ پارہ ۲۱ مکی سورت	۱/۱۹۸	اَلْمُحْیِیُ عزوجل	۵۰	۲	۴۰
السجدہ سورۃ ۳۲ پارہ ۲۱ مکی سورت	۱/۱۹۹	اَلْمُنْتَقِمُ عزوجل	۲۲	۳	۳۷
الاحزاب سورۃ ۳۳ پارہ ۲۱ ۲۲۔ مدنی سورت	۱/۲۰۰	اَلْمُصَلِّیْ عزوجل	۵۶	۱	۴۵
سبا سورہ ۳۴، پارہ ۲۲ مکی سورت	۱/۲۰۱	اَلْفَتَّاحُ عزوجل	۲۶	۱	۲۵
فاطر سورۃ ۳۵ پارہ ۲۲ مکی سورت	۱/۲۰۲ ۲/۲۰۳	اَلشَّکُوْرُ عزوجل اَلْعَالِمُ عزوجل	۳۰ ۳۸	۱ ۵+۱۱۵	۱۲
الزمر سورۃ ۳۹، پارہ ۲۴ مکی سورت	۱/۲۰۵	اَلْکَافِیُ عزوجل	۳۶	۱ ۲۸	۲۶
المؤمن (غافر) سورۃ ۴۰، پارہ ۲۴ مکی سورت	۱/۲۰۶ ۲/۲۰۷ ۳/۲۰۸ ۴/۲۰۹ ۵/۲۱۰ ۶/۲۱۱ ۷/۲۱۲ ۸/۲۱۳	اَلْغَافِرُ عزوجل غَافِرُ الذَّنْبِ ع ج اَلْقَابِلُ عزوجل قَابِلُ التَّوْبِ ع ج ذُوْ الطَّوْلِ عزوجل اَلْوَاقِیُ عزوجل اَلرَّفِیْعُ عزوجل رَفِیْعُ الدَّرَجَاتِ ع ج	۳ ۳ ۳ ۹ ۱۵ ۱۵	۱ ۱ ۱ ۱ ۱ ۱ ۱ ۱	۲۷

Marfat.com

فصلت/ حٰمٓ السجدة سورۃ ۴۱، پارہ ۲۴ مکی سورت	۱/۲۱۴	اَلْاَقْوٰی عزوجل	۱۵	۱	۲۸
الفتح سورۃ ۴۸، پارہ ۲۶ مدنی سورت	۱/۲۱۸ ۲/۲۱۹	اَلضَّآرُّ عزوجل اَلنَّافِعُ عزوجل	۱۱ ۱۱	۱ ۱	۵۲
الحجرت سورۃ ۴۹، پارہ ۲۶ مدنی سورت	۱/۲۲۰	اَلْمُمْتَحِنُ عزوجل	۳	۱	۵۷
قٓ سورۃ ۵۰، پارہ ۲۶ مکی سورت	۱/۲۲۱	اَلْاَقْرَبُ عزوجل	۱۶	۲	۹
الزخرف سورۃ ۴۳ پارہ ۲۵ مکی سورت	۱/۲۱۵	اَلْمُبْرِمُ عزوجل	۷۹	۱	۲۹
الدّخان سورۃ ۴۴، پارہ ۲۵ مکی سورت	۱/۲۲۶ ۲/۲۲۷	اَلْمُنْذِرُ عزوجل اَلْکَرِیْمُ عزوجل	۳ ۴۹	۳ ۲	۳۰
الذاریات سورۃ ۵۱ پارہ ۲۶۔۲۷ مکی سورت	۱/۲۲۲ ۲/۲۲۳ ۳/۲۲۴ ۴/۲۲۵ ۵/۲۲۶ ۶/۲۲۷	اَلْمُوْسِعُ عزوجل نِعْمَ الْمَاهِدُ عزوجل اَلْمَعْبُوْدُ عزوجل اَلرَّزَّاقُ عزوجل ذُوالْقُوَّةِ عزوجل اَلْمَتِیْنُ عزوجل	۴۷ ۴۸ ۵۶ ۵۸ ۵۸ ۵۸	۱ ۱ ۱ ۱ ۱ ۱	۳۱

Marfat.com

الطور سورۃ ۵۲، پارہ ۲۷ مکی سورت	۱/۲۲۸	اَلْبَرُّ عزوجل	۲۸	۱	۳۸
النجم سورۃ ۵۳ پارہ ۲۷ مکی سورت	۱/۲۲۹	وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ع ج	۳۲	۱	۶
القمر (اقتربت) سورۃ ۵۴ پارہ ۲۷ مکی سورت	۱/۲۳۰ ۲/۲۳۱	اَلْمَلِیْکُ عزوجل اَلْمُقْتَدِرُ عزوجل	۵۵ ۵۵	۱ ۱	۱۰
الرحمٰن سورۃ ۵۵ پارہ ۲۷ مدنی سورت	۱/۲۳۲ ۲/۲۳۳ ۳/۲۳۴ ۴/۲۳۵ ۵/۲۳۶	رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ ع ج رَبُّ الْمَغْرِبَیْنِ ع ج اَلْبَاقِیْ عزوجل ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ع ج اَلْجَلِیْلُ عزوجل اَلْمُعِیْنُ عزوجل	۱۷ ۱۷ ۲۷ ۲۷ ۲۷	۱ ۱ ۱ ۱ ۲	۴۹
الواقعة سورۃ ۵۶ پارہ ۲۷ مکی سورت	۱/۲۳۷ ۲/۲۳۸	اَلزَّارِعُ عزوجل اَلْمُنْشِئُ عزوجل	۶۴ ۷۲	۱ ۱	۱۵
الحدید سورۃ ۵۷ پارہ ۲۷ مدنی سورت	۱/۲۳۹ ۲/۲۴۰ ۳/۲۴۱ ۴/۲۴۲	اَلْاَوَّلُ عزوجل اَلْاٰخِرُ عزوجل اَلظَّاهِرُ عزوجل اَلْبَاطِنُ عزوجل	۳ ۳ ۳ ۳	۱ ۱ ۱ ۱	۴۷
المجادلة سورۃ ۵۸ پارہ ۲۸ مدنی سورت	۱/۲۴۳	اَلْغَالِبُ عزوجل	۲۱	۱	۵۴

Marfat.com

الحشر	۱/۲۴۴	اَلْمَلِکُ عزوجل	۲۳	۵	۵۱
سورۃ ۵۹	۲/۲۴۵	اَلْقُدُّوْسُ عزوجل	۲۳	۲	
پارہ ۲۸	۳/۲۴۶	اَلسَّلَامُ عزوجل	۲۳	۱	
مدنی سورت	۴/۲۴۷	اَلْمُؤْمِنُ عزوجل	۲۳	۱	
	۵/۲۴۸	اَلْمُهَیْمِنُ عزوجل	۲۳	۱	
	۶/۲۴۹	اَلْعَزِیْزُ عزوجل	۲۳	۸۸	
	۷/۲۵۰	اَلْجَبَّارُ عزوجل	۲۳	۱	
	۸/۲۵۱	اَلْمُتَکَبِّرُ عزوجل	۲۳	۱	
	۹/۲۵۲	اَلْخَالِقُ عزوجل	۲۴	۹	
	۱۰/۲۵۳	اَلْبَارِئُ عزوجل	۲۴	۴	
	۱۱/۲۵۴	اَلْمُصَوِّرُ عزوجل	۲۴	۵	
الصّف	۱/۲۵۵	مُتِمُّ نُوْرِہٖ عزوجل	۸	۱	۵۶
سورۃ ۶۱ پارہ ۲۸					
مدنی سورت					
الطلاق	۱/۲۵۶	بَالِغُ اَمْرِہٖ عزوجل	۳	۱	۵۰
سورۃ ۶۵ پارہ ۲۸					
مدنی سورت					
المعارج	۱/۲۵۷	ذُوالْمَعَارِجِ عزوجل	۳	۱	۳۹
سورۃ ۷۰ پارہ ۲۹					
مکی سورت					
المدثر	۱/۲۵۸	اَھْلُ التَّقْوٰی ﷻ	۵۶	۱	۲
سورۃ ۷۴ پارہ ۲۹	۲/۲۵۹	اَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ ﷻ	۵۶	۱	
مکی سورت					
المرسلات	۱/۲۶۰	نِعْمَ الْقَادِرُ عزوجل	۲۳	۱	۸
سورۃ ۷۷ پارہ ۲۹					
مکی سورت					

Marfat.com

البروج سورۃ ۸۵ پارہ ۳۰ مکی سورت	۱/۲۶۱	شَدِیْدُ الْبَطْشِ ع ج	۱۲	۱	۷
الاعلیٰ سورۃ ۸۷ پارہ ۳۰ مکی سورت	۱/۲۶۲	اَلْاَعْلٰی عزوجل	۱	۲	۴
العلق سورۃ ۹۶ پارہ ۳۰ مکی سورت	۱/۲۶۳	اَلْاَکْرَمُ عزوجل	۳	۱	۱
الاخلاص سورۃ ۱۱۲ پارہ ۳۰ مکی سورت	۱/۲۶۴ ۲/۲۶۵	اَلْاَحَدُ عزوجل اَلصَّمَدُ عزوجل	۲ ۳	۱ ۱	۵

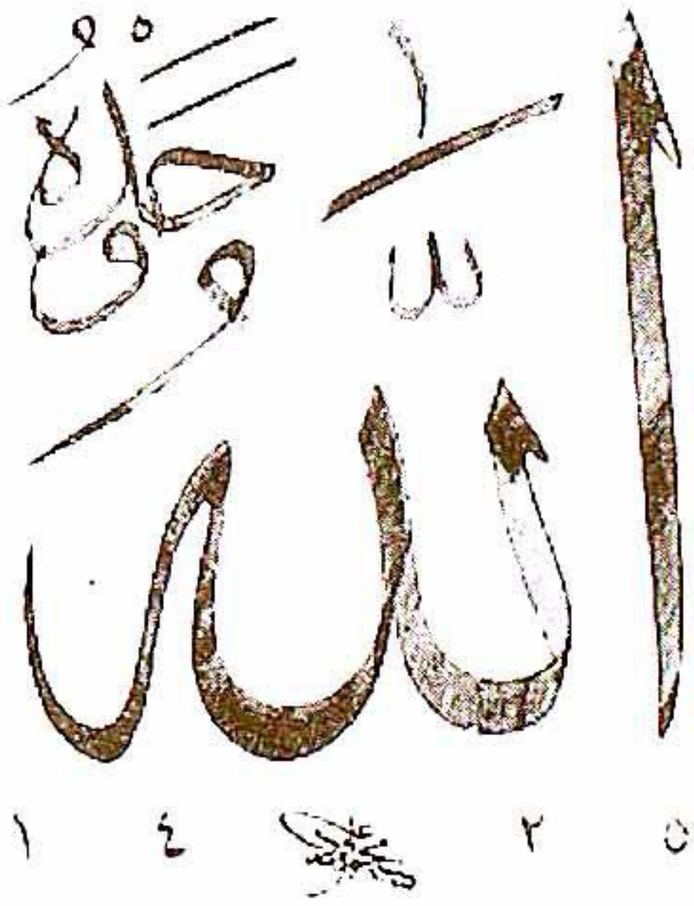

Marfat.com

باب نہم

اسماء اللہ عزوجل در حدیث فقط

گزشتہ صفحات میں ہم نے ان اسماء اللہ عزوجل کی فہرست اور اسناد و دلائل پیش کیے ہیں جو قرآن کریم کی آیات سے علماء کرام نے تخریج کیے ہیں۔ اس باب میں ان اسماء اللہ عزوجل کی فہرست ہے جو احادیث مبارکہ سے تخریج کیے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ان کتب احادیث کا بھی حوالہ دے دیا گیا ہے جن سے یہ احادیث لی گئی ہیں۔

اس ضمن میں ایک اہم بات کا ذکر کرنا ضروری ہے کہ ان اسماء کو بھی وحی الٰہی سے ہی تعبیر کیا جائے گا اس لئے کہ قرآن کریم میں اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ ﴾

''اور نہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنی نفسانی خواہش سے باتیں بناتے ہیں۔ ان کا ارشاد نری وحی ہے جو ان پر بھیجی جاتی ہے۔'' (النجم ۵۳:۳۔۴)

نیز سورۃ یونس ۱۰ آیت ۱۵ میں ارشاد الٰہی ہے:

﴿ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ج اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ج ﴾

''ان سے کہو میرے لئے یہ (ممکن) نہیں ہے کہ میں اسے اپنی طرف سے بدل دوں۔ میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف کی جارہی ہے۔''

نیز سورۃ الاعراف ۷ آیت ۲۰۳ میں ارشاد باری تعالیٰ ہوا:

﴿ قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ج ﴾

''ان سے کہو میں تو بس اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف کی جارہی ہے۔''

Marfat.com

وحی کی کئی اقسام ہیں۔ایک وہ ہے جس کے معنی اور الفاظ سب حق تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتے ہیں جس کا نام قرآن ہے۔دوسری وہ ہے کہ صرف معنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتے ہیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس معنی کو اپنے الفاظ میں ادا فرماتے ہیں۔ اس کا نام حدیث وسنّت ہے۔دیگر یہ کہ جس چیز کی تبلیغ کا آپ کو اللہ عزوجل کی طرف سے حکم ہوتا ہے آپ اسے ہی اپنی زبان سے ادا کرتے ہیں۔جو بارگاہِ الٰہی سے کہا گیا وہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے ادا ہوا۔کمی یا زیادتی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام بالکل پاک رہا۔اس امر کی تصدیق ذیل کی احادیث سے بھی ہوتی ہے :

(۱) عن عائشه رضی اللّٰه تعالیٰ عنها أنها قالت سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقول ان اللّٰه عزوجل اَوحیٰ اِلی أنه من سلک مسلکا فی طلب العلم سهلت له طریق الجنة ومن سلبت کریمتیه اثبته علیهما الجنة و فضل فی علم خیر من فضل فی عبادةٍ و ملاک الدین الورع. [1]

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی (خفی) بھیجی ہے کہ جو طلب علم کے لئے راستہ اختیار کرے تو میں اس پر جنت کے راستے کو آسان کردوں گا اور جس شخص کی میں نے دونوں آنکھیں چھین لی ہوں (یعنی کوئی شخص نابینا ہوگیا ہو) تو اس دنیاوی نعمت سے محرومی اور اس پر صبر وشکر کی بناء پر میں اس کے بدلے اسے جنت دوں گا اور علم کے اندر زیادتی عبادت میں زیادتی سے بہتر ہے اور دین کی جڑ پرہیزگاری ہے۔'' [2]

(۲) عن عبداللّٰه بن عمرو قال کنت أکتب کل شیءٍ أسمعه من رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ارید حفظه فنهتنی قریش و

---

[1] شعب الایمان للبیهقی، جلد۵ صفحہ ۵۳۔۵۴۔رقم الحدیث:۵۷۵۱

[2] مظاہر حق جدید شرح مشکوٰۃ شریف جلد اول، صفحہ ۲۶۱۔۲۶۲۔

Marfat.com

قالوا أتكتب كل شیءٍ تسمعه و رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم بشر یتکلم فی الغضب والرضا فأ مسکت عن الکتابة فذکرت ذالک اِلیٰ رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فأوما باصبعه اِلیٰ فیه فقال أکتب فوالذی نفسی بیده ما یخرج منه اِلا حق.[1]

''حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن عاص فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو باتیں سنا کرتا تھا انہیں لکھ لیا کرتا تھا، یاد کرنے کے لئے۔ لیکن مجھے قریش نے منع کیا اور کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشر ہیں (اور بشری تقاضے کی وجہ سے) آپ (کبھی) غصہ اور (کبھی) خوشی کی حالت میں گفتگو کرتے ہیں۔ لہٰذا میں نے کتابت سے ہاتھ روک لیا پھر اس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''لکھ لیا کرو! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس منہ سے سوائے حق بات کے اور کچھ نہیں نکلتا۔''

(۳) عن ابی هریرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم أنه قال ''لا أقول اِلاحقا'' قال بعض أصحابه : اِنک تداعبنا رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ؟ قال اِنی لا أقول اِلا حقًا.''[2]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''میں سوائے حق کے اور کچھ نہیں کہتا، اس پر بعض صحابہ نے عرض کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کبھی کبھی ہمارے ساتھ خوش طبعی بھی فرماتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اس وقت بھی میری زبان

---

[1] (ابوداؤد، کتاب العلم، باب کتاب العلم حدیث ۳۶۴۶، احمد، مسند، المکثرین من الصحابة ۶۲۲ اور ۶۵۵۱، دارمی، المقدمة حدیث ۴۸۴)

[2] (احمد مسند المکثرین، حدیث ۸۱۲۵، ترمذی، ابواب البر و الصلة باب ماجاء فی المزاح: حدیث ۱۹۹۰۔ اس میں صرف آخر کے الفاظ ''انک'' سے ''حقًا'' تک کے الفاظ ہیں۔

Marfat.com

سے حق کے علاوہ کچھ نہیں نکلتا۔'' (یعنی میں مذاق میں بھی ناحق بات نہیں کہتا۔)

(۴) عن أبی هریرة عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال : ما أخبرتكم أنه الذی من عنداللّٰه فهو الذی لا شک فیه.'' [1]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں تمہیں جس امر کی خبر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دے دوں اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہوتا۔''

مندرجہ بالا قرآنی آیات اور احادیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ادا ہونے والے الفاظ وحی خفی ہی کے تحت ہوتے تھے اور اس لئے جو اسماء صحیح احادیث میں آئے ہیں وہ بھی من جانب اللہ تعالیٰ ہی ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ قرآن کریم سے تخریج شدہ اسماء وحی جلی ہے اور جو اسماء صحیح احادیث مبارکہ سے تخریج شدہ ہیں وہ وحی خفی ہے۔ لیکن یہ سب اسماء من جانب اللہ عزوجل ہیں۔ واللہ اعلم۔

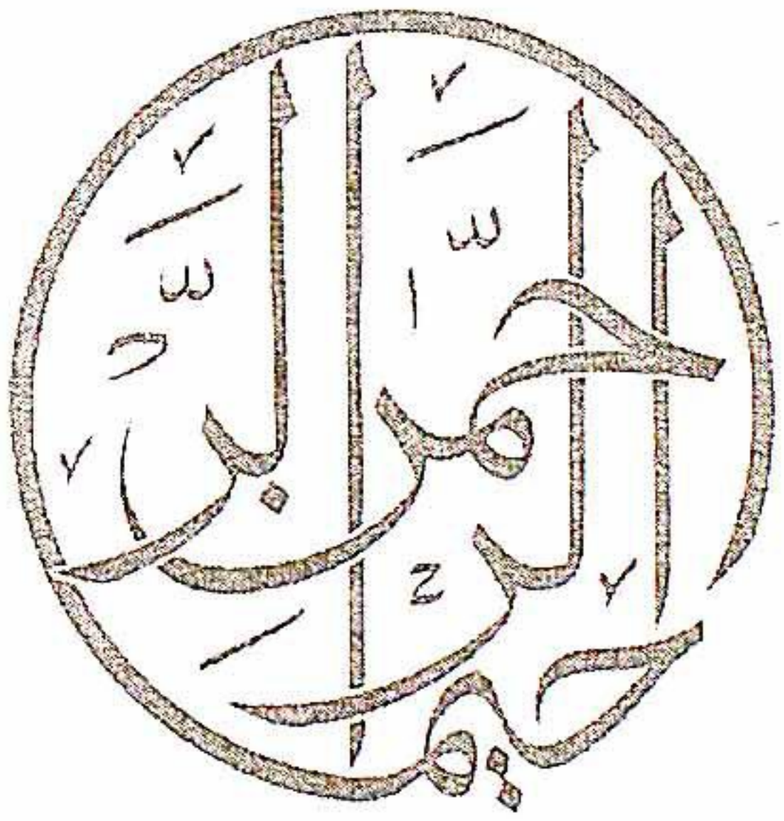

[1] مسند البزار، حدیث نمبر ۲۰۳، ابن کثیر جلد ۷، صفحہ ۴۴۳۔

Marfat.com

اسماء اللہ عزوجل در حدیث فقط

نمبر شمار / جدول باب اول	اسم اللہ عزوجل	کتب احادیث جن سے یہ اسم تخریج کیا گیا
۱/۲	اَلْاَبَدُ عزوجل ہمیشہ رہنے والا	ابن ماجہ، ابونعیم اصفہانی۔
۲/۱۱	اَلْاَعْظَمُ عزوجل	کنزالعمال۔
۳/۱۴	اَلْاَکْبَرُ عزوجل بہت بڑا	(۱) بخاری (۲) بخاری، مسلم، ابوداؤد
۴/۱۵	اِلٰہُ عزوجل عہد واقرار دینے والا	قرطبی
۵/۱۸	آمِیْن عزوجل امن دینے والا	عبدالرزاق، ابن عدی، طبرانی۔
۶/۴۶	اَلتَّامُّ عزوجل مکمل، ہر طرح مکمل	(۱) مسلم، احمد (۲) ابوداؤد، ترمذی
۷/۵۲	اَلْجَمِیْلُ عزوجل خوبصورت	(۱) مسلم، احمد، مستدرک حاکم
۸/۵۳	اَلْجَوَّادُ عزوجل سخی، بہت سخی	(۱) ترمذی، ابن ماجہ، احمد (۲) الحلیۃ (ابونعیم) (۳) ابن مندہ
۹/۶۸	اَلْخَافِضُ عزوجل پست کرنے والا (نافرمانوں کو)	(۱) بخاری، مسلم، ترمذی (۲) مسلم، ابن ماجہ (۳) ابن ماجہ، ابن حبان
۱۰/۷۱	اَلْخَفِیُّ عزوجل چھپا ہوا	(۱) مسلم، احمد، ابونعیم فی الحلیۃ، بغوی فی شرح السنۃ
۱۱/۷۲	اَلْخَلِیْفَۃُ عزوجل قائم مقام، سب سے بڑا بادشاہ	(۱) مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی (۲) مسلم، ابوداؤد

Marfat.com

۱۲/۷۳	اَلصَّاحِبُ عزوجل رفیق، ساتھی	(۱) مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی (۲) مسلم، ابوداؤد
۱۳/۸۶	اَلدَّائِمُ عزوجل ہمیشہ موجود رہنے والا	(۱) بخاری، مسلم، ابوداؤد، احمد، حاکم (۲) بخاری، ابن مندہ
۱۴/۸۷	اَلدَّهْرُ عزوجل زمانہ / زمانہ کا مالک	
۱۵/۸۸	اَلدَّیَّانُ عزوجل عمل کا بدلہ دینے والا	(۱) بخاری، احمد، مستدرک حاکم (۲) بیہقی، کنز العمال
۱۶/۹۲	ذُوالْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ عزوجل قوت اور بادشاہت والا	(۱) ابوداؤد
۱۷/۱۲۰	اَلرَّفِیْقُ عزوجل ساتھی، دوست	(۱) مسلم، ابوداؤد (۲) نسائی، ابن ماجہ، احمد
۱۸/۱۲۲	رَمَضَانُ عزوجل جلانے والا	(۱) طبری، ابن عدی، بیہقی
۱۹/۱۲۷	اَلسَّاتِرُ عزوجل چھپانے والا	(۱) بخاری، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، احمد (۲) مسلم، مستدرک، حاکم
۲۰/۱۲۶	اَلسَّتَّارُ عزوجل پردہ پوشی کرنے والا	
۲۱/۱۲۸	اَلسَّتِّیْرُ عزوجل چھپانے والا، پردہ رکھنے والا	
۲۲/۱۲۹	اَلسُّبُّوْحُ عزوجل بہت پاک	(۱) مسلم، ابوداؤد، نسائی، حاکم
۲۳/۱۳۷	اَلسَّیِّدُ عزوجل سردار	(۱) ابوداؤد، بخاری فی الادب المفرد، نسائی، احمد، ابن السنی، بیہقی

Marfat.com

۲۴/۱۵۰	اَلصَّبُوْرُ عزوجل صبر کرنے والا	(۱) بخاری، مسلم، احمد
۲۵/۱۵۴	اَلطَّالِبُ عزوجل طلب کرنے والا	(۱) بخاری، مسلم
۲۶/۱۵۵	اَلطَّبِیْبُ عزوجل شفاء دینے والا	(۱) ابوداؤد، احمد، ابن حبان
۲۷/۱۵۶	اَلطَّیِّبُ عزوجل پاک	(۱) مسلم، ترمذی، دارمی، حاکم (۲) ابن ماجہ
۲۸/۱۷۷	اَلْمُعَافِیُ عزوجل معاف کرنے والا، عافیت دینے والا	(۱) ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم (۲) ابن مندہ، حاکم
۲۹/۱۸۰ ۳۰/۱۸۱	اَلْغِیَاثُ عزوجل فریادرسی کرنے والا اَلْمُغِیْثُ عزوجل فریاد سننے والا	(۱) بخاری، مسلم (۲) ابوداؤد
۳۱/۱۸۲	اَلْغَیُّوْرُ عزوجل غیرت والا	(۱) بخاری، ترمذی
۳۲/۱۸۶	فَارِجُ الْھَمِّ عزوجل غموں کو دفع کرنے والا	(۱) مستدرک حاکم، البزار۔
۳۳/۱۹۲	اَلْفَرْدُ عزوجل اکیلا	(۱) بیہقی، کنز العمال (۲) بیہقی
۳۴/۲۰۵	اَلْقَدِیْمُ عزوجل قدیم، ہمیشہ سے موجود	(۱) ابوداؤد، ابن ماجہ، حاکم
۳۵/۲۲۵	اَلْمَاجِدُ عزوجل عزت والا	(۱) بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، احمد، موطا المالک
۳۶/۲۳۳	اَلْمَانِعُ عزوجل روکنے والا	(۱) بخاری، مسلم

Marfat.com

۳۷/۲۳۶	اَلْمُبْغِضُ عزوجل مخالفت کرنیوالا، غضب کرنیوالا	(۱) بخاری
۳۸/۲۴۷ ۳۹/۲۴۸	اَلْمُحْسِنُ عزوجل بھلائی اور احسان کرنے والا اَلْمِحْسَانُ عزوجل احسان کرنے والا	(۱) ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، احمد (۲) عبدالرزاق، طبرانی فی الکبیر
۴۰/۲۵۳	اَلْمُغْنِیُ عزوجل غنا کرنے والا	(۱) مسلم، احمد، ابن ماجہ، دارمی
۴۱/۲۶۴	اَلْمُسَعِّرُ عزوجل نرخ مقرر کرنے والا	(۱) ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، احمد
۴۲/۲۷۰	اَلْمُعِیْنُ عزوجل مددگار (شکر اور عبادت کرنے میں)	(۱) ابوداؤد، نسائی، حاکم (۲) ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم
۴۳/۲۷۱	اَلْمُفْرِجُ عزوجل کشادگی، آسانی، سہولت پیدا کرنے والا	(۱) بخاری، مسلم
۴۴/۲۷۷	مُثَبِّتُ الْقُلُوْبِ عزوجل دلوں کو ثابت قدم رکھنے والا	(۱) ابن ماجہ، احمد (۲) ابن ماجہ، احمد، ابن ابی عاصم، بغوی
۴۵/۲۷۸	مُصَرِّفُ الْقُلُوْبِ عزوجل دلوں کو پھرانے والا	(۱) مسلم
۴۶/۳۰۳	اَلْھَوٰی عزوجل ارادہ کرنے والا	ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن السنی
۴۷/۳۱۱	اَلْوَالِیُ عزوجل تمام امور کا متولی، تدبیر کرنے والا	مسلم، احمد
۴۸/۳۱۵	اَلْوِتْرُ عزوجل یکتا، اکیلا	(۱) بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، دارمی (۲) ابوداؤد، ترمذی

Marfat.com

باب دہم

اسماء اللہ عزوجل کی سند و دلیل با تفصیل

یہ باب اس کتاب کا ایک بہت اہم اور طویل ترین باب ہے اس لئے کہ یہی اس جلد کا اصل موضوع ہے۔ یہ باب تقریباً ۳۹۲ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور کتاب کا تقریباً ۶۰ فیصد حصہ ہے۔ اس باب میں ہم نے ۳۱۹ اسماء اللہ عزوجل کے ہر اسم پر ایک طرف تو مختصراً اس کی تشریح کی ہے۔[1] اور ساتھ ہی اگر وہ اسم قرآن کریم سے ماخوذ ہے تو ان سورتوں اور آیات کا حوالہ دیا ہے۔ اگر یہ اسم صفاتی ہے اور ساتھ ہی اسم فاعل بھی ہے تو ان آیات کا الگ الگ حوالہ دیا گیا ہے جس سے یہ اسم صفاتی اور اسم فاعل تخریج ہوا ہے۔ اور یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ جہاں تک ممکن ہوا ان احادیث کو بھی شامل کیا ہے جن میں یہ اسم وارد ہوا ہے۔ ایسی تمام احادیث کو اس کے مکمل عربی متن، اردو ترجمہ اور مفصل حوالہ جات کے ساتھ پیش کیا ہے۔ اگر ایک حدیث مختلف کتب احادیث میں آئی ہے تو اس کی بھی تفصیل بترتیب مجموعہ احادیث (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی وغیرہ وغیرہ) اور اس کے ساتھ ہی اس مجموعہ کی کتاب، باب اور پھر حدیث نمبر دیا گیا ہے۔ جہاں کہیں ممکن ہوسکا مختلف احادیث کے مابین فرق کو بھی واضح کیا ہے تاکہ قاری کو زیادہ سے زیادہ معلومات یکجا اور باآسانی مہیا ہوسکیں۔ یہ کوشش ہم نے اس پوری کتاب کی ترتیب میں پیش نظر رکھی ہے۔ جن کتب کے حوالے دیئے گئے ہیں ان کی مکمل تفصیل مع ناشر و سن اشاعت کتابیات میں دے دی گئی ہے تاکہ قاری کو ان کتب تک پہنچنے میں آسانی ہو۔

جو اسماء اللہ عزوجل صرف احادیث مبارکہ سے تخریج شدہ ہیں وہ بھی اس باب میں شامل ہیں اور ان میں بھی ان احادیث کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے جن سے یہ اسماء اللہ عزوجل تخریج کئے گئے ہیں۔

---

1. مکمل تشریح ان شاء اللہ تعالیٰ ہم آئندہ کتاب ''شرح اسماء اللہ عزوجل'' جلد سوم میں کریں گے۔

Marfat.com

احادیث کو بیان کرنے کا ایک طریقہ تو یہ تھا کہ حدیث کا صرف وہ حصہ درج کر دیا جاتا جس میں وہ اسم آیا ہے اور پھر قاری کو اس حدیث کا حوالہ دے دیا جاتا۔ مگر اس میں اول تو قاری کا تجسس تسکین نہ پاتا اور پھر ہر قاری کے پاس شاید ان احادیث کا مکمل مجموعہ نہ ہو کہ وہ ان حوالوں کی مدد سے مکمل حدیث کو پڑھ سکے۔ اس لئے یہ مناسب سمجھا گیا کہ تمام احادیث مکمل طور پر پیش کی جائیں۔ جس میں اصل عربی متن اور اس کا اردو ترجمہ شامل ہو۔ عربی متن اس لئے بھی دیا گیا ہے کہ یہ ہر قاری کا حق ہے کہ وہ اصل متن دیکھے اس لئے کہ کسی بھی زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ ایک بہت مشکل کام ہے اور اکثر ترجمہ کے بجائے ترجمانی ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ احادیث کے دو مختلف صاحبان کے کئے ہوئے ترجموں کو ملائیں تو اکثر آپ ان میں زبان اور کبھی کبھی مضمون کا بھی اختلاف پائیں گے۔ اس لئے اگر ہم صرف اردو ترجمہ یا ترجمانی دیتے تو ہم احادیث کو مکمل طور پر قاری تک نہ پہنچاتے اور یہ ایک بڑی کوتاہی کے ساتھ ساتھ قارئین کے لئے بھی تکلیف دہ بات ہوتی اور ان کی حق تلفی بھی ہوتی۔

ایک اسم قرآن کریم میں بطور اسم اور بطور اسم فاعل / فعل کتنی مرتبہ آیا ہے؟ اس کی بھی تفصیل و تعداد دے دی گئی ہے۔ اگر ایک اسم کسی بھی دوسرے اسم یا اسماء کے ساتھ آیا ہے تو اس کی بھی تفصیل بہ تعداد دے دی گئی ہے۔ اگر کوئی صاحب ان تفاصیل کو بترتیب سورت و آیت جاننا چاہیں تو ہمیں لکھ بھیجیں یہ تفصیل ان کو ان شاء اللہ تعالیٰ مہیا کر دی جائے گی۔ اس کتاب میں یہ تفصیل اس لئے نہیں دی گئی کہ اول تو ہر قاری اس میں شاید دلچسپی نہ رکھے دوسرے اس سے کتاب کا حجم بہت زیادہ ہو جائے گا اور یہ مطالعہ پر گراں گزرے گا۔

اسم اللہ عزوجل کے ساتھ ہم نے ان آئمہ صاحبان کا نام بھی دے دیا ہے جنہوں نے یہ اسم تخریج کیا ہے۔ اس کی ایک صورت تو یہ تھی کہ ہم یہ تفصیل نہ دیتے تو قاری کو بار بار جلد اول کی طرف لوٹنا پڑتا یہ دیکھنے کے لئے کہ اس اسم کو کن کن آئمہ صاحبان نے تخریج کیا ہے۔ یہ جستجو قاری کے لئے بہت بامشقت ہوتی، مطالعہ کا تسلسل ٹوٹتا اور ذوق و شوق مطالعہ پر بہت ناگوار گزرتا حالانکہ یہ ہمارا مقصود نہیں ہے۔ اس لئے ہم نے ہر اسم کے ساتھ ان

Marfat.com

آئمہ صاحبان کا ذکر کردیا جنہوں نے یہ اسم تخریج کیا ہے۔ جن صاحبان نے یہ اسم تخریج نہیں کیا ان کے نام نہیں دیئے گئے ہیں۔ جو صاحبان ان کی تفصیل جاننا چاہیں وہ بصد شوق جلد اول کے باب ہفتم صفحات ۱۴۳ سے ۲۱۰ تک رجوع کر سکتے ہیں۔

اسماء اللہ عزوجل کی تفصیل لکھتے وقت ہم نے یہ بھی کوشش کی ہے کہ :

(۱) جو اسماء ہم معنی ہیں ان کو یکجا کر دیا جائے۔ مثلاً ،

الخالق ، الخلاق ، البارى اور المصور عزوجل

(۲) جو اسماء وصفات ایک دوسرے کی ضد ہیں ان کو بھی یکجا کیا جائے۔ مثلاً ،

القابض عزوجل ۔ تنگ دستی دینے والا

الباسط عزوجل ۔ کشادگی دینے والا

(۳) اگر ایک ہی آیت میں دو اسماء اللہ عزوجل آئے ہیں تو ان کو ایک ساتھ دیا جائے۔ مثلاً، اهل التقوىٰ ۔ وہ ذات جس سے ڈرنا چاہئے۔ اور اهل المغفرة۔ مغفرت کرنے والا (سورۃ مدثر ۷۴:۵۶)

ہر اسم اللہ عزوجل کے آخر میں ہم نے ایک کلمہ لکھا ہے۔ مثلاً،

اللّٰهم انت البارئ لا بارئ اِلّا انت

یہ انداز ہم نے اسماء اللہ عزوجل کی ایک بہت پرانی کتاب (جو حدیث ترمذی کے مشہور ۹۹ اسماء پر لکھی گئی تھی) میں دیکھا تھا مگر اس انداز پر تمام ۳۱۹ اسماء پر لکھنے کے لئے ضروری تھا کہ ہمیں اس کی کوئی سند ملے۔ اس لئے کہ ہم اس کتاب میں کوئی بھی تحریر بلا سند کے لکھنا نہیں چاہتے تھے۔ خوش قسمتی سے جب ہم الشافی عزوجل کے لئے حدیث کی تلاش کر رہے تھے تو ہمیں بخاری میں ایک حدیث ملی جو درج ذیل ہے :

عن عبدالعزيز قال : دخلت أنا و ثابت على أنس بن مالک ، فقال ثابت : يا أبا حمزة ، اِشتكيت ، فقال أنس : ألا أرقيک برقية رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم؟ قال : بلى، قال : اللّٰهم رب الناس، مذهب الباس، اِشف أنت الشافى، لا شافى اِلا أنت،

Marfat.com

شفاء لايغادر سقما. [1]

اس سند کے ملنے کے بعد ہم نے ہر اسم اللہ عزوجل کے آخر میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔ مثلاً،

اللّٰھمّ أنت الرّب	لا ربّ الا أنت
اللّٰھمّ أنت الخالق	لا خالق الا أنت
اللّٰھمّ أنت المصوّر	لا مصور الا انت
اللّٰھمّ أنت کاشف الضرّ	لا کاشف الضرّ الا أنت

ایک اور بات کی وضاحت بھی ضروری ہے۔ وہ یہ کہ اس باب میں اور اس جلد میں جہاں کہیں بھی قرآن کریم اور احادیث مبارکہ سے حوالے دیئے گئے ہیں ان کی ترتیب کچھ اس طرح سے ہے:

1. جب قرآن کریم کا حوالہ دیا گیا ہے تو اول سورۃ کا نام اور اس کے ساتھ سورۃ کا نمبر اس کے بعد: کا نشان لگا کر آیت نمبر دیا گیا ہے۔ اس لئے کہ ہر جگہ آیت، آیت لکھنا قاری کے مطالعہ پر شاید گراں گزرتا۔
2. جب احادیث مبارکہ کا حوالہ دیا گیا ہے وہاں بھی قاری کی آسانی کے لئے پہلے مجموعہ کا نام (مثلاً بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی وغیرہ) اس کے بعد اس مجموعہ کے اندر کتاب کا نام اور اس کے بعد باب کا نام اور پھر باب کے نام کے بعد: یا ، کا نشان لگا کر حدیث نمبر دیا ہے۔ یہاں بھی جہاں تک ممکن ہو سکا بار بار حدیث لکھنے کے بجائے انہی نشانات سے مدد لی گئی ہے۔

جلد اول میں تمام اسماء اللہ عزوجل حروف تہجی کے حساب سے ترتیب دیئے تھے مگر چونکہ یہ ترتیب لغت کی ترتیب کے مطابق نہیں تھی لہٰذا کسی ایک حرف تہجی سے شروع ہونے

---

[1] بخاری، کتاب الطب، باب رقیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ۵۷۴۲۔
ابوداؤد، کتاب الطب باب کیف الرقی : ۳۸۹۰۔
ترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی التعوذ للمریض، ۹۷۳۔
احمد، مسند المکثرین، ۱۲۰۸۴ اور ۱۳۳۲۱۔

Marfat.com

والے نام کی تلاش قدرے مشکل تھی۔ اس لئے اس مرتبہ تمام اسماء کو لغت کی ترتیب سے دوبارہ مرتب کیا ہے یعنی الف، الف اس کے بعد الف، ب اور اس کے بعد الف، ت سے شروع ہونے والے اسماء لکھے گئے ہیں۔ امید ہے کہ اس سے قاری کو اسماء تلاش کرنے میں سہولت ہوگی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ مزید سہولت کی خاطر ہم ذیل میں ان صفحات کی تفصیل بھی دے رہے ہیں جن پر کسی بھی حرف تہجی سے شروع ہونے والے نام مل سکتے ہیں۔ اس کے بعد قاری کو اسماء اللہ عزوجل کی تلاش میں تمام صفحات کو الٹنا پلٹنا نہیں پڑے گا۔

حرف تہجی	صفحہ	حرف تہجی	صفحہ	حرف تہجی	صفحہ
الف	۲۲۹	ب	۲۵۵	ت	۲۸۳
ج	۲۸۸	ح	۳۰۰	خ	۳۲۷
د	۳۴۲	ذ	۳۴۵	ر	۳۶۳
ز	۳۹۶	س	۳۹۷	ش	۴۱۲
ص	۴۲۳	ض	۴۲۸	ط	۴۳۱
ظ	-	ع	۴۳۵	غ	۴۵۵
ف	۴۶۸	ق	۴۸۰	ک	۴۹۹
ل	۵۱۲	م	۵۱۶	ن	۵۸۹
ہ	۵۹۴	و	۵۹۸	-	-

Marfat.com

۱ اللہ عزوجل

اس کی تفصیل باب سوئم اور باب پنجم میں دیکھئے۔

۲ اَلْأَبَدُ عزوجل

﴿ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہنے والا﴾

جب کچھ نہیں تھا تو وہ موجود تھا۔ جب کچھ نہیں ہوگا تو وہ موجود ہوگا۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

قرآن کریم

﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَّ يَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝﴾

"(جو مخلوق) زمین پر ہے سب کو فنا ہونا ہے اور ہمارے رب ہی کی ذات (بابرکت) جو صاحب جلال و عظمت ہے باقی رہ جائے گی۔" (سورۃ رحمٰن ۵۵: ۲۶۔۲۷)

استخراج

یہ اسم اللہ عزوجل ابن ماجہ[1] اور ابو نعیم اصفہانی[2] کی روایت کردہ احادیث میں شامل ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے جلد اول باب چہارم صفحہ ۷۰ اور ۸۳)

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْأَبَدُ لَا اَبَدَ اِلَّا اَنْتَ

۳ اَلْاَحَدُ عزوجل

﴿اکیلا۔ یکتا﴾

سورہ اخلاص میں ارشاد باری تعالیٰ ہے "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" (کہہ دو کہ اللہ اکیلا، یکتا ہے)[3] اور اسی آیت میں یہ بطور اسم آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اپنی صفات میں یکتا

---

[1] ابن ماجہ، حدیث نمبر ۳۸۶۱۔

[2] جزء فی طرق حدیث، ان للّٰہ تسعة و تسعین اسماء، حدیث نمبر ۱۸، صفحہ ۱۰۷۔

[3] سورۃ اخلاص ۱۱۲۔ آیت ۱۔

Marfat.com

ہے۔اپنی عزت اور قدرت میں یکتا ہے۔الوھیت اور ربوبیت میں یکتا ہے۔ازل سے ابد تک میں بھی یکتا ہے۔وہ اپنے کرم اور مہربانی میں یکتا ہے۔اس کی ذات اور صفات میں اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ (کوئی چیز اس کے مثل نہیں)۔ [1]

قرآن کی سورۃ وآیت اور احادیث کے حوالے جن سے یہ اسم اخذ کیا گیا۔

قرآن کریم

① ﴿ قُل هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ ﴾ (الاخلاص ۱۱۲۔ آیت ۱)

احادیث مبارکہ

① عن أبی هریرة رضی اللّٰه عنه ، عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال : قال اللّٰه کذبنی ابن آدم ولم یکن له ذلک ، وشتمنی ولم یکن له ذلک ، فأما تکذیبه إیای فقوله لن یعیدنی. کما بدأ نی، ولیس أول الخلق بأهون علی من إعادته ، وأما شتمه إیای فقوله اتخذ اللّٰه ولدًا. وأنا الأحد الصمد لم ألد ولم أولد ولم یکن لی کفوا أحد. [2]

ترجمہ: ''ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: بنی آدم نے مجھ کو جھٹلایا جبکہ اس کو یہ زیبا نہ تھا۔ مجھ کو گالی دی۔اس کو یہ نہیں کرنا چاہئے تھا۔جھٹلانا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے میں اس کو دوبارہ پیدا نہیں کروں گا۔حالانکہ یہ دوبارہ پیدا کرنا، پہلی بار پیدا کرنے سے زیادہ مشکل نہیں ہے اور گالی دینا یہ ہے کہ (معاذ اللہ) کہتا ہے کہ اللہ کی اولاد ہے اور میں تو اکیلا ہوں، بے نیاز ہوں، نہ مجھ کو کسی نے جنا ہے، نہ میں نے کسی کو جنا ہے۔میرے تو جوڑ کا کوئی دوسرا ہے ہی نہیں۔ ''

② اللّٰهم إنی أسألک بأنی أشهد أنک أنت اللّٰه لا إله إلا أنت الأحد

---

[1] سورہ شوریٰ ۴۲ آیت ۱۱۔

[2] بخاری، کتاب التفسیر، سورہ ''قل ھو اللہ احد'' حدیث ۴۹۷۴۔نسائی، کتاب الجنائز : ۲۰۸۰۔

Marfat.com

الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لهٗ کفواً احد .

ترجمہ: ''یا اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اس سبب سے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ہی اللہ ہیں، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ اکیلے ہیں، بے نیاز ہیں، وہ (اللہ) جس کی کوئی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، اور اس کے برابر کوئی نہیں۔[1] ''

③ اَللّٰھم اِنی أسالک یا اللّٰہ الأحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لهٗ کفواً أحد أن تغفرلی ذنوبی اِنک أنت الغفور الرحیم .

ترجمہ: یا اللہ! میں آپ (ہی) سے سوال کرتا ہوں۔ یا اللہ! (جو) ایک ہے اور بے نیاز (ہے) نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور کوئی بھی اس کا ہمسر نہیں۔ (یا اللہ!) میرے گناہ بخش دیجئے۔ بے شک آپ ہی بخشنے والے مہربان ہیں۔[2]

یہ اسم قرآن کریم کی سورۃ الاخلاص میں دو مرتبہ آیا ہے۔

استخراج

ترمذی، طبرانی، حاکم (حدیث نمبر ۴۱) اور ابن عربی کے علاوہ دیگر ۱۷ آئمہ صاحبان نے اس کو اسم اللہ جل جلالہ کے طور پر لیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنتُ الأحد لَا أحد اِلَّا اَنتَ

۴ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ عزوجل

﴿ بہترین پیدا کرنے والا ﴾

قرآن کریم

① ﴿ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ق ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ط

---

[1] ابوداؤد، فی الصلاۃ ۱۴۹۳۔ ترمذی فی الدعوات : ۳۴۷۵۔ نسائی فی الکبریٰ، ۲/۹۰۔ ابن ماجہ : ۳۹۵۷۔ ابن حبان : ۸۹۰۔ حاکم ۱/۵۰۵۔ احمد عن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

[2] ابوداؤد، کتاب الصلاۃ ۹۸۵۔ نسائی ۷/۱۳۰۲۔ حاکم

Marfat.com

فَتَبٰرَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ ○ ﴾

ترجمہ: ''پھر ہم نے اس نطفہ کو خون کا لوتھڑا بنایا پھر ہم نے اس خون کے لوتھڑے کو (گوشت کی) بوٹی بنایا پھر ہم نے اس بوٹی (کے بعض اجزاء) کو ہڈیاں بنادیا پھر ہم نے ان ہڈیوں پر گوشت (کا لباس) پہنادیا۔ پس اللہ تعالیٰ کی بڑی شان ہے۔ (وہ) بہترین پیدا کرنے والا ہے۔'' (سورۃ المؤمنون ۲۳ : ۱۴)

② ﴿ اَتَدْعُوْنَ بَعْلاً وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِیْنَ ○ ﴾

ترجمہ: ''کیا تم بعل[1] کی پوجا کرتے ہو اور سب سے بہترین پیدا کرنے والے کو چھوڑ بیٹھے ہو۔'' (سورۃ الصافات ۳۷ : ۱۲۵)

یہ اسم قرآن کریم میں دو مرتبہ آیا ہے۔

احادیث مبارکہ

① عن علی بن أبی طالب عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم، فإذا سجدہ قال فی سجودہ أللّٰھم لک سجدت وبک اٰمنت ولک أسلمت (وأنت ربی) سجد وجھی للذی خلقہ وصورہ و شق سمعہ وبصرہ تبارک اللّٰہ أحسن الخالقین.[2]

ترجمہ: ''علی بن ابوطالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے سجدوں میں کہتے۔ یا اللہ تعالیٰ! میں نے آپ کے لئے سجدہ کیا اور آپ پر ایمان لے آیا اور آپ کا فرمانبردار ہوگیا۔ میرے چہرے نے اس ذات کے لئے سجدہ کیا جس نے اس کو پیدا کیا اور اس کی صورت بنائی اور اس کے کان اور آنکھ کو کھولا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جو سب بنانے والے سے اچھا بنانے والا (احسن الخالقین) ہے۔''

---

[1] اہل یمن اور ازدشنوہ رب کو بعل کہتے تھے۔ بعل نامی جس بت کی یہ پوجا کرتے تھے وہ ایک عورت تھی۔ ان کے شہر کا نام بعلبک تھا۔ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت الیاس علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تعجب ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جو خالق کل ہے اور بہترین خالق ہے ایک بت کو پوج رہے ہو اور اس کو پکارتے رہتے ہو۔ (تفسیر ابن کثیر، جلد ۷ صفحہ ۳۷)

[2] مسلم۔ صلاۃ المسافرین، ۱۸۱۲ (۷۷۱)۔ یہ ایک طویل حدیث کا حصہ ہے۔ ترمذی، الدعوات، حدیث ۳۴۲۳۔ یہ بھی ایک طویل حدیث کا حصہ ہے۔ اس میں ''اسلمت'' کے بعد ''وانت ربی'' اضافی ہے اور ''خلقہ'' کے بعد ''صورہ'' نہیں ہے۔

Marfat.com

② عن عائشةؓ قالت ، كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فى سجود القرآن بالليل ، سجد وجهى للذى خلقه وصورهٗ وشق سمعه وبصره بحوله وقوته فتبارک الله أحسن الخالقين .[1]

ترجمہ: ''حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں یہ دعا کیا کرتے تھے۔ ''میرے چہرے نے سجدہ کیا اس ذات کے لئے جس نے اس کو پیدا کیا اور اس کی صورت بنائی اور کھولا اس کے کان اور آنکھ کو اپنی قدرت اور قوت سے جو برکت والا احسن الخالقین ہے۔''

استخراج

اس اسم احسن الخالقین جل جلالہ کو صرف ابن مندہ اور ابن وزیر نے تخریج کیا ہے۔

اللّٰھم انت احسن الخالقین　　لا احسن الخالقین الا انت

۵ اَلْاَحْكَمُ ﷻ	٦ اَحْكَمُ الْحَاكِمِيْنَ ﷻ

﴿ حاکم، فیصلہ کرنے والا ۔ حاکموں کا حاکم، تمام حاکموں سے بہتر فیصلہ کرنے والا ﴾

قرآن کریم

① ﴿ وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِىْ مِنْ اَهْلِىْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ۝ ﴾ (سورۃ ھود ۱۱ : ۴۵)

ترجمہ: ''اور نوح نے اپنے رب کو پکارا اور کہنے لگے کہ اے میرے رب! میرا بیٹا تو میرے گھر والوں میں سے ہے یقیناً آپ کا وعدہ بالکل سچا ہے اور آپ تو تمام حاکموں سے بہتر حاکم ہیں۔''

نوٹ : یہ حدیث ترمذی صفحہ نمبر ۲۰۰۴، حدیث نمبر ۳۴۲۵ باب فی سجود القرآن میں انہی الفاظ کے ساتھ موجود ہے لیکن وہاں فتبارک (تا) الخالقین کے الفاظ موجود نہیں ہیں)

Marfat.com

(۲) ﴿ اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِاَحۡکَمِ الۡحَاکِمِیۡنَ ۝ ﴾

ترجمہ: ''کیا اللہ تعالیٰ حاکموں کا حاکم نہیں ہے؟'' (التّین ۹۵:۸)

یہ اسم اللہ عزوجل قرآن کریم میں دو مرتبہ آیا ہے۔

حدیث

(۱) سمعت أباهريرة يقول قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم من قرأ منكم بالتين والزيتون فانتهىٰ الىٰ اٰخرها أليس اللّٰه بأحكم الحاكمين[۱] فليقل بلىٰ وأنا علىٰ ذلك من الشاهدين ومن قرأ لا أقسم بيوم القيٰمة فانتهىٰ اِلىٰ أليس ذٰلك بقادر علىٰ أن يحيي الموتىٰ[۲] فليقل بلىٰ ومن قرأ والمرسلٰت فبلغ فبأىّ حديث بعدهٗ يومنون[۳] فليقل آمنّا باللّٰه.[۴]

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے جو شخص سورۃ والتّین والزّیتون پڑھے اور اس کی آخری آیت ''اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِاَحۡکَمِ الۡحَاکِمِیۡنَ ۝'' تک پہنچے تو اس کو ''بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ'' کہنا چاہئے۔ اور جو شخص ''لَآ اُقۡسِمُ بِیَوۡمِ الۡقِیٰمَةِ ۝'' پڑھے اور پھر ''اَلَیۡسَ ذٰلِکَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓی اَنۡ یُّحۡیِیَ الۡمَوۡتٰی'' تک پہنچے تو کہنا چاہئے ''بَلٰی'' (ہاں کیوں نہیں) اور جو شخص سورۃ والمرسلات پڑھے اور اس کی آیت ''فَبِاَیِّ حَدِیۡثٍۢ بَعۡدَهٗ یُؤۡمِنُوۡنَ ۝'' تک پہنچے تو اس کے بعد کہے۔ ''اٰمَنَّا بِاللّٰہِ''۔

استخراج

قرآن کریم کی مندرجہ بالا آیات سے احکم الحاکمین عزوجل کو ابن مندہؒ اور ابن وزیرؒ

---

۱ سورۃ التین، ۹۵ آیت ۸۔ ۲ سورۃ القیامۃ ۷۵ آیت ۴۰۔

۳ سورۃ المرسلات ۷۷ آیت ۵۰۔

۴ ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب مقدار الرکوع والسجود۔ حدیث ۸۸۷۔ ترمذی۔ تفسیر القرآن، حدیث ۳۳۴۷ (اس حدیث میں 'من الشاهدین' کے الفاظ نہیں ہیں)

Marfat.com

نے تخریج کیا ہے۔ الاحکم کو صرف ابن وزیرؒ نے لیا ہے۔

اللّٰھم انت الاحکم　　لا احکم اِلَّا انت

اللّٰھم انت احکم الحاکمین　　لا احکم الحاکمین اِلا انت

۷ اَسْرَعُ الْحَاسِبِیْنَ عزوجل

﴿ جلد حساب لینے والا ﴾

قرآن کریم

① ﴿ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ ۫ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِیْنَ ۝ ﴾

ترجمہ: ''خبردار (خوب سن لو) کہ حکم صرف اللہ ہی کا ہوگا اور وہ سب سے زیادہ جلد (تیزی سے) حساب لینے والا ہے۔'' (سورۃ انعام ۶ : ۶۲)

اس آیت کے مفہوم کو اچھی طرح سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ اس سے پہلے کی آیت ۶۱ کا ترجمہ دیکھ لیا جائے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ''وہی ہے جو تمہیں رات کو فوت کرتا ہے اور تم دن میں جو کچھ کرتے ہو اسے وہ جانتا ہے پھر تمہیں دن کو اٹھا دیتا ہے تا کہ مقرر کیا ہوا وقت انجام کو پہنچایا جائے۔ پھر تم سب کو اسی کی طرف پھر جانا ہے پھر وہ تمہیں جو کچھ کرتے تھے جتا دے گا۔ وہی اپنے بندوں پر غالب اور وہی تمہاری نگہبانی کرنے والے فرشتے بھیجتا ہے۔ یہاں تک کہ تم میں سے کسی کی موت واقعی آجاتی ہے تو اسے ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے فوت کر لیتے ہیں اور وہ کوئی کوتاہی نہیں کرتے پھر سب لوگ اپنے رب کی طرف جو ان کا حقیقی کارساز ہے واپس بلائے جائیں گے (آیت ۶۱) (اس لئے) خبردار (خوب سن لو) کہ حکم صرف اللہ ہی کا ہوگا اور وہ سب سے زیادہ جلد (تیزی سے) حساب لینے والا ہے۔'' (آیت ۶۲)

یہ اسم باری تعالیٰ قرآن کریم میں ایک مرتبہ آیا ہے۔

Marfat.com

حدیث

① عن عائشة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا ، قالت: سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم یقول فی بعض صلاۃ "أللّٰھم حاسبنی حساباً یسیراً" فلما انصرف قلت: یا رسول اللّٰہ! ما الحساب الیسیر؟ قال: ینظر فی کتابہ و یتجاوز لہ عنہ ، اِنہ من نوقش الحساب یومئذ یا عائشة ھلک، و کل ما یصیب المؤمن یکفر اللّٰہ عنہ ، حتی الشوکة تشوکہ. [1]

ترجمہ: ''حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض نمازوں کے دوران سنا وہ پڑھ رہے تھے۔ ''اے اللہ میرے ساتھ (قیامت کے دن) آسان معاملہ فرمایئے، (حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں) میں نے پوچھا آسان معاملہ کیا ہے؟ تو فرمایا ''اللہ تعالیٰ انسان کے اعمال نامہ کو دیکھے اور پھر اس سے درگزر فرمادے، اور اے عائشہؓ! اس دن جس سے حساب میں پوچھ گچھ ہوگئی وہ ہلاک ہوگیا۔ پس ایمان والے کو جو بھی کوئی تکلیف پہنچتی ہے اللہ اس کے (گناہ کے) لئے اسے کفارہ بنادیتے ہیں یہاں تک کہ اگر کوئی کانٹا بھی اس کو چبھ جائے۔''

استخراج

اس اسم اللہ عزوجل کو قرطبیؒ اور ابن وزیر نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اَسْرَعُ الْحَاسِبِیْنَ لَا اَسْرَعَ الْحَاسِبِیْنَ اِلَّا اَنْتَ

۸ اَلْاَعَزُّ عزوجل

﴿ بہت عزت والا ﴾

اللہ تعالیٰ بدیع السمٰوات والارض ، مالک کون ومکان ہی بلاشک وشبہ عزت والا ہے اور اس کے علاوہ دنیا میں جو بھی عزت دار ہے وہ عزت اسی کی عطا کردہ ہے۔ کوئی

---

[1] مستدرک حاکم، جلد نمبر ۱، صفحہ ۳۶۳

Marfat.com

بھی ذی نفس اپنی ذات میں عزت دار نہیں ہوسکتا بجز اللہ تعالیٰ کی عنایت کے۔

قرآن کریم

① ﴿ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۝ ﴾

ترجمہ: ''بے شک عزت تو ساری اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے۔'' (النساء۴:۱۳۹)

② ﴿ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ط ﴾

ترجمہ: ''عزت تو تمام تر اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے۔'' (فاطر۳۵:۱۰)

یہ اسم باری تعالیٰ قرآن کریم میں دو مرتبہ آیا ہے۔

حدیث

① رب اغفر وارحم انک أنت الأعز الأکرم.[1]

ترجمہ: ''اے میرے پروردگار آپ میرے قصوروں کو معاف فرما دیجئے اور میری حالت پر رحم فرما دیجئے بیشک آپ عزت و بزرگی والے ہیں۔''

استخراج

اس اسم اللہ عزوجل کو ابن حزم، قرطبی اور ابن وزیر نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَعَزُّ لَا اَعَزَّ اِلَّا اَنْتَ

۹ اَلْاَعْلٰی عزوجل

﴿ بہت بلند ﴾

بہت بلند۔ سب سے بلند۔ اس لئے کہ وہ خالق کائنات ہے اور باقی سب اس کی مخلوق۔ وہ ہر شے پر قادر ہے اور ہر شے اس کی تابع، حکم کی غلام اور منتظر ہے اور کوئی اس کے مثل نہیں۔ وہی ہر شے کا مالک ہے اور باقی سب اس کی مملوک۔ اسی لئے وہی سب سے بلند اور بہت بلند ہے اور کوئی شے اس سے بلند نہیں ہے۔

---

[1] ابن ابی شیبہ، حدیث ۹۶۹۵۔ طبرانی فی الاوسط۔

Marfat.com

قرآن کریم

① ﴿ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی ۝ ﴾

ترجمہ: ''(اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ اپنے رب بہت بلند کی تسبیح بیان کیجئے۔''

(سورۃ الاعلیٰ ۸۷ : ۱)

② ﴿ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰی ۝ ﴾

ترجمہ: ''اور جو اپنے بہت بلند رب کی خوشنودی (اور دیدار کی طلب) کیلئے دیتا ہے۔''

(سورۃ اللّیل ۹۲ : ۲۰)

یہ آیت ان متقیوں کی شان میں اتری ہے جو اپنا مال اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کیلئے اور آخرت میں جنت کی امید کیلئے خرچ کرتے ہیں اور کوئی احسان نہیں جتاتے یا بدلہ کی توقع نہیں رکھتے۔

یہ اسم اللہ تعالیٰ عزوجل قرآن کریم میں دو جگہ آیا ہے۔

احادیث مبارکہ

① عن عقبة بن عامر قال لما نزلت فسبح باسم ربک العظیم قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم اجعلوها فی رکوعکم فلما نزلت سبح اسم ربک الأعلیٰ قال اجعلوها فی سجودکم.[1]

ترجمہ: ''حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت ''فسبح باسم ربک العظیم'' اتری تو آپؐ نے فرمایا۔ اس تسبیح (یعنی سبحان ربی العظیم) کو اپنے رکوع کیلئے کرلو۔ اور جب آیت ''سبح اسم ربک الأعلی'' اتری تو آپؐ نے فرمایا۔ اس تسبیح (یعنی سبحان ربی الاعلیٰ) کو اپنے سجود میں اختیار کرو۔''

② عن حذیفة : أنه صلی مع النبی صلی اللّٰہ علیه وآله وسلم فکان یقول فی رکوعه: ''سبحان ربی العظیم'' و فی سجوده: ''سبحان ربی الأعلی'' وما (أتی) علی آیة رحمة اِلا وقف و سأل، وما (أتی) علیٰ آیة عذاب اِلا وقف و تعوذ.[2]

---

[1] ابوداؤد کتاب الصلاۃ، ۸۶۹۔ ابن ماجہ ۸۸۷۔ احمد ۴/۱۵۵۔

[2] ترمذی کتاب الصلاۃ حدیث ۲۶۲۔

Marfat.com

ترجمہ: ''حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ فرماتے تھے۔ اور جب کسی رحمت کی آیت پر پہنچتے تو اللہ تعالیٰ سے رحمت طلب کرتے اور جب کسی عذاب کی آیت پر پہنچتے تو توقف کرتے اور اس عذاب سے پناہ مانگتے۔''

استخراج

طبرانی، ابن مندہ، ابن حزم، قرطبی اور ابن وزیر نے یہ اسم تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْاَعْلٰی لَا اَعْلٰی اِلَّا اَنْتَ

۱۰ اَلْاَکْرَمُ عزّ وجلّ

﴿ کرم والا۔ بزرگی والا ﴾

الاکرم کے معنی ہیں کہ (ساری کائنات میں) جس کریم کا وجود مانا جائے وہ ہر ایک سے زیادہ کریم ہے۔ کیونکہ وہ بغیر کسی (ذاتی) غرض کے اتنا، ایسا اور اتنے مقامات سے دیتا ہے کہ اس کی گنتی اور شمار ممکن نہیں اور بندوں کی نادانی، شرک، ناشکری اور نافرمانی کی اس سلسلہ میں پرواہ نہیں کرتا سب بیہودگیوں کو برداشت کرتا ہے پھر یا تو (قابل عفو گناہوں کو) معاف کر دیتا ہے یا فوری انتقام نہیں لیتا۔ باوجودیکہ بندوں کی نافرمانیوں کو جانتا ہے اور فوری سزا دینے کی قدرت اسی کو ہے۔[1] حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہی کریم ہے اس کی ذات و صفات میں کوئی شریک نہیں۔

قرآن کریم

① ﴿ اِقْرَاْ وَ رَبُّکَ الْاَکْرَمُ ۝ ﴾

ترجمہ: ''آپ پڑھئے، آپ کا رب بڑا کرم والا ہے۔'' (سورۃ العلق، ۹۶:۳)

---

[1] تفسیر مظہری۔ جلد ۱۲۔ صفحہ ۳۱۰۔

Marfat.com

مفسرین کا اس پر اجماع ہے کہ باعتبار نزول کے سب سے پہلی آیت یہی ہے۔ یہی پہلی نعمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر انعام کی اور یہی وہ پہلی رحمت ہے جو اس ارحم الراحمین نے اپنے رحم وکرم سے ہمیں دی۔[1] اس لئے فرمایا کہ ''پڑھ تیرا رب بڑا کرم والا ہے۔''

یہ اسم قرآن کریم میں ایک جگہ آیا ہے۔

حدیث

① عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنہما أنه كان يقول فی ذ ها به و رجوعه بين الصّفا والمروة: رب اغفر وارحم ، و تجاوز عما تعلم ، اِنک أنت الأعز الأكرم، أللّٰهم آتنا فی الدنيا حسنة وفی الآخرة حسنة، وقنا عذاب النار. [2]

ترجمہ: ''ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے ہوئے فرماتے تھے یارب، آپ میری خطاؤں کو معاف فرمایئے اور میرے حال پر رحم فرمایئے اور جو میرے گناہ آپ جانتے ہیں جس سے میں نے آپ کی حکم عدولی کی، اس کو بھی معاف فرمایئے۔ آپ ہی عزت والے اور کرم اور بزرگی والے ہیں۔ یارب! آپ دنیا میں نیکی عطا فرمایئے اور آخرت میں بھی اور عذاب دوزخ سے ہمیں بچایئے۔''

استخراج

اس اسم کو تخریج کرنے والے امام صاحبان خطابی، حاکم (حدیث ۴۲)، ابن حزم، بیہقی، قرطبی، ابن وزیر اور ابن حجر ہیں۔

۱۱ اَلْأَعْظَمُ عزّ وجلّ

بہت بڑا

اس اسم کو ابن وزیر نے ایثار الحق علی الخلق میں تحریر کیا ہے مگر ان کی کتاب میں ہمیں اس کی کوئی سند یا دلیل نہیں ملی۔ البتہ کنز العمال میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۔ تفسیر ابن کثیر جلد ۸۔ صفحہ ۴۳۷۔

۱۔ الاذکار۔ النووی۔ صفحہ ۲۹۵۔

Marfat.com

سے مروی حدیث کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انہوں نے یہ دعا سنی۔

أللّٰھم اِنی أسألک بأسمائک الحسنیٰ ما علمت منھا و ما لم أعلم و باسمک العظیم الأعظم و باسمک الکبیر الأکبر.

ترجمہ: ''یا اللہ تعالیٰ! میں آپ سے آپ کے ناموں کے واسطے سے جو سب اچھے ہیں، سوال کرتا ہوں، جن اسماء کو ہم جانتے ہیں اور جن اسماء کو ہم نہیں جانتے (ان کے واسطے سے بھی) اور آپ کے سب سے عظیم و بڑے سے بڑے اسم کے واسطے سے مانگتا ہوں۔''

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْاَعْظَمُ لَا أَعْظَمَ اِلَّا اَنْتَ

۱۲ اَلْأَقْرَبُ عزّ وجلّ

﴿ زیادہ قریب۔نزدیک تر ﴾

اللہ تعالیٰ اپنی تمام تر صفات وکمالات کے ساتھ انسان سے قریب ترین ہے۔جو نیک و بد خیالات اس کے دل میں گزرتے ہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس سے خوب واقف ہیں۔اس لئے کہ وہ انسان کی رگ جان سے بھی زیادہ قریب ہے۔اسی طرح جب روح گلے میں آ پہنچتی ہے اس وقت بھی وہی ذات، ہر ایک عزیز و اقارب، دوست دشمن سے مرنے والے کے نزدیک تر ہوتی ہے۔

قرآن کریم

① ﴿ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ○ ﴾

ترجمہ: ''اور ہم اس کی رگ جان سے بھی اس سے زیادہ قریب ہیں۔'' (سورۃ قٓ ۵۰:۱۶)

② ﴿ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْکُمْ وَلٰکِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ○ ﴾

ترجمہ: ''اور ہم اس (مرنے والے) سے تم سے بھی زیادہ نزدیک ہوتے ہیں لیکن تم کو نظر نہیں آتے۔'' (سورۃ الواقعۃ ۵۶، آیت ۸۵)

یہ اسم باری تعالیٰ قرآن کریم میں دو جگہ آیا ہے۔

Marfat.com

احادیث مبارکہ

(۱) عن أبی هریرةؓ قال : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله وسلم اِن اللّٰه تجاوز لأمتی عما حدثت به أنفسها مالم تعمل أو تتکلم.[۱]

ترجمہ: ''ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ جل جلالہ نے بخش دیا میری امت کے دل کی باتوں کو جب تک ان پر عمل نہ کرے یا زبان سے نہ نکالے۔''

(۲) عن أبی هریرة قال: قال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم: یقول اللّٰه تعالیٰ: أنا عند ظن عبدی بی وأنا معه اِذا ذکرنی فاِن ذکرنی فی نفسه ذکرته فی نفسی و اِن ذکرنی فی ملاء ذکرته فی ملاءٍ خیر منهم و اِن تقرب شبرًا اِلّی تقربت اِلیه ذراعاً واِن تقرب اِلیّ ذراعا تقربت اِلیه باعا واِن أتانی یمشی اتیته هرولة.[۲]

ترجمہ: ''ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں۔ اور وہ جب میری یاد کرے تو میں (اپنے علم اور اپنے فضل وکرم سے) اس کے ساتھ ہوں اگر اپنے دل میں میری یاد کرے تو میں بھی اپنے دل میں اس کی یاد کرتا ہوں اور اگر ایک جماعت میں (اعلانیہ) میری یاد کرے تو میں اس سے بہتر جماعت (یعنی مقرب فرشتوں کی جماعت) میں اس کی یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالشت میرے نزدیک ہو تو میں ایک ہاتھ اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ مجھ سے نزدیک ہو تو میں ایک بام (یعنی دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر) اس سے نزدیک ہوتا ہوں اور اگر میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں دوڑتا ہوا اس کی طرف جاتا ہوں۔''

---

[۱] بخاری، کتاب الطلاق، حدیث ۵۲۶۹۔ مسلم کتاب الایمان حدیث ۳۳۲۔

[۲] بخاری، کتاب التوحید، حدیث ۷۴۰۵۔

Marfat.com

استخراج

اس اسم اللہ عزوجل کو صرف ابن وزیرؒ نے تخریج کیا ہے۔ دیگر آئمہ صاحبان نے نہیں لیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْاَقْرَبُ　　لَا اَقْرَبَ اِلَّا اَنْتَ

۱۳ اَلْاَقْوٰی عزوجل

﴿ بہت طاقت والا ﴾

قرآن کریم

یہ اسم قرآن کریم کی سورۃ حٰمٓ السّجدہ (فصّلت) ۴۱ کی آیت ۱۵ سے تخریج کیا گیا ہے۔ قوم عاد کی سرکشی اور ان کے اس دعوے کے بعد کہ ان (قوم عاد) سے زیادہ زور آور اور طاقتور کون ہے؟ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

① ﴿ اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ط ﴾

ترجمہ: ''کیا ان کو نظر نہ آیا کہ جس اللہ تعالیٰ نے ان کو پیدا کیا وہ ان سے طاقت میں بہت زیادہ ہے۔''

اس آیت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مخلوق دنیاوی اعتبار سے کتنی ہی طاقتور ہو جائے، اول تو وہ طاقت اور صلاحیت بھی صرف احکم الحاکمین کی عطا کردہ ہے۔ دوسرے یہ کہ خالق کی طاقت اس کی کل مخلوق کی مجموعی طاقت سے بھی بہت ہی زیادہ ہے۔ اس کی طاقت کی کوئی حد نہیں۔ کوئی حساب نہیں۔ کوئی مقابلہ نہیں۔ اس کے آگے کوئی پس و پیش نہیں۔

یہ اسم قرآن کریم میں ایک مرتبہ آیا ہے۔

استخراج

اس اسم اللہ عزوجل کو صرف ابن وزیرؒ نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْاَقْوٰی　　لَا اَقْوٰی اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

Marfat.com

۱۴ اَلْاَکْبَرُ عزوجل

﴿بہت بڑا﴾

یہ اسم حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تخریج کیا گیا ہے۔

احادیث مبارکہ

① عن زید بن أرقم قال : سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول فی دبر صلاتہ: "أللّٰھم ربنا ورب کل شئ أنا شھید أنک الرب وحدک لا شریک لک ، أللّٰھم ربنا و رب کل شئ ، أنا شھید أن محمداً عبدک و رسولک، أللّٰھم ربنا و رب کل شئ، أنا شھید أن العباد کلھم اِخوۃ، أللّٰھم ربنا و رب کل شئ اِجعلنی مخلصاً لک وأھلی فی کل ساعۃ فی الدنیا والآخرۃ ، یا ذالجلال والاکرام اسمع واستجب ، أللّٰہ اکبر الأکبر أللّٰھم نور السماوات والأرض، أللّٰہ الأکبر حسبی اللّٰہ و نعم الوکیل أللّٰہ أکبر الأکبر.[1]

ترجمہ: ''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا۔ (اے اللہ! اے ہمارے رب اور ہر چیز کے رب! میں گواہ ہوں بیشک آپ رب ہیں، آپ یکتا ہیں آپ کا کوئی شریک نہیں اے اللہ! اے ہمارے اور ہر چیز کے رب! میں گواہ ہوں کہ یقیناً محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے بندہ اور رسول ہیں۔ اے ہمارے اور ہر چیز کے رب! میں گواہ ہوں تحقیق تمام بندے بھائی بھائی ہیں۔ اے اللہ! اے ہمارے اور ہر چیز کے رب! مجھے اور میری اہل کو دنیا اور آخرت کی ہر گھڑی میں اپنا مخلص بنا۔ اے بزرگی اور عزت والے رب! سن اور قبول فرما، اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے، بہت بڑا، اللہ تعالیٰ ہی نور ہے آسمانوں اور زمینوں کا، اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے مجھے اللہ تعالیٰ کافی ہے، اور وہ بڑا اچھا کارساز ہے، اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے، اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے۔''

---

[1] ابوداؤد۔ الصلاۃ۔ حدیث ۱۵۰۸۔ نسائی۔ عمل الیوم واللیلۃ، حدیث ۱۰۱۔ مسند احمد ۳۶۹/۴۔

Marfat.com

(۲) عن أنس قال ضحى النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم بکبشین یسمی و یکبر. [1]

ترجمہ: ''انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں کی اللہ تعالیٰ کا نام لے کر قربانی کی اور اللہ اکبر کہا۔''

استخراج

اس کو ابن حزم، قرطبی اور ابن وزیر رحمتہ اللہ علیہ نے تخریج کیا۔

اَللّٰھُمَّ أَنْتَ الْأَکْبَرُ لَا أَکْبَرَ اِلَّا أَنْتَ

۱۵ اِلُ عزوجل

﴿اللہ﴾

بعض مفسرین کا خیال ہے کہ ''اِل'' عبرانی لفظ ہے اور عبرانی میں اس کے معنی ''اللہ'' ہے۔ عبید بن عمرؓ جبرئیل پڑھتے تھے جس کا ترجمہ ''اللہ کا بندہ'' ہے۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ مسیلمہ کذاب کی قوم کے کچھ لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ان سے مسیلمہ کا خط پڑھوایا۔ انہوں نے خط پڑھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ''یہ کلام 'اِل' (یعنی اللہ) کا نہیں۔'' (مزید تفصیل کیلئے دیکھئے تفسیر مظہری، جلد ۵ صفحہ ۱۲۹، اور تفسیر ابن کثیر جلد ۴ صفحہ ۱۱۵)

استخراج

اس اسم کو صرف قرطبی نے تخریج کیا ہے۔ (دیکھئے الاسنی فی شرح اسماء اللہ الحسنی۔ ابی عبداللہ القرطبی، جلد اول صفحہ ۴۹۳۔۴۹۴۔)

☆.....☆.....☆

---

[1] بخاری، حدیث ۷۳۹۹۔ مسلم، حدیث ۵۰۸۷ اور ۵۰۹۰۔

Marfat.com

۱۶ اَلْاِلٰہُ عزوجل

﴿ معبود ﴾

لفظ اللہ اور اِلٰہ اصل میں الوہیت سے مشتق ہیں جس کے معنی عبادت کے ہیں اور یہ دونوں الفاظ معبود کے معنی میں مستعمل ہیں۔ اگرچہ لغوی لحاظ سے یہ دونوں ہم معنی ہیں لیکن عربی اور اصطلاحی لحاظ سے ان دونوں میں یہ فرق ہے کہ لفظ الٰہ ہر معبود پر استعمال ہوتا ہے چاہے حق ہو یا باطل اور لفظ اللہ معبود برحق کے ساتھ خاص اور اس ذات کبریا کا ذاتی نام ہے۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ — اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔

کلمۂ طیبہ میں اسی لئے اللہ کو الٰہ کی ضد قرار دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ جتنے بھی معبود ہیں سب باطل ہیں اور حقانیت صرف ذات باری تعالیٰ کے لئے خاص ہے۔

قرآن کریم

قرآن کریم کی ۳ آیات اس فرق کو مزید تفصیل سے بیان کرتی ہیں۔ سورۃ حشر ۵۹ آیت ۲۳ میں فرمان الٰہی ہے۔

(۱) ﴿ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ ج ﴾

ترجمہ: ''وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔''

اس آیت میں اِلٰـہ معبود غیر حق کے لئے استعمال ہوا ہے جبکہ سورۃ البقرہ۔۲، آیت ۱۶۳ میں خاص ذات باری تعالیٰ کے لئے فرمایا گیا ہے۔

(۲) ﴿ وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ ج لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ ﴾

''اور تمہارا معبود وہی اللہ واحد ہے، وہ بڑا رحم کرنے والا مہربان ہے۔''

اس آیت میں اِلٰہ معبود برحق کے لئے استعمال ہوا ہے۔

(۳) ﴿ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ ط سُبْحٰنَهٗ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ﴾

ترجمہ: ''صرف اللہ تعالیٰ ہی واحد معبود ہے وہ اس سے پاک ہے کہ اس کا کوئی لڑکا ہو۔''

(النساء۴۔ آیت ۱۷۱)

یہ اسم قرآن کریم میں تینتیس (۳۳) مرتبہ آیا ہے۔

Marfat.com

احادیث مبارکہ

(۱) عن أبی سعید رضی اللّٰہ عنہ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ، قال : من توضأ فقال: سبحانک اللّٰھم و بحمدک أشھد أن لا اِلہ اِلا أنت أستغفرک وأتوب اِلیک، کتب فی رق ثم طبع بطابع ، فلم یکسر اِلی یوم القیامۃ. [1]

ترجمہ: ''حضرت ابوسعیدؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''جس نے وضو کیا پھر یہ دعا پڑھی۔

﴿ سُبْحٰنَکَ اَللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ أَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ. ﴾

''پاک ہیں آپ اے اللہ! اور ہم آپ کی تعریف کرتے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں آپ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور آپ کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔''

تو یہ ایک پرچہ پر لکھ کر سر بمہر کر دیا جاتا ہے اور اسے قیامت تک توڑا نہیں جائے گا۔''

(۲) عن (رافع) بن خدیج قال: کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بأخرۃ اِذا اجتمع اِلیہ أصحابہ فأراد أن ینھض قال : سبحانک اللّٰھم وبحمدک أشھد أن لا اِلہ اِلا أنت أستغفرک وأتوب اِلیک ، عملت سوءاً، وظلمت نفسی، فاغفرلی اِنہ لا یغفر الذنوب اِلا أنت، قال: فقلنا یا رسول اللّٰہ، اِن ھذہ کلمات أحدثتھن؟ قال: أجل جاء نی جبریل علیہ السلام، فقال: یا محمد ھن کفاراۃ المجلس. [2]

ترجمہ: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب آپ کے صحابہ جمع ہوتے تو آخر میں جب کہ آپ اٹھنے کا ارادہ فرماتے یہ

---

[1] نسائی، عمل الیوم واللیلۃ۔ حدیث ۸۲۔ ابن السنی، عمل الیوم واللیلۃ حدیث ۳۰۔ طبرانی فی الاوسط۔ مستدرک حاکم ۱/۱۵۶۴

[2] نسائی، عمل الیوم واللیلۃ، حدیث نمبر ۴۲۷۔ مستدرک حاکم ۲/۵۳۷۔

Marfat.com

دعا پڑھتے۔

﴿ سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ أَشْھَدُ أَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّآ أَنْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ اِلَیْکَ عَمِلْتُ سُوْءً وَظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ أَنْتَ. ﴾

''اے اللہ! آپ پاک ہیں اور ہم آپ کی تعریف بیان کرتے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں آپ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور آپ کی طرف جھکتا ہوں، میں نے برائی کی ہے اور اپنے آپ پر ظلم کیا ہے، مجھے معاف فرما دیجئے، بیشک آپ کے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخش سکتا۔''

استخراج

اس اسم اللہ عزوجل کو امام جعفر صادق، سفیان بن عیینہ، ابوزید بغوی، حاکم (حدیث ۴۲) ابونعیم، ابن حزم، قرطبی، ابن قیم، ابن وزیر اور ابن حجر رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْاِلٰـہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اَنْتَ

۱۷ اَلْأَلِیْمُ الْأَخِذُ عزوجل

﴿ عذاب دینے والا، پکڑنے والا ﴾

قرآن کریم

① ﴿ اِنِّیْ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ رَبِّیْ وَ رَبِّکُمْ ط مَا مِنْ دَآبَّۃٍ اِلَّا ھُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا ط اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ○ ﴾

ترجمہ: ''میرا بھروسہ تو اس اللہ پر ہے جو میرا اور تمہارا رب ہے۔ کوئی جاندار نہیں جس کو وہ پکڑنے والا / اسے چوٹی / پیشانی سے پکڑے ہوئے نہ ہو۔ بے شک میرا رب سیدھی راہ پر ہے۔'' (سورۃ ھود ۱۱۔ آیت ۵۶)

Marfat.com

② ﴿ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ط اِنَّ اَخْذَهٗ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ○ ﴾

ترجمہ: ''اور تمہارا رب جب نافرمان بستیوں کو پکڑا کرتا ہے تو اس کی پکڑ اسی طرح کی ہوتی ہے۔ بیشک اس کی پکڑ دکھ دینے والی (اور) سخت ہے۔'' (سورۃ ھود ۱۱۔ آیت ۱۰۲)

حدیث

① عن أبی موسی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم : ''اِن اللّٰہ لیملی للظالم حتّی اِذا أخذہ لم یفلتہ'' ، قال: ثم قرأ ﴿ وکذلک أخذ ربک اِذآ أخذ القریٰ وھی ظالمۃ اِن أخذہ ألیم شدید ○ ﴾[1]

ترجمہ: ''حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''بیشک اللہ جل جلالہ مہلت دیتا ہے ظالم کو (اس کی باگ ڈھیلی کرتا ہے کہ خوب شرارت کرلے اور عذاب کا مستحق ہوجائے) پھر جب اس کو پکڑتا ہے تو نہیں چھوڑتا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔

ترجمہ: اور تمہارا رب جب نافرمان بستیوں کو پکڑا کرتا ہے تو اس کی پکڑ اسی طرح کی ہوتی ہے۔ بیشک اس کی پکڑ دکھ دینے والی (اور) سخت ہے۔''

قرآن کریم میں یہ اسم اللہ عزوجل ایک بار آیا ہے جبکہ ۴۵ بار فعل کی کیفیت میں آیا ہے۔

استخراج

اس اسم اللہ عزوجل کو امام قرطبیؒ نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ أَلِیْمُ الْأَخْذِ لَا أَلِیْمَ الْأَخَذِ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

---

[1] بخاری، کتاب التفسیر، حدیث ۴۶۸۶، مسلم۔ البر والصلۃ والادب۔ حدیث ۶۵۸۱۔ ترمذی۔ تفسیر قران، حدیث ۳۱۱۰۔ ابن ماجہ، الفتن۔ حدیث ۴۰۱۸۔

Marfat.com

۱۸ آمِیْن عزوجل

﴿ امن دینے والا ﴾

یہ اسم امام قرطبیؒ نے تخریج کیا ہے اور اپنی کتاب الاسنی فی شرح اسماء اللّٰہ الحسنیٰ جلد اول (صفحہ ۲۹۵) پر مصنف عبدالرزاق کے حوالہ (جلد ۲۔ حدیث نمبر ۲۶۵۱) سے درج ذیل حدیث دلیل کے طور پر لکھی ہے۔

عن أبی هريرة رضی اللّٰه عنه أنه قال آمين اِسم من أسماء اللّٰه تعالیٰ و فيه عن هلال بن يساف قال: آمين اِسم من أسماء اللّٰه تعالیٰ وروی عن الحسن أنه قال: آمين من اسماء اللّٰه تعالیٰ ، فی الحديث "آمين خاتم رب العالمين و فی حديث آخر" آمين راجعه فی الجنة.

(یہ حدیث ابن عدی ۴/۱۴۴۰ اور طبرانی ۲/۸۸۹ میں بھی درج ہیں۔)

علماء نے ان احادیث کی اسناد پر کلام کیا ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیے۔

① تفسیر ابن کثیر، جلد اول، صفحہ ۱۴۵ ② احکام القرآن، جلد اول صفحہ ۱۲

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ آمين — لَا اٰمين اِلَّا اَنْتَ

۱۹ اَلْاَوَّلُ عزوجل

﴿ سب سے پہلے ﴾

ایسی اول ذات باری تعالیٰ ہی کی ہے جس کی کوئی ابتدا نہیں ہے۔ وہی اول ہے اپنے وجود میں اور ذات میں، اس سے پہلے کچھ نہیں۔ وہ الاول ہے۔ ہر چیز سے پہلے تھا کوئی اس کے بعد نہیں کیونکہ ہر موجود چیز کو نیستی سے ہستی میں لانے والا وہی ہے اور اسی نے معدوم کو موجود کیا۔

۲۰ اَلْاٰخِرُ عزوجل

﴿ سب سے آخر۔ پیچھے ﴾

قرآن کریم

① ﴿ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ۝ ﴾

Marfat.com

ترجمہ: ''وہی پہلے ہے اور وہی پیچھے، وہی ظاہر ہے اور وہی مخفی اور وہ ہر چیز کو بخوبی جاننے والا ہے۔'' (سورۃ حدید ۵۷، آیت ۳)

یہ اسماء قرآن کریم میں ایک ایک مرتبہ آئے ہیں۔

احادیث مبارکہ

① عن عرباض بن سارية ، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقرأُ المسبحات قبل أن يرقد ، وقال : "إن فيهن آية أفضل من ألف آية"

ترجمہ: حضرت عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سونے سے قبل مسبحات (ہر وہ سورت جو سَبَّحَ یا یُسَبِّحُ سے شروع ہوتی ہے مثلاً سورۃ الحدید، سورۃ حشر، سورۃ الصّف، سورۃ الجمعہ، سورۃ تغابن، سورۃ اعلیٰ وغیرہ) پڑھا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان سورتوں میں ایک آیت ہے جو ہزار آیات سے (تلاوت کے اجر میں) افضل ہے۔''[1]

جس آیت کی فضیلت اس حدیث میں بیان ہوئی ہے غالباً وہ آیت ھو الاول والآخر والظاھر والباطن ہے۔ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔[2] یعنی وہی ہر چیز کے فنا ہو جانے کے بعد باقی رہنے والا۔ ہر چیز اپنی ذات کے اعتبار سے فنا پذیر ہے۔ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا وجود ہی اصل ہے جو قابل زوال نہیں۔ ہر شے کی ہستی مستعار ہے اللہ کی ہستی کے زیر حکم ہے۔ پس سب سے پیچھے باقی رہ جانے والا وہی ہے۔ ہر چیز عدم سابق اور عدم لاحق کے درمیان عارضی مستعار وجود رکھتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا وجود دوامی/دائمی عدم سابق ولاحق سے پاک ہے۔[3]

② عن عمران بن حصين قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : كان الله ولم يكن شئ غيره ، وكان عرشه على الماء ، و

---

[1] ابوداؤد، کتاب الادب، حدیث ۵۰۵۷، ترمذی، الدعوات حدیث ۳۴۰۶، مسند احمد ۴/۱۲۸۔

[2] تفسیر ابن کثیر۔ جلد ۸ صفحہ ۵۔

[3] تفسیر مظہری، جلد ۱۱، صفحہ ۱۸۰۔

Marfat.com

كتب فى الذكر كل شئ و خلق السمٰوٰت والارض. [1]

ترجمہ: ''عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ پہلے اللہ ہی کی ذات تھی اس کے سوا کوئی چیز نہ تھی اس کا عرش پانی پر تھا۔ لوح محفوظ میں اس نے ہر چیز کو لکھ لیا اور آسمان وزمین پیدا کئے۔''

(۳۳) عن سهيل قال : كان أبو صالح يأمرنا ، اذا أراد أحدنا أن ينام ، أن يضطجع على شقه الأيمن ، ثم يقول : ''اللّٰهم ! رب السماوات ورب الأرض ورب العرش العظيم ، ربنا ورب كل شئ ، فالق الحب والنوىٰ ، ومنزل التوراة ، والإنجيل والفرقان ، أعوذبك من شر كل شئ أنت أخذ بناصيته ، اللّٰهم! أنت الأول فليس قبلك شئ، وأنت الاخر فليس بعدك شي ء وأنت الظاهر فليس فوقك شي ء وأنت الباطن فليس دونك شئ ، اِقض عنا الدين وأغننا من الفقر'' وكان يروى ذلك عن أبى هريرة عن النبى صلى اللّٰه عليه وسلم. [2]

ترجمہ: ''سہیل سے روایت ہے ابوصالح سے۔ جب ہم میں سے کوئی سونے لگتا تو کہتے داہنی کروٹ پر سوؤ اور یہ دعا پڑھو۔ یا اللہ! مالک آسمانوں کے اور مالک زمین کے اور مالک بڑے عرش کے اور مالک ہمارے اور ہر چیز کے۔ چیرنے والے دانے اور گٹھلی کے (درخت اگانے کیلئے) اور نازل فرمانے والے تورات وانجیل اور قرآن کے، پناہ مانگتا ہوں میں ہر چیز کے شر سے جس کی پیشانی آپ تھامے ہوئے ہیں (یعنی) آپ کے اختیار میں ہے۔ آپ سب سے پہلے ہیں۔ آپ سے پہلے کوئی شے نہیں، آپ سب کے بعد ہیں۔ آپ کے بعد کوئی شے نہیں۔ (یعنی آپ ازلی اور ابدی ہیں) آپ ظاہر ہیں آپ کے اوپر کوئی شے نہیں۔ آپ باطن ہیں (یعنی لوگوں کی نظر سے چھپے ہوئے ہیں۔) آپ سے ورے کوئی شے نہیں (یعنی آپ سے زیادہ چھپی ہوئی) ادا کردیجئے ہمارا قرض اور ہمیں غنی کردیجئے اور ہماری محتاجی دور

---

[1] بخاری کتاب بدء الخلق، ۳۱۹۱، فی التوحید ۷۴۱۸۔ یہ ایک طویل حدیث کا حصہ ہے۔ تفصیل کیلئے مذکورہ حوالوں کو دیکھ لیجئے۔ احمد ۴/۴۳۱۔

[2] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء۔ حدیث ۶۸۸۹/۲۷۱۳۔

Marfat.com

کردیجئے۔'' ابو صالح اس دعا کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔''

استخراج

یہ دونوں اسم اللہ عزوجل کو تمام آئمہ صاحبان نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ وَالْآخِرُ — لَا اَوَّلَ وَ آخِرَ اِلَّا اَنْتَ

(۲۱) اَھْلُ التَّقْوٰی عزوجل — ﴿جس سے ڈرنا چاہئے﴾

(۲۲) اَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ عزوجل — ﴿مغفرت والا﴾

قرآن کریم

قرآن کریم میں یہ دونوں اسماء اللہ عزوجل سورۃ مدثر ۷۴ کی ایک ہی آیت نمبر ۵۶ میں آئے ہیں۔

(۱) ﴿ وَمَا یَذْکُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ ط ھُوَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ ○ ﴾

ترجمہ: ''اور وہ اسی وقت نصیحت حاصل کریں گے جب اللہ تعالیٰ چاہے اور وہی ہے جس کے عذاب سے ڈرنا چاہئے اور (وہی ہے) جو بندوں کے گناہ معاف کرتا ہے۔''

یہ سلسلہ کلام ربانی کا آخر ہے اس لئے اس کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ آیات نمبر ۳۲ سے اس آیت تک کے کلام کا ترجمہ پیش کردیا جائے تا کہ ان دونوں اسماء اللہ عزوجل کی صحیح شان معلوم ہو سکے اور قیامت کا ایک سبق آموز وعبرت انگیز منظر جو قرآن کریم نے پیش کیا ہے، سامنے آسکے۔ شاید یہ ہماری اصلاح کردے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

ترجمہ: ''ہاں (ہمیں) چاند کی قسم اور رات کی جب وہ پیٹھ پھیرنے لگے اور صبح کی جب وہ روشن ہو کہ وہ (آگ) ایک بہت بڑی (آفت) ہے (اور) بنی آدم کے لئے موجب خوف۔ جو تم میں سے آگے بڑھنا چاہے یا پیچھے رہنا چاہے۔ ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے گروی ہے مگر داہنی طرف والے (نیک

Marfat.com

لوگ کہ) وہ باغہائے بہشت میں (ہوں گے اور) پوچھتے ہوں گے۔ (یعنی آگ میں جلنے والے) گناہ گاروں سے، کہ تم دوزخ میں کیوں پڑے؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے اور نہ فقیروں کو کھانا کھلاتے تھے اور اہل باطل کے ساتھ مل کر (حق سے) انکار کرتے تھے اور روز جزا کو جھٹلاتے تھے۔ یہاں تک کہ ہمیں موت آ گئی۔ تو (اس حال میں) سفارش کرنے والوں کی سفارش ان کے حق میں کچھ فائدہ نہ دے گی۔ ان کو کیا ہوا ہے کہ نصیحت سے روگرداں ہو رہے ہیں۔ گویا گدھے ہیں کہ بدک جاتے ہیں۔ (یعنی) شیر سے ڈر کر بھاگ جاتے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ ان میں سے ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے پاس کھلی ہوئی کتاب آئے۔ ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کو آخرت کا خوف نہیں ہے۔ نہیں، کچھ شک نہیں ہے کہ یہ نصیحت ہے تو جو چاہے اسے یاد رکھے اور یاد بھی تب ہی رکھیں گے جب اللہ تعالیٰ چاہے۔ وہی ڈرنے کے لائق اور بخشش کا مالک ہے۔''

یہ اسماء قرآن کریم میں ایک ایک مرتبہ آئے ہیں۔

حدیث

① عن أنس بن مالک، عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم : أنه قال فی هذه الآیة : ﴿ هو أهل التقویٰ وأهل المغفرة ﴾ قال : ''قال اللّٰہ تبارک و تعالیٰ : أنا أهل أن أتقیٰ فمن اتقانی فلم یجعل معی اِلها ، فأنا أهل أن أغفر له.[1]

ترجمہ: ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس آیت هُوَ اَهْلُ التَّقْوىٰ و اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ کی تفسیر نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں اس لائق ہوں کہ بندے مجھ سے ڈریں۔ چنانچہ جو مجھ سے ڈرا اور میرے ساتھ کسی دوسرے کو معبود نہ ٹھہرایا تو میں (ہی) اس کا اہل ہوں کہ اسے معاف کر دوں۔''

---

[1] ترمذی۔ تفسیر قرآن۔ حدیث ۳۳۲۸۔ ابن ماجہ۔ الزھد۔ حدیث ۴۲۹۹۔ مسند احمد ۳/ ۱۴۲۔ مسند ابو یعلیٰ ۶/ ۶۶۔

Marfat.com

استخراج

ان دو اسماء اللہ عزوجل کو ابن العربی، قرطبی اور ابن وزیر رحمۃ اللہ علیہم نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اَھْلُ التَّقوٰی — لَا اَھْلَ التَّقْوٰی اِلَّا اَنْتَ

اَللّٰھُمَ اَنْتَ اَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ — لَا اَھْلَ الْمَغْفِرَۃِ اِلَّا اَنْتَ

۲۳ اَلْبَادِئُ عزوجل

﴿نئی طرح سے پیدا کرنے والا﴾

۲۴ اَلْمُبْدِئُ عزوجل

﴿ابتداء میں پیدا کرنے والا﴾

۲۵ اَلْمُعِیْد عزوجل

﴿دوبارہ لوٹانے / پیدا کرنے والا﴾

البادئ عزوجل اور المبدئ عزوجل کا مصدر ایک ہے اور دونوں ہم معنی ہیں۔

"البادئ" وہ ذات ہے جس نے ہر چیز کا پہلی بار آغاز کیا اور تخلیق کیا اور بغیر کسی نمونے یا مثال کے پہلی بار پیدا کیا۔

"المبدئ" وہ ذات ہے جو تمام مخلوق کو عدم سے وجود میں لائی۔ چونکہ مخلوقات کی تخلیق سے پہلے مخلوقات کا وجود نہیں تھا اس لئے اس کو پہلی بار شروع کرنے والا "المبدئ" ہوا۔

"المعید" وہ ذات ہے جو تمام مخلوقات کو ان کے فنا ہو جانے کے بعد دوبارہ زندہ فرمائے گی۔ [1] اللہ عزوجل کے یہ تینوں اسماء براہ راست بطور اسم نہیں آئے بلکہ ان کو ان کے فعل سے تخریج کیا ہے جیسا کہ ذیل کی آیات سے معلوم ہوگا۔

البادی عزوجل

قرآن کریم کی دس آیات میں "بَدَأْنَا" "یَبْدَؤُ" اور "بَدَأَ" استعمال ہوا ہے اور ان ہی الفاظ سے علماء کرام نے "البادی" (پہلی بار پیدا کرنے والا) تخریج کیا ہے۔

---

[1] البادی اور المبدی کا مصدر ایک ہے اور المبدی کو علماء نے المعید کیساتھ ہی لکھا ہے۔ اسلئے ہم نے تینوں کو ایک ہی جگہ لکھا ہے۔

Marfat.com

سورۃ عنکبوت ۲۹ آیت ۱۹۔۲۰ میں اللہ عزوجل فرماتے ہیں۔

﴿ اَوَلَمْ یَرَوْا کَیْفَ یُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ ؕ اِنَّ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرٌ ○ قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا کَیْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ یُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ ﴾

ترجمہ: ''کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کس طرح خلقت کو پہلی بار پیدا کرتا ہے اور پھر دوبارہ کرے گا۔ بیشک یہ اللہ تعالیٰ کے لئے آسان ہے۔ کہہ دو کہ زمین میں چلو پھرو اور دیکھو کہ اس نے کس طرح شروع کی پیدائش (ہر چیز کی) اور پھر اللہ تعالیٰ ہی پیدا کرے گا پیدائش پچھلی کو فنا ہونے کے بعد (دوبارہ پیدا کرے گا) بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔''

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ ''بَدَأَ'' سے ''البادی عزوجل'' ''یبدی'' سے ''المبدی عزوجل'' اور ''یعید'' سے ''المعید عزوجل'' تخریج کیا گیا ہے۔

دیگر سورتوں و آیات کا حوالہ

الاعراف ۷ آیت ۲۹۔ سورۃ یونس ۱۰ آیت ۳۴۔ الانبیاء ۲۱ آیت ۱۰۴۔ النمل ۲۷ آیت ۶۴۔ روم ۳۰ آیت ۱۱ اور ۲۷۔ السجدۃ ۳۲ آیت ۷ اور البروج ۸۵ آیت ۱۳۔ (اِنَّهٗ هُوَ یُبْدِئُ و یُعِیْدُ ج (بے شک وہی پہلی بار پیدا کرتا ہے اور وہ ہی دوبارہ پیدا کرے گا۔)[1]

ان آیات کی رو سے ''البادی'' ۱۰ مرتبہ، ''المبدئ'' دو مرتبہ اور ''المعید'' تیرہ مرتبہ تخریج ہوتا ہے۔

امام ابو عبداللہ القرطبیؒ نے ''المبدئ'' اور ''المعید'' عزوجل کی تعریف بیان کرتے

---

[1] ان آیات کا حوالہ تفصیلاً اس لئے درج کیا گیا کہ یہ تینوں اسماء بطور اسم وارد نہیں ہوئے بلکہ علماء کرام نے ان کو فعل سے تخریج کیا ہے۔ اس لئے ان تمام آیات کا حوالہ دینا ضروری سمجھا گیا۔

Marfat.com

ہوئے ایک حدیث نقل کی ہے۔[1] ہم بھی اس کو یہاں نقل کررہے ہیں۔

(1) عن أبی هريرة أن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآله وسلم قال : كل بنى آدم يا كله التراب اِلا عجب الذنب ، منه خلق و فيه يُركب

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمام آدمی کے بدن کو زمین کھا جاتی ہے سوائے ریڑھ کی ہڈی کے۔اس سے آدمی پہلے بنایا گیا تھا اور اسی سے (قیامت میں مرکب کر کے پھر) اٹھایا جائے گا۔''[2]

یہ اسماء قرآن کریم میں کل پچیس مرتبہ آئے ہیں۔

استخراج

البادیُ عزوجل:

اس اسم باری تعالیٰ کو خطابی، بیہقی اور فضل اصبہانی رحمۃ اللہ علیہم نے تخریج کیا ہے۔

المبدیُ عزوجل:

اس اسم مبارک کو امام جعفر صادق، سفیان بن عینیہ، ابوزید بغوی، ترمذی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان، عبرانی خطابی، حاکم، ابونعیم اصبہانی، بیہقی، ابن العربی اور قرطبی رحمۃ اللہ علیہم نے تخریج کیا ہے۔دیگر ے آئمہ صاحبان نے نہیں کیا۔

المعید عزوجل:

اس اسم اللہ تعالیٰ کو امام جعفر صادق، سفیان بن عینیہ، ابوزید بغوی، ترمذی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان، طبرانی، خطابی، حاکم، ابونعیم اصبہانی، بیہقی، ابن العربی اور قرطبی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے تخریج کیا ہے۔دیگر ے آئمہ صاحبان نے تخریج نہیں کیا۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْبَادِئُ لَا بَادِئَ اِلَّا اَنْتَ

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَلْمُبْدِئُ لَا مُبْدِئَ اِلَّا اَنْتَ

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَلْمُعِيْدُ لَا مُعِيْدَ اِلَّا اَنْتَ

---

[1] الاسنی فی شرح اسماء اللّٰہ الحسنیٰ۔جلداول،صفحہ ۳۸۷۔

[2] مسلم،الفتن،۷۴۱۵۔ابوداؤد۔السنۃ۴۷۴۳۔نسائی۔الجنائز۲۰۷۹۔ابن ماجہ۔الزھد۴۲۶۶۔احمد۲۔۳۲۲۔

Marfat.com

۲۶ اَلْبَرُّ ﷻ

﴿ احسان کرنے والا ﴾

۲۷ اَلْبَارُّ ﷻ

﴿ مہربانی کرنے والا ﴾

اَلْبَرُّ اس ذات کو کہتے ہیں جس سے تمام بھلائیاں اور احسانات نکلتے اور ملتے ہیں۔ وہ جس پر مہربانی اور لطف وکرم کا ارادہ فرمالے اس پر اپنے احسانات وانعامات فرماتا ہے۔

قرآن کریم

① ﴿ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ۝ ﴾

ترجمہ: ''بیشک وہ ہے احسان کرنے والا، مہربان، رحم کرنے والا۔'' (الطّور ۵۲۔ آیت ۲۸)

اس آیت سے پہلے والی آیت میں اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنے فضل وکرم اور لطف ورحم اپنے احسان اور انعام کا بیان فرماتا ہے کہ جن مؤمنوں کی اولاد بھی اپنے باپ دادا کی راہ لگ جائے وہ ان کے نیک اعمال کا بدلہ بڑھا چڑھا کر ان کے بڑوں کے درجے میں انہیں پہنچادے گا۔ بے شک وہ ہے ہی احسان کرنے والا مہربان۔

ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں ابن ابی حاتم کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جب اس آیت (اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ) کی تلاوت کی تو یہ دعا پڑھی۔ ''اَللّٰهُمَّ مُنَّ عَلَيْنَا وَقِنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ اِنَّكَ اَنْتَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ'' حضرت اعمش راوی حدیث سے پوچھا گیا کہ اس آیت کو پڑھ کر یہ دعا نماز میں مانگی تھی؟ جواب دیا۔ ہاں۔[1]

یہ اسماء قرآن کریم میں ایک ایک مرتبہ آئے ہیں۔

احادیث مبارکہ

① عن أنس قال : قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآله وسلم اِن من عباد اللّٰه من لو أقسم على اللّٰه لأبره .

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ بعض بندے اللہ تعالیٰ کے ایسے ہیں کہ اگر اس کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ ان کو سچا کرے گا۔''[2]

---

[1] تفسیر ابن کثیر۔ جلد ۷۔ صفحہ ۴۳۵۔

[2] مسلم۔ القسامة ۴۳۷۴۔ ابوداؤد۔ القصاص من السن ۴۵۹۵۔ نسائی۔ القسامة۔ ابن ماجہ۔ الديات ۲۶۴۹۔ مستدرک حاکم ۱۲۸/۳۔ ۱۶۷/۴ ۲۸۴۔

Marfat.com

(۲) عن أبی هریرة ، أن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله وسلم قال "رب أشعث مدفوع بالأبواب، لو أقسم علیٰ اللّٰه لَأَبرہ".

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بہت سے لوگ پریشان، بال غبار آلودہ، دروازوں سے دھکیلے ہوئے ایسے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے بھروسے/اعتماد پر کسی بات کی قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو سچا/پورا کر دیتا ہے۔"[1]

(۳) عن عائشة قالت سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقول اللّٰهم اِنی أسألک بِاسمک الطاهر الطیب المبارک الأحب الیک الذی اِذا دعیت به أجبت و اِذا سئلت به أعطیت واِذا استرحمت به رحمت واِذا استفرجت به فرجت قالت وقال ذات یومٍ یا عائشة : هل علمت أن اللّٰه قد دلنی علی اِلاسم الذی اِذا دعی به أجاب قالت فقلت یا رسول اللّٰه ! بأبی أنت وأمی فعلمنیه قال اِنه لا ینبغی لک یا عائشة ! قالت فتنحیت وجلست ساعةً ثم قمت فقبلت رأسه ثم قلت یا رسول اللّٰه علمنیه قال اِنه لا ینبغی لک یا عائشة أن أُعلمک اِنه لاینبغی لک أن تسئلین به شیئًا من الدنیا قالت فقمت فتوضأت ثم صلیت رکعتین ثم قلت اللّٰهم اِنی أدعوک اللّٰه وأدعوک الرحمان وأدعوک البر الرحیم و أدعوک بأسمآئک الحسنیٰ کلها ما علمت منها و مالم أعلم أن تغفرلی و ترحمنی قالت فاستضحک رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ثم قال اِنه لفی الأسماء التی دعوت بها.

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ مانگتے سنا: اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡأَلُکَ بِاسۡمِکَ الطَّاهِرِ سے فَرَّجۡتَ تک۔ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ کیا تم جانتی ہو اللہ تعالیٰ نے

---

[1] مسلم۔ البر والصلة. فضل الضعفاء والحاملین ۶۶۸۲۔

Marfat.com

مجھے اپنا وہ اسم بتایا ہے کہ جب بھی اس کے ذریعہ دعا کی جائے تو قبول ہو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں مجھے بھی وہ اسم بتا دیجئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ وہ تمہارے بتلانے کا نہیں۔ عائشہؓ فرماتی ہیں میں یہ سن کر علیحدہ ہوگئی اور کچھ دیر خاموش بیٹھی رہی۔ پھر میں نے اٹھ کر آپ کے سر مبارک کو چوما اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے بتا دیجئے وہ کونسا نام ہے؟ آپؐ نے فرمایا: اے عائشہ وہ تمہارے بتانے کے قابل نہیں مبادا تم اس کے وسیلے سے کوئی دنیاوی شے طلب کر بیٹھو۔ یہ سن کر میں اٹھی وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی اور یہ دعا مانگی۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوْکَ اللّٰہَ وَاَدْعُوْکَ الرَّحْمَانَ وَاَدْعُوْکَ الْبَرَّ الرَّحِیْمَ وَاَدْعُوْکَ بِاَسْمَآئِکَ الْحُسْنٰی کُلِّھَا مَا عَلِمْتُ مِنْھَا وَمَالَمْ اَعْلَمْ اَنْ تَغْفِرَلِیْ وَتَرْحَمَنِیْ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا سن کر ہنسنے لگے اور ارشاد فرمایا کہ وہ اسم انہی اسماء میں ہے جن کے ذریعے تم نے دعا کی۔''[1]

استخراج

یہ اسم اَلْبَرُّ عزوجل، امام جعفر صادق، ابن عیینہ، ابوزید بغوی، ترمذی، ابن خزیمہ، ابن حبان، طبرانی، خطابی، حلیمی، حاکم (حدیث ۱۴) ، ابن حزم، بیہقی، فضل اصبہانی، قرطبی، ابن قیم، ابن وزیر اور ابن حجر رحمۃ اللہ نے تخریج کیا ہے۔

اَلْبَـــارُّ عزوجل صرف ابن ماجہ کی حدیث میں ہے اور ابن مندہ نے مندرجہ بالا ۲ احادیث سے اَلْبَارُّ عزوجل تخریج کیا ہے۔[2]

ابن مندہ نے اَلْبَرُ عزوجل تخریج نہیں کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْبَرُّ — لَا بَرَّ اِلَّا اَنْتَ

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْبَارُّ — لَا بَارَّ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

---

[1] ابن ماجہ، کتاب الدعا، باب اسم اللہ اعظم، حدیث ۳۸۵۹۔

[2] تفصیل کے لئے دیکھئے۔ کتاب التوحید، جلد ۲ صفحہ ۹۱۔۹۲۔

Marfat.com

(۲۸) اَلْبَارِئُ عزوجل

﴿ نایاب چیز پیدا کرنے والا ﴾

(۲۹) اَلْخَالِقُ عزوجل

﴿ پیدا کرنے والا ﴾

(۳۰) اَلْخَلَّاقُ عزوجل

﴿ پیدا کرنے والا ﴾

(۳۱) اَلْمُصَوِّرُ عزوجل

﴿ تصویر بنانے والا ﴾

قرآن کریم

سورہ حشر ۵۹ آیت ۲۴ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں۔

(۱) ﴿ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ط ﴾

ترجمہ: ''وہی اللہ تعالیٰ (تمام مخلوقات کا) خالق، ایجاد و اختراع کرنے والا، صورتیں بنانے والا ہے اس کے سب نام اچھے سے اچھے ہیں۔''

خالق اس ذات کو کہتے ہیں جو کسی بھی شے کو عدم وجود سے وجود میں لائے۔ هُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيْمُ ○ ''وہ بڑا پیدا کرنے والا اور جاننے والا ہے۔'' (یٰسٓ ۳۶:۸۱)

(۱) ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ط ﴾

ترجمہ: ''تمام تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، تاریکیوں اور روشنی کو بنایا۔'' (الانعام ۶:۱)

(۲) ﴿ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا . ﴾

ترجمہ: ''کوئی مصیبت ایسی نہیں ہے جو زمین میں آتی ہو یا تمہارے اپنے نفس میں۔ مگر وہ ایک کتاب میں (درج) ہوتی ہے اس سے پہلے کہ ہم اسے پیدا کریں۔''
(الحدید ۵۷:۲۲)

(۳) ﴿ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ط ﴾

ترجمہ: ''وہ اللہ تعالیٰ ہی تو ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو جائے قرار بنایا اور آسمان کو

Marfat.com

چھت اور جس نے تمہاری صورتیں بنائیں اور بہت ہی اچھی صورتیں بنائیں اور تمہیں پاکیزہ چیزوں کا رزق دیا۔" (المؤمن (غافر) ۴۰:۶۴)

باریٔ وہ ذات ہے جس کی خلقت میں کوئی نقص نہ ہو اور مصور وہ ذات ہے جو مخلوقات کی صورتیں بناتا ہو۔ بعض حضرات ان چاروں اسماء کو ہم معنی خیال کرتے ہیں۔ لیکن یہ خیال درست نہیں۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب بھی کسی چیز کے بنانے کا ارادہ کیا جاتا ہے تو اس کے تین مدارج ہوتے ہیں۔ پہلا درجہ تو اندازہ ہے۔ اس کے بعد اس کا وجود ہے۔ اور تیسرا درجہ اس کی شکل اور ہیئت ہے۔ پہلے درجے کیلئے خالق کا لفظ استعمال ہوتا ہے اور دوسرے کے لئے باری اور تیسرے درجہ کیلئے مصور بولا جاتا ہے۔[1]

اللہ تعالیٰ "خالق" ہے یعنی مقدر مقرر کرنے والا، پھر "باری" ہے یعنی اسے جاری اور ظاہر کرنے والا، کوئی ایسا نہیں کہ جو تقدیر اور تنفیذ دونوں پر قادر ہو جو چاہے اندازہ مقرر کرلے اور پھر اسی کے مطابق اسے چلائے بھی، کبھی بھی اس میں فرق نہ آنے دے۔ بہت سے ترتیب دینے والے اور اندازے کرنے والے ہیں جو پھر اسے جاری کرنے اور اسی کے مطابق برابر جاری رکھنے پر قادر نہیں۔ تقدیر کے ساتھ تنفیذ (عمل کرنے، نافذ کرنے) پر بھی قدرت رکھنے والی ذات صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ پس "خلق" سے مراد تقدیر ہے اور "برء" سے مراد "تنفیذ" ہے۔ اسی کی شان ہے کہ جس چیز کو جب جس طرح کرنا چاہے کہہ دیتا ہے کہ ہو جا، وہ اسی طرح اسی صورت میں ہو جاتی ہے جیسے فرمان الٰہی ہے: فِیۡ اَیِّ صُوۡرَۃٍ مَّاشَآءَ رَکَّبَکَ (الانفطار ۸۲:۸) اسی لئے یہاں فرماتا ہے وہ مصور بے مثل ہے یعنی جس چیز کی ایجاد جس طرح کی چاہے کر گزرتا ہے۔[2] فَتَبٰرَکَ اللّٰہُ اَحۡسَنُ الۡخَالِقِیۡنَ (اور اللہ بہت برکت والا/بہترین پیدا کرنے والا ہے۔) (المومنون ۲۳:۱۴)

اللہ تعالیٰ خالق آدم ہے کہ انہیں عدم سے وجود میں لایا۔ باریٔ آدم ہے کہ ایک خاص انداز سے اس کو پیدا کیا اور مصور آدم ہے کہ اس کو ایک خاص شکل وصورت اور جسم عطا کیا۔[3]

---

[1] تفصیل کے لئے دیکھئے۔ The Attributes of Divine Perfection-The Concept of God in Islam. Page -17.

[2] تفسیر ابن کثیر۔ جلد ۸ صفحہ ۸۰ عربی۔

[3] المقصد الاسنی در شرح اسماء اللہ الحسنیٰ، محمد صدیق بن سلطان العلماء۔ صفحہ ۴۰۔۴۱۔

Marfat.com

احادیث مبارکہ

(۱) عن أبی هریرة عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال : لما خلق اللّٰه الخلق کتب فی کتابه وهو یکتب علی نفسه وهو وضع عنده علی العرش ان رحمتی تغلب غضبی.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب خلقت کو پیدا کیا تو اپنی کتاب میں خود اپنے نفس (ذات) پر یہ کہا میری رحمت میرے غصے پر غالب ہے یہ کتاب عرش پر اس کے پاس رکھی ہوئی ہے۔''[۱]

(۲) عن عائشة قالت : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم : ''خلقت ملائکة من نور ، و خلق الجان من مارج من نار ، و خلق آدم مما وصف لکم.''

ترجمہ: ''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے نور سے بنائے گئے اور جن آگ کی لو سے اور حضرت آدم علیہ السلام اس سے جو قرآن میں بیان ہوا یعنی مٹی سے۔''[۲]

(۳) عن نافع أن عبداللّٰه بن عمر رضی اللّٰه عنهما أخبره: أن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله وسلم قال : اِن الذین یصنعون هذه الصور یعذبون یوم القیامة قال لهم أحیوا ما خلقتم.

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ ان مورتیوں (شاید مورتیوں سے وہ مراد ہیں جو پوجنے کے لئے بنائی جاتی ہیں) کو بناتے ہیں ان کو قیامت کے دن عذاب ہوگا۔ ان کو کہا جائے گا تم نے جو بنایا تھا اب اس میں جان بھی ڈالو۔''[۳]

۱۔ بخاری۔ التوحید۔ باب قول اللہ تعالیٰ، حدیث ۷۴۰۴۔

۲۔ مسلم۔ الزھد۔ باب احادیث متفرقہ۔ حدیث ۷۴۹۵۔

۳۔ بخاری۔ کتاب اللباس . باب عذاب المصورین یوم القیامة ،حدیث ۵۹۵۱۔ مسلم۔ کتاب اللباس

Marfat.com

④ عن عائشة قالت : كان رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يقول فى سجود القرآن با لليل : سجد وجهى للذى خلقه و صوره ، و شق سمعه و بصره بحوله و قوته.

ترجمہ: ''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدۂ تلاوت میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ یعنی میرے منہ نے سجدہ کیا اس ذات کے لئے جس نے اس کو پیدا کیا، اس کی صورت بنائی، اور کھولا اس کے کان اور آنکھ کو اپنی قدرت وقوت سے۔''[1]

قرآن کریم میں اسم اَلْخَالِقُ عزوجل کل ۹ مرتبہ بطور اسم آیا ہے اور ۱۵ مرتبہ بطور فعل آیا ہے۔ اَلْخلّاق عزوجل ۲ بار بطور اسم آیا ہے۔ اَلْبَارِئُ عزوجل ۳ مرتبہ بطور اسم اور ایک بار بطور فعل آیا ہے۔ اَلْمُصَوِّرُ عزوجل بطور اسم صرف ایک بار آیا ہے۔ اور بطور فعل ۴ بار آیا ہے۔

استخراج

یہ تینوں اسماء اللہ عزوجل، اَلْخَالِقُ ، اَلْبَارِئُ اور اَلْمُصَوِّرُ عزوجل تمام امام صاحبان نے تخریج کئے ہیں۔ جبکہ اَلْخَلَّاقُ عزوجل کو امام جعفر صادق، ابن عیینہ، ابوزید بغوی، ابن مندہ، حلیمی، حاکم (حدیث ۴۲)، ابن حزم، بیہقی، قرطبی، ابن قیم، ابن وزیر اور ابن حجر نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْخَالِقُ	لَا خَالِقَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْبَارِئُ	لَا بَارِئَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمُصَوِّرُ	لَا مُصَوِّرَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْخَلَّاقُ	لَا خَلَّاقَ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

---

[1] احمد۔۔مسند المکثرین۔حدیث ۲۴۰۳۸۔مسند الانصار ۲۴۱۸۶۔

Marfat.com

۳۲ اَلْبَاسِطُ عزوجل

﴿ کشادگی دینے والا ﴾

۳۳ اَلْقَابِضُ عزوجل

﴿ تنگ دستی دینے والا۔ قبضہ رکھنے والا ﴾

یہ دونوں اسماء اللہ عزوجل اللہ تعالیٰ کے صفاتی اسماء ہیں اور قرآن کریم کی ان آیات سے تخریج کیے گئے ہیں جن میں اللہ وحدہ لاشریک کی یہ صفات بیان کی گئی ہیں۔ چونکہ یہ اسماء قرآن کریم میں بطور خاص اسم نہیں آئے اس لئے علماء نے اس کے مختلف معنی لئے ہیں۔ بعض علماء کے خیال میں قابض وہ ذات ہے جو روحیں قبض کرتی ہو اور باسط وہ ذات ہے جو اجسام میں روحیں ڈالتی ہو۔ مگر جمہور علماء کی رائے ہے کہ قابض وہ ہستی ہے جو مخلوق میں جس کا چاہے رزق بند کردے اور باسط وہ ہستی ہے جو مخلوق میں جس وقت چاہے رزق دراز کردے۔ اس میں کشادگی پیدا کردے۔ قرآن کریم کی یہ آیت اس کی تصدیق کرتی ہے:

﴿ مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضاً حَسَناً فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ اَضْعَافاً کَثِیْرَةً ط وَاللّٰهُ یَقْبِضُ وَ یَبْصُطُ ص وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ ﴾ (البقرۃ ۲: ۲۴۵)

ترجمہ: ''اور کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس کے لئے کئی گنا بڑھائے اور اللہ تعالیٰ ہی تنگدستی دیتا ہے اور کشادگی دیتا ہے۔''

مفسرین فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ صدقات کو لے لیتا ہے اور جزا اور ثواب کو بڑھا دیتا ہے۔ (اور موت کے وقت اللہ تعالیٰ ارواح اور انفس کو قبض کرتا ہے اور جن کی موت نہیں آتی ان کو نیند میں قبض کرتا ہے پھر جس پر موت کا حکم کر دیتا ہے اسے روک لیتا ہے اور باقیوں کو ایک معین مدت تک مہلت دے دیتا ہے۔)

قرآن کریم

الباسط عزوجل ۱۲ مرتبہ مصدر ''یبسط'' سے تخریج کیا گیا ہے۔ اور القابض ''یَقْبِضُ'' سورۃ البقرہ آیت ۲۴۵ اور ''قَبْضًا'' سورۃ الفرقان ۲۵ آیت ۴۶ سے تخریج کیا گیا ہے۔

Marfat.com

احادیث مبارکہ

① عن أنس بن مالک رضی اللّٰہ عنه قال : غلا السعر علی عهد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم فقالوا یا رسول اللّٰہ قد غلا السعر فسعرلنا فقال اِن اللّٰہ هو المسعر القابض الباسط الرازق و اِنی لأ رجو أن ألقیٰ ربی ولیس أحد یطلبنی بمظلمة فی دم ولا مال.[1]

ترجمہ: ''انسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک بار غلہ مہنگا ہوگیا۔ لوگوں نے عرض کیا، یارسول اللہ غلہ مہنگا ہوگیا ہے۔ اگر آپ کوئی نرخ مقرر فرمادیں تو بہتر ہے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ ہی نرخ مقرر کرنے والا ہے۔ وہی تنگی کرتا ہے اور وہی فراخی کرتا ہے اور وہی رزق دیتا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ جب اللہ سے میری ملاقات ہوتو کوئی شخص خون یا مال میں ظلم کی وجہ سے مجھ پر دعویٰ کرنے والا نہ ہو۔''

② عن أبی موسیٰ، عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم قال : ''اِن اللّٰہ عزوجل یبسط یده باللیل ، لیتوب مسی ءُ النهار ، ویبسط یده بالنهار ، لیتوب مسی ءُ اللیل، حتیٰ تطلع الشمس من مغربها.''[2]

ترجمہ: ''ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ عزت اور بزرگی والا ہے۔ اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے رات کو تاکہ دن کا گنہگار توبہ کرلے اور ہاتھ پھیلاتا ہے دن کو تاکہ رات کا گنہگار توبہ کرلے۔ یہاں تک کہ آفتاب نکلے مغرب سے (یعنی قیامت آنے تک)۔''

③ عن أبی موسی الأشعری قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم اِن اللّٰہ تعالیٰ خلق اٰدم من قبضة قبضها من جمیع الأرض فجآء منهم الأحمر والأبیض والأسود و بین ذٰلک والسهل والحزن والخبیث والطیب.[3]

---

[1] ابن ماجہ، التجارات۔ حدیث ۲۲۰۰۔ مستدرک حاکم ۳/ ۱۵۶۔

[2] مسلم۔ کتاب التوبة. حدیث ۲۷۵۹۔ احمد ۴/ ۳۹۵ اور ۴۰۴۔

[3] ترمذی، حدیث نمبر ۲۹۵۵۔

Marfat.com

ترجمہ: ''حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آدم کوایک مٹھی سے پیدا کیا جسے اس نے پوری زمین سے اکٹھا کیا۔اس لیے اولاد آدمؑ میں سے کوئی سرخ رنگ کا ہے کوئی سفید ہے تو کوئی کالا ہے اور کوئی ان رنگوں کے درمیان۔اسی طرح کوئی نرم مزاج ہے تو کوئی سخت اور کوئی خبیث ہے تو کوئی طیب۔''

استخراج

یہ دونوں اسماء اللہ عزوجل طبرانی، حاکم (حدیث نمبر۴۲) اور ابن حجر کے علاوہ باقی تمام آئمہ صاحبان نے تخریج کئے ہیں۔ابن وزیرؒ نے البـــاســـط عزوجل تخریج کیا ہے لیکن القابض عزوجل تخریج نہیں کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْقَابِضُ　　لَا قَابِضَ اِلَّا اَنْتَ

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْبَاسِطُ　　لَابَاسِطَ اِلَّا اَنْتَ

۳۴ اَلْبَاطِنُ عزوجل

﴿ پوشیدہ۔نظر کل مخلوق سے ﴾

۳۵ اَلظَّاهِرُ عزوجل

﴿ ظاہر۔نشانیوں کے اعتبار سے ﴾

جو ذات اقدس عقل سلیم اور فہم انسان کے لئے اپنے دلائل ونشان اور آیات کی بناء پر اس طرح ظاہر ہو کہ ان دلائل کی بناء پر کوئی ذی فہم اس کے وجود میں شک وشبہ نہ کر سکے کیونکہ ہر چیز کے ظہور کی بنا اس کے وجود پر ہے۔معدوم کا کوئی ظہور نہیں ہوتا۔

قرآن کریم

(۱) ﴿ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝ ﴾

ترجمہ: ''وہی سب سے پہلے ہے وہی سب سے پیچھے ہے وہی ظاہر ہے اور وہی مخفی ہے۔اور وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔'' (الحدید ۵۷ : ۳)

Marfat.com

قرآن کریم میں یہ دونوں اسم صرف ایک ایک بار ہی آئے ہیں۔

حدیث

① اَللّٰھم ربّ السمٰوٰت ربّ والأرض و رب العرش العظیم ربنا و رب کل شی ءٍ فالق الحبّ والنویٰ و منزل التوراۃ والإنجیل والفرقان أعوذبک من شر کل شی ءٍ ، أنت أخذ بناصیتہ اَللّٰھم أنت الأول فلیس قبلک شیٌٔ و أنت الاٰخر فلیس بعدک شی ءٌ، وأنت الظاھر فلیس فوقک شی ءٌ و أنت الباطن فلیس دونک شی ءٌ ، اِقض عنا الدین وأغننا من الفقر.

ترجمہ: ''یااللہ۔اے آسمانوں اورزمین کے مالک۔اے عرش عظیم کے مالک،اے ہمارے مالک،اے ہر چیز کے مالک،اے دانے اور گٹھلی کو چیرنے والے (اوراس سے پودا نکالنے والے) اے توریت اورانجیل اورقرآن کواتارنے والے، میں تیری پناہ لیتا ہوں ہر چیز کی بدی سے جو تیرے دست قدرت میں ہے۔اے اللہ آپ ہی سب سے اول ہیں، آپ سے پہلے کوئی چیز نہیں اور آپ ہی سب سے آخر ہیں آپ کے بعد کوئی چیز نہیں۔اور آپ ہی ظاہر ہیں آپ سے بالا کوئی چیز نہیں اور آپ ہی مخفی ہیں اور آپ سے زیادہ کوئی چیز مخفی نہیں۔ ہمارا قرض ادا فرما دیجئے اور ہم سے فقر کو دور کر کے ہم کو غنی بنا دیجئے۔''[1]

استخراج

ان دونوں اسماء الظاھر عزوجل اور الباطن عزوجل کو تمام آئمہ صاحبان نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْبَاطِنُ لَا بَاطِنَ اِلَّا اَنْتَ

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الظَّاھِرُ لَا ظَاھِرَ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

---

[1] مسلم۔کتاب الذکر والدعا، حدیث ۲۷۱۳۔

Marfat.com

۳۶ اَلْبَاعِث عزوجل

﴿ بھیجنے والا ﴾

یہ اسم اَلْبَاعِثُ عزوجل اللہ تعالیٰ کا صفاتی اسم ہے اور قرآن کریم کی ان آیات سے تخریج کیا گیا ہے جہاں ذات باری تعالیٰ کے اس فعل و طاقت اور قدرت کا اظہار کیا گیا ہے ان آیات سے اس اسم کے جو معنی نکلتے ہیں وہ ہیں بھیجنے والا۔ لوگوں کو توحید پر آمادہ کرنے والا، انسانوں کو (روز قیامت) قبروں سے اٹھانے والا۔ اور موجودات کو عدم سے وجود میں لانے والا، اٹھانے والا۔

قرآن کریم

① ﴿ كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَّاحِدَةً ۟ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ ۪ ﴾

ترجمہ: ”سب لوگ ایک ہی امت تھے پھر (جب ان میں اختلافات ہوئے تو) اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کو خوشخبری سنانے والا اور خبردار کرنے والا بنا کر بھیجا۔“

(البقرۃ ۲ آیت ۲۱۳)

یہ اسم ”بَعَثَ“ ”یَبْعَثُ“ ”لَبَعَثْنَا“ ”یَبْعَثُهُمْ“ سے تخریج کیا گیا ہے۔

قرآن کریم میں یہ اسم فاعل کل ۲۸ مرتبہ آیا ہے۔

احادیث مبارکہ

① عن أبی هريرة قال : كان النبی صلى الله عليه وسلم بارزاً يوما للناس فأتاه رجل فقال : ما الايمان؟ قال : ”الايمان أن تؤمن بالله وملائكته و بلقائه ، و رسله ، وتؤمن بالبعث.“ [1]

---

[1] بخاری۔ کتاب الایمان، باب سؤال جبریل ۔ حدیث ۵۰۔ یہ مشہور حدیث جبریل کا اول حصہ ہے۔

Marfat.com

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں میں تشریف رکھتے تھے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا۔ ایمان کسے کہتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ پر، اس کے فرشتوں پر اور (آخرت میں قیامت میں) اللہ تعالیٰ سے ملنے پر اور اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر اور (موت کے بعد) دوبارہ جی اٹھنے پر یقین رکھو۔''

ایمان مفصل

﴿ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَ شَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ الْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ. ﴾

ترجمہ: ''میں ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ اچھی اور بری تقدیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر بھی میں ایمان لایا۔''

(۴) عن حذيفة بن اليمان رضى اللّٰه عنه : أن النبى صلى اللّٰه عليه و آله وسلم كان اِذا أراد أن ينام وضع يده تحت رأسه ثم قال : ''أللّٰهم قنى عذابك يوم تجمع (عبادك) أو تبعث عبادك.'' [1]

ترجمہ: ''حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سونے کا ارادہ کرتے تو اپنا ہاتھ سر کے نیچے رکھ لیتے اور یہ دعا پڑھتے۔ '' اَللّٰهُمَّ قِنِىْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ (عِبَادَكَ) اَوْ تَبْعَثُ عِبَادَكَ'' یعنی یا اللہ تعالیٰ مجھے اس دن کے عذاب سے بچایئے جس دن آپ اپنے بندوں کو جمع کریں گے یا اٹھائیں گے۔''

---

[1] ترمذی۔ الدعوات۔ حدیث ۳۳۹۸۔

Marfat.com

③ عن علی بن أبی طالب : أن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم طرقہ و فاطمۃ فقال : "الأ تصلون؟" قلت : یا رسول اللّٰہ ! اِنما نفسنا بید اللّٰہ فاِذا شاء أن یبعثها بعثنا ، فانصرف رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم حین قلت له ذٰلک ، ثم سمعته وهو مدبر یضرب فخذه و یقول : "وکان اِلانسٰن أکثر شیءٍ جدلا." [1]

ترجمہ: "حضرت علی ابن طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کو آواز دے کر فرمایا۔ کیا تم لوگ نماز نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کیا! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری جانیں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں وہ جب چاہتا ہے ہمیں اٹھا دیتا ہے (جگا دیتا ہے)۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹ گئے اور ران پر ہاتھ مار کر فرمانے لگے۔ "وَکَانَ الْاِنسٰنُ اَکْثَرَ شَیْءٍ جَدَلاً" یعنی انسان سب سے زیادہ جھگڑا کرنے والا ہے۔"

استخراج

اس اسم اَلْبَاعِثُ عزوجل کو ابن حزم، ابن العربی، ابن قیم، ابن وزیر اور ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے علاوہ دیگر تمام ۱۶ آئمہ صاحبان نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْبَاعِثُ لَا بَاعِثَ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

[1] نسائی، کتاب الترغیب فی قیام اللیل، حدیث ۱۶۱۲۔ ابن مندہ، کتاب قیام اللیل وباب التوحید حدیث ۳/۲۳۰

Marfat.com

۳۷ اَلْبَاقِیُ عزوجل

﴿ باقی رہ جانے والا ﴾

وہ ذات گرامی جسے فنا نہیں ہے۔ جس کا وجود ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ باقی رہے گا۔ جس کے وجود و بقا میں کبھی انقطاع واقع نہ ہو۔ تمام مخلوقات کو فنا ہے ان میں تغیر و تبدیلی واقع ہوتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات ہمیشہ زندہ رہنے والی ہے اور اسے کبھی موت نہیں آئے گی۔ جیسا کہ رب العزت نے قرآن کریم میں فرمایا:

قرآن کریم

① ﴿ وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝ ﴾ (الرحمٰن ۵۵:۲۷)

ترجمہ: ''اور (صرف) تیرے صاحب جلال و اکرام رب کی ذات باقی رہ جائے گی۔''

قرآن کریم کی اس آیت سے اَلْبَاقِیُ عزوجل تخریج ہوا ہے۔

حدیث

① عن ابن عباس أن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کان یقول : أللّٰھم لک أسلمت وبک اٰمنت وعلیک توکلت، وإلیک أنبت وبک خاصمت ، أللّٰھم! إنی أعوذ بعزتک ، لا إلٰہ إلا أنت أن تضلنی، أنت الحی الذی لا یموت ، والجن والإنس یموتون.'' [1]

ترجمہ: ''ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے : یا اللہ میں آپ کا فرمانبردار ہو گیا اور آپ پر ایمان لے آیا اور آپ پر بھروسہ کیا اور آپ کی طرف رجوع کیا اور آپ کی مدد سے (دشمنوں سے) لڑا۔ یا اللہ تعالیٰ! بیشک میں آپ کے اس غلبہ کے وسیلہ سے کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس بات سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں کہ آپ مجھے گمراہ کر دیں، آپ ہمیشہ زندہ رہنے والے ہیں (کبھی) نہیں مریں گے اور جن اور انسان سب مر جائیں گے۔''

---

1. بخاری، کتاب التوحید، ۷۳۸۳۔ مسلم، الذکر والدعا، حدیث ۲۷۱۷، نسائی۔ احمد ۱۶۱۲۔

Marfat.com

استخراج

اسم اَلْبَاقِیُ عزوجل کوامام جعفرصادق، ترمذی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان، طبرانی، خطابی، ابن مندہ، حلیمی، حاکم، ابونعیم، بیہقی، فضل اصبہانی، ابن العربی اور قرطبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے تخریج کیا ہے۔ جبکہ سفیان بن عیینہ، ابوزید بغوی، ابن حزم، ابن قیم، ابن وزیر اور ابن حجر رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے نہیں کیا۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اَلْبَاقِیُ لَا بَاقِیَ اِلَّا اَنْتَ

۳۸ اَلْبَالِغُ أَمْرِہٖ عزوجل

﴿ اپنے ارادے / کام کو پہنچنے والا ﴾

البالغ امرہ عزوجل وہ ذات ہے جو اپنے ارادہ کو پورا کرنے کی طاقت رکھتا ہے اور ضرور پورا کرتا ہے۔ کوئی اس کو تکمیل ارادہ سے روک نہیں سکتا۔ اس کے فیصلے کو رد نہیں کیا جاسکتا۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت ضرور پوری ہو کر رہتی ہے۔ کوئی اس کی مشیت پر بھروسہ رکھے یا نہ رکھے۔ البتہ جو بھروسہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرماتا اور اجر عظیم عطا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے قضا اور احکام، جس طرح اور جیسے چاہے اپنی مخلوق میں پورے کرنے والا اور اچھی طرح جاری کرنے والا ہے۔

قرآن کریم

(۱) ﴿ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ ط اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ ط ﴾

ترجمہ: ”اور جو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھے گا تو وہ اس کی کفایت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے کام / ارادے کو (جو وہ کرنا چاہتا ہے) پورا کر دیتا ہے۔“ (الطلاق ۶۵: ۳)

Marfat.com

حدیث

① عن عمر بن الخطاب قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم: "لو أنکم کنتم توکلون علی اللّٰہ حق توکلہ لرزقتم کما ترزق الطیر تغدو خماصا وتروح بطانا." [1]

ترجمہ: "حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تم لوگ اللہ تعالیٰ پر اس طرح توکل کرو جس طرح توکل کرنے کا حق ہے تو تم لوگوں کو اس طرح رزق عطا کیا جائے گا جس طرح پرندوں کو کیا جاتا ہے کہ وہ صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس لوٹتے ہیں۔"

استخراج

اس اسم اللہ عزوجل کو صرف ابن وزیر نے قرآن کی سورۃ الطلاق سے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ بَالِغُ أَمْرِہٖ لَا بَالِغَ اَمْرِہٖ اِلَّا أَنْتَ

۳۹ اَلْبَالِیْ عزوجل	۴۰ اَلْمُبْلِیْ عزوجل
آزمانے والا	آزمانے والا (مؤمنوں کو)
۴۱ اَلْمُبْتَلِیْ عزوجل	۴۲ اَلْمُمْتَحِنُ عزوجل
آزمانے والا	آزمانے والا (دلوں کا)

البالی ، المبلی ، المبتلی اور الممتحن یہ چاروں اسماء اللہ عزوجل اسم فاعل ہیں۔ ان کو قرآن کریم کی آیات سے تخریج کیا گیا ہے۔ معنی کے اعتبار سے یہ سب تقریباً یکساں ہیں۔ ہر اسم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اس صفت کی تعریف بیان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آزمانے والا ہے اور وہ اپنے بندوں کو مختلف طریقے سے آزماتا ہے تاکہ معلوم ہو کہ بہتر عمل

---

[1] ترمذی، الزھد، باب فی توکل علی اللہ۔ حدیث ۲۳۴۴۔ ابن ماجہ، الزھد، باب التوکل والیقین، حدیث ۴۱۶۴۔

Marfat.com

والا کون ہے؟ کبھی یہ آزمائش اچھے اور برے حالات دے کر ہوتی ہے۔ کبھی یہ کسی قدر خوف اور بھوک دے کر ہوتی ہے۔ کبھی مصیبت نازل فرما کر اور کبھی رزق کی فراوانی اور عیش و عشرت عطا کر کے ہوتی ہے۔ جب بھی ہمارا رب عزوجل ہمیں آزمائش میں ڈالتا ہے اس سے اصل مقصد مومنوں کو اچھی طرح آزمانا ہوتا ہے۔

قرآن کریم

یہ چاروں اسماء اللہ عزوجل قرآن کریم کی درج ذیل آیات سے تخریج کیے گئے ہیں:

اَلْبَالِیُ عزوجل

① ﴿ اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلاً ط ﴾

ترجمہ: ''جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تا کہ وہ تمہیں آزما کر دیکھے کہ تم میں سے کون بہتر عمل کرنے والا ہے۔'' (الملک ۶۷ : ۲)

یہ اسم فاعل (صفت فعلی) قرآن کریم میں ۷ بار آیا ہے۔

اَلْمُبْلِیُ عزوجل

① ﴿ وَلِیُبْلِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْہُ بَلَآءً حَسَناً ط ﴾

ترجمہ: ''تا کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو اس سے اچھی طرح آزما لے۔'' (انفال ۸ : ۱۷)

یہ صفت فعلی اسم فاعل قرآن کریم میں ایک بار آیا ہے۔

اَلْمُبْتَلِیُ عزوجل

① ﴿ وَّاِنْ کُنَّا لَمُبْتَلِیْنَ ○ ﴾

ترجمہ: ''اور ہم تو آزمائش کرنے والے ہیں۔'' (المومنون ۲۳ : ۳۰)

یہ اسم بطور اسم ۲ مرتبہ اور بطور فعل ۶ بار آیا ہے۔

اَلْمُمْتَحِنُ عزوجل

① ﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَھُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ لِلتَّقْوٰی ط لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ○ ﴾

Marfat.com

ترجمہ: ''جولوگ اللہ تعالیٰ کے رسول کے حضور اپنی آواز پست رکھتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لئے جانچ / آزمالیا ہے ان کے لئے مغفرت اور اجر عظیم ہے۔'' (الحجرات ۴۹ : ۳)

یہ صفت فعل اسم فاعل قرآن شریف میں ایک بار آیا ہے۔

احادیث مبارکہ

① عن أنس قال : قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم : ''إذا أراد اللّٰه بعبده الخير عجل له العقوبة في الدنيا، وإذا أراد بعبده الشر أمسك عنه بذنبه حتى يوافى به يوم القيامة'' وبهٰذا الإسناد عن النبى صلى اللّٰه عليه وآله وسلم قال : ''إن عظم الجزاء مع عظم البلاء، وإن اللّٰه إذا أحب قوما ابتلاهم، فمن رضى فله الرضا ومن سخط فله السخط.[1]

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے کسی بندے سے خیر کا معاملہ کرتے ہیں تو اس کے عذاب میں جلدی کرتے ہیں اور دنیا ہی میں اس کا بدلہ دے دیتے ہیں۔ اور اگر کسی کے ساتھ شر کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کے گناہوں کی سزا کو قیامت تک مؤخر کر دیتے ہیں۔ اسی سند سے یہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زیادہ ثواب بڑی آزمائش یا مصیبت پر دیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ جن لوگوں سے محبت کرتے ہیں انہیں آزمائش میں مبتلا کر دیتے ہیں لہٰذا جو راضی ہو جائے اس کیلئے رضا اور جو ناراض ہو اس کیلئے ناراضگی مقدر ہو جاتی ہے۔''

② عن مصعب بن سعد، عن أبيه قال : قلت : يا رسول اللّٰه! أى الناس أشد بلآء قال الأنبياء ثم الأمثل فالأمثل: يبتلى الرجل على حسب دينه ، فان كان فى دينه صلبا اشتد بلاؤه ، وإن كان فى دينه رقة ابتلى على قدر دينه، فما يبرح البلاء بالعبد حتى يتركه يمشى على الأرض وما عليه خطيئة.[2]

---

[1] ترمذی، الزهد ، باب فی الصبر علیٰ البلاء ، حدیث ۲۳۹۶۔

[2] ترمذی، الزهد ، باب فی الصبر علیٰ البلاء ، حدیث ۲۳۹۸۔

Marfat.com

ترجمہ: ''حضرت مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! کون لوگ زیادہ آزمائش میں مبتلا کیے جاتے ہیں؟ فرمایا: انبیاء پھران کے مثل اور پھران کے مثل (عین اطاعت الٰہی اور اتباع سنت میں) پھر انسان اپنے دین کے مطابق آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے اگر دین پر سختی سے کاربند ہوتا ہے تو امتحان سخت ہوتا ہے اور اگر دین میں نرم ہوتا ہے تو آزمائش بھی اسی کے مطابق ہوتی ہے پھر وہ آزمائش اسے اس وقت تک نہیں چھوڑتی جب تک وہ گناہوں سے پاک نہیں ہوجاتا۔''

(۳۰) عن أبی هريرة قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم "ما يزال البلاء بالمؤمن والمؤمنة فی نفسه و ولده وماله حتى يلقى الله وما عليه خطيئة.[1]

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن مرد وعورت پر ہمیشہ آزمائش رہتی ہے کبھی اس کی ذات میں، کبھی اولاد میں اور کبھی مال میں۔ یہاں تک کہ وہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ سے ملاقات کرتا ہے تو گناہوں سے پاک ہوتا ہے۔''

استخراج

اَلْبالی ، اَلْمُبْلِیُ اور اَلْمُمْتَحِن عزوجل ابن العربی اور امام قرطبی نے تخریج کیے ہیں جبکہ المبتلی عزوجل ابن العربی، امام قرطبی اور ابن وزیر نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْبَالِیُ لَا بَالِیَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُبْلِیُ لَامُبْلِیَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُبْتَلِیُ لَا مُبْتَلِیَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُمْتَحِنُ لَا مُمْتَحِنَ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

---

[1] ترمذی، الزهد ، باب فی الصبر علیٰ البلاء حدیث ۲۳۹۹۔

Marfat.com

(۴۳) اَلْبَدِیْعُ عزّ وجلّ

﴿ بے مثل نمونہ پیدا کرنے والا ﴾

وہ ذات جو اپنی طاقت سے بغیر اصل اور بدون مثل کے ہر جاندار اور بے جان کو پیدا کرنے والی، بنانے والی، موجود کرنے والی ہے۔ وہ جو کسی بھی کام کو کرنا چاہے یا عدم سے وجود میں لانا چاہے تو صرف کہہ دے کہ "کن" ہو جا اور "فیکون" وہ ہو جاتا ہے۔ یہ صفت صرف اور صرف اللہ وحدہ لاشریک میں ہے اور اسی لئے اس کا ایک صفاتی اسم اَلْبَدِیْعُ ہے۔

قرآن کریم

(۱) ﴿ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَاِذَا قَضٰٓی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ﴾

ترجمہ: "(وہی) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو اس کو ارشاد فرما دیتا ہے ہو جا اور وہ ہو جاتا ہے۔" (البقرۃ ۲ : ۱۱۷)

(۲) ﴿ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط اَنّٰی یَکُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَکُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ط وَخَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ ج وَهُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝ ﴾ (الانعام ۶۔ آیت ۱۰۱)

ترجمہ: "(وہی) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا (ہے) اس کی اولاد کہاں سے ہو جب کہ اس کی بیوی ہی نہیں۔ اور اس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور وہ ہر چیز سے باخبر ہے۔"

قرآن کریم میں یہ اسم مبارک ۲ مرتبہ آیا ہے۔

حدیث

(۱) عن أنس : أنه كان مع رسول الله صلى الله عليه وسلم جالسا ورجل يصلى ، ثم دعا: اللّٰهم ! اِنى أسألك بأن لك الحمد ، لا اِلٰه اِلا أنت المنان بديع السمٰوٰت والأرض، يا ذا الجلال والاِكرام يا حى يا قيوم، فقال النبى صلى الله عليه وسلم : "لقد دعا باسمه العظيم الذى اِذا دعى به أجاب، واِذا سئل به أعطى".[1]

---

[1] ابوداؤد۔ الصلاۃ حدیث ۱۴۹۵۔ ترمذی۔ الدعوات۔ حدیث ۳۵۴۴۔ نسائی، السھو، ۱۳۰۱۔ مستدرک حاکم۔ احمد۔ ابن حبان۔

Marfat.com

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوگیا تو اس نے یوں دعا کی :

''اَللّٰھم أسئلک بأن لک الحمد لا اِلٰہ اِلا أنت ، یا حنان یا منان بدیع السمٰوٰت والأرض یا ذا الجلال واِلاکرام ، یا حی یا قیوم.''

ترجمہ: ''یا اللہ تعالیٰ میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ بے شک آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ، آپ ہی احسان کرنے والے ، آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرنے والے اور عظمت وکرم والے ہیں۔ اے ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والے۔''

یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک اس نے اللہ تعالیٰ کو اس عظیم نام سے پکارا ہے کہ جب بھی اس کے ذریعہ سے کچھ مانگا گیا اللہ نے عنایت فرمایا۔''

استخراج

اَلْبَدِیْعُ عزوجل کو امام جعفر صادق، سفیان بن عیینہ، ابوزید، ترمذی، ابن خزیمہ، ابن حبان، طبرانی، خطابی، ابن مندہ، حلیمی، حاکم، بیہقی، قرطبی، ابن وزیر اور ابن حجر رحمھم اللہ علیہم اجمعین نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْبَدِیْعُ لَا بَدِیْعَ اِلَّا اَنْتَ

۴۴ اَلْبُرْھَانُ عزوجل

﴿ دلیل۔ سند دینے والا ﴾

برھان کے معنی ہیں دلیل یا سند۔ یہ اسم اللہ عزوجل قرآن کریم کی آیات سے تخریج کیا گیا ہے۔

قرآن کریم

① ﴿ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قَدْجَآئَکُمْ بُرْھَانٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا ۝ ﴾

Marfat.com

ترجمہ: ''اے لوگو۔تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے سند اور دلیل آ پہنچی ہے اور ہم نے تمہاری طرف واضح نور اتارا ہے۔'' (النّسآء ۴۔آیت ۱۷۴)

② ﴿ فَذٰنِکَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّکَ . ﴾

ترجمہ: ''پس یہ دو دلیلیں (معجزے) ہیں تیرے رب کی طرف سے۔'' (القصص ۲۸ آیت ۳۲)

یہ اسم فاعل قرآن کریم میں دو مرتبہ آیا ہے۔

حدیث

① عن عبدالرحمٰن بن أبی لیلیٰ عن أبیه أبی لیلیٰ قال : کنت جالساً عند النبی صلی اللّٰه علیه وسلم اِذ جاءَهٗ أعرابی، فقال : اِن لی أخا وجعا. قال : ''ما وجع أخیک؟'' قال: به لمم. قال : ''اذهب فأتنی به'' قال : (فذهب) فجاء به ، فأجلسه بین یدیه. فسمعته عوّذه بفاتحة الکتاب، وأربع آیات من أول البقرة، وآیتین من وسطها: ''واِلٰهکم اِله واحد'' (البقرة:۱۶۳) وآیة الکرسی. وثلاث آیات من خاتمتها ، وآیة من آل عمران، أحسبه قال : ''شهد اللّٰه أنه لآ اِله اِلا هو'' وآیة من الأعراف : ''اِن ربکم اللّٰه'' (الاعراف: ۵۴) وآیة من المؤمنون: ''ومن یدع مع اللّٰه اِلٰهاً آخر لا برهٰن له به'' (المؤمنون:۱۱۷) وآیة من الجن: ''وأنه تعلی جد ربنا'' (الجن:۳) وعشر آیات من أول الصافات ، وثلاث آیات من آخر الحشر: و ''قل هو اللّٰه أحد'' (الاخلاص: ۱) والمعوذتین. فقام الأعرابی قد برأ ، لیس به بأس.[1]

ترجمہ: ''عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے اپنے والد ابولیلیٰ سے روایت کی ،فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک اعرابی آیا اور کہا یارسول اللہ! میرا بھائی بیمار ہوگیا ہے۔آپ نے دریافت فرمایا: اسے کیا مرض ہے؟ اس نے عرض کیا اسے آسیب ہے۔آپ نے فرمایا جاؤ اسے لے کر آؤ۔وہ اعرابی اسے لے کر آیا آپ نے اسے اپنے سامنے بٹھا کر سورۃ فاتحہ پڑھی۔سورۃ بقرۃ کی شروع کی چار آیتیں اور

---

1. ابن ماجہ، کتاب الطب، حدیث ۳۵۴۹۔

Marfat.com

پھر درمیان کی دو آیتیں۔ آل عمران کی ایک آیت میرا خیال ہے وہ شھد اللّٰہ أنه لا اِله اِلا هو تھی۔ پھر سورۃ اعراف کی ایک آیت اِن ربکم اللّٰہ الذی خلق سورۃ مؤمنون کی ایک آیت ومن یدع مع اللّٰہ اِلٰھا آخر لا برهان له به سورۃ جن کی ایک آیت وأنه تعالیٰ جد ربنا ما اتخذ صاحبة ولا ولدا الصافات کی شروع کی دس آیتیں۔ سورۃ حشر کی آخر کی تین آیتیں۔ قل هو اللّٰہ ، قل أعوذ برب الفلق اور قل أعوذ برب الناس پڑھیں تو وہ اعرابی اچھا ہو کر کھڑا ہو گیا جیسے اسے کوئی بیماری ہی نہ تھی۔"

استخراج

البرھان عزوجل کو امام جعفر صادق، ابن ماجہ، ابونعیم اور قرطبی نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْبُرْھَانُ لَا بُرْھَانَ اِلَّا اَنْتَ

۴۵ اَلْبَصِیْرُ عزوجل

﴿ دیکھنے والا ہر چیز کو ﴾

البصیر وہ ذات ہے جو ہر چیز کو دیکھنے کی قدرت اور طاقت رکھتی ہے اور اس کے لئے وہ کسی چیز کا محتاج نہیں ہے۔ ہر چیز خواہ وہ روشنی میں ہو یا تاریکی میں، زمین پر ہو یا زیر زمین، سمندر میں ہو یا آسمان میں، وہ ہر شے کو دیکھتا ہے۔

قرآن کریم

① ﴿ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ط اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ○ ﴾ (المؤمن ۴۰ : ۵۶)

ترجمہ: "پس اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگئے۔ وہ سب کچھ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔"

اس آیت کے علاوہ اللہ تعالیٰ کا یہ اسم البصیر عزوجل اور صفت الٰہی دیگر ۴۱ جگہ آیا ہے (یعنی کل ۴۲ جگہ آیا ہے) دس بار اسم السمیع کے ساتھ، پانچ بار اسم الخبیر کیساتھ آیا ہے۔

Marfat.com

حدیث

① حدثنی أبو یونس سلیم بن جبیر مولیٰ أبی هریرة قال : سمعت أبا هریرة یقرأُ هٰذه الآیة "اِن اللّٰه یأ مرکم أن تؤدوا الأمٰنٰت اِلی أهلها" اِلی قوله تعالیٰ : "سمیعا ٌ بصیرا" (النساء:۵۸) قال : رأیت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یضع اِبهامه علی أذنه والتی تلیها علی عینه، قال أبوهریرة : رأیت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقرأها ویضع اِصبعیه. قال ابویونس : قال المقری ءُ : یعنی اِن اللّٰه سمیع ٌ بصیر یعنی أن للّٰه سمعا و بصراً. قال أبو داؤد : وهٰذا رد علی الجهمیة.[1]

ترجمہ: "حضرت ابویونس سلیم بن جبیر مولیٰ ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا۔ "اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰی اَھْلِھَا" سے اللہ تعالیٰ کے قول "اِنَّ اللّٰہَ کَانَ سَمِیْعًا ٌ بَصِیْرًا" تک۔ پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنا انگوٹھا، کان مبارک پر رکھے ہوئے ہیں اور شہادت کی انگلی کو اپنی آنکھ پر رکھے ہوئے ہیں ("سمیعاً ٌ بصیراً" پڑھتے وقت اشارہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی صفت سمع و بصر کی طرف) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ یہ آیت پڑھتے ہیں اور اپنی دونوں انگلیاں (کان اور آنکھ پر) رکھتے ہیں۔ محمد بن یونسؒ نے کہا کہ عبداللہ بن یزید المقریٔ نے فرمایا یعنی بلاشبہ اللہ سمیع، بصیر ہے۔ یعنی اللہ کی سماعت و بصارت ہے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ یہ اشارہ کرنا جہمیہ پر رد ہے (کہ وہ صفات باری تعالیٰ کے قائل نہیں۔)

استخراج

یہ اسم البصیر عزوجل تمام آئمہ صاحبان نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْبَصِیْرُ لَا بَصِیْرَ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

---

[1] ابوداؤد۔ کتاب السنۃ باب فی الجهمیة حدیث ۴۷۲۸۔

Marfat.com

(۴۶) اَلتَّامُّ عزوجل

﴿ مکمل (ہر طرح سے مکمل) ﴾

التام عزوجل۔ مکمل، ہر طرح سے مکمل، جس میں کسی بھی قسم کی کمی نہیں ہے۔

یہ اسم ابن ماجہ میں ھشام بن عمار، مالک بن محمد الصنعانی کی روایت کردہ حدیث اسماء عزوجل میں شامل ہے۔

احادیث مبارکہ

① عن خولة بنت الحكيم السلمية أنها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : 'اِذا نزل أحدكم منزلاً فليقل : أعوذ بكلمات الله التّامّات من شر ما خلق ، فاِنه لا يضره شيءٌ حتىٰ يرتحل به. [1]

ترجمہ: خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا۔ آپ فرماتے تھے۔ جو شخص کسی منزل پر اترے پھر کہے ''میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے تمام کلموں کیساتھ ہر اس چیز کی برائی سے جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی'' تو اس شخص کو کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکے گی۔ یہاں تک کہ وہ کوچ کرے اس منزل سے۔

② عن عمرو بن شعيب ، عن أبيه ، عن جده ، أن رسول الله كان يعلمهم من الفزع كلمات : ''أعوذ بكلمات الله التامة من غضبه وشر عباده ومن همزات الشياطين وأن يحضرون'' وكان عبد الله بن عمرو يعلمهن من عقل من بنيه ومن لم يعقل كتبه فأعلقه عليه. [2]

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھبراہٹ کے لئے انہیں یہ کلمات سکھایا کرتے تھے۔ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے تمام کلمات کے ساتھ اس کے غضب سے اور اس کے برے بندوں سے اور شیاطین کے وسوسوں سے اور اس بات سے کہ وہ میرے پاس

---

[1] ترمذی، حدیث ۳۴۳۷۔

[2] ابوداؤد، کتاب الطب حدیث ۳۸۹۳۔ ترمذی، الدعوات، حدیث ۳۵۲۸۔

Marfat.com

آئیں۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا معمول تھا کہ ان کے بیٹوں میں سے جو عقلمند (بالغ) ہوتا تو اسے یہ کلمات سکھاتے اور جو نادان (نابالغ) ہوتا تو ان کلمات کو لکھ کر اس کے اوپر (گلے میں) لٹکا دیتے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ التَّامُّ لَا تَامَّ اِلَّا اَنْتَ

۴۷ اَلتَّوَّابُ عزوجل

﴿ معاف کرنے والا۔ توبہ قبول کرنے والا ﴾

اَلتَّوَّابُ وہ ذات ہے جو توبہ کرنے والے بندوں کی توبہ کو قبول کرتی ہے۔ جب کوئی بندہ گناہ کا ارتکاب کرے اور پھر اس پر نادم ہو کر بارگاہ رب العزت میں اپنے گناہ کا اعتراف کرے اور صدق دل سے اس گناہ کو دوبارہ نہ کرنے کا اقرار کرے اور اپنی شرمندگی کا اظہار کرے اور آئندہ کے لئے اطاعت کا اقرار کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کو التواب پائے گا۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس بندے کی طرف رجوع فرمائیں گے اور اس کی توبہ قبول فرمائیں گے۔ گناہ کا سرزد ہونا دانستہ یا نادانستہ، ایک فطری عمل ہے لیکن اگر وہ اپنے کئے پر پشیمان ہو اور توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرمانے والے ہیں۔

قرآن کریم

(۱) ﴿ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ ﴾ (البقرۃ ۲ : ۵۴)

"بے شک وہ بڑا معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔"

سورۃ المائدۃ ۵ : ۷۴ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

(۲) ﴿ اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ﴾

"تو یہ کیوں اللہ تعالیٰ کے آگے توبہ نہیں کرتے؟ اور اس سے مغفرت نہیں مانگتے اور اللہ مغفرت کرنے والا مہربان ہے۔"

Marfat.com

سورۃ الحجرات ۴۹ : ۱۱ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے :

③ ﴿ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ ﴾

''اور جو توبہ نہ کریں وہ ظالم ہیں۔''

سورۃ المائدۃ ۵ : ۳۹ میں ارشاد ہوتا ہے :

④ ﴿ فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ ﴾

''اور جو شخص گناہ کے بعد توبہ کر لے اور نیکو کار ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دیتے ہیں۔'' اور مزید فرمایا :

⑤ ﴿ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ ﴾ (البقرۃ ۲ : ۲۲۲)

''کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔''

بے شک وہ بڑا معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اس لئے بندے کو ہمیشہ اپنے گناہ کی معافی مانگتے رہنا چاہئے اور توبہ استغفار کرتے رہنا چاہئے اور اس کی شان سے قطعی ناامید نہیں ہونا چاہئے۔ اس لئے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ رات کو (اپنی شان کے مطابق) ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ گزرے ہوئے دن میں جس نے گناہ کیا ہے ان کی توبہ قبول فرمائے اور دن میں (اپنی شان کے مطابق) ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ گزری ہوئی رات میں جنہوں نے گناہ کئے ہیں ان کی توبہ قبول فرمائے۔ مغرب سے سورج طلوع ہونے تک (یعنی قیامت تک) ایسا ہی ہوتا رہے گا۔[1]

ایک اور حدیث میں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے :

عن أنس أن النبی صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم قال : کل ابن آدم خطاء و خیر الخطائین التوابون .

''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر انسان خطا کار ہے اور بہترین خطا کار وہ ہے جو خوب توبہ کرنے والا ہو۔''[2]

---

[1] مسلم۔ کتاب التوحید ۶۸۵۶۔ یہ حدیث اسم اللہ عزوجل میں گزر چکی ہے۔

[2] ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ۔ حدیث ۲۴۹۹۔ ابن ماجہ الزھد، حدیث ۴۲۵۱۔

Marfat.com

احادیث مبارکہ

① عن ابن عمر قال : ان کنا لنعد لرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم فی المجلس الواحد مائة مرة : "رب اغفرلی وتب علی اِنک أنت التواب الرحیم."[1]

ترجمہ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم شمار کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مجلس میں ۱۰۰ مرتبہ یہ دعا پڑھتے تھے۔ رب اغفرلی وتب علی اِنک أنت التوّاب الرحیم (یارب! میری مغفرت فرمائیے اور میری توبہ قبول فرمائیے بلاشبہ آپ ہی بہت زیادہ توبہ قبول فرمانے والے اور بہت رحم فرمانے والے ہیں۔"

② عن عائشة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم "اِن العبد اِذا اعترف ثم تاب ، تاب اللّٰہ علیہ.

ترجمہ: "حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک بندہ جب گناہ کا اقرار کرے، پھر توبہ کرلے تو اللہ جل جلالہ اس کی توبہ قبول فرمالیتے ہیں۔"[2]

یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ قارون کا قصہ مختصراً بیان کیا جائے تاکہ معلوم ہوسکے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندوں پر کس قدر مہربان ہیں اور کیسے کیسے حالات میں بھی اگر توبہ کی جائے تو قبول فرماتا ہے۔

قارون کی دولت اور حشمت ضرب المثل ہے۔ سورۃ القصص ۲۸، آیت ۷۷ اور ۷۸ میں اس کا ذکر ہے:

﴿ وَابْتَغِ فِيمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ○ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ

---

[1] ابوداؤد۔ الصلاۃ۔ ۱۵۱۶۔ ابن ماجہ کتاب الادب ۳۸۱۴۔ ترمذی۔ کتاب الدعوات، حدیث ۳۴۳۴۔ اس میں "التواب الرحیم" کی جگہ "التواب الغفور" ہے۔

[2] بخاری، الشہادات، باب تعدیل النساء۔ حدیث ۲۶۶۱۔ مسلم۔ کتاب التوبة باب فی حدیث الافک۔ حدیث ۲۷۷۰۔ (یہ ایک بہت ہی طویل حدیث کا بہت قلیل حصہ ہے۔)

Marfat.com

عِنْدِیْ ط اَوَلَمْ یَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَکَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّ اَکْثَرُ جَمْعًا ط وَلَا یُسْئَلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ○ ﴾

مختصراً تفسیر ان آیات کی یہ ہے کہ قارون تھا تو قوم موسیٰ علیہ السلام سے لیکن ان پر ظلم کرنے لگا تھا۔ ہم نے اسے اس قدر خزانے دے رکھے تھے کہ کئی کئی طاقتور لوگ بہ مشکل اس کی کنجیاں اٹھا سکتے تھے۔ ایک بار اس کی قوم نے اس سے کہا کہ اِترا مت اللہ تعالیٰ اِترانے والوں سے محبت نہیں رکھتا۔ اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تجھے دے رکھا ہے اس میں سے آخرت کے گھر کی تلاش بھی رکھ اور اپنے دنیوی حصہ کو بھی نہ بھول اور جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے تو بھی ایسا سلوک کرتا رہ اور ملک میں فساد کا خواہاں نہ رہا کر، یقین جان کہ اللہ تعالیٰ مفسدوں کو ناپسند رکھتا ہے۔ قارون کہنے لگا کہ یہ سب کچھ مجھے میری اپنی عقل و سمجھ کی بناء پر ہی دیا گیا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ کوئی احسان نہیں کیا مجھے اس کا استحقاق تھا۔ اس کی کوئی مہربانی نہیں جس کا شکریہ ادا کرنا مجھ پر لازم ہو اور اس کے بندوں سے بھلائی کرنا مجھ پر فرض ہو جائے۔ مجھے جو کچھ عزت مال اور سیادت ملی ہے وہ میرے علم کی وجہ سے ملی۔ فرعون و ہامان کی طرح قارون بھی کافر تھا۔ زکوٰۃ کی ادائیگی پر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور قارون کا جھگڑا ہو گیا اور اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تہمت لگانے کے لئے ایک عورت کو تیار کیا۔ لیکن عین وقت پر اور تمام بنی اسرائیل کے سامنے بفضل اللہ تعالیٰ اس خاتون نے اصل حقیقت بیان کر دی اور سب کے سامنے یہ بتا دیا کہ اس تہمت کے لئے اس کو ایک بھاری معاوضہ کے عوض قارون نے تیار کیا تھا۔ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سخت ناراض ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے حضور سجدے میں گر پڑے اور رو رو کر کہنے لگے۔ اے اللہ تعالیٰ اگر میں تیرا رسول ہوں تو میری وجہ سے اس پر غضب نازل فرما۔ اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ زمین کو تمہارے زیر حکم کر دیا گیا تم جو چاہو اس کو حکم دو یہ تعمیل کرے گی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے زمین کو حکم دیا کہ اے زمین ان کو لے لے۔ زمین نے ان کے قدم کھینچ لئے اور پہلے تخت کو نگلا پھر قارون اور اس کے ساتھیوں کو گھٹنوں تک، پھر تیسرے حکم پر کمر تک نگل لیا۔ آپ نے پھر فرمایا زمین

Marfat.com

اس کو لے اور زمین نے تعمیل ارشاد میں ان لوگوں کو گلے تک نگل گئی۔ قارون اور اس کے ساتھی برابر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے منت وزاری کرتے رہے اور قارون برابر حضرت موسیٰ کو اللہ تعالیٰ اور قرابت داری کا واسطہ دیتا رہا یہاں تک کہ ۷۰ بار اس نے واسطہ دیا لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شدت غضب کی وجہ سے کوئی التفات نہیں کی اور پھر زمین کو حکم دیا کہ ان کو لے لے اور زمین نے سب کو مع قارون کے مال و دولت کے نگل لیا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی اور فرمایا: تمہارا دل بھی کیسا سخت ہے؟ قارون نے تم سے ستر بار فریاد کی مگر تم نے ایک بار بھی اس کی فریاد رسی نہیں کی۔ قسم ہے اپنی عزت اور عظمت کی اگر وہ ایک بار بھی مجھ سے فریاد کرتا تو میں اس کی فریاد رسی ضرور کرتا۔

ملاحظہ فرمایئے! قارون جیسے مفسد، مغرور اور ناشکرے کی بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ فریاد رسی کے لئے فرما رہے ہیں کہ اگر وہ صرف ایک بار اللہ رب العزت کی بارگاہ میں فریاد کرتا۔[1]

اَلتَّوَّابُ عزوجل قرآن کریم میں بطور اسم ۱۱ مرتبہ آیا ہے اور بطور فعل ۲۲ مرتبہ آیا ہے۔ صرف ایک جگہ اکیلے اسم التواب آیا ہے۔ جبکہ اسم ''الحکیم عزوجل'' کے ساتھ ایک مرتبہ اور نو مرتبہ اسم ''الرحیم'' عزوجل کے ساتھ آیا ہے۔

استخراج

اسم التواب عزوجل کو تمام آئمہ صاحبان نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ التَّوَّابُ لَا تَوَّابَ اِلَّا اَنْتَ

۴۸ اَلْجَامِعُ عزوجل

جمع کرنے والا (روز قیامت)

وہ ذات جو قیامت کے روز ہر شے کو بشمول انسانوں کے جمع کرنے کی طاقت کل رکھتی ہو۔ اور کوئی اس کو اس کے اس عمل سے روک نہیں سکتا۔

---

[1] تفسیر مظہری جلد ۹ صفحہ ۹۷ تا ۱۰۳ (تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمایئے احمد، مسند الانصار حدیث ۲۲۴۴۴۔)

Marfat.com

قرآن کریم

① ﴿ رَبَّنَآ اِنَّکَ جَامِعُ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ○ ﴾ (آل عمران ۳ : ۹)

ترجمہ: ''اے ہمارے رب! آپ یقیناً لوگوں کو ایک دن جمع کرنے والے ہیں جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں فرمائے گا۔''

② ﴿ قُلِ اللّٰهُ یُحْیِیْکُمْ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یَجْمَعُکُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَارَیْبَ فِیْهِ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ○ ﴾

(الجاثیة ۴۵ : ۲۶)

ترجمہ: ''(اے نبی) ان سے کہو اللہ تعالیٰ ہی تمہیں زندگی دیتا ہے پھر وہ تمہیں موت دے گا پھر وہی تم کو اس قیامت کے دن جمع کرے گا جس (کے آنے) میں کوئی شک نہیں ہے۔ لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔''

قرآن کریم میں یہ اسم الجامع عزوجل بطور اسم دو مرتبہ اور بطور فعل ۱۲ مرتبہ آیا ہے۔

احادیث مبارکہ

① عن عباد بن تمیم عن عمه أن النبی صلی اللّٰه علیه وآله وسلم قال للأنصار ألم أجدکم متفرقین فجمعکم اللّٰه بی.[1]

ترجمہ: ''حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے گروہ انصار! کیا تم آپس میں بٹے ہوئے نہیں تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تم کو میرے سبب/ذریعہ باہم جمع نہیں کیا؟''

② سمع أنس بن مالک یقول قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله وسلم یا معشر الأنصار ألم أتکم وأنتم ضلال فهدا کم اللّٰه قالوا : بلیٰ یا رسول اللّٰه ، قال : ألم أ تکم وأنتم أعداء فألف اللّٰه بین قلوبکم ، قال ألم أتکم و أنتم متفرقون فجمعکم اللّٰه قالوا بلیٰ یا رسول اللّٰه صلی

---

[1] کتاب التوحید۔ ابن مندہ، حدیث ۲۴۶۔ جلد نمبر ۲، صفحہ ۱۰۱۔

Marfat.com

اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم.[1]

ترجمہ: ''(راوی کہتے ہیں اس نے) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرمارہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے انصار کی جماعت! کیا اللہ آپ کے پاس نہیں آئے جبکہ آپ گمراہ تھے چنانچہ اللہ نے آپ کو ہدایت دی، انصار نے کہا۔ کیوں نہیں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! پھر فرمایا کیا اللہ تمہارے پاس نہیں آئے جبکہ تم دشمن تھے (ایک دوسرے کے) پس اللہ نے تمہارے دلوں میں محبت ڈال دی پھر فرمایا کہ کیا اللہ تمہارے پاس نہیں آئے جبکہ تم الگ الگ تھے پس اللہ نے آپ سب کو جمع کر دیا۔ انصار نے کہا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)۔''

اس موضوع پر جنگ حنین کے مال غنیمت کی تقسیم کے تعلق سے احادیث مسلم شریف میں بھی ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھئے مسلم، کتاب الزکاۃ، باب اعطاء المؤلفۃ قلوبھم علی الاسلام و تصبر من قوی ایمانہ حدیث ۲۴۳۶۔

استخراج

اس اسم الجامع عزوجل کو ترمذی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان، طبرانی، خطابی، ابن مندہ، حلیمی، حاکم (حدیث ۴۱) ابونعیم، بیہقی، فضل، ابن العربی، قرطبی، ابن قیم، ابن وزیر اور ابن حجر رحمۃ اللہ نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الجَامِعُ لَا جَامِعَ اِلَّا اَنْتَ

۴۹ اَلْجَبَّارُ عزوجل

﴿ دباؤ والا۔ بڑی عظمت والا ﴾

جبار اس قوت کو کہتے ہیں جو طاقت کے ساتھ سب لوگوں پر غالب ہو اور جو کچھ ارادہ کرلے اس کو اپنی غالب کل قوت سے پورا کرلے اور اسے کوئی روک نہ سکے۔ وہ ذات جس

---

[1] کتاب التوحید۔ ابن مندہ، حدیث ۲۴۷۔ جلد نمبر ۲، صفحہ ۱۰۱۔ مستدرک حاکم ۳/۱۰۴۔

Marfat.com

کی حیثیت اور حکم تمام مخلوق پر زبردستی بھی لاگو ہو سکے اور جس کے قبضہ قدرت سے کوئی ذی روح اور شے باہر نہ ہو اس کے سننے پر ہر کوئی لاچار اور مجبور ہو۔ جس کو تنہا برتری حاصل ہو اور سب پر اس کو فرمانروائی حاصل ہو۔ جبریت صرف اسی کی شایان شان ہے۔ اس کے جبروت کی وجہ سے کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

قرآن کریم

(۱) ﴿ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ ج هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ o هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ط سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ o هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ط یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ o ﴾

ترجمہ: ''وہی اللہ تعالیٰ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، چھپے کھلے کا جاننے والا، بہت مہربان اور رحم کرنے والا۔ وہی اللہ تعالیٰ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ، نہایت پاک، سب عیبوں سے پاک، امن دینے والا، نگہبان، غالب بڑائی/ عظمت والا پاک ہے، اللہ تعالیٰ ان چیزوں سے جنہیں یہ اس کا شریک بتاتے ہیں۔ وہی اللہ تعالیٰ ہے پیدا کرنے والا، بنانے والا، صورت گری کرنے والا۔ اسی کے لئے ہیں نہایت اچھے اچھے نام۔ ہر چیز خواہ وہ آسمانوں میں ہو خواہ زمین میں اسی کی پاکی بیان کرتی ہے اور وہی غالب ہے حکمت والا ہے۔'' [1]

قرآن کریم میں یہ اسم صرف ایک بار مندرجہ بالا سورۃ میں وارد ہوا ہے۔

---

[1] سورۃ حشر کی یہ تینوں آیات نمبر ۲۲، ۲۳، ۲۴ اس لئے مکمل لکھ دی گئی ہیں کہ اول تو ان میں کل ۱۱۸ اسماء اللہ عزوجل یکجا ہیں جو دوسری کسی جگہ نہیں۔ دیگر سیوطی کی جمع الجوامع میں لکھا ہے کہ مراد پوری ہونے کی دعا کے سلسلہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا (پہلے) سورۃ الحدید کی ابتدائی ۳ آیات اور بعد میں سورۃ حشر کی آخری ۳ آیات پڑھے پھر کہے۔ اے وہ ذات جو ایسی ہے اس کے سوا ایسا اور کوئی نہیں میری اس حاجت کو پورا کر دے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ دعا قبول ہوگی۔

Marfat.com

احادیث مبارکہ

① عن معقل ابن یسار عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم قال : "من قال حین یصبح ثلاث مرات : أعوذ باللّٰہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم. وقرأ ثلاث آیات من آخر سورۃ الحشر وکل اللّٰہ بہ سبعین ألف ملک یصلون علیہ حتی یمسی ، وإن مات فی ذلک الیوم مات شہیداً ، ومن قالہا حین یمسی کان بتلک المنزلۃ."[1]

ترجمہ: "حضرت معقل بن یسار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے صبح کے وقت أعوذ باللّٰہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم تین مرتبہ پڑھنے کے بعد سورۃ حشر کی آخری تین آیات پڑھ لیں اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتے ہیں جو اس کے لئے شام تک مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ اور اگر وہ اس دن مر جائے تو اس کا شمار شہیدوں میں ہوتا ہے نیز اگر کوئی شام کو پڑھے تو اسے بھی یہی مرتبہ عطا کیا جائے گا۔"

② عن ابن عمر قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول : یأخذ الجبار سمواتہ وأرضیہ و قبض یدیہ وجعل یقبضہما ویبسطہما ثم یقول : أنا الجبار أین الجبارون أین المتکبرون.[2]

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں اور زمین کو لپیٹ لیں گے اور ان کو اپنے ہاتھ میں لے کر فرمائیں گے میں (ہی) جبار ہوں۔ کہاں ہیں زبردستی کرنے والے اور کہاں ہیں تکبر کرنے والے۔"

اسی موضوع پر ابوداؤد میں بھی حدیث ہے لیکن اس میں "اَلْجَبَّارُ" کی جگہ "اَلْمَلِکُ" لکھا ہے۔[3]

---

[1] ترمذی۔ فضائل قرآن ۲۹۲۲۔ مسند احمد ۵/ ۲۶۔

[2] کتاب التوحید۔ ابن مندہ، صفحہ ۱۰۱، حدیث ۲۴۸۔

[3] مسلم۔ صفات المنافقین، حدیث ۷۰۵۲ اور ابوداؤد، السنۃ ۴۷۳۲۔

Marfat.com

استخراج

اس اسم الجبار عزوجل کو بلا استثناء تمام امام صاحبان نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْجَبَّارُ لَاجَبَّارَ اِلَّا اَنْتَ

۵۰ جَاعِلُ اللَّيْلِ سَكَنًا عزوجل

﴿ رات کو آرام کی شے بنانے والا ﴾

وہ عظیم ذات جس نے رات کو اس لئے بنایا کہ تمام مخلوق اور انسان اس میں آرام کرسکیں۔ جب رات اپنے تمام اندھیروں سمیت ہر چیز پر چھا جاتی ہے تو انسان اس میں اپنی دن بھر کی تھکن کو دور کرتا ہے۔ اگر رات نہ ہو تو انسان مسلسل کام کرتے رہنے کی وجہ سے زیادہ دیر نہ کام کرسکتا ہے نہ ہی زندہ رہ سکتا ہے۔ کام اور اس کے بعد آرام بہت ضروری ہے۔ یہی زندگی ہے اور اس کی تکمیل رات کا آنا ہے۔ دن کے بعد رات کا آنا بذات خود اللہ رب العزت کی بے انتہا عظمت پر دلیل ہے۔ دن کی روشنی اور اس کی چہل پہل اور رات میں سکون اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان قدرت کی نشانیاں ہیں:

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

﴿ وَالضُّحٰی ۝ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی ۝ ﴾ (الضحیٰ ۹۳ : ۱ اور ۲)

"قسم ہے چاشت کے وقت کی اور قسم ہے رات کے چھا جانے کی۔"

سورۃ الیل ۹۲ آیت ۱ اور ۲ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی ۝ وَالنَّھَارِ اِذَا تَجَلّٰی ۝ ﴾

"قسم ہے رات کی جب چھا جائے اور قسم ہے دن کی جب روشن ہو۔"

سورۃ الشمس ۹۱ آیت ۳ اور ۴ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَالنَّھَارِ اِذَا جَلّٰھَا ۝ وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰھَا ۝ ﴾

Marfat.com

''اور قسم ہے دن کی جب وہ (سورج کی وجہ سے) ظاہر ہو اور قسم ہے رات کی جب وہ اس کو ڈھانپ لے۔''

ان تمام آیات میں دن رات کا اور نور و ظلمات کا، روشنی اور اندھیرے کا ذکر ہے۔

﴿ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَناً وَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ط ﴾

ترجمہ: ''اسی نے آرام کے لئے رات بنائی اور سورج چاند کو حساب کا معیار بنایا۔''
(الانعام ۶۔آیت ۹۶)

قرآن کریم میں یہ بطور اسم ایک مرتبہ آیا ہے۔

یہ اسم جَاعِلُ اللَّيْلِ سَكَنًا قرآن کریم کی درج بالا آیت سے تخریج کیا گیا ہے۔

حدیث

عن أبی سعید الخدری أن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم إذا أكل أو شرب قال الحمدللّٰه الذی أطعم وسقٰی و سوَّغه و جعل له مخرجا۔[1]

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھاتے یا پیتے تو فرماتے تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے کھلایا، پلایا اور اسے جسم میں پیوست کیا اور اس کے نکلنے کی راہ بنائی۔''

استخراج

اس اسم کو صرف ابن وزیر نے استخراج کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ جَاعِلُ الَّيْلِ سَكَنًا لَا جَاعِلَ الَّيْلِ سَكَنًا اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

---

[1] ابوداؤد، الأطعمه، باب ما یقول الرجل إذا طعم، حدیث ۳۸۵۱۔ترمذی، الدعوات ۳۴۵۰۔ابن ماجه، الأطعمه ۳۲۸۴۔مستدرک حاکم ۳۸/۳

Marfat.com

۵۱ اَلْجَلِیْلُ عزوجل

﴿ بہت بڑا۔ بزرگی والا۔ صاحب جلال ﴾

قرآن کریم

یہ اسم قرآن کریم میں براہ راست اسم کے طور پر وارد نہیں ہوا۔ بعض علماء کرام نے اس کو قرآن پاک کی سورۃ رحمٰن ۵۵ کی آیت ۲۷ اور ۷۸ وَیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّکَ ذُوالْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ ○ (اور صرف تیرے صاحب جلال وعظمت رب کی ذات ہی باقی رہے گی) تَبٰرَکَ اسْمُ رَبِّکَ ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ ○ (بڑی برکت والا ہے تیرے صاحب جلال وعظمت والے رب کا نام) سے تخریج کیا ہے۔ ان دونوں آیات مقدسہ میں ''جلال'' کا لفظ استعمال ہوا ہے اور علماء کرام نے اسی سے یہ اسم تخریج کیا ہے۔ دونوں آیات سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات بابرکت کا جاہ وجلال مانا جائے اور اس کی جلالت کا اعتراف اور اس پر ایمان لاکر اس کی ہر ہر ہدایت کی تعمیل کی جائے۔ اس کی کامل اطاعت گزاری کی جائے۔ جلال صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا ہی ہے۔

یہ اسم صرف اسی سورت میں دو مرتبہ آیا ہے۔

احادیث مبارکہ

① عن أنس بن مالک قال : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله وسلم..... ''ثم أعود الرابعة فأحمده بتلک، ثم أخر له ساجدا فیقال: یا محمد اِرفع رأسک ، وقل یسمع، وسل تعطه ، واشفع تشفع. فأقول : یا رب، ائذن لی فیمن قال : لا اِلٰه اِلا اللّٰه ، فیقول : وعزتی وجلالی و کبریائی وعظمتی لأخرجن منها من قال : لا اِلٰه اِلا اللّٰه.''

ترجمہ: ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا..... پھر میں چوتھی بار لوٹ کر اپنے رب کے پاس آؤں گا اور ایسی ہی تعریفیں کر کے سجدے میں گر پڑوں گا۔ ارشاد ہوگا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنا سر اٹھاؤ اور کہو ہم تمہاری بات سنیں گے۔ مانگو ہم تمہیں عطا کریں گے۔ سفارش کرو

Marfat.com

ہم قبول کریں گے۔ میں عرض کروں گا۔ یا رب! مجھ کو ان لوگوں کو بھی دوزخ سے نکالنے کی اجازت دیجئے جنہوں نے دنیا میں لا الٰــہ الا الـلّٰــہ کہا ہو۔ میرا رب فرمائے گا میری عزت اور جلال اور بزرگی اور عظمت کی قسم ایسے (موحد) لوگوں کو میں خود دوزخ سے نکالوں گا جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا۔"[1]

(۲) عن أبی هريرة قال : قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم : "اِن اللّٰه يقول يوم القيامة أين المتحابون بجلالی، أليوم أظلهم فی ظلی، يوم لا ظل اِلا ظلی."

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہاں ہیں وہ لوگ جو میرے جلال اور بزرگی کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔ آج کے دن میں ان کو اپنے سایہ میں رکھوں گا اور آج کے دن کوئی سایہ نہیں ہے میرے سایہ کے سوا۔"[2]

استخراج

اسم اَلْجَلِيْلُ عزوجل کو ترمذی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان، خطابی، ابن مندہ، حلیمی، حاکم، ابونعیم، بیہقی، ابن العربی اور ابن قیم نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْجَلِيْلُ لَا جَلِيْلَ اِلَّا اَنْتَ

۵۲ اَلْجَمِيْلُ عزوجل

خوبصورت

اسم الجمیل عزوجل رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث سے جو مسلم شریف میں درج ہے، تخریج کیا گیا ہے۔

---

[1] بخاری۔ کتاب التوحید باب کلام الرب یوم القیامه مع الانبیاء و غیرهم۔ حدیث ۷۵۱۰۔ بروز قیامت شفاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت پر مشہور حدیث کا آخری حصہ ہے۔

[2] مسلم، کتاب البر ، باب فضل الحب فی اللّٰه تعالیٰ ، حدیث ۶۵۴۸۔

Marfat.com

عن عبداللّٰه بن مسعود عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم اِن اللّٰه جمیل یحب الجمال.

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو دوست رکھتا ہے۔''

یعنی اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ پاکیزہ اور خوبصورت ہے اور پسند کرتا ہے خوبصورتی اور پاکیزگی کو۔

مکمل حدیث کے مطابق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں وہ شخص نہیں جائے گا جس کے دل میں ذرّہ برابر بھی غرور ہوگا۔ ایک شخص بولا ہر ایک شخص چاہتا ہے کہ اس کا جوتا اچھا ہو تو کیا یہ بھی غرور اور گھمنڈ ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور دوست رکھتا ہے جمال کو۔ غرور اور گھمنڈ یہ ہے کہ انسان حق کو ناحق کرے (یعنی اپنی بات کی پچ یا نفسانیت سے ایک واجبی اور صحیح بات کو رد کرے اور نہ مانے) اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔

حدیث

① عن عبداللّٰه بن مسعود عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال لایدخل الجنة من کان فی قلبه مثقال ذرّة من کبر قال رجل اِن الرجل یحب أن یکون ثوبه حسنا ونعله حسناً قال اِن اللّٰه جمیل یحب الجمال، ألکبر بطر الحق وغمط الناس.[1]

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں نہ جائے گا وہ شخص جس کے دل میں رتی برابر بھی غرور اور گھمنڈ ہوگا۔ ایک شخص بولا۔ ہر ایک آدمی چاہتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو اور اس کا جوتا اچھا ہو تو کیا یہ بھی غرور اور گھمنڈ ہے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ جمیل ہے، دوست رکھتا ہے جمال کو۔ غرور و گھمنڈ یہ ہے کہ انسان حق کو ناحق کرے (یعنی اپنی بات کی پچ یا نفسانیت سے ایک بات واجبی اور صحیح کو رد کرے اور نہ مانے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔

---

[1] مسلم، کتاب الایمان باب تحریم الکبر و بیانه حدیث ۲۶۵۔ احمد مسند المکثرین، ۳۶۰۰۔ مستدرک حاکم ۱/ ۱۴۳۔۱۳۴، ۱۵۱/۴

Marfat.com

استخراج

اسم الجمیل عزوجل کوابن ماجہ، خطابی، ابن مندہ، حاکم (حدیث ۴۲)، ابونعیم، ابن حزم، بیہقی، فضل اصبہانی، ابن العربی، قرطبی اور ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہے دیگر ۱۰ آئمہ صاحبان نے نہیں کیا۔

اَللّٰھُمَ اَنْتَ الْجمیلُ لَا جَمِیلَ اِلَّا اَنْتَ

۵۳ اَلْجَوَّادُ عزوجل

﴿ سخی۔ بہت سخاوت کرنے والا ﴾

اَلْجَوَّادُ وہ ذات ہے جو بہت سخاوت کرنے والا ہے جو نہ مانگنے پر خفا ہوتا ہے اور بغیر مانگے عطا کرتا ہے۔

اس اسم کو احادیث مبارکہ سے تخریج کیا گیا ہے۔ اس حدیث قدسی کو اس کی اہمیت کے پیش نظر ہم مکمل نقل کرتے ہیں۔

احادیث مبارکہ

① عن أبی ذر قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم : یقول اللّٰہ تعالٰی یا عبادی! کلکم ضال اِلا من ھدیت فسئلونی الھدی أھدکم ، وکلکم فقیر اِلا من أغنیت فسئلونی أرزقکم ، وکلکم مذنب اِلا من عافیت ، فمن علم منکم أنی ذو قدرۃ علی المغفرۃ فاستغفرنی غفرت لہ ولا أبالی، ولو أن أولکم وآخرکم وحیکم ومیتکم ورطبکم ویابسکم اِجتمعوا علی أتقی قلب عبد من عبادی، ما زاد ذلک فی ملکی جناح بعوضۃ ، ولو أن أولکم وآخرکم وحیکم ومیتکم ورطبکم ویابسکم اِجتمعوا علی أشقی قلب عبد من عبادی ما نقص ذلک من ملکی جناح بعوضۃ ، ولو أن أولکم

Marfat.com

وآخركم وحيكم وميتكم ورطبكم ويابسكم اِجتمعوا فی صعيد واحد فسأل كل اِنسان منكم ما بلغت أُمنيته، فأعطيت كل سائل منكم ، ما نقص ذلک من ملكی اِلا كما لو أن أحدكم مر بالبحر فغمس فيه ابرة ثم رفعها اِليه، ذلک بأنی جواد واجد ماجد أفعل ما أريد ، عطائی كلام و عذابی كلام ، اِنما أمری لشی ء اِذا أردت أن أقول له كن فيكون.

ترجمہ: ''حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے میرے بندو تم سب گمراہ ہو۔ اِلاّ یہ کہ میں کسی کو ہدایت دے دوں لہٰذا مجھ سے ہدایت مانگا کرو تا کہ میں تمہیں ہدایت دوں۔ تم سب فقیر ہو الاّ یہ کہ میں کسی کو غنی کر دوں۔ لہٰذا تم لوگ مجھ سے رزق مانگا کرو تا کہ میں تمہیں عطا کروں۔ اسی طرح تم سب گنہگار ہو، الاّ یہ کہ جسے میں محفوظ رکھوں چنانچہ جو شخص جانتا ہے کہ مغفرت کی قدرت میں ہی رکھتا ہوں اور وہ مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے تو میں اسے معاف کر دیتا ہوں۔ مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی اور اگر تمہارے اگلے، پچھلے، زندہ، مردہ، خشک اور تازہ سب کے سب تقویٰ کی اعلیٰ ترین قدروں پر پہنچ جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں مچھر کے پر کے برابر بھی اضافہ نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر یہ تمام کے تمام شقی اور بدبخت ہو جائیں تو اس سے میری سلطنت و بادشاہت میں مچھر کے پر کے برابر بھی کمی نہیں آئے گی۔ نیز اگر تمہارے اگلے، پچھلے، جن، انس، زندہ، مردہ، تر یا خشک سب کے سب ایک زمین پر جمع ہو جائیں اور پھر مجھ سے اپنی انتہائے آرزو کے متعلق سوال کریں اور پھر میں ہر سائل کو عطا کر دوں (جو وہ مانگے) تو بھی میری بادشاہت و سلطنت میں بالکل کمی نہیں آئے گی الاّ یہ کہ تم میں سے کوئی سمندر پر سے گزرے تو اس میں سوئی کے ساتھ پانی لگ جائے گا۔ یہ سب اس لئے ہے کہ میں جواد ہوں، واجد ہوں اور ماجد ہوں۔ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں، میری عطا اور عذاب دونوں کلام ہیں اس لئے کہ اگر میں کچھ کرنا چاہتا ہوں تو

Marfat.com

کہہ دیتا ہوں کہ 'ہو جا' وہ ہو جاتا ہے۔"[1]

ابو نعیم نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک مرفوعاً حدیث الحلیۃ میں نقل کی ہے۔

(۲) اِن اللّٰه جواد يحب الجود.

ترجمہ: "بیشک اللہ تعالیٰ سخاوت کرنے والے ہیں اور سخی کو پسند کرتے ہیں۔"[2]

(۳) عن أنس أن النبی صلی اللّٰه علیه وآله وسلم قال : اِن اللّٰه أجود الأجودین.

ترجمہ: "انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ سخاوت کرنے والوں سے بھی بہت زیادہ سخی ہے۔ (سخی ترین ہے اس سے بڑا کوئی اور سخی ہو ہی نہیں سکتا)"[3]

استخراج

اس اسم الجواد عزوجل کو ابن مندہ، حلیمی، بیہقی، ابن العربی، قرطبی اور ابن قیم نے تخریج کیا ہے۔ دیگر ۱۵ اماموں نے تخریج نہیں کیا۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْجَوَّادُ لَا جَوَّادَ اِلَّا اَنْتَ

۵۴ اَلْحَاسِبُ عزوجل

﴿حساب جاننے والا۔ حساب لینے والا﴾

حساب لینے والا۔ وہ ذات کہ جب حساب لے تو ہر نیکی اور بدی کا برابر بدلہ دے۔ قیامت کے دن جب عدل کی ترازو قائم کی جائے گی تو بندہ کے تمام اعمال بلا کم و کاست اس میں تولے جائیں گے اور وہ عظیم ہستی جو حساب کرے گی وہ اس دن کسی پر ظلم نہیں کرے گی۔

چنانچہ ارشاد ہے :

---

[1] ترمذی۔ صفة القیامة۔ حدیث ۲۴۹۵۔ ابن ماجہ۔ الزھد۔ باب ذکر التوبة، حدیث ۴۲۵۷۔ احمد۔ مسند الانصار، حدیث ۲۰۵۶۰۔

[2] اَلْحِلیة. جلد ۵۔ حدیث ۵۹۔

[3] کتاب التوحید، ابن مندہ، جلد ۲ صفحہ ۹۹۔

Marfat.com

﴿ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ ج وَ اِنْ تَکُ حَسَنَۃً یُّضٰعِفْھَا وَیُؤْتِ مِنْ لَّدُنْہُ اَجْرًا عَظِیْمًا ○ ﴾

''بیشک اللہ تعالیٰ ایک ذرّہ برابر ظلم نہیں کرتا اور اگر نیکی ہو تو اسے دوگنی کر دیتا ہے اور خاص اپنے پاس سے بہت بڑا ثواب دیتا ہے۔'' (النساء۴۔ آیت ۴۰)

قرآن کریم

یہ اسم قرآن کریم کی دو آیتوں سے مستخرج ہے :

① ﴿ وَاِنْ کَانَ مِثْقَالَ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَیْنَا بِھَا ط وَکَفٰی بِنَا حٰسِبِیْنَ ○ ﴾

ترجمہ: ''اور اگر (کسی کا کوئی عمل) رائی کے دانے کے برابر بھی ہوگا تو ہم اسے لے آئیں گے اور ہم حساب لینے والے کافی ہیں۔'' (الانبیاء۲۱۔ آیت ۴۷)

یہ اسم قرآن کریم میں دو مرتبہ آیا ہے۔

احادیث مبارکہ

① عن عائشة عن النبی صلی اللّٰہ علیه وآله وسلم قال : من نوقش الحساب عذب، قالت : قلت : أليس يقول اللّٰہ تعالیٰ : ﴿فسوف يحاسب حسابا يسيرا؟﴾ (الانشقاق:۸) قال ''ذلک العرض.''

ترجمہ: ''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس سے حساب کیا جائے گا اس کو عذاب ہوگا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اللہ تعالیٰ تو سورۃ الانشقاق ۸۴ : ۸ میں فرماتے ہیں۔ ''پھر عنقریب حساب کیا جائے گا آسانی سے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس حساب سے اعمال کا پیش کر دینا مراد ہے۔''[1]

② عن عبداللّٰہ بن أبی أوفیٰ قال دعا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم علی الأحزاب فقال اللّٰھم منزل الكتاب سريع الحساب اِهزم

---

[1] بخاری۔ کتاب الرقاق، باب من نوقش الحساب عذّب حدیث ۶۵۳۶۔ مسلم، کتاب الجنة والصفة۔ ۷۲۲۷۔ ابوداؤد، کتاب الجنائز ۳۰۹۳۔ ترمذی، صفة القيامة ۲۴۲۶۔ احمد۔ مسند الانصار ۲۳۰۶۹۔

Marfat.com

الأحزاب اللّٰھم اھزمھم و زلزلھم.

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بددعا کی احزاب پر، اور فرمایا۔ یا اللہ تعالیٰ اتارنے والے کتاب کے اور جلد حساب لینے والے، بھگادے ان جتھوں کو۔ یا اللہ تعالیٰ بھگادے ان کو، ہلادے ان کو۔'' [1]

استخراج

اس اسم اَلْحَاسِبُ عزوجل کو امام قرطبی اور ابن وزیر رحمۃ اللہ علیہم نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْحَاسِبُ لاَ حَاسِبَ اِلَّا اَنْتَ

۵۵ اَلْحَافِظُ عزوجل

حفاظت کرنے والا۔ محافظ

حفاظت کرنے والا۔ جسے وہ چاہے اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے اور جو اس کی حفاظت میں آگیا۔ اس کی نگہداشت میں آگیا۔ وہی محفوظ رہا۔ پھر اس کو کوئی گزند نہیں پہنچا سکتا۔ نہ دینی امور میں نہ ہی دنیاوی امور میں۔ چونکہ اس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ عظیم و برتر کے سپرد ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم کی حفاظت کیلئے ارشاد ربانی ہے۔

﴿ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ ﴾ (الحجر ۱۵ : ۹)

''بلاشبہ ہم نے قرآن کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔''

یہ بھی اس بات کی تصدیق ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آیا محفوظ ہو گیا۔ قرآن کریم اس کی سب سے بہترین مثال ہے۔ ۱۴۰۰ سال سے زائد ہو گئے اور اس کا ایک ایک لفظ کسی بھی قسم کی تحریف سے قطعی طور پر محفوظ ہے۔ الحمدللہ رب العالمین۔

---

[1] مسلم۔ الجھاد ۴۵۴۳۔ ترمذی ۱۶۷۸۔ ابن ماجہ ۲۷۹۶۔

Marfat.com

قرآن کریم

❶ ﴿ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۪ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ ﴾ (یوسف۱۲ : ۶۴)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ ہی بہترین محافظ ہے۔ وہ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔''

یہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی دعا ہے جو انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کے گم ہو جانے پر کی تھی۔

❷ ﴿ وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۝ ﴾

ترجمہ: ''اور ہم نے ہر شیطان مردود سے ان (آسمانوں) کو محفوظ کر دیا۔'' (الحجر۱۵ : ۱۷)

یہ اسم قرآن کریم میں بطور اسم ۲ مرتبہ اور بطور فعل بھی ۲ مرتبہ آیا ہے۔

حدیث

❶ عن أبی هريرة قال : قال النبی صلی اللّٰه عليه وآله وسلم : ''إذا أوىٰ أحدكم إلى فراشه فلينفض فراشه بداخلة إزاره، فإنه لا يدری ما خلفه عليه ، ثم يقول : باسمك ربی وضعت جنبی، وبك أرفعه ، إن أمسكت نفسی فارحمها ، وإن أرسلتها فاحفظها بما تحفظ به عبادك الصالحين.'' [1]

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی (سونے کے لئے) اپنے بستر پر جائے تو اپنے ازار (یعنی تہبند وغیرہ) کے اندر کی طرف کے کپڑے سے (جو لٹکتا رہتا ہے) بستر کو جھاڑ لے۔ معلوم نہیں اس کے پیچھے بستر پر کوئی کیڑا وغیرہ آ گیا ہو۔ پھر یوں کہے۔ میرے اللہ! تیرا مبارک نام لے کر میں اپنا پہلو بستر پر رکھتا ہوں اور تیرا ہی مبارک نام لے کر (آئندہ) اس کو اٹھاؤں گا۔ اگر تو میری جان (اس عالم میں) روک رکھے۔ (میں مر جاؤں گا) تو اس پر رحم فرما اور اگر اس کو چھوڑ دے (یعنی پھر وہ بدن میں آئے اور

---

[1] بخاری، کتاب الدعوات، باب التعوذ والقراءة عند المنام۔ حدیث ۶۳۲۰۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ احمد

Marfat.com

میں زندہ اٹھوں) تو اس کی (گناہوں سے) اس طرح حفاظت فرمایئے جس طرح آپ اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتے ہیں۔

استخراج

اسم الحافظ عزوجل کو ابن ماجہ، ابن مندہ، حلیمی، ابونعیم، بیہقی، قرطبی، ابن وزیر اور ابن حجر رحمۃ اللہ علیہم نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْحَافِظُ لَا حَافِظَ اِلَّا اَنْتَ

۵۶ اَلْحَاکِمُ عزوجل

﴿ حکمران۔ حکم کرنے والا۔ فیصلہ کرنے والا ﴾

یہ اسم قرآن میں بطور اسم اللہ عزوجل نہیں آیا۔ ابن خزیمہ اور ابن وزیر رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اللہ تعالیٰ کی صفت حکم نافذ کرنا اور فیصلہ کرنے والا، جو بطور فعل قرآن کریم میں ۱۷ بار آیا ہے، سے تخریج کیا ہے۔[1] ۱۱ مرتبہ یَحْکُمُ، تین مرتبہ لِیَحْکُمُ اور ایک ایک مرتبہ تَحْکُمُ حَکَمُ اور حَکَمْ آیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ حکم جاری کرنے والا اور فیصلہ کرنے والا ہے۔

قرآن کریم

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ ﴾

''اللہ تعالیٰ روز قیامت فیصلہ کرے گا کہ (عیسائی اور یہودی) جس بات پر جھگڑ رہے ہیں (ان میں کون صحیح ہے۔)'' (البقرہ ۲ : ۱۱۳)

---

[1] واضح رہے کہ ابن خزیمہ کی کتاب عربی اور اردو میں جو ہمارے پاس ہے اس میں اسماء اللہ عزوجل نہیں ہیں۔ ہم نے اسماء ابن حجر کی کتاب سے لئے ہیں۔

Marfat.com

''وہی (عیسائیوں اور جھوٹوں کا) فیصلہ کرے گا۔'' (آل عمران ۳ : ۵۵)

''وہی مؤمنوں اور منافقین کے درمیان فیصلہ کرے گا۔'' (النساء ۴ : ۱۴۱)

''نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اہل زمانہ کے درمیان فیصلہ کرے گا۔''
(یونس ۱۰ : ۱۰۹)

''وہی یوم قیامت لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے گا۔'' (الحج ۲۲ : ۵۶)

یہ اسم قرآن کریم میں سترہ مرتبہ آیا ہے۔

حدیث

① عن عبداللّٰہ قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ما من حاکم یحکم بین الناس اِلا جاء یوم القیمٰۃ و ملک اٰخذ بقفاہ ثم یرفع رأسہ اِلی السمآء فاِن قال ألقہ ألقاہ فی مھواۃ أربعین خریفاً۔ [1]

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو حاکم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرتا ہو جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو ایک فرشتہ اس کی گردن پکڑے گا پھر وہ حاکم اوپر سر اٹھا کر دیکھے گا (کہ اللہ اس کے لئے کیا حکم نافذ کرتا ہے؟) اگر اسے پھینک دینے کا حکم ہوگا تو وہ فرشتہ اسے ایک خندق میں دھکیل دے گا جس میں وہ چالیس سال تک گرتا رہے گا۔''

استخراج

اس اسم کو صرف ابن خزیمہ اور ابن وزیر رحمۃ اللہ علیہما نے تخریج کیا ہے دیگر ۱۹ آئمہ صاحبان نے نہیں کیا۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْحَاکِمُ لَاحَاکِمَ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

---

[1] ابن ماجہ، الاحکام، حدیث ۲۳۱۱۔ احمد۔ مسند المکثرین ۳۸۸۹۔

Marfat.com

۵۷ اَلْحَسِیْبُ عزوجل

﴿ شرف وعزت والا ﴾

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ حسیب کافی کے معنی میں آتا ہے جس کا مطلب ہے سرداری اور شرف و کمال ۔ یعنی سب مخلوقات و موجودات کا سردار اور ان سب سے اشرف و اکمل ۔ حسیب کے معنی بعض علماء نے کفایت کرنے والے کے لئے بھی لئے ہیں چونکہ اللہ تعالیٰ ہی اپنی مخلوق کو وہ تمام چیزیں عطا فرماتے ہیں جو انہیں ان کی زندگی میں اور اس کی ضروریات میں کفایت کر سکیں ۔ بعض حضرات الحسیب کو حساب کرنے والے کے معنی میں بھی لیتے ہیں ۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ حساب فہمی کرنے والا ، بدلہ دینے والا ، شہادت دینے والا ۔ قرآن کریم میں ۳ جگہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کیلئے "حسیبا" کا لفظ استعمال کیا ہے اور اسی سے "الحسیب" کا اسم تخریج کیا گیا ہے ۔

قرآن کریم

سورۃ النساء ۴ : ۶ اور سورۃ الاحزاب ۳۳ : ۳۹ میں ارشاد ہے ۔

① ﴿ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝ ﴾

"اور کافی ہے اللہ تعالیٰ حساب لینے والا ۔"

اور سورۃ النساء ۴ : ۸۶ میں ارشاد ہے ۔

② ﴿ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَسِيْبًا ۝ ﴾

"بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے ۔"

حدیث

① عن عبدالرحمٰن بن أبی بکرة ، عن أبیه قال : أثنی رجل علی رجل عند النبی صلی اللّٰه علیه وآله وسلم فقال : "ویلک قطعت عنق أخیک ، ثلاثا ، من کان منکم مادحا لا محالة فلیقل : أحسب فلانا

Marfat.com

واللّٰہ حسیبہ ، ولا أزکی علی اللّٰہ أحدا ، اِن کان یعلم."

ترجمہ: ''حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے دوسرے آدمی کی تعریف کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تجھ پر افسوس ہو تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ ڈالی۔ تین بار یہی فرمایا۔ پھر فرمایا: اگر کوئی تم میں سے کسی کی لازماً تعریف کرنا چاہے تو یوں کہے۔ میں فلاں شخص کو ایسا سمجھتا ہوں آگے اللہ تعالیٰ (حساب لینے) والا خوب جانتا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کسی کو نیک نہیں کہہ سکتا یعنی یوں نہیں کہہ سکتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے علم میں بھی نیک ہے۔''[1]

استخراج

اس اسم الحسیب عزوجل کو امام جعفر صادق، ابن عینیہ، ابوزید بغوی، ترمذی، ابن خزیمہ، ابن حبان، طبرانی، خطابی، ابن مندہ، حلیمی، حاکم (حدیث ۴۱)، بیہقی، فضل، ابن العربی، ابن قیم، ابن وزیر اور ابن حجر رحمۃ اللہ علیہم نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْحَسِیْبُ لَا حَسِیْبَ اِلَّا اَنْتَ

۵۸ اَلْحَفِیْظُ عزوجل

(ہمیشہ) نگہبان

وہ ذات جو ہر چیز کی نگہبان اور نگران ہے۔ چاہے وہ زمین پر ہو، زمین کے اندر ہو، آسمانوں میں ہو سب کی نگہبان۔ مؤمن و کافر ہر ایک کی نگہبان۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر غالب ہے اور ہر چیز اس کی نگہداشت میں ہے۔ تمام چیزوں کو زوال اور تباہی و بربادی سے محفوظ رکھنے والا۔ بندہ کے اعمال کی حفاظت کرنے والا۔ کسی مخلوق کی طرف سے غافل نہیں۔ اس

---

[1] بخاری، کتاب الادب، باب ماجاء قول الرجل حدیث ۶۱۶۲۔۔ مسلم، کتاب الزھد حدیث ۳۰۰۰۔ احمد مسند البصریین ۱۹۵۶۳۔

Marfat.com

لئے کہ روز آخرت یا جب بھی وہ چاہے ہر ایک کو اس کے عمل کا بدلہ دے گا۔

قرآن کریم

قرآن کریم میں ارشاد ہے :

① ﴿ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ ۝ ﴾

ترجمہ: ''بیشک میرا رب ہر چیز کی حفاظت کرنے والا ہے۔'' (ھود ۱۱ : ۵۷)

② ﴿ وَ رَبُّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ ۝ ﴾

ترجمہ: ''اور تیرا رب ہر چیز پر نگران ہے۔'' (سورۃ سبا ۳۴ : ۲۱)

قرآن کریم میں یہ اسم صفت اللہ عزوجل کل ۳ مرتبہ بطور اسم آیا ہے۔

حدیث

تقدیر کے موضوع پر یہ صحیح حدیث بہت اہم ہے اس لئے ہم اس کو مکمل پیش کر رہے ہیں :

① عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما قال : کنت خلف النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یوما ، فقال : ''یا غلام! اِنی أعلمک کلمات اِحفظ اللّٰہ یحفظک ، اِحفظ اللّٰہ تجدہ تجاھک ، اِذا سألت فاسأل اللّٰہ ، واِذا استعنت فاستعن باللّٰہ، واعلم أن الأمة لو اجتمعت علی أن ینفعوک بشیءٍ لم ینفعوک اِلا بشیءٍ قد کتبہ اللّٰہ لک ، واِن اجتمعوا علی أن یضروک بشیءٍ لم یضروک اِلا بشیءٍ قد کتبہ اللّٰہ علیک، رفعت الأقلام وجفت الصحف.''[1]

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک مرتبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (سواری) پر بیٹھا ہوا تھا کہ آپ نے فرمایا : اے لڑکے! میں تمہیں چند باتیں سکھاتا ہوں وہ یہ کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرو گے تو وہ تمہیں یاد کریگا اور تم اسے اپنے آگے پاؤ گے یعنی وہ تمہاری گناہوں سے حفاظت کرے گا، اور اگر مانگو تو ہمیشہ اسی سے مانگو

---

[1] ترمذی۔ صفة القیامة باب حدیث حنظلة ۔ حدیث ۲۵۱۶۔ احمد ۲۶۶۹ اور ۲۸۰۴۔ ابن السنی عمل الیوم واللیلة حدیث ۴۱۹۔ مستدرک حاکم ۱/ ۲۹۳۔ ۳۰۳۔ ۳۰۷ من طریق یونس عن لیث۔

Marfat.com

اور مدد طلب کرو تو بھی صرف اسی سے۔ اور جان لو کہ اگر پوری امت اس بات پر متفق ہو جائے کہ تمہیں کسی چیز میں فائدہ پہنچائے تو بھی وہ صرف اتنا ہی فائدہ پہنچا سکے گی جتنا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے اور اگر تمہیں نقصان پہنچانے پر متفق ہو جائے تو بھی اس سے زیادہ ضرر نہیں پہنچا سکتی جتنا کہ اللہ رب العزت نے تمہارے لئے مقدر میں لکھ دیا ہے۔ اس لئے کہ قلم اٹھا لئے گئے اور صحیفے خشک ہو گئے۔'' (یہ تقدیر کے لکھے جانے سے کنایہ ہے۔)

استخراج

اسم الحفیظ عزوجل امام جعفر صادق، سفیان بن عینیہ، ابوزید بغوی، ترمذی، ابن خزیمہ، ابن حبان، طبرانی، خطابی، ابن مندہ، حلیمی، حاکم، ابونعیم، بیہقی، قرطبی، ابن قیم، ابن وزیر اور ابن حجر رحمۃ اللہ علیہم نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْحَفِیْظُ لَا حَفِیْظَ اِلَّا اَنْتَ

۵۹ اَلْحَفِیُّ عزوجل

﴿ مہربان ﴾

قرآن کریم

اللہ تعالیٰ کا یہ اسم اَلْحَفِیُّ عزوجل مہربانی کرنے والا قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیت سے مستخرج ہے۔

① ﴿ قَالَ سَلٰمٌ عَلَیْکَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَکَ رَبِّیْ ؕ اِنَّهٗ کَانَ بِیْ حَفِیًّا ۝ ﴾

ترجمہ: ''اس (ابراہیم علیہ السلام) نے کہا سلام ہے آپ پر، میں اپنے رب سے آپ کے لئے معافی طلب کروں گا۔ بلاشبہ وہ مجھ پر مہربان ہے۔'' (مریم ۱۹ : ۴۷)

یہ کلمات حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد سے کہے جب وہ ان کے کہنے کے

Marfat.com

باوجود مسلمان نہ ہوئے بلکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سزا دینے کا ارادہ کیا اور ان کو چلے جانے کیلئے کہا۔

''کَانَ بِیْ حَفِیًّا'' کا مطلب اکثر مفسرین نے یہ نکالا ہے کہ ''وہ مجھ پر بڑی مہربانیاں اور کرم کرنے والا ہے۔'' بعض نے کہا کہ وہ عالم ہے اور میری دعا کو جانتا اور قبول فرماتا ہے۔ بعض نے کہا کہ اس نے مجھے قبول دعا کا عادی بنا دیا ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے تفسیر مظہری جلد ۸ صفحہ ۱۹۸)۔

یہ اسم قرآن کریم میں صرف ایک بار آیا ہے۔

استخراج

اس اسم کو ابن عربی، قرطبی، ابن وزیر اور ابن حجر رحمۃ اللہ علیہم نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْحَفِیُّ لَا حَفِیَّ اِلَّا اَنْتَ

۶۰ اَلْحَکَمُ عزوجل

فیصلہ کرنے والا

اَلْحَکَمُ عزوجل وہ ذات جو فیصلہ کرے اور اس کے فیصلے کو کوئی ٹال نہ سکے۔ نہ اس کی قبولیت میں نہ اس پر عمل کو اور اس کے فیصلہ اور حکم کے بعد کسی کو نہ اختیار ہو نہ ہی جرأت کہ وہ اس کے فیصلے کے خلاف فیصلہ کر سکے۔

قرآن کریم

یہ اسم قرآن کی اس آیت سے اخذ کیا گیا ہے:

① ﴿اَفَغَیْرَ اللّٰہِ اَبْتَغِیْ حَکَمًا وَّھُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ اِلَیْکُمُ الْکِتٰبَ مُفَصَّلًا ط﴾

ترجمہ: ''تو پھر کیا میں (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور فیصلہ کرنے والا تلاش کروں؟ حالانکہ اسی نے تمہاری طرف یہ کتاب مفصل طور پر نازل کی ہے۔''
(الانعام ۶ : ۱۱۴)

یہ اسم قرآن کریم میں ایک مرتبہ آیا ہے۔

Marfat.com

حدیث

① عن شریح عن أبیه هانی ءٍ : أنه لما وفد اِلیٰ رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم مع قومه سمعهم یکنونه بأبی الحکم، فدعاه رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فقال : "اِن اللّٰه هو الحکم واِلیه الحکم ، فلم تکنی أبا الحکم؟" فقال : اِن قومی اِذا اختلفوا فی شیءٍ أتونی فحکمت بینهم فرضیٰ کلا الفریقین ، فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم : "ما أحسن هذا! فما لک من الولد؟" قال : لی شریح و مسلم و عبداللّٰه. قال : "فمن أکبرهم قال : قلت شریح قال فا أنت أبو شریح. [1]

ترجمہ: ''حضرت ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس وفد بنا کر گئے اپنی قوم کے ساتھ، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنا کہ وہ ان (ہانی) کو اَبُو الحَکَم کی کنیت سے پکار رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بلایا اور فرمایا کہ بیشک حَکَمُ تو اللہ تبارک وتعالیٰ ہے اور سارے حکم اس کے ہیں۔ پس تو نے کیوں ابوالحکم کنیت رکھی؟ انہوں نے کہا کہ میری قوم میں جب کسی معاملے میں اختلاف ہو جائے تو وہ میرے پاس آتے ہیں۔ پس میں ان کے درمیان فیصلہ کر دیتا ہوں اور دونوں فریق اسی پر راضی ہو جاتے ہیں۔ اس لئے میری کنیت ابوالحکم (فیصلہ کرنے والا) ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کس قدر اچھی بات ہے یہ۔ تیرے کتنے لڑکے ہیں؟ انہوں نے کہا۔ میرے یہ بیٹے ہیں۔ شریح، مسلم اور عبداللہ۔ فرمایا کہ ان میں بڑا کون ہے۔ کہا کہ شریح، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پس تو ابو شریح ہے۔''

---

[1] ابوداؤد، الادب، ۴۹۵۵۔ نسائی۔ آداب القضاۃ، ۵۳۸۹۔ اس حدیث میں آخر میں لکھا ہے "قدعاله ولولده" اوران کی اولاد کے لئے دعا فرمائی۔ بخاری۔ الادب المفرد۔ ۸۱۱۔ حاکم ۲۷۹/۴۔ بیہقی۔ ۱۴۵/۱۰۔

Marfat.com

استخراج

اس اسم اَلْحَکَمُ عزوجل کو ترمذی، ابن خزیمہ، ابن حبان، طبرانی، خطابی، ابن مندہ، حاکم (حدیث نمبر ۴۱)، بیہقی، ابن العربی، قرطبی، ابن قیم، ابن وزیر اور ابن حجر نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْحَکَمُ لَا حَکَمَ اِلَّا اَنْتَ

٦١ اَلْحَکِیْمُ عزوجل

﴿ حکمت والا ﴾

اَلْحَکِیْمُ عزوجل وہ ذات جس کی حکمت کی کوئی حد نہیں ہے اس لئے کہ اس کا عمل ہر شے پر حاوی ہے اور ہر شے پر محیط ہے۔ اس کے علم کو اور اس کی حکمت کو زوال نہیں ہے اور وہ ہر شے کے اسرار اور رموز سے واقف ہے۔ امام راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ لفظ ''الحکیم'' جب اللہ تعالیٰ کے لئے بولا جاتا ہے تو اس کے معنی تمام اشیاء کی پوری معرفت اور مستحکم ایجاد کے ہوتے ہیں۔[1]

قرآن کریم

① ﴿ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْھِمْ رَسُوْلاً مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِکَ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَیُزَکِّیْھِمْ ط اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ○ ﴾

ترجمہ: ''(حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی) اے رب! ان لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیج جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کی تربیت کرے۔ بے شک آپ ہی غالب اور دانا ہیں۔'' (البقرۃ ۲:۱۲۹)

(حضرت ابراہیم کی یہ دعا قبول ہوئی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔)

قرآن کریم میں یہ اسم ۹۱ مرتبہ آیا ہے۔ اور اس اسم کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہ تنہا

---

[1] معارف القرآن۔ مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ۔ جلد ۱، صفحہ ۳۳۰۔

Marfat.com

اَلْحَکِیمُ ایک مرتبہ بھی نہیں آیا۔ جبکہ اَلْعَزِیْزُ عزوجل کے ساتھ ۴۷ مرتبہ، اَلْعَلِیْمُ عزوجل کے ساتھ ۳۶ مرتبہ۔ اَلْخَبِیْرُ عزوجل کے ساتھ ۴ مرتبہ اور ایک ایک مرتبہ اَلتَّوَّابُ عزوجل، اَلْحَمِیْدُ عزوجل، اَلْوَاسِعُ عزوجل اور اَلْعَلِیُّ عزوجل کے ساتھ آیا ہے۔

احادیث مبارکہ

① عن مصعب بن سعد عن أبیه قال جآء أعرابی اِلی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فقال علمنی کلاما أقوله قال قل لا اِلٰه اِلا اللّٰه وحده لا شریک له، اَللّٰه أکبر کبیراً والحمدللّٰه کثیراً وسبحان اللّٰه رب العٰلمین لا حول ولا قوة اِلا باللّٰه العزیز الحکیم قال فهٰؤلآء لربی، فمالی؟ قال قل اللّٰهم اغفرلی وارحمنی واهدنی وارزقنی. قال موسیٰ : أما عافنی ، فأنا أتوهم وما أدری.[1]

ترجمہ: ''حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے کوئی کلام بتایئے جس کو میں کہا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہا کر۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّالْحَمْدُلِلّٰهِ کَثِیْرًا وَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ وہ دیہاتی بولا ان کلموں میں تو میرے مالک کی تعریف ہے۔ میرے لئے بتائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ أللّٰهم اغفرلی وارحمنی واهدنی وارزقنی موسیٰ نے کہا (جو راوی ہے اس حدیث کا) کہ عافنی کا مجھ کو خیال آتا ہے پر یاد نہیں۔''

② عن عبداللّٰه یقول قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لا حسد اِلا فی اثنتین رجل اٰتاه اللّٰه مالا فسلطه علیٰ هلکته فی الحق ورجل اٰتاه اللّٰه حکمة فهو یقضی بها ویعلمها.[2]

---

[1] مسلم، الذکر والدعا، باب فضل التهلیل والتسبیح والدعا، حدیث ۶۸۴۸۔ ابوداؤد، الصلاۃ ۸۳۲۔

[2] مسلم۔ کتاب فضائل قرآن باب فضل من یقوم با القرآن ویعلمه حدیث ۸۱۶۔

Marfat.com

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حسد روا نہیں ہے مگر دو شخصوں پر۔ ایک وہ جسے اللہ نے مال دیا اور اسے راہ حق پر خرچ کرنے کی توفیق دی۔ دوسرے وہ کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حکمت دی کہ اس کے موافق حکم کرتا ہے اور سکھلاتا ہے۔'' (حکمت سے مراد علم حدیث ہے)

استخراج

اس اسم اَلْحَکِیْمُ عزوجل کو سوائے ابن خزیمہ، طبرانی، ابن مندہ، حاکم (حدیث ۴۲) رحمۃ اللہ علیہم کے دیگر تمام آئمہ صاحبان نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْحَکِیْمُ لَا حَکِیْمَ اِلَّا اَنْتَ

۶۲ اَلْحَقُّ عزوجل

﴿ سچا۔ حقیقی۔ حق دار ﴾

اَلْحَقُّ عزوجل یعنی ''سچا''۔ وہ ذات جو ہر صورت میں سچ ہے اس کے علاوہ ہر شے جن وانس سچے بھی ہو سکتے ہیں اور باطل بھی ہو سکتے ہیں مگر اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات واحد ذات ہے جو سچوں کا سچا ہے۔

قرآن کریم

① ﴿ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ج ﴾ (طٰہٰ ۲۰ : ۱۱۴)

ترجمہ: ''پس اعلیٰ وبرتر ہے اللہ بادشاہ حقیقی۔''

② ﴿ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ○ ﴾ (النور ۲۴ : ۲۵)

ترجمہ: ''بیشک اللہ تعالیٰ ہی حق ہے اور (حقیقت) کو واضح کر دینے والا ہے۔''

Marfat.com

③ ﴿ قَالَ فَالْحَقُّ ۡ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ۝ ﴾ (سورۃ صٓ ۳۸ : ۸۴)

ترجمہ: ''ارشاد ہوا میں ہی حق ہوں اور میں تو سچ ہی کہا کرتا ہوں۔''

اللہ تبارک وتعالیٰ نہ صرف یہ کہ حق ہے بلکہ وہی حق کو حق اور باطل کو باطل بھی ثابت کرنے والا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے :

④ ﴿ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ﴾ (التوبۃ ۹ : ۱۳)

ترجمہ: ''کیا تم ان سے ڈرتے ہو، حالانکہ اللہ تعالیٰ ہی اس بات کا حق دار ہے کہ تم اس سے ڈرو اگر تم واقعی مؤمن ہو۔''

یہ اسم صفاتی قرآن کریم میں ۱۸ مرتبہ آیا ہے۔

حدیث

① عن ابن عباس قال : كان النبى صلى الله عليه وآله وسلم اِذا قام من الليل يتهجد قال : أللّٰهم لک الحمد، أنت قيم السمٰوٰت والأرض ومن فيهن ولک الحمد أنت ملک السمٰوٰت والأرض ومن فيهن، ولک الحمد، أنت نور السمٰوٰت والأرض ومن فيهن، ولک الحمد، أنت الحق و وعدک الحق و لقاءُ ک حق و قولک حق و الجنة حق والنار حق والنبيون حق و محمد حق والساعة حق، أللّٰهم لک أسلمت وبک اٰمنت وعليک توكّلت و اِليک أنبت وبک خاصمت واِليک حاكمت، أنت ربنا واِليک المصير فاغفرلى ماقدمت وما أخرت وما أسررت وما أعلنت، وما أنت أعلم به منى، أنت المقدم وانت المؤخر، أنت اِلٰهى لآ اِلٰه اِلا أنت، لاحول ولا قوة اِلا باللّٰه.

ترجمہ: ''یا اللہ! آپ ہی کے لئے (سب) تعریف ہے (اس لئے کہ) آسمانوں اور زمین کو اور ان کی تمام مخلوقات کو قائم رکھنے (اور سنبھالنے) والے آپ ہیں اور آپ ہی کے لئے (سب) حمد وثناء ہے۔ (اس لئے کہ) آپ ہی آسمانوں کے اور زمین کے اور

Marfat.com

ان کی تمام مخلوقات کے بادشاہ ہیں۔اور آپ ہی کے لئے (سب) تعریف ہے (اس لئے کہ) آپ ہی آسمانوں اور زمین کے اور ان کی تمام مخلوقات کے نور ہیں۔اور آپ ہی کے لئے (سب) تعریف ہے۔اس لئے کہ آپ ہی حق ہیں اور آپ کا وعدہ بھی حق ہے۔اور (قیامت کے دن) آپ سے ملنا بھی برحق ہے اور جنت بھی برحق ہے اور جہنم بھی برحق ہے اور تمام نبی بھی برحق ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی برحق ہیں۔قیامت بھی برحق ہے۔یا اللہ! آپ ہی کے سامنے میں نے سر جھکایا ہے۔اور آپ ہی پر ایمان لایا ہوں اور آپ ہی پر میں نے بھروسہ کیا ہے۔اور آپ ہی کی جانب میں نے رجوع کیا ہے اور آپ ہی کی مدد سے میں نے (منکروں) سے جھگڑا کیا ہے اور آپ ہی کی بارگاہ میں فریاد لایا ہوں۔آپ ہی ہمارے رب ہیں اور (مرنے کے بعد) آپ ہی کے پاس ہمیں لوٹ کر آنا ہے۔پس آپ بخش دیجئے جو کچھ (گناہ) میں نے (اب سے) پہلے کئے اور جو اس کے بعد کروں اور جو (گناہ) میں نے چھپا کر کئے اور جو اعلانیہ کئے اور وہ گناہ جن کو آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔آپ ہی مقدم (آگے) کرنے والے ہیں اور آپ ہی مؤخر (پیچھے) کرنے والے ہیں۔آپ ہی میرے معبود ہیں آپ کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں اور نہ کوئی طاقت ہے نہ قوت ہے۔مگر اللہ تعالیٰ ہی (کی جانب) سے۔"[1]

استخراج

اسم اَلْحَقُّ عزوجل بلا استثناء تمام آئمہ صاحبان نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْحَقُّ لَاحَقَّ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

---

[1] بخاری۔التہجد ۱۱۲۰۔مسلم۔صلاۃ المسافرین۔باب صلاۃ النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ودعائیہ باللیل ۲۔۱۸۱۔ابوداؤد۔الصلاۃ ۷۷۱۔ترمذی۔الدعوات ۳۴۱۸۔نسائی۔قیام الیوم والیلۃ ۱۶۲۰۔ابن ماجہ اقامۃ الصلاۃ ۱۳۵۵۔ابوعوانہ، کتاب الصلاۃ ۲۲۳۲۔موطا، القرآن۔باب ماجاء فی الدعا ۳۴۔مستدرک حاکم۔۱، ۲۹۸، ۳۰۸، ۳۵۸۔

Marfat.com

٦٣ اَلْحَلِيْمُ عزوجل

﴿ بردبار۔ برداشت کرنے والا ﴾

الحلیم عزوجل وہ ذات ہے جو نافرمان لوگوں کی نافرمانی اور اپنے حکم کی مخالفت ہوتے دیکھے پھر بھی غضبناک نہ ہو۔ اور غصہ اور غضب میں قابو سے باہر نہ ہوتی ہو۔ اور باوجود پورے اور کلی اختیار واقتدار کے وہ انتقام لینے میں جلدی نہ کرے یعنی گناہگار کو اس کے مجرم ہونے کے باوجود اس کی سزا سے درگزر کرتی ہو۔ تاخیر کرتی ہو۔

قرآن کریم

1. ﴿ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ ﴾

اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا بردبار ہے۔ (البقرۃ ۲۔ آیت ۲۲۵)

قرآن کریم میں یہ اسم ۱۱ بار آیا ہے۔

اَلْغَفُوْرُ عزوجل کے ساتھ ۶ مرتبہ

اَلْعَلِيْمُ عزوجل کے ساتھ ۳ مرتبہ

اَلشَّكُوْرُ عزوجل کے ساتھ ایک مرتبہ

اَلْغَنِيُّ عزوجل کے ساتھ ایک مرتبہ

حدیث

1. عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما قال : کان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یدعو عند الکرب یقول : "لا اِلٰہ اِلا اللّٰہ العظیم الحلیم ، لا اِلٰہ اِلا اللّٰہ رب السمٰوٰت والأرض ورب العرش العظیم". [1]

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رنج وغم اور تفکرات میں یہ دعا پڑھتے تھے۔ ''لا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ

---

[1] بخاری۔ کتاب الدعوات ۶۳۴۵۔ مسلم۔ کتاب الذکر والدعا، باب دعاء الکرب ۶۹۲۱۔ ترمذی، الدعوات ۳۳۵۷۔ ابن ماجہ، کتاب الدعا ۳۸۸۳۔ احمد۔ مسند بنی ہاشم ۱۹۰۸۔

Marfat.com

العظیم الحلیم ، لا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ رب السمٰوات والارض و رب العرش العظیم" "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بہت ہی بزرگ اور بڑا ہی بردبار ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں اور زمین کا رب اور عرش عظیم کا رب ہے۔"

استخراج

اسم اَلْحَلِیمُ عزوجل ماسوائے طبرانی کے تمام آئمہ صاحبان نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْحَلِیْمُ لَا حَلِیْمَ اِلَّا اَنْتَ.

۶۴ اَلْحَمِیْدُ عزوجل

﴿ خوبیوں والا۔ مستحق/لائق حمد، تعریف ﴾

اَلْحَمِیْدُ عزوجل وہ ذات جو تعریف کے لائق ہے وہ جس کی ثناء کی جائے کیونکہ وہ ہر کمال اور خوبی کا مالک ہے۔ وہ تمام مخلوق کا خالق و مالک ہے۔ وہ ازل سے خود اپنی تعریف کے ساتھ حمید ہے اور ابد تک اپنی تعریف کے ساتھ حمید رہے گا۔ اور ہر شے اپنی زبان حال و قال سے اس کی حمد کرتی ہے۔

① ﴿ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ؕ ﴾

ترجمہ: "اس (اللہ تعالیٰ) کی تو ساتوں آسمان اور زمین اور وہ ساری چیزیں حمد و ثنا بیان کر رہی ہیں جو ان آسمانوں اور زمین میں ہیں۔ کوئی شے ایسی نہیں جو حمد اللہ تعالیٰ کے ساتھ تسبیح نہ کرتی ہو۔ لیکن تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے۔"

(بنی اسرائیل ۱۷:۴۴)

② ﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِيْدُ ۝ ﴾

ترجمہ: "اے لوگو! تم سب اللہ تعالیٰ کے محتاج ہو اور اللہ تعالیٰ تو بے نیاز اور

Marfat.com

بذات خود قابل تعریف ہے۔'' (الفاطر ۳۵ : ۱۵)

قرآن کریم میں یہ اسم ۱۷ مرتبہ آیا ہے۔ اسم اَلْحَمِیْدُ عزوجل ایک مرتبہ بھی تنہا وارد نہیں ہوا۔

اَلْغَنِیُّ عزوجل کے ساتھ ۱۰ مرتبہ

اَلْعَزِیْزُ عزوجل کے ساتھ ۳ مرتبہ

اَلْمَجِیْدُ عزوجل کے ساتھ ۱ مرتبہ

اَلْوَلِیُّ عزوجل کے ساتھ ۱ مرتبہ

اَلْحَکِیْمُ عزوجل کے ساتھ ۱ مرتبہ

احادیث مبارکہ

① عن أنس بن مالک أن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال اِن اللّٰہ لیرضٰی عن العبد أن یا کل الأکلة أویشرب الشربة فیحمدهٗ علیهما.[1]

ترجمہ: ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے سے راضی ہوجاتا ہے جو ایک لقمہ کھانے یا ایک گھونٹ پانی پینے کے بعد اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرے۔''

② عن أبی هریرة عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال : ''من سره أن یکتال بالمکیال الأوفی اِذا صلی علینا أهل البیت فلیقل : اللّٰهم صل علی محمد النبی وأزواجه أمهات المؤمنین و ذریته وأهل بیته کما صلیت علی آل ابراهیم اِنک حمید مجید.''[2]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہم اہل بیت پر درود بھیجنے کا پورا پورا ثواب پانے کا خواہش مند ہو تو اس کو چاہئے کہ یوں کہا کرے اَللّٰهم صل علٰی محمدن النبی وأزواجه

---

[1] مسلم۔ کتاب الذکر والدعا۔ باب استحباب حمد اللّٰہ تعالیٰ بعد الأکل والشرب. حدیث ۶۹۳۲۔ ترمذی۔ ابواب الأطعمة. باب فی الحمد علیٰ الطعام اِذا فرغ منه حدیث ۱۸۱۶۔ ابن السنی۔ عمل الیوم واللیلة حدیث ۴۸۶۔

[2] ابوداؤد۔ الصلاۃ، ۹۸۲۔

Marfat.com

أمهات المؤمنين و ذريته و أهل بيته كما صليت علىٰ آل ابرهيم انک حميد مجيد. " یا اللہ تعالیٰ! رحمت نازل فرمایئے ہمارے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ازواج مطہرات پر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذریت اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اہل بیت پر جیسا کہ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر رحمت نازل فرمائی۔ بیشک آپ ہی لائق و مستحق حمد ہیں، بزرگی والے ہیں۔"

استخراج

یہ اسم اَلْحَمِیْدُ عزوجل ماسوائے ابن ماجہ اور حاکم (حدیث نمبر ۴۲) تمام دیگر ۲۰ آئمہ صاحبان نے لیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْحَمِیْدُ لَا حَمِیْدَ اِلَّا اَنْتَ

۶۵ اَلْحَنَّانُ عزوجل

﴿ بہت زیادہ مہربان ﴾

قرآن کریم

سورۃ مریم ۱۹ آیت ۱۳ میں اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں :

﴿ وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَ زَكٰوةً ؕ وَكَانَ تَقِيًّا ۝ ﴾

"اور (ہم نے دی یحییٰ کو) اپنے پاس سے رحمت (مہربانی) اور گناہوں سے طہارت، اور وہ تھا پرہیزگار۔"

اس آیت سے علماء نے الحنان عزوجل مہربانی فرمانے والا، رحمت فرمانے والا، ہیبت و وقار اور دل کی نرمی عطا فرمانے والا تخریج کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ وصفی اسم قرآن کریم میں صرف ایک بار آیا ہے۔

Marfat.com

احادیث مبارکہ

① اَللّٰھم اِنی اسألک بأن لک الحمد لا اِلٰہ اِلا أنت وحدک لا شریک لک الحنان المنان بدیع السمٰوٰت والأرض یا ذا الجلال والاکرام یا حی یا قیوم.[1]

ترجمہ: ''یا اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اس سبب سے کہ آپ ہی کے لئے تعریف ہے۔ آپ ہی عبادت کے لائق ہیں (آپ) یکتا ہیں، آپ کا کوئی شریک نہیں ہے۔ آپ ہی زیادہ مہربان اور زیادہ احسان کرنے والے ہیں، آپ ہی آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے ہیں۔ اے بزرگی اور عزت والے! اے زندہ اور (دوسروں کو) قائم رکھنے والے۔''

''حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے۔ ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اور مندرجہ بالا الفاظ میں دعا مانگ رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ اس نے کن الفاظ سے دعا کی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیادہ جانتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس نے اللہ تعالیٰ سے اسم اعظم (کے وسیلے) سے دعا کی ہے جس کے وسیلے/ذریعے سے دعا کی جائے تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں اور اگر کچھ مانگا جائے تو عطا کر دیا جائے۔''

② عن أنس بن مالک عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم قال : اِن رجلا فی النار ینادی ألف سنة یا حنان ، یا منان ،فیقول اللّٰہ عزوجل لجبریل علیہ السلام : اِذھب فأتنی بعبدی ھذا ، فذھب جبریل علیہ السلام فوجد أھل النار منکبین یبکون . قال: فرجع فأخبر ربہ : قال : اذھب اِلیہ فأتنی بہ فاِنہ فی کان کذا و کذا، قال : فذھب فجاء بہ قال : یا عبدی کیف وجدت مکانک و مقیلک؟

---

[1] ابن حبان۔ کتاب الدعاء، باب اسم اعظم۔ حدیث مسند احمد حدیث ۱۲۱۴۴/ ۳/ ۱۵۸۔ السقاف/ ۱۲۴ من طریق خلف بن حلفیہ۔

Marfat.com

قال: یا رب شر مکان و شر مقیل، قال : ردوا عبدی قال : ما کنت أرجو أن تعیدنی اِلیها بعد اِذ أخرجتنی منها ، قال اللّٰه تعالیٰ للملائکته : دعوا عبدی.[1]

ترجمہ: ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص جہنم میں ایک ہزار سال تک یا حنان ، یا منان پکارے گا پس اللہ تعالیٰ حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمائیں گے جاؤ اور اس کو میرے پاس لے آؤ۔ جبرئیل علیہ السلام جائیں گے تو اہل جہنم کو روتے ہوئے پائیں گے پس جبرئیل واپس آئیں گے اور اللہ تعالیٰ کو یہ بات بتائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو پھر واپس بھیجیں گے اور اس کو لانے کا کہیں گے اور فرمائیں گے کہ وہ ایسا ایسا کرتا ہے۔ پس جبرئیل جائیں گے اور اس کو ساتھ لے کر آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے آپ نے اپنے ٹھکانے اور اپنے کلمات کو کیسے پایا؟ بندہ کہے گا کہ جگہ اور کہے گئے کلمات دونوں برے تھے (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میرے بندے کو (جہنم میں) واپس لے جاؤ، (یہ سن کر) بندہ کہے گا کہ مجھے امید نہیں کہ میرا رب مجھ کو جہنم سے نکال کر دوبارہ جہنم میں داخل کرے گا (یہ سن کر) اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائیں گے کہ میرے بندے کو چھوڑ دو (یعنی جہنم سے آزاد کر دو)۔''

استخراج

اسم اَلْحَنَّانُ عزوجل حلیمی، حاکم (حدیث ۴۲)، بیہقی، فضل اور قرطبی نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْحَنَّانُ لَا حَنَّانَ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

---

[1] مجموعہ الزوائد ،جلد ۱۰، حدیث ۱۷۲۷۷ بحوالہ الطبرانی فی الاوسط ۱۲۹۳۱، بیہقی فی کتاب الاسماء والصفات، جلد اول صفحہ ۱۴۸

Marfat.com

(۶۶) اَلْحَیُّ عزوجل

﴿ زندہ جاوید ﴾

اَلْحَیُّ عزوجل وہ ذات جوازل سے ہے اور ابد تک رہے گی۔ جسے کبھی فنا نہیں ہے۔ جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ حَیّ کامل اور مطلق وہ ہے جس کے ادراک کے تحت تمام مدرکات (سمجھ۔ دانائی) اور اس کے فعل کے تحت تمام موجودات درج ہوں یہاں تک کہ کوئی بھی شے اس کے علم سے اور کوئی مفعول اس کے فعل سے خارج نہ رہے۔ اور یہ ساری صفات خاص اللہ تبارک وتعالیٰ کیلئے ہیں اور اسی لئے وہی اَلْحَیُّ عزوجل ہے۔

قرآن کریم

① ﴿ الٓمّٓ ۝ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۝ ﴾

ترجمہ: الم۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، زندہ جاوید ہے (جس کو کبھی موت نہیں آسکتی) سب (تمام عالم) کا تھامنے والا۔ (آل عمران ۳: ۱ اور ۲)

قرآن کریم میں یہ اسم ۵ بار آیا ہے۔ دو بار تنہا اور اَلْقَیُّوْم عزوجل کے ساتھ ۳ مرتبہ۔

احادیث مبارکہ

① عن ابن عباس أن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم کان یقول "اَللّٰهُمَّ لک أسلمت وبک اٰمنت وعلیک توکلت واِلیک أنبت وبک خاصمت اَللّٰهم اِنی أعوذ بعزتک لا اِلٰه اِلا أنت أن تضلنی، أنت الحی الذی لا یموت والجن والاِنس یموتون."[1]

ترجمہ: "ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ آخر تک یعنی یا اللہ! میں تیرا فرمانبردار ہو گیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسا کیا اور تیری طرف رجوع ہوا اور تیری مدد سے دشمنوں سے لڑا۔ اے میرے مالک! میں تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں کوئی برحق معبود نہیں سوائے

---

[1] مسلم۔ کتاب الذکر والدعا، باب فی الادعیة. حدیث ۶۸۹۹۔

Marfat.com

آپ کے اس بات سے کہ آپ بھٹکا دیں مجھ کو آپ وہ زندہ ہیں جو کبھی نہیں مرتے اور جن وانس مرتے ہیں۔"

(۲) عن أسماء بنت يزيد رضى الله عنهما أن النبى صلى الله عليه وآله وسلم قال اسم الله الأعظم فى هاتين الآيتين [1]

﴿ وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ ﴾

(البقرة ۲:۱۶۳ و فاتحه آل عمران.)

﴿ الٓمّٓ ۝ اللّٰهُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝ ﴾ (آل عمران ۳ آیت ۱-۲)

ترجمہ: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دونوں آیتوں میں ہے:

﴿ وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ ﴾

(البقرة ۲:۱۶۳)

﴿ الٓمّٓ ۝ اللّٰهُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝ ﴾ (آل عمران ۳ آیت ۱-۲)

(۳) عن أبى هريرة رضى الله عنه ، قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : ماكربنى أمر اِلا تمثل لى جبريل عليه السلام ، فقال : يامحمد ! قل توكلت على الحى الذى لا يموت ، والحمدلله الذى لم يتخذ ولدا ولم يكن لهٗ شريک فى الملک ولم يكن له ولى من الذّل وكبره تكبيراً. [2]

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کبھی مجھے کوئی پریشان کن معاملہ پیش آتا ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آتے اور کہتے کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجئے کہ میں نے ایسی ذات پر بھروسہ کیا جو ہمیشہ زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آئے گی اور

---

[1] ترمذی، الدعوات، نمبر ۳۴۷۸۔ مستدرک حاکم۔ کتاب الدعاء والتکبیر والتسبیح والذکر حدیث ۱۸۶۶ جلد ۱، صفحہ ۵۰۹۔ مسلم، کتاب الدعوات، باب فی ایجاب الدعا، نمبر ۳۴۷۸۔

[2] ابوداؤد۔ الوتر ۱۴۹۶۔ ترمذی۔ الدعوات ۳۴۷۸۔ ابن ماجہ، الدعا ۳۸۵۵۔

Marfat.com

تمام تعریفیں صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کیلئے ہیں جس نے اپنے لئے اولاد نہیں ٹھہرائی۔ بادشاہی میں کوئی اس کا شریک نہیں اور ایسا بھی نہیں کہ بوجہ کمزوری اس کا کوئی مددگار ہو اور اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اسی ذات کی بڑائی بیان کیجئے۔"

استخراج

اسم اَلْحَیُّ عزوجل کو ابونعیم اور قرطبی کے علاوہ دیگر ۱۹ آئمہ صاحبان نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْحَیُّ لَا حَیَّ اِلَّا اَنْتَ

۶۷ اَلْحَیِیُّ عزوجل

﴿ کامل الحیاء۔ حیادار۔ شرم والا ﴾

اسم اَلْحَیِیُّ عزوجل کامل الحیاء/ شرم والا۔ قرآن کریم سے اخذ کیا گیا ہے۔

قرآن کریم

قرآن کریم میں ارشاد اللہ تعالیٰ ہے :

(۱) ﴿ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَحْیٖٓ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا. ﴾

ترجمہ: "بیشک اللہ تعالیٰ نہیں شرماتا (اس سے کہ وہ) کوئی مثال بیان کرے۔" (البقرۃ ۲:۲۶)

سورۃ الاحزاب ۳۳ آیت ۵۳ میں اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں :

(۲) ﴿ وَاللّٰہُ لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ ط ﴾

ترجمہ: "اور اللہ تعالیٰ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا۔"

مندرجہ بالا آیات سے علماء نے الحییی عزوجل تخریج کیا ہے۔ اور یہ اسم قرآن کریم میں دو مرتبہ آیا ہے۔

احادیث مبارکہ

(۱) عن أبی واقد اللیثی أن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بینما ھو

Marfat.com

جالس فی المسجد والناس معه اِذ أقبل ثلاثة نفر، فأقبل اثنان اِلی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم وذهب واحد قال : فوقفا علی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فأما أحدهما فرای فرجة فی الحلقة فجلس فیها، وأما الأخر فجلس خلفهم ، وأما الثالث فأدبر ذاهباً فلما فرغ رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال : ألا أخبرکم عن النفر الثلاثة: أما أحدهم فاٰوی اِلی اللّٰه تعالیٰ فآواه اللّٰه اِلیه، وأما الأخر فاستحیا فاستحیا اللّٰه منه، وأما الأخر فأعرض فأعرض اللّٰه عنه.

ترجمہ: ''ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار مسجد میں بیٹھے تھے، اور لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (بیٹھے) تھے اتنے میں تین آدمی (باہر سے) آئے، دوتو ان میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے (آپ کا کلام سننے کو) اور ایک چل دیا۔ ابوواقد نے کہا پھر وہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر ٹھہرے ان میں سے ایک نے تو تھوڑی سی خالی جگہ حلقہ میں دیکھی وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا لوگوں کے پیچھے بیٹھا اور تیسرا تو پیٹھ موڑ کر چل دیا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (وعظ) سے فارغ ہوئے تو فرمایا۔ کیا میں آپ کو ان تین آدمیوں کا حال نہ بتاؤں۔ ایک نے تو ان میں سے اللہ کی پناہ لی اللہ نے اس کو جگہ دی اور دوسرے نے (اندر گھسنے میں) لوگوں سے شرم کی اللہ نے بھی اس سے شرم کی۔ اور تیسرے نے منہ پھیر لیا۔ اللہ نے بھی اس سے منہ پھیر لیا۔''[1]

⑫ عن سلمان الفارسی عن النبی صلی اللّٰه علیه وآله وسلم قال ان اللّٰه حی کریم یستحیی اِذا رفع الرجل اِلیه یدیه أن یردهما صفرا خائبتین.

ترجمہ: ''حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کامل الحیاء اور کریم ہے۔ جب کوئی بندہ اس کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے تو اسے شرم آتی ہے کہ اسے محروم لوٹائے۔''[2]

---

[1] بخاری۔ کتاب العلم، باب حیث ینتهی له المجلس حدیث ۶۶۔ مسلم۔ کتاب السلام، حدیث ۵۶۸۱۔ ترمذی۔ کتاب الادب۔ احمد مسند الأنصار ۲۰۹۰۱۔

[2] ابوداؤد۔ کتاب الصلاة، حدیث ۱۴۸۸۔ ترمذی۔ کتاب الدعوات ۳۵۵۶۔ ابن ماجہ۔ الدعاء ۳۸۶۵۔

Marfat.com

③ عن یعلیٰ أن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم رأی رجلا یغتسل بلا اِزارٍ فصعد المنبر فحمد اللّٰہ و أثنیٰ علیہ ثم قال ان اللّٰہ حییی ستیر یحب الحیاء والستر فاذا اِغْتَسَلَ أحدکم فلیستتر.

ترجمہ: ''حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو کھلے میدان میں برہنہ (ننگا) غسل کرتے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر چڑھے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ حیادار اور پردہ پوش ہے اور حیا اور پردہ کو پسند فرماتا ہے۔ پس تم میں سے جب کوئی غسل کرے تو ستر کیا کرے۔''[1]

استخراج

اس اسم اَلْحَییُّ عزوجل کو حلیمی، بیہقی، قرطبی اور ابن قیم نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْحَیِیُّ لَا حَیِیَّ اِلَّا اَنْتَ

٦٨ اَلْخَافِضُ عزوجل ﴿باوقار۔ متحمل مزاج والا۔﴾ (نافرمانوں کو پست کرنے والا)

٦٩ اَلرَّافِعُ عزوجل ﴿بلند کرنے والا۔﴾ (فرمانبرداروں کو اٹھانے والا)

یہ دونوں اسم اَلْخَافِضُ عزوجل اور اَلرَّافِعُ عزوجل اللہ تعالیٰ کے صفاتی اسم ہیں۔

اَلْخَافِضُ وہ ذات جو جب چاہے اور جسے چاہے پست کردے۔ جب چاہے اور جسے چاہے ذلیل وخوار کردے۔ کسی کو بھی گمراہ کر کے اخروی سعادت سے محروم کردے۔ جس کا چاہے رتبہ گرادے اور اس کو ذلیل کر کے اسفل السافلین میں پہنچادے۔

اَلرَّافِعُ وہ ذات جو جس کو چاہے بلند کردے جس کی چاہے مدد کردے اور راہ راست

---

[1] ابوداؤد۔ کتاب الحمام ۴۰۱۲۔ مسند احمد ۴/ ۲۲۴۔ نسائی۔ الغسل والتیمم ۴۰۶۔

Marfat.com

اور صراط مستقیم پر گامزن کردے۔ جس کو چاہے اپنے قرب سے نوازے اور جس کے چاہے مراتب بلند کر کے ملائکہ مقربین کے رتبہ تک پہنچادے۔

قرآن کریم

قرآن کریم، سورۃ آل عمران ۳ آیت ۵۵ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

(۱) ﴿ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ. ﴾

ترجمہ: ''جس وقت کہا اللہ تعالیٰ نے اے عیسیٰ تحقیق میں لینے والا ہوں تجھ کو اور اٹھانے والا ہوں تجھ کو اپنی طرف۔''

اللہ تبارک وتعالیٰ کا اسم الرافع عزوجل قرآن کریم سے تخریج کیا گیا ہے اور یہ بطور اسم ایک مرتبہ اور اسم فاعل ۱۶ مرتبہ آیا ہے جبکہ الخافض عزوجل حدیث سے تخریج کیا گیا ہے۔

احادیث مبارکہ

(۱) عن أبی هريرة رضی اللّٰه عنه أن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله وسلم قال ''يداللّٰه ملأى لا يغيضها نفقة، سحاء الليل والنهار وقال : ''أرأيتم ما أنفق منذ خلق السمٰوات والأرض؟ فإنه لم يغض ما فی يده.'' وقال : ''عرشه علی الماء، وبيده الأخرى الميزان ، يخفض و يرفع.''[1]

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے۔ کم نہیں ہوتا رات دن کے خرچ کرنے میں، بھلا غور تو کرو کیا خرچ ہوگا۔ جب سے آسمان وزمین کو بنایا تو اب تک ذرا بھی کم نہیں ہوا جو اس کے ہاتھ میں ہے اور عرش اس کا پانی پر تھا۔ اور اس کے دوسرے ہاتھ میں میزان ہے اور جس کو چاہتا ہے بلند کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے پست کرتا ہے۔''

(۲) عن أبی موسیٰ رضی اللّٰه عنه قال قام فينا رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه

---

[1] بخاری، التوحید، ۷۴۱۱۔ مسلم، الزکاۃ ۲۳۰۹۔ ترمذی۔ تفسیر قرآن ۳۰۴۵۔

Marfat.com

وسلم بخمس كلمات فقال اِن اللّٰه لا ينام ولا ينبغى لهٗ أن ينام يخفض القسط ويرفعه، يرفع اِليه عمل الليل قبل عمل النهار وعمل النهار قبل عمل الليل حجابه النور و فى رواية أبى بكر النار. لو كشفها لأ حرقت سبحات وجهه ما انتهىٰ اِليه بصره من خلقه. [1]

ترجمہ: ''حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو کھڑے ہوکر پانچ باتیں سنائیں۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ جل جلالہ نہیں سوتا اور سونا اس کے لائق شان نہیں (کیونکہ سونا عضلات اور اعضائے بدن کی تھکاوٹ سے ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ پاک ہے تھکن سے۔ دوسرا یہ کہ سونا غفلت ہے اور مثل موت کے ہے اور حق تعالیٰ پاک ہے اس سے) جھکاتا ہے ترازو کو اور اونچا کرتا ہے اس کو، اٹھایا جاتا ہے اس کی طرف رات کا عمل دن کے عمل سے پہلے اور دن کا عمل رات کے عمل سے پہلے، اس کا پردہ نور ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ پردہ اس کا آگ ہے اگر وہ کھول دے اس پردے کو البتہ اس کے چہرے کی تجلیات جلا ڈالیں مخلوق کو جہاں تک اس کی نگاہ پہنچتی ہے۔''

(۳) عن أبى الدرداء عن النبى صلى اللّٰه عليه وسلم و قوله تعالىٰ كل يوم هو فى شأن قال ان شأنه أن يغفر ذنبا و يفرج كربا و يرفع قوما ويخفض اٰخرين. [2]

ترجمہ: ''حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے قول كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَأنٍ کے بارے میں ارشاد فرمایا: اللہ کی ایک شان یہ بھی ہے کہ گناہ معاف کرتا ہے، مصیبت کو دور فرماتا ہے اور ایک قوم کو بلند اور دوسری کو پست فرماتا ہے۔''

استخراج

اَلْخَافِضُ عزوجل کو ترمذی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان، طبرانی، خطابی، حلیمی،

---

[1] مسلم۔ الایمان باب فی قولہ علیہ السلام حدیث ۴۴۵۔ ابن ماجہ۔ السنۃ باب فیما انکرت الجهمية حدیث ۱۹۵۔

[2] ابن ماجہ۔ السنة باب فيما انكرت الجهمية حدیث ۲۰۲۔ ابن حبان، کتاب الرقائق باب الفقر و الزهد حدیث ۶۸۹۔

Marfat.com

حاکم، ابونعیم، بیہقی، فضل، ابن عربی، قرطبی اور ابن قیم رحمۃ اللہ علیہم نے تخریج کیا ہے۔

اَلرَّافِعُ عزوجل مندرجہ بالا اصحاب کے ساتھ ابن مندہ اور ابن وزیر نے بھی تخریج کیا ہے۔ اور دیگر ۶ صاحبان نے تخریج نہیں کیا۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْخَافِضُ لَا خَافِضَ اِلَّا اَنْتَ

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الرَّافِعُ لَا رَافِعَ اِلَّا اَنْتَ

۷۰ اَلْخَبِیْرُ عزوجل

﴿ خبر رکھنے والا۔ جاننے والا۔ ہمیشہ باخبر۔ آگاہ ﴾

اَلْخَبِیْر عزوجل وہ ذات ہے جس سے کوئی ظاہری اور باطنی شے مخفی نہ ہو اور اس کو ہر ساکن اور متحرک ذرہ کی مکمل خبر ہو، مطمئن اور بے قرار کی خبر ہو۔ اس کائنات کی ہر ہر چیز سے وہ باخبر ہو۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ اس سب سے باخبر ہے۔

قرآن کریم

(۱) ﴿ وَھُوَ الْحَکِیْمُ الْخَبِیْرُ ۝ ﴾

ترجمہ: ''اور وہ حکیم اور باخبر ہے۔'' (الانعام ۶ : ۱۸)

(۲) ﴿ وَلِلّٰہِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۝ ﴾

ترجمہ: ''آسمانوں اور زمین کی میراث اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہے۔'' (آل عمران ۳ : ۱۸۰)

یہ اسم صفاتی ہے اور قرآن کریم میں کل ۴۵ مرتبہ وارد ہوا ہے۔

اَلْحَکِیْمُ عزوجل کے ساتھ ۴ مرتبہ

اَللَّطِیْفُ عزوجل کے ساتھ ۵ مرتبہ

اَلْعَلِیْمُ عزوجل کے ساتھ ۴ مرتبہ

Marfat.com

اَلْبَصِیْرُ عزوجل کے ساتھ ۵ مرتبہ
اَلْخَبِیْرُ عزوجل ۲۷ مرتبہ

حدیث

(1) عن عائشةؓ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم قال : "مالک؟ یا عائش حشیاً رابیة؟ قالت : قلت : لا شیء. قال "لتخبرینی او لیخبرنی اللطیف الخبیر."[1]

ترجمہ: "حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! کیا ہوا تم کو کہ تمہارا سانس پھول رہا ہے اور پیٹ بھی پھولا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا کچھ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم خود بتا دو نہیں تو وہ اللطیف الخبیر عزوجل مہربان باریک بین اور ہر خبر رکھنے والا مجھ کو خبر کر دے گا۔"

استخراج

اسم اَلْخَبِیْرُ عزوجل تمام آئمہ امام صاحبان نے ماسوائے فضل اصبہانی اور ابن قیم تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْخَبِیْرُ لَا خَبِیْرَ اِلَّا اَنْتَ

۷۱ اَلْخَفِیُّ عزوجل

چھپا ہوا

یہ اسم اَلْخَفِیُّ عزوجل ذیل کی حدیث سے صرف امام قرطبیؒ نے تخریج کیا ہے۔

(1) عن سعد بن أبی وقاص أنه قال وقد جاءہ اِبنه : انی اسمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم اِن اللّٰہ یحب العبد التقی الغنی الخفی.

---

[1] مسلم۔ کتاب الجنائز۔ باب ما یقال عند دخول القبور. حدیث ۲۲۵۶۔ یہ ایک طویل حدیث کا حصہ ہے۔

Marfat.com

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص نے فرمایا: میں نے سنا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے، اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے اس بندہ کو جو پرہیز گار ہے، مالدار ہے اور چھپا بیٹھا ہے ایک کونے میں۔[1]

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْخَفِیُّ لَا خَفِیُّ اِلَّا اَنْتَ

(۷۲) اَلْخَلِیْفَةُ عزوجل — امین۔ساتھی

(۷۳) اَلصَّاحِبُ عزوجل — سب سے بڑا بادشاہ۔قائم مقام

امام قرطبی نے یہ اسم اَلْخَلِیْفَةُ وَ اَلصَّاحِبُ عزوجل درج ذیل حدیث سے تخریج کئے ہیں۔ابن مندہ نے صرف اَلصَّاحِبُ عزوجل لیا ہے۔

احادیث مبارکہ

① عن ابن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھما أن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان اِذا استوٰی عَلیٰ بعیرہٖ خارجاً اِلٰی سفر کبر ثلاثا قال سبحان الذی سخرلنا ھٰذا وما کنا لہٗ مقرنین و اِنّا اِلٰی ربنا لمنقلبون أللّٰھم اِنّا نسئلک فی سفرنا ھٰذا البر والتقوٰی ومن العمل ما ترضیٰ أللّٰھم ھون علینا سفرنا ھٰذا و اطوعنا بعدہ أللّٰھم اَنت الصاحب فی السفر والخلیفة فی الأھل أللّٰھم اِنی أعوذ بک من وعثآء السفر وکابة المنظر وسوء المنقلب فی المال والأھل واِذا رجع قالھن وزاد فیھن ا ئبون تآئبون لربنا حامدون.[2]

ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اونٹ پر سوار ہوتے کہیں سفر میں جانے کو تو تین بار اللہ اکبر فرماتے پھر یہ دعا پڑھتے یعنی پاک ہے وہ اللہ جس نے ہمارے تابع کر دیا اس جانور کو اور ہم اس کو دبا نہ سکتے تھے اور

---

[1] مسلم۔الزھد ۷۴۳۲۔احمد ۱/۱۶۸۔ابویعلیٰ ۲/۷۳۷۔ابونعیم، الحلیۃ ۲۵/۹۴/۳۸۸۔البغوی، شرح السنۃ ۱۵/۲۲۔

[2] مسلم۔الحج ۱۳۴۲۔ابوداؤد، الجھاد، ۲۵۹۹۔ترمذی، الدعوات ۳۴۴۷۔نسائی، عمل الیوم واللیلۃ ۵۴۸۔

Marfat.com

ہم اپنے رب کے پاس لوٹ جانے والے ہیں، یا اللہ ہم مانگتے ہیں آپ سے اپنے اس سفر میں نیکی اور پرہیز گاری اور ایسے کام جسے آپ پسند کریں، یا اللہ آسان کر دیجئے ہم پر اس سفر کو اور اس لمبان کو ہم پر تھوڑا کر دیجئے، یا اللہ آپ رفیق ہیں سفر میں اور آپ خلیفہ ہیں گھر میں، یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں آپ سے سفر کی تکلیفوں اور رنج وغم سے اور برے حال میں لوٹ کر آنے سے مال میں اور گھر والوں میں (یہ تو جاتے وقت پڑھتے) اور جب لوٹ کر آتے جب بھی (یہی دعا پڑھتے) مگر اس میں اتنا زیادہ کرتے، ہم لوٹنے والے ہیں اور توبہ کرنے والے خاص اپنے رب کی عبادت کرنے والے اور اسی کی تعریف کرنے والے ہیں۔"

(۲) عن أبی هريرة أن النبی صلی اللّٰه عليه وسلم كان إذا كان فی سفر واسحر يقول سمع سامع بحمد اللّٰه وحسن بلآئه علينا ربنا صاحبنا وأفضل علينا عآئذا باللّٰه من النار.[1]

ترجمہ: "ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے اور صبح ہوتی تو فرماتے: سن لیا سننے والے نے اللہ کی حمد اور اس کے حسن بلا کو اے ہمارے رب! ساتھ رہیے ہمارے (یعنی مدد سے) اور فضل کیجیے ہم پر، پناہ مانگتا ہوں میں آپ کی جہنم سے۔"

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ وَالْخَلِيْفَةُ لَا صَاحِبَ وَالْخَلِيْفَةَ اِلَّا اَنْتَ

۷۴ خَيْرُ الْحَاكِمِيْنَ عزوجل

﴿سب سے بہتر حاکم۔ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا﴾

قرآن کریم

قرآن کریم میں اللہ تبارک وتعالیٰ، رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہیں :

---

[1] مسلم، الذکر الدعاء، باب فی الادعية، حدیث ۲۷۱۸۔ ابوداؤد، الادب، باب ما يقول اذا اصبح، حدیث ۵۰۸۶۔

Marfat.com

﴿ وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰى اِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ صلے ج وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝ ﴾

(ترجمہ) ''اور اسی وحی کی پیروی کیجئے جو تمہاری طرف کی جارہی ہے اور صبر کیجئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کردے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔''

(یونس ۱۰:۱۰۹)

اس کے علاوہ سورۃ اعراف ۷ آیت ۸۷ اور سورۃ یوسف ۱۲ آیت ۸۰ میں بھی خیر الحاکمین وارد ہوا ہے اور ان ہی تینوں آیات سے خَيْرُ الْحَاكِمِيْن عزوجل صرف ابن وزیر نے تخریج کیا ہے۔ دیگر ۲۰ آئمہ صاحبان نے تخریج نہیں کیا۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَيْرُ الْحَاكِمِيْنَ لَا خَيْرَ الْحَاكِمِيْنَ اِلَّا اَنْتَ

۷۵ خَيْرُ الْحَافِظِيْنَ عزوجل

﴿ بہترین حفاظت کرنے والا ﴾

جب برادران یوسف علیہ السلام بضد ہوئے کہ بن یامین کو لے جائے بغیر مصر سے غلہ نہیں ملے گا اور ہم بن یامین کی خوب حفاظت کریں گے تو یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اس بارے میں تمہارا ویسا ہی اعتبار کرتا ہوں جیسا اس سے پہلے یوسف علیہ السلام کے بارے میں تمہارا اعتبار کر چکا ہوں سو اگر لے ہی جاؤ گے تو:

﴿ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ص وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ ﴾ (یوسف ۱۲:۶۴)

''اللہ تعالیٰ ہی بہترین محافظ ہے اور وہ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔''

حدیث

① عن جبير سمعت ابن عمر يقول لم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم يدع هؤلاء الدعوات حين يمسى وحين يصبح اَللّٰهم اِنى أسألك العفو والعافية فى الدنيا والأخرة اَللّٰهم اِنى أسألك العفو والعافية فى دينى و دنياى وأهلى و مالى اَللّٰهم استرعو رتى وقال عثمان

Marfat.com

عوراتی وآمن روعاتی اَللّٰھم احفظنی من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن فوقی وأعوذ بعظمتک أن اغتال من تحتی.

ترجمہ: ''حضرت جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح اور شام کو یہ دعائیں کبھی نہ چھوڑتے۔ (ترجمہ: یا اللہ تعالیٰ میں آپ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں دنیا میں اور آخرت میں۔ یا اللہ تعالیٰ میں آپ سے عفو اور عافیت کا سوال کرتا ہوں اپنے دین میں، دنیا میں، اپنے گھر والوں میں اور اپنے مال میں۔ یا اللہ تعالیٰ میری پردہ پوشی فرمائیے اور مجھے ڈر سے بے خوف کر دیجئے۔ یا اللہ تعالیٰ میرے آگے سے، پیچھے سے، میرے دائیں اور بائیں اور اوپر سے، میری حفاظت فرمائیے اور میں آپ کی عظمت کی (اس بات سے) پناہ چاہتا ہوں کہ میں نیچے سے کسی ہلاکت میں ڈالا جاؤں۔''[1]

استخراج

ابن وزیر نے قرآن کریم (یوسف ۱۲:۶۴) سے خَیْرُ الْحَافِظِیْنَ عزوجل اسم تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ خَیْرُ الْحَافِظِیْنَ لَا خَیْرَ الْحَافِظِیْنَ اِلَّا اَنْتَ

۷۶ خَیْرُ الرَّاحِمِیْنَ عزوجل

﴿سب مہربانوں سے (زیادہ) مہربان۔ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا﴾

قرآن کریم

یہ اسم قرآن پاک کی دو آیات سے تخریج کیا گیا ہے۔ جو سورۃ المؤمنون ۲۳ کے ایک

---

[1] ابوداؤد، کتاب الادب باب ما یقول إذا أصبح حدیث ۵۰۷۴۔ ابن ماجہ، کتاب الدعاء ۳۸۷۱۔ احمد ۲/۲۵۔ حاکم ۱/۵۱۷۔ نسائی، عمل الیوم و اللیلۃ حدیث ۵۶۶۔ ابن حبان فی الموارد ۲۳۵۶۔

Marfat.com

ہی رکوع ۶ (آیت ۱۰۹ اور ۱۱۸) میں وارد ہوئی ہیں:

(۱) ﴿ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ صلے ج ﴾

ترجمہ: ''یارب ہم ایمان لائے سو معاف کر دیجیے ہم کو اور رحم فرمائیے ہم پر اور آپ سب رحم کرنے والوں میں بہتر ہیں۔''

آیت ۱۱۸ میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد ہے:

(۲) ﴿ وَ قُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ ﴾

ترجمہ: ''آپ کہا کریں اے میرے رب! مجھے معاف کر دیجیے اور رحم فرمائیے، آپ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے ہیں۔''

اس آیت کی تفسیر میں علماء فرماتے ہیں کہ اس کے معنی ہیں کہ اے (میرے رب) اللہ تبارک وتعالیٰ تو میری خطاؤں کو معاف فرمادے (خطاؤں کی معافی کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہر تکلیف دہ، ضرر رساں چیز سے حفاظت ہو جائے گی۔) اور مجھ پر رحم کر (ہر طرح کے رحم کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہر فائدہ بخش چیز عنایت فرمادے گا۔ مغفرت کا لازمی نتیجہ دفع مضرت ہے اور رحمت کا لازمی نتیجہ حصول منفعت ہے۔) [1] معارف القرآن میں امام قرطبی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دعاء مغفرت ورحمت کی تلقین باوجودیکہ آپ معصوم ومرحوم ہی ہیں دراصل امت کو سکھانے کے لئے ہے کہ تمہیں اس دعا کا کتنا اہتمام کرنا چاہئے۔ [2] اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو یہ دعا مانگنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

یہ اسم قرآن کریم میں دو مرتبہ آیا ہے۔

استخراج

اس اسم کو ابن مندہ، فضل اصبہانی اور ابن وزیر رحمۃ اللہ علیہم نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ لَا خَيْرَ الرّٰحِمِيْنَ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

۱۔ تفسیر مظہری۔ جلد ہشتم۔ صفحہ ۱۵۴۔

۲۔ معارف القرآن۔ جلد ششم۔ صفحہ ۳۳۹۔

Marfat.com

۷۷ خَیْرُ الرَّازِقِیْنَ عزوجل

﴿ سب سے بہتر رزق دینے والا ﴾

قرآن کریم

قرآن کریم سے اس اسم خَیْرُ الرَّازِقِیْن عزوجل کو صرف ابن وزیر نے تخریج کیا ہے:

① ﴿ وَاللّٰهُ خَیْرُ الرَّازِقِیْنَ ۝ ﴾

ترجمہ: ''اور اللہ تعالیٰ بہترین رزق دینے والا ہے۔'' (الجمعة ۶۲۔آیت ۱۱)

یہ اسم قرآن کریم میں ۵ مرتبہ آیا ہے

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَیْرُ الرَّازِقِیْنَ لَا خَیْرَ الرَّازِقِیْنَ اِلَّا اَنْتَ

۷۸ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ عزوجل

﴿ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ﴾

قرآن کریم

صرف ابن وزیر اور فضل اصبہانی نے اس کو اس آیت سے تخریج کیا ہے:

① ﴿ رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ ۝ ﴾

ترجمہ: ''اے ہمارے رب! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دیجئے اور آپ (ہی) بہترین فیصلہ کرنے والے ہیں۔'' (الاعراف ۷: ۸۹)

یہ اسم خَیْرُ الْفَاتِحِیْن عزوجل قرآن کریم میں ایک بار آیا ہے

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ لَا خَیْرَ الْفَاتِحِیْنَ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

Marfat.com

۷۹ خَیْرُ الْفَاصِلِیْنَ عزوجل

﴿ حق اور ناحق کے درمیان بہتر فیصلہ کرنے والا ﴾

قرآن کریم

قرآن کریم میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے :

(۱) ﴿ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ یَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَیْرُ الْفٰصِلِیْنَ ۝ ﴾

ترجمہ: ''فیصلے (کا اختیار) اللہ تعالیٰ کے سوا (کسی اور) کو نہیں، وہی حق بیان کرتا ہے اور وہ (ہی) بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔'' (الانعام ۶ : ۵۷)

قرآن کریم میں یہ اسم صرف ایک بار آیا ہے۔

استخراج

مندرجہ بالا آیت سے اس کو ابن مندہ، فضل اصبہانی، ابن العربی اور ابن وزیر نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَیْرُ الْفَاصِلِیْنَ لَا خَیْرَ الْفَاصِلِیْنَ اِلَّا اَنْتَ

۸۰ خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ عزوجل

﴿ سب سے بہتر بخشنے والا۔ سب سے بہتر معاف کرنے والا ﴾

قرآن کریم

قرآن کریم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا وارد ہوئی ہے :

(۱) ﴿ اَنْتَ وَلِیُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الْغٰفِرِیْنَ ۝ ﴾

ترجمہ: ''آپ ہی ہمارے سرپرست اور ولی ہیں۔ پس ہمیں معاف کر دیجئے اور ہم پر رحم فرمایئے۔ آپ سب سے بہتر معاف کرنے والے ہیں۔'' (سورۃ الاعراف ۷ : ۱۵۵)

یہ اسم قرآن کریم میں ایک مرتبہ آیا ہے۔

Marfat.com

استخراج

اس آیت سے فضل اصبہانی اور ابن وزیر نے اسم خَیْرُ الْغٰفِرِیْن عزوجل تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ خَیْرُ الْغٰفِرِیْنَ لَا خَیْرَ الْغٰفِرِیْنَ اِلَّا اَنْتَ

۸۱ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ عزوجل

﴿بہتر صلہ دینے والا۔ بہترین خفیہ تدبیر کرنے والا﴾

قرآن کریم

قرآن کریم میں اسم خَیْرُ الْمَاکِرِیْن عزوجل دومرتبہ آیا ہے۔ پہلی مرتبہ سورۃ آل عمران ۳ آیت ۵۴ میں آیا ہے جب کفار / یہود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کی تدابیر کررہے تھے۔ اس ضمن میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

(۱) ﴿ وَمَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰہُ ط وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ o ﴾

ترجمہ: ''اور (کفار) نے تدبیریں کیں اور اللہ تعالیٰ نے بھی تدبیر کی اور اللہ تعالیٰ (تو) سب تدبیر کرنے والوں سے بہتر ہیں۔''

اور جب کفار مکہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قید کرنے یا پھر نعوذ باللہ، قتل کرنے کی تدبیریں کررہے تھے تو اس کا ذکر اللہ تبارک وتعالیٰ نے یوں فرمایا:

(۲) ﴿ وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْ یَقْتُلُوْکَ اَوْ یُخْرِجُوْکَ ط وَیَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُ اللّٰہُ ط وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ o ﴾

ترجمہ: ''اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس واقعہ کا بھی ذکر کیجئے جب کہ کافر لوگ آپ کی نسبت (بری بری) تدبیریں سوچ رہے تھے کہ (آیا) آپ کو قید کرلیں، یا آپ کو قتل کرڈالیں یا آپ کو خارجِ وطن کردیں اور وہ تو اپنی تدبیریں کررہے تھے اور اللہ تعالیٰ اپنی تدبیر (ان تدبیروں کے دفع کرنے کے لئے) کررہے تھے اور سب سے

Marfat.com

زیادہ مستحکم تدبیر والا اللہ تعالیٰ ہے۔" (الأنفال ۸ : ۳۰)

یہ اسم قرآن کریم میں کل دو بار آیا ہے۔

استخراج

اس اسم کو ابن العربی اور ابن وزیر رحمۃ اللہ علیہما نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ لَا خَیْرَ الْمَاکِرِیْنَ اِلَّا اَنْتَ

۸۲ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ عزوجل

بہتر اتارنے والا

قرآن کریم

قرآن کریم بیان کرتا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہدایت دی کہ جب تم اور تمہارے ساتھی کشتی پر سوار ہو جاؤ تو یوں کہو کہ شکر اللہ تبارک وتعالیٰ کا جس نے ظالم لوگوں سے نجات دی:

① ﴿ وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلاً مُّبٰرَکاً وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ۝ ﴾ (المؤمنون ۲۳:۲۹)

ترجمہ: "اور کہو یا رب! مجھ کو برکت والی جگہ اتاریئے اور آپ بہترین اتارنے والے ہیں۔"

قرآن کریم میں یہ اسم ایک ہی مرتبہ آیا ہے۔

استخراج

اس اسم کو ابن منذہ، ابن عربی اور ابن وزیر رحمۃ اللہ علیہم نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ لَا خَیْرَ الْمُنْزِلِیْنَ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

Marfat.com

(۸۳) خَیْرُ النَّاصِرِیْنَ عزوجل

﴿ بہترین مدد کرنے والا ﴾

قرآن کریم

یہ اسم قرآن کریم کی درج ذیل آیت سے تخریج کیا گیا ہے:

① ﴿ بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ۝ ﴾

ترجمہ: ''بلکہ تمہارا مولیٰ تو اللہ تعالیٰ ہے اور وہ بہترین مددگار ہے۔'' (آل عمران ۳ : ۱۵۰)

یہ اسم قرآن کریم میں ایک ہی مرتبہ آیا ہے۔

استخراج

اس اسم کو ابن مندہ، فضل اور ابن وزیر نے تخریج کیا ہے۔ دیگر ۱۹ آئمہ صاحبان نے تخریج نہیں کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَيْرُ النَّاصِرِيْنَ لَا خَيْرَ النَّاصِرِيْنَ اِلَّا اَنْتَ

(۸۴) خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ عزوجل

﴿ سب سے بہتر وارث ﴾

قرآن کریم

① ﴿ وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ۝ ﴾

ترجمہ: ''اور (یاد کرو) زکریا (علیہ السلام کو) جب پکارا انہوں نے اپنے رب کو۔ یارب مجھے اکیلا نہ چھوڑیئے۔ اور آپ سب سے بہترین وارث ہیں۔'' (الانبیاء ۲۱ : ۸۹)

یہ اسم قرآن کریم میں ایک بار آیا ہے۔

استخراج

اس آیت سے اس اسم کو ابن مندہ اور ابن وزیر نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ لَا خَيْرَ الْوَارِثِيْنَ اِلَّا اَنْتَ

Marfat.com

۸۵ اَلدَّافِعُ عزوجل

﴿مصیبتوں کو ہٹانے والا﴾

اسم الدَّافِعُ عزوجل صرف ابن مندہ نے درج ذیل آیت سے تخریج کیا ہے۔

قرآن کریم

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے :

(۱) ﴿ اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ط ﴾

ترجمہ: ''بیشک اللہ تعالیٰ (ان مشرکین کے غلبہ اور ایذا رسانی کی قدرت کو) ایمان والوں سے (عنقریب) ہٹادے گا۔'' (الحج ۲۲ : ۳۸)

یہ اسم قرآن کریم میں ایک مرتبہ آیا ہے۔

حدیث

(۱) عن أبی موسیٰ الاشعری عن النبی صلی اللّٰه علیه وآله وسلم قال : لا أحد أصبر علی أذی یستمعه من اللّٰه یدعون له ولد وهو یرزقهم ویعافیهم ویدفع عنهم.[1]

ترجمہ: ''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تکلیف کی بات سن کر صبر کرنے والا اللہ تبارک وتعالیٰ سے زیادہ کوئی نہیں۔ لوگ (معاذ اللہ) دعویٰ کرتے ہیں اس کی اولاد ہے مگر وہ ہے کہ سب کو تندرستی دیتا ہے۔ روزی دیتا ہے اور ان کی مصیبتیں دور کرتا ہے۔''

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الدَّافِعُ لَا دَافِعَ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

---

[1] کتاب التوحید۔ ابن مندہ، حدیث نمبر ۲۶۲، جلد ۲، صفحہ ۱۱۸۔ بخاری، کتاب التوحید، حدیث ۷۳۷۸۔ مسلم۔ صفات المنافقین باب فی الکفار حدیث ۲۸۰۴۔ بخاری اور مسلم کی حدیثوں میں "وَیَدْفَعُ عنهم" نہیں ہے۔ مستدرک حاکم ۴/۳۹۵۔۴۰۱۔

Marfat.com

۸۶ اَلدَّائِمُ عزوجل

﴿ ہمیشہ موجود رہنے والا ﴾

اَلدَّائِمُ عزوجل ہمیشہ رہنے والا جسے فنا نہیں ہے۔ یہ اسم عزوجل مندرجہ ذیل حدیث سے تخریج کیا گیا ہے۔

حدیث

① عن أبی هریرة قال : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله وسلم "لا تسبوا الدهر فإن اللّٰه هو الدائم واللّٰه هو الدهر.[1]

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم زمانے کو برا مت کہو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ تو خود دائم ہے اور دہر ہے، زمانہ ہے۔ (یعنی زمانہ کچھ نہیں کر سکتا سب کچھ کرنے والا اللہ تبارک وتعالیٰ ہے)"

استخراج

اسم الدائم عزوجل کو طبرانی، ابن مندہ، حاکم (حدیث ۴۲) ابو نعیم، بیہقی، فضل اور ابن العربی رحمۃ اللہ علیہم نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الدَّائِمُ لَا دَائِمَ اِلَّا اَنْتَ

۸۷ اَلدَّهْرُ عزوجل

﴿ وقت کا مالک۔ زمانہ کا مالک ﴾

اسم اَلدَّهْرُ عزوجل، زمانہ کا مالک، حدیث سے تخریج کیا گیا ہے۔

حدیث

① أخبرنی أبو سلمة قال: قال أبو هریره قال رسول اللّٰه علیه وآله وسلم قال عزوجل یسب بنی آدم الدهر وأنا الدهر بیدی اللیل والنهار.[2]

---

[1] کتاب التوحید۔ ابن مندہ، جلد ۲ صفحہ ۱۱۸ حدیث ۲۶۱۔ مسلم۔ کتاب الالفاظ من الادب، باب النهی عن سب الدهر۔ حدیث ۲۲۴۶/۵۔ اس حدیث میں "هو الدائم" کے الفاظ نہیں ہیں۔

[2] بخاری۔ الادب باب لاتسبوا الدهر، حدیث ۶۱۸۱۔ مسلم، کتاب الالفاظ من الادب، باب النهی عن سب الدهر ۲۲۴۶/۲۔ ابوداؤد۔ الادب ۵۲۷۴۔ حاکم ۳۹۵، ۴۰۱/۴۲۵۔ احمد ۴۰۵/۴۔

Marfat.com

ترجمہ: ''ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ آدمی زمانہ کو برا کہتا ہے اور زمانہ کا مالک میں ہوں۔ رات اور دن سب میرے ہاتھ میں ہیں۔''

استخراج

اس اسم اَلدَّهرُ عزوجل کو خطابی اور ابن حزم نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الدَّهْرُ لَا دَهْرَ اِلَّا اَنْتَ

۸۸ اَلدَّيَّانُ عزوجل

غلبہ والا حاکم۔ اعمال کا بدلہ دینے والا

یہ اسم قرآن کریم میں بطور اسم وارد نہیں ہوا ہے لیکن علماء نے سورۃ فاتحۃ کی آیت ''مالک یوم الدین'' اور احادیث نبوی سے تخریج کیا ہے۔[1] ''الدیان'' عزوجل وہ ذات مقدس ہے جو ہر چھوٹے بڑے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیتی ہے اور ''مالک یوم الدین'' روز قیامت تمام اعمال کا پورا پورا بدلہ دے گا اور اسی لئے وہ اَلدَّيَّانُ عزوجل ہے۔

احادیث مبارکہ

① یذکر عن جابر عن عبداللّٰه بن اُنیس قال سمعت النبی صلی اللّٰه علیه وآله وسلم یقول یحشر اللّٰه العباد فینادیهم بصوت یسمعه من بعد کما یسمعه من قرب أنا الملک أنا الدیان.[2]

ترجمہ: ''حضرت جابر نے عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے

---

[1] تفصیل کے لئے دیکھئے۔ بیہقی، کتاب الاسماء والصفات جلد اول صفحہ ۱۳۹۔۱۴۰ اور الاسنی فی شرح اسماء اللہ الحسنیٰ، جلد اول صفحہ ۴۱۷ تا ۴۲۱۔

[2] بخاری۔ التوحید، باب ۳۲۔ قولہ تعالیٰ (وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهُ) احمد ۳/۴۹۵۔ مستدرک حاکم۔ کتاب الاھوال ۴/۵۷۴۔ بخاری۔ الادب المفرد ۹۷۰۔

Marfat.com

تھے۔اللہ تبارک وتعالیٰ (قیامت کے دن) بندوں کو اکٹھا کرے گا پھر آواز سے ان کو پکارے گا، اس کی آواز نزدیک اور دور والے سب برابر سنیں گے۔اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں اور ہر ایک (کے اعمال کا) بدلہ دینے والا ہوں۔"

(۲) عن ابی قلابةؓ قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وآله وسلم "ألبر لایبلی والِاثم لا ینسی والدیان لا یموت کما شیئت کما تدین تدان.

ترجمہ: "حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیکی ضائع نہیں ہوتی اور گناہ بھلایا نہیں جاتا اور دیّان (اللہ تعالیٰ) کو موت نہیں جیسا کہ وہ ہے، جیسا کرو گے ویسا ہی تمہارے ساتھ کیا جائے گا۔" [1]

استخراج

اسم اَلدَّیَّانُ عزوجل کو خطابی، ابن مندہ، حلیمی، بیہقی، قرطبی اور ابن قیم رحمۃ اللہ علیہم نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الدَّیَّانُ لَا دَیَّانَ اِلَّا اَنْتَ

(۸۹) اَلذَّارِیُ عزوجل

﴿ پھیلانے والا۔بکھیرنے والا ﴾

قرآن کریم

اَلذَّارِیُ عزوجل (پھیلانے والا۔بکھیرنے والا۔کثیر کرنے والا) قرآن مجید سے تخریج کیا گیا ہے۔

(۱) ﴿ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ۭ ﴾

ترجمہ: "اس نے تمہارے لئے تمہاری جنس کے جوڑے بنائے اور (اسی طرح) چوپایوں کے جوڑے بنائے (اور) اس سے تمہاری نسل پھیلاتا/ بکھیرتا ہے۔" (الشوریٰ ۴۲:۱۱)

---

[1] بیہقی، کتاب الاسماء والصفات، جلد اول صفحہ ۱۴۰۔کنز العمال، الباب الثانی فی ترھیبات : الفصل الاول فی المفردات ۱۶:۱۳

Marfat.com

یہ اسم قرآن کریم میں کل ۶ مرتبہ آیا ہے۔

حدیث

(۱) حدثنا أبوالتياح ، قال : سأل رجل عبدالرحمٰن بن خنيس، وكان شيخا كبيرا ، فقال : يا ابن خنيس ! كيف صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم حين كاد ته الشياطين؟ فقال : اِنحدرت الشياطين من الأودية والشعاب يريدون رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فهمّ شيطان معه شعلة من نار أن يحرق بها رسول الله صلى الله عليه وسلم، فلما رآهم فزع، فجاء ه جبرئيل عليه السلام، فقال : يا محمد! قل :

"اعوذ بكلمات الله التامات التى لايجاوزهن برو لا فاجر من شرما نزل من السماء ومن شرما يعرج فيها ومن شرما في الأرض ومن شرما يخرج منها ومن شر الليل والنهار، ومن شر كل طارق اِلا طارقا يطرق بخير يارحمٰن."

ترجمہ: "حضرت ابوالتیاح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عبدالرحمٰن ابن خنیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بوڑھے آدمی تھے سے پوچھا۔ ابن خنیس ! جب شیاطین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیرے میں لے لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا؟ انہوں نے فرمایا۔ شیاطین وادیوں اور گھاٹیوں سے نیچے اترے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (ہلاک کرنا) چاہتے تھے۔ ایک شیطان نے ارادہ کیا کہ اس کے پاس جو آگ کا شعلہ ہے اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جلا دے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان شیاطین کو دیکھا تو خوفزدہ ہو گئے۔ جبرئیل علیہ السلام آئے انہوں نے کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) (ان کلمات کو) پڑھئے۔

(ترجمہ) "میں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کی پناہ لیتا ہوں جن (کے احاطے) سے کوئی نیک و بد باہر نہیں ہے اور اس شر سے جو آسمان سے اترتا ہے اور اس شر سے جو آسمان پر چڑھتا ہے اور اس شر سے جو زمین میں ہے اور اس شر سے جو زمین سے نکلتا

Marfat.com

ہے۔ دن اور رات کے شر سے اور ہر رات کو (پیش) آنے والے (حادثہ) کے شر سے سوائے اس (پیش) آنے والے (واقعہ) کے جو خیر و برکت لاتا ہے۔ اے بہت رحم کرنے والے (مجھ پر رحم فرمایئے۔)'' [1]

استخراج

اسم اَلذَّارِیُ عزوجل کو حلیمی، بیہقی اور فضل اصبہانی نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الذَّارِی لَا ذَارِیَ اِلَّا اَنْتَ

۹۰ ذُوالْاِنْتِقَامِ عزوجل

انتقام والا

قرآن کریم

سورۃ آل عمران کے شروع میں اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے (قرآن سے) قبل توریت اور انجیل کو لوگوں کی ہدایت کے لئے نازل کیا اور پھر (یہ) فرقان اتارا۔ اس کے بعد فرمایا:

(۱) ﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ لَھُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ط وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ ذُوانْتِقَامٍ ○ ﴾

ترجمہ: ''بے شک جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کیا ان کے لئے سخت عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ غالب اور انتقام لینے والا ہے۔'' (آلِ عمران ۳ آیت ۴)

(۲) ﴿ وَمَنْ عَادَ فَیَنْتَقِمُ اللّٰہُ مِنْہُ ط وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ ذُوانْتِقَامٍ ○ ﴾

ترجمہ: ''اور جس نے دوبارہ ایسا کیا اللہ تعالیٰ اس سے انتقام لے گا اور اللہ تعالیٰ غالب اور انتقام لینے والا ہے۔'' (المآئدۃ ۵۔ آیت ۹۵)

ان آیات کے علاوہ دیگر ۲ جگہ یہ اسم وارد ہوا ہے اور خاص بات یہ ہے کہ ہر جگہ اسم

---

[1] بیہقی۔ الاسماء والصفات۔ جلد اول صفحہ ۱۷ تا ۳۷۔ ابن السنی۔ عمل الیوم واللیلۃ۔ حدیث نمبر ۶۳۷۔

Marfat.com

''عزیز'' کے ساتھ آیا ہے۔اس طرح یہ اسم ۴ مرتبہ قرآن مجید میں آیا ہے۔

استخراج

یہ اسم حلیمی، بیہقی، ابن العربی، قرطبی اور ابن وزیر رحمۃ اللہ علیہم نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ ذُوانْتِقَامٍ لَاذَا انْتِقَامٍ اِلَّا اَنْتَ

۹۱ اَلْمُنْتَقِمُ عزوجل

﴿ بدلہ لینے والا۔نافرمانوں سے بدلہ لینے والا ﴾

اَلْمُنْتَقِمُ عزوجل وہ ذات ہے جو حجت تمام ہونے کے بعد نافرمانوں سے بدلہ لے۔

قرآن کریم

قرآن کریم میں ارشاد ہے:

① ﴿ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ۝ ﴾ (السّجدۃ ۳۲ : ۲۲)

ترجمہ: ''اور اس سے بڑا ظالم اور کون ہوگا جسے اس کے رب کی آیات سے نصیحت کی جائے اور پھر وہ ان سے منہ پھیرے۔ایسے مجرموں سے ہم انتقام لینے ہی والے ہیں۔''

اور جب فرعون کا تکبر اور اس کی نافرمانیاں بڑھتی گئیں تو ان کا ذکر کر کے ارشاد رب ذوالجلال والاکرام ہوتا ہے:

② ﴿ فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ ﴾

ترجمہ: ''پھر جب انہوں نے ہمیں غضبناک کر دیا تو ہم نے ان سے انتقام لیا اور ان سب کو غرق کر دیا۔'' (الزخرف ۴۳ : ۵۵)

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو اپنی نافرمانیوں سے محفوظ رکھے۔آمین۔

یہ اسم بطور اسم ۳ بار اور بطور فعل ۶ بار آیا ہے۔

Marfat.com

احادیث مبارکہ

(۱) عن عائشة رضی اللّٰہ عنہا قالت : ما خیّر النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم بین أمرین اِلاَّ اخُتار أیسر ھما مالم یأثم فاِذا کان اِلاثم کان أبعد ھما منہ واللّٰہ ما انتقم لنفسہ فی شئ یؤتی اِلیہ قطّ حتی تنتھک حرمات اللّٰہ فینتقم لِلّٰہ.

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی دو کاموں میں سے ایک کام کے کرنے کا اختیار دیا جاتا تو آپ اس کو اختیار کرتے جو آسان ہوتا بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہوتا، اگر وہ گناہ ہوتا تو سب لوگوں سے زیادہ اس سے دور رہتے اور اللہ کی قسم! آپؐ کی اپنی ذات کے لئے جب (کوئی معاملہ) آپ کے سامنے لایا گیا تو آپ نے کسی سے بدلہ نہیں لیا البتہ اللہ کی حرمت کسی نے توڑی تو آپ اللہ کے لئے اس سے بدلہ لیتے۔''[۱]

(۲) عن مسروق ..... ربنا اکشف عنا العذاب اِنا مؤمنون، فقیل لہ اِن کشفنا عنھم عادوا، فدعا ربہ فکشف عنھم فعادوا فانتقم اللّٰہ منھم یوم بدر، فذ لک قولہ. یوم تأتی السماء بدخان مبین. اِلی قولہ جل ذکرہ. اِنا منتقمون.

ترجمہ: حضرت مسروقؒ سے روایت ہے..... اے ہمارے رب! یہ عذاب اٹھادے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں۔ دیکھو یہ عذاب موقوف ہوا اور (یہ لوگ) پھر اسی طرح شرک اور کفر کرنے لگیں گے خیر اللہ تعالیٰ نے (آپ کی دعا کی وجہ سے) عذاب اٹھالیا۔ اور ایسا ہی ہوا۔ وہ شرک اور کفر کرنے لگے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بدر کے دن ان سے بدلہ لیا۔ اس آیت میں یہی مراد ہے۔ فارتقب یوم تأتی السماء بدخان مبین ..... اِلی قولہ ..... منتقمون.''[۲]

---

[۱] بخاری۔ کتاب الحدود. باب اقامة الحدود. حدیث ۶۷۸۶۔

[۲] بخاری۔ کتاب التفسیر. باب قولہ تعالیٰ ربنا اکشف عنا العذاب۔ حدیث ۴۸۲۲۔ ابن السنی، عمل الیوم واللیلة، حدیث ۶۹۳۔

Marfat.com

استخراج

اس صفاتی اسم کو ترمذی، ابن خزیمہ، ابن حبان، طبرانی، خطابی، حاکم، بیہقی، قرطبی، ابن قیم، ابن وزیر اور ابن حجر رحمۃ اللہ علیہم نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُنْتَقِمُ لَا مُنْتَقِمَ اِلَّا اَنْتَ

(۹۲) ذُوالْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ عزوجل

﴿قوت اور بادشاہت والا﴾

یہ اسم ذُوالْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ عزوجل، قوت اور بادشاہت والا، حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے تخریج کیا گیا ہے۔

حدیث

① عن عوف بن مالک الأشجعی قال : قمت مع رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لیلة فقام فقرأ سورة البقرة لا یمر بآیة رحمة اِلَّا وقف فسأل. ولا یمر بآیة عذاب اِلَّا وقف فتعوذ. قال : ثم رکع بقدر قیامه یقول فی رکوعه. سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمة. ثم سجد بقدر قیامه ثم قال فی سجوده مثل ذلک. ثم قام فقرأ بآل عمران. ثم قرأ سورة سورة.

ترجمہ: ''حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں کھڑا ہوا۔ پس آپ کھڑے ہوئے اور (پہلی رکعت میں) سورۃ بقرہ پڑھی۔ جب آپ کسی رحمت والی آیت پر پہنچتے تو ٹھہرتے اور اللہ سے رحمت طلب کرتے اور جب عذاب والی آیت پر پہنچتے تو ٹھہرتے اور اللہ سے پناہ طلب کرتے۔ پھر آپ نے رکوع کیا قیام کے مطابق اور رکوع میں یہ پڑھتے رہے سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء

Marfat.com

والعظمة. اس کے بعد قیام کے مطابق آپؐ نے سجدہ کیا اور سجدہ میں بھی وہی دعا پڑھتے رہے جو رکوع میں پڑھی تھی۔ پھر (دوسری رکعت کے لئے) کھڑے ہوئے اور سورۃ آل عمران پڑھی۔ پھر (باقی دو رکعتوں میں بھی) ایک ایک سورۃ پڑھی۔''[1]

استخراج

اس اسم ذوالجبروت والملکوت عزوجل کو صرف ابن مندہ نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ ذُوالْجَبَرُوْتِ لَا ذَالْجَبَرُوْتِ اِلَّا اَنْتَ

(۹۳) ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ عزوجل

﴿ بڑائی والا اور کرم والا۔ بزرگی اور عظمت والا۔ صاحب جلال وعظمت ﴾

ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ عزوجل وہ ذات جو تمام جلال وکمال کی واحد سزاوار ہے۔ اور تمام کرامات ومکرومت (بزرگی، عظمت مخلوق کے لئے) اسی سے صادر ہوتی ہیں۔ وہ سب اسی کی عطا ہے۔ جیسے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

﴿ وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ . ﴾ (بنی اسرائیل ۱۷ : ۷۰)

''اور ہم نے بنی آدم کو معزز بنایا۔''

اللہ تبارک وتعالیٰ ہی نے انسان کو تمام مخلوقات پر افضیلت بخشی۔

قرآن کریم

(۱) ﴿ وَیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّکَ ذُوالْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ ۝ ﴾ (سورۃ رحمٰن ۵۵:۲۷)

ترجمہ: ''اور (صرف) تیرے صاحب جلال وعظمت رب کی ذات ہی باقی رہے گی۔''

(۲) ﴿ تَبٰرَکَ اسْمُ رَبِّکَ ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ ۝ ﴾ (سورۃ رحمٰن ۵۵:۷۸)

ترجمہ: ''بڑی برکت والا ہے تیرے صاحب جلال وعظمت رب کا نام۔''

یہ اسم قرآن کریم کی سورۃ الرحمٰن ۵۵ میں دو مرتبہ آیا ہے۔

---

[1] ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب ما یقول الرجل فی رکوعه و سجوده، حدیث ۸۷۳۔

Marfat.com

احادیث مبارکہ

(۱) عن عائشة قالت كان النبی صلی اللّٰه علیه وآله وسلم اِذا سلم لم یقعد اِلاَّ مقدار ما یقول اللّٰهم أنت السلام ومنک السلام تبارکت ذا الجلال والاِکرام و فی روایة ابن نمیر یا ذا الجلال والاِکرام.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز کا سلام پھیرتے تو اس قدر بیٹھتے / ٹھہرتے کہتے یا اللہ تعالیٰ آپ سب عیبوں سے سالم پاک ہیں اور آپ ہی سے تمام عالم کی سلامتی ہے اور اے بزرگی اور عظمت والے اور بڑی برکت والے۔ اور ابن نمیر کی روایت میں "یا ذالجلال والاکرام" ہے۔" [1]

(۲) عن ثوبان قال کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه واسلم اذا انصرف من صلوة استغفر ثلثا و قال : أللّٰهم أنت السلام ومنک السلام تبارکت ذا الجلال والاِکرام، قال الولید فقلت للأوزاعی کیف الاستغفار؟ قال یقول أستغفر اللّٰه ، أستغفر اللّٰه.

ترجمہ: "حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار کرتے اور کہتے "أللّٰهم أنت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاِکرام" ولید نے کہا میں نے اوزاعی سے پوچھا۔ استغفار کس طرح کرتے تھے؟ کہا! "استغفر اللہ" کہتے یعنی میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگتا ہوں۔" [2]

(۳) عن أنس بن مالک قال : کنت مع رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم جالسا یعنی ورجل قائم یصلی فلما رکع و سجد و تشهد دعا فقال فی دعائه اللّٰهم اِنّی أسالک بأن لک الحمد ، لا اِله اِلاَّ أنت المنان بدیع السمٰوات والأرض ، یا ذا الجلال والاِکرام ، یا حی یا قیوم اِنّی

---

[1] مسلم۔ الصلاۃ۔ المساجد۔ استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ حدیث ۵۹۲۔ ابوداؤد، الوتر ۱۵۱۲۔ ترمذی، الصلاۃ: ۸۹۲۔ دیلمی۔ الصلاۃ ۳۱۱۔ ابن ماجہ ۹۲۴۔

[2] مسلم۔ الصلاۃ۔ المساجد، حدیث ۵۹۱۔ ابوداؤد۔ الوتر ۱۵۱۳۔ ترمذی۔ الصلاۃ ۳۰۰۔ ابن ماجہ۔ اقامۃ الصلاۃ ۹۲۸۔

Marfat.com

أسئلک ، فقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم : لأصحابہ : أ تدرون بما دعا؟ قالوا: اللّٰہ و رسولہ أعلم ! قال: والذی نفسی بیدہ لقد دعا اللّٰہ باسمہ العظیم الذی اِذا دعی بہ أجاب ، واِذا سئل بہ أعطی.

ترجمہ: ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا تو ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اور یہ دعا کر رہا تھا کہ ''اللّٰھم اِنّی أسبئلک بأن لک الحمد، لا اِلٰہ اِلا أنت المنان بدیع السمٰوات والارض ، یا ذا الجلال والاکرام ، یا حی یا قیوم'' (یا اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ بے شک آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، آپ ہی احسان کرنے والے، آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرنے والے اور عظمت و کرم والے ہیں، اے ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ اس نے کن الفاظ سے دعا کی ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیادہ جانتے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اس نے اسم اعظم (کے وسیلے) سے دعا کی ہے جب اس کے ذریعے دعا کی جائے تو وہ قبول کرتے ہیں اور جب اس کے ذریعے مانگا جائے تو وہ عطا کرتے ہیں۔''[1]

④ عن معاذ بن جبل ..... و سمع النبی صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم رجلا یدعو یقول ..... یا ذا الجلال والاِکرام فقال صلی اللّٰہ علیہ وسلم قد استجیب لک فسل.....''

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو ''یا ذا الجلال والاکرام'' کہتے ہوئے سنا تو فرمایا: تمہاری دعا قبول کر لی گئی ہے، لہٰذا سوال کرو (مانگو)۔[2]

---

[1] نسائی، السھو، باب الدعا بعد الذکر، حدیث ۱۲۹۹۔ ابوداؤد، الصلوٰۃ۔ باب الدعا حدیث ۱۴۹۵۔ مستدرک حاکم۔ الدعاء والتکبیر حدیث ۱۸۶۵۔ تفصیل کے لئے دیکھئے کتاب اسماء اللہ عزوجل، جلد ۱، صفحہ ۱۲۳۔

[2] ترمذی، الدعوات، باب ۹۲، حدیث ۳۵۲۷۔ حاکم ۱/۴۹۹۔ طبرانی الکبیر ۵/۶۰۔ (یہ ایک طویل حدیث کا حصہ ہے)

Marfat.com

⑧ عن أنس أن النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم قال "الظّوا بیا ذا الجلال والاکرام".

ترجمہ: ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یاذاالجلال والاکرام'' کولازم پکڑلو (یعنی اس کا ورد رکھو)۔''[1]

اس اسم ذوالجلال والاکرام پر ہم نے ۱۵ احادیث لکھی ہیں۔اس کی وجہ اول تو یہ ہے کہ احادیث کی روشنی میں یہ اسم اعظم ہوسکتا ہے (واللہ اعلم) اور دوسرے یہ کہ ان احادیث پر ہم اپنی نمازوں کے بعد عمل کر کے ثواب اور مغفرت کی امید رکھ سکتے ہیں۔ان شاء اللہ تعالیٰ۔

استخراج

یہ اسم امام جعفر صادق، ابن عیینہ، ابوزید بغوی، ترمذی، ابن خزیمہ، ابن حبان، طبرانی، خطابی، ابن مندہ، حلیمی، حاکم، بیہقی، فضل، ابن العربی، قرطبی اور ابن وزیر رحمۃ اللہ علیہم نے تخریج کیا ہے۔ابونعیم نے صرف ''ذوالجلال'' تخریج کیا ہے۔دیگر ۳ صاحبان نے تخریج نہیں کیا۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ ذُوْا الْجَلَالِ وَالْاِکرَامِ

لَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اِلَّا اَنْتَ

۹۴ ذُوالرَّحْمَةِ الْوَاسِعَةِ عزوجل

﴿ کشادہ رحمت والا۔وسیع رحمت والا۔بڑا رحم کرنے والا ﴾

قرآن کریم

ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ (وسیع رحمت والا)، قرآن کریم کی سورۃ الانعام ۶ آیت ۱۴۷ سے اخذ کیا گیا ہے جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ارشاد فرماتے ہیں:

① ﴿ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ ﴾

---

[1] ترمذی، الدعوات، باب ۹۱، حدیث ۳۵۲۴۔احمد ۴/۱۷۷۔نسائی فی الکبریٰ ۷۷۱۶۔حاکم ۱/۴۹۸۔عن ربیعہ بن علمی۔طبرانی فی الکبیر ۵/۴۵۹۵۔

Marfat.com

ترجمہ: ''پس اگر وہ (یہودی) آپ کو جھوٹا کہیں تو آپ کہہ دیجئے کہ تمہارا رب وسیع رحمت والا ہے۔''

اس کے علاوہ صرف اسم ''ذُوالرَّحْمَةِ'' دومرتبہ قرآن کریم میں وارد ہوا ہے۔

② ﴿ وَ رَبُّکَ الْغَنِیُّ ذُو الرَّحْمَةِ ط ﴾

ترجمہ: ''اور آپ کا رب بے نیاز اور رحم کرنے والا ہے۔'' (سورۃ الانعام ۶ : ۱۳۳)

③ ﴿ وَرَبُّکَ الْغَفُوْرُ ذُوالرَّحْمَةِ ط ﴾

ترجمہ: ''اور آپ کا رب بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔'' (الکہف ۱۸ : ۵۸)

یہ اسم قرآن مجید میں تین بار آیا ہے۔

استخراج

یہ اسم صرف ابن مندہ اور ابن وزیر نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ ذُوْرَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ لَا ذَا رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ اِلَّا اَنْتَ

۹۵ ذُوالطَّوْلِ عزوجل

﴿ مقدور اور طاقت والا صاحب فضل ﴾

قرآن کریم

اسم ذُوالطَّوْلِ عزوجل یعنی بڑی قدرت اور طاقت والا، قرآن کریم کی سورۃ المؤمن ۴۰ کی آیت ۳ سے تخریج کیا گیا ہے:

① ﴿ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ۙ ذِی الطَّوْلِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ○ ﴾

ترجمہ: ''گناہ معاف کرنے والا اور توبہ قبول کرنے والا، سخت سزا دینے والا، قدرت والا (صاحب فضل) ہے کوئی معبود نہیں اس کے سوا، اور اسی کی طرف سب کو پلٹنا ہے۔''

یہ اسم قرآن شریف میں فقط ایک مرتبہ آیا ہے۔

Marfat.com

استخراج

اس اسم کو امام جعفر صادق، ابن عینیہ، ابوزید بغوی، خطابی، حلیمی، حاکم، بیہقی، ابن العربی اور ابن وزیر رحمۃ اللہ علیہم نے تخریج کیا ہے۔ ابن مندہ نے ذوالطول والاِحسان تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ ذُوا الطَّوْلِ لَا ذَا الطَّوْلِ اِلَّا اَنْتَ

۹۶ ذُوالْعَرْشِ عزوجل

﴿ عرش کا مالک۔ عرش والا ﴾

قرآن کریم

ذُوالْعَرْشِ عزوجل، عرش کا مالک، عرش والا۔ قرآن کریم کی کئی آیات سے تخریج کیا گیا ہے:

(۱) ﴿ قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗٓ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِى الْعَرْشِ سَبِيْلًا ۝ ﴾

ترجمہ: ”آپ کہہ دیجئے اگر اس (اللہ تعالیٰ) کیساتھ اور بھی معبود ہوتے جیسا یہ لوگ کہتے ہیں تو اس حالت میں عرش والے تک انہوں نے راستہ ڈھونڈ لیا ہوتا۔“ (بنی اسرائیل ۱۷:۴۲)

قرآن کریم میں یہ اسم تین مرتبہ آیا ہے۔ ایک مرتبہ اکیلا ذُوالْعَرْشِ الْمَجِيْد آیا ہے۔ اس طرح کل ۴ مرتبہ آیا ہے۔

اسم رَفِيْعُ الدَّرَجَاتُ عزوجل کے ساتھ ایک مرتبہ

اسم ذِىُ قُوَّة عزوجل کے ساتھ ایک مرتبہ

استخراج

اس اسم کو حلیمی اور بیہقی نے ذُوالْعَرْشِ تخریج کیا ہے۔ ابن مندہ نے ذُوالْعَرْشِ الْمَجِيْد اور ابن وزیر نے ذُوالْعَرْشِ الْعَظِيْمِ تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ ذُوالْعَرْشِ لَا ذَ الْعَرْشِ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

Marfat.com

۹۷ ذُوالفَضلِ عزّ وجلّ

فضل ومہربانی والا

قرآن کریم

ذوالفضل قرآن کریم میں مختلف طریقوں سے آیا ہے جن کا مختصر حوالہ درج ذیل ہے:

ذُوالفَضلِ عَظِیم

① ﴿ مَایَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِکِیْنَ اَنْ یُّنَزَّلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ خَیْرٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ ط وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ○ ﴾ (البقرۃ۲ : ۱۰۵)

ترجمہ: ''اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے (حق کو ماننے سے) انکار کیا ہے وہ پسند نہیں کرتے اور نہ مشرکین، کہ تم پر تمہارے رب کی طرف سے کوئی بھلائی نازل ہو جائے مگر اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کیلئے خاص کر لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔''

② ﴿ سَابِقُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَجَنَّۃٍ عَرْضُھَا کَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لا اُعِدَّتْ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ ط ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ○ ﴾ (الحدید۵۷ : ۲۱)

ترجمہ: ''تیزی سے بڑھو، اپنے رب کی مغفرت اور اس جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان وزمین کی وسعت کے برابر ہے۔ وہ ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ وہ اپنا فضل جس کو چاہے عنایت کرے۔ اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والے ہیں۔''

ذوالفضل العظیم قرآن کریم میں ۷ مرتبہ آیا ہے۔

ذُوْ فَضْلٍ عَلَی النَّاسِ

① ﴿ اِنَّ اللّٰہَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَی النَّاسِ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْکُرُوْنَ ○ ﴾

ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑا فضل فرمانے والا ہے لیکن اکثر لوگ شکر ادا نہیں

Marfat.com

کرتے۔" (البقرۃ ۲ : ۲۴۳)

"ذوفضلٍ علی الناس" قرآن مجید میں ۴ مرتبہ آیا ہے۔

ذُوْفَضْلٍ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ

① ﴿ وَلَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ ﴾ (البقرۃ ۲ : ۲۵۱)

ترجمہ: "اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعہ سے نہ ہٹاتا تو زمین فساد سے بھر جاتی لیکن اللہ تعالیٰ دنیا والوں پر بڑا مہربان ہے۔"

ذو فضل علی العٰلمین قرآن کریم میں صرف ایک مرتبہ آیا ہے۔

ذُوْفَضْلٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ

① ﴿ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ط وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ﴾ (آل عمران ۳ : ۱۵۲)

ترجمہ: "اور اس نے پھر (تمہارا رخ) ان (کافروں) سے پھیر دیا تاکہ وہ تمہیں آزمائے اور اللہ تعالیٰ نے (پھر بھی) تمہیں معاف کر دیا اور اللہ تعالیٰ مؤمنوں پر فضل فرمانے والا ہے۔"

ذُوْ فَضْلٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ قرآن کریم میں صرف ایک بار وارد ہوا ہے۔

اور اس طرح ذوالفضل قرآن شریف میں کل ۱۳ مرتبہ آیا ہے۔

ہم نے ان چاروں اسماء سے متعلق آیات اس لئے جدا جدا لکھی ہیں کہ ان سے بعض علماء کرام نے یہ اسماء الگ الگ لئے ہیں (جن کا ذکر تفصیل سے ان شاء اللہ تعالیٰ اگلی کتاب میں آئے گا۔)

حدیث

① عن حبیب بن أبی ثابت حدثنا شیخ لنا أن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله وسلم کان إذ جاءه شیء یکرهه قال : ألحمدللّٰه علیٰ کل

Marfat.com

حال، واِذ جاء ہ المفضل قال الحمدللّٰہ الذی بنعمتہ تتم الصّالحات.[1]

ترجمہ: ''حضرت حبیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی اچھی چیز دیکھتے تو فرماتے ألحمدللّٰہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات ۔اوراگر بری چیز دیکھتے تو فرماتے ألحمدللّٰہ علی کل حال.''

استخراج

اس اسم کو خطابی، حلیمی، حاکم (حدیث ۴۲)، ابونعیم، بیہقی، ابن العربی اور قرطبی نے تخریج کیا ہے۔ابن مندہ اور ابن وزیر نے ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ لَا ذَا الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ اِلَّا اَنْتَ

۹۸ ذُوالْقُوَّۃِ عزّ وجلّ

﴿ قوت وطاقت والا ﴾

قرآن کریم

اسم ذُوالْقُوَّۃِ عزوجل، بمعنی مضبوط قوت والا، قرآن کریم سے تخریج کیا گیا ہے:

① ﴿ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ ۝ ﴾ (الذّاریٰت ۵۱:۵۸)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ خود ہی سب کو رزق دینے والا، مضبوط قوت والا ہے۔''

تفسیر مظہری میں لکھا ہے کہ ذوالقوۃ نہ صرف رزق پہنچانے پر بلکہ اپنی ہر مراد پر بڑی قدرت رکھنے والا ہے۔[2]

یہ اسم قرآن مجید میں صرف ایک مرتبہ آیا ہے۔

---

[1] بیہقی، کتاب الاسماء والصفات، جلد اول صفحہ ۱۵۴ حدیث ۱۶۲۔ابن ماجہ، کتاب الادب، باب فضل الحامدین، حدیث ۳۸۰۳۔

[2] تفسیر مظہری جلد ۱۱ صفحہ ۷۵۔

Marfat.com

حدیث

نوٹ: اس حدیث کی عربی روایت تلاشِ بسیار کے باوجود نہ مل سکی، جس کی وجہ سے اردو ترجمہ پر اکتفا کیا جارہا ہے، اللہ تعالیٰ کمی بیشی کو معاف فرمائیں۔

① حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنی اُمت کے لئے شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ میرا رب مجھے پکار کر پوچھے گا اے محمد! کیا تم راضی ہوگئے؟ میں کہوں گا جی ہاں! میں راضی ہوگیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (لوگوں کی طرف) متوجہ ہوکر فرمایا تم عراق والے یہ کہتے ہو کہ قرآن میں سب سے زیادہ امید والی آیت یہ ہے :

﴿ یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّهٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝ ﴾ (سورۃ الزمر ۳۹:۵۳)

ترجمہ: ''آپ کہہ دیجئے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے (کفر وشرک ومعصیت کرکے) اپنے اوپر زیادتیاں کی ہیں کہ تم اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو بالیقین اللہ تعالیٰ تمام (گزشتہ) گناہوں کو معاف فرمادے گا۔ واقعی وہ بڑا بخشنے والا بڑی رحمت والا ہے۔''

میں نے کہا ہم تو یہی کہتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا لیکن ہم اہل بیت یہ کہتے ہیں کہ اللہ کی کتاب میں سب سے زیادہ امید والی آیت یہ ہے :

﴿ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی ۝ ﴾ (سورۃ الضحیٰ:۵)

ترجمہ: ''اور عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو (آخرت میں بکثرت نعمتیں) دے گا سو آپ خوش ہوجائیں گے۔''[۱]

استخراج

اس اسم کو امام جعفر صادق، سفیان بن عیینہ، ابوزید بغوی، ابن ماجہ اور ابونعیم نے تخریج کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابن وزیر نے ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْن تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ ذُوالْقُوَّةِ لَا ذَا الْقُوَّةِ اِلَّا اَنْتَ

۱؎ حیاۃ الصحابہ۔ جلد ۱، صفحہ ۲۲۱۔

Marfat.com

۹۹ ذُوالْمَعَارِجِ عزّ وجلّ

﴿درجوں، سیڑھیوں والا۔عروج کے زینے والا﴾

قرآن کریم

ذُوالْمَعَارِج عزوجل عروج کے زینے والا، وہ ذات جو اپنے بندوں اور مخلوق کو مدارج عطا کرتا ہے، درجے عطا کرتا ہے، اوپر اٹھاتا ہے، قرآن کریم کی سورۃ ''المعارج'' ۷۰ کی آیت ۳/۴ سے تخریج کیا گیا ہے۔

❶ ﴿مِنَ اللّٰهِ ذِی الْمَعَارِجِ ۝ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِیْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۝﴾

ترجمہ: ''وہ (عذاب) اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو عروج کے زینوں والا ہے۔فرشتے اور روح اس کی طرف چڑھ کر جاتے ہیں ایک ایسے دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔''

یہ اسم قرآن کریم میں صرف ایک مرتبہ آیا ہے۔

احادیث مبارکہ

❶ عن أبی هريرةؓ عن النبی صلی اللّٰه عليه وآله وسلم "اُلملا ئكة يتعاقبون: ملائكة بالليل ، وملا ئكة بالنهار ويجتمعون فی صلاة الفجر وفی صلاة العصر ، ثم يعرج اِليه الذين يا توافيكم ، فيسألهم وهو أعلم : كيف تركتم عبادی؟ فقالوا : تركنا هم يصلون وأتينا هم يصلون.[1]

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فرشتے (زمین پر) آتے جاتے ہیں، کچھ رات کے ہیں اور کچھ دن کے اور فجر اور عصر کی نماز میں سب جمع ہو جاتے ہیں۔ پھر جو فرشتے رات کو زمین پر رہے تھے وہ (صبح کے وقت) آسمان پر چڑھ جاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا

---

[1] بخاری، بدء الخلق ، باب ذكر الملا ئكة ،حدیث۳۲۳، مسلم، کتاب المساجد باب فضل صلوتی الصبح و العصر و المحا فظته عليهما ، حدیث۹۳۲۔نسائی۔کتاب الصلاۃ، حدیث۴۸۶۔احمد، باقی مسند المكثرين ،حدیث۷۱۷۳۔ مؤطا مالک، كتاب النداء للصلاة ،حدیث۴۱۳۔

Marfat.com

ہے حالانکہ وہ خود ان سے زیادہ جانتا ہے تم نے میرے بندوں کو کیا کرتے ہوئے چھوڑا؟ وہ عرض کرتے ہیں جب ہم نے ان کو چھوڑا اس وقت بھی نماز پڑھ رہے تھے اور جب ان کے پاس گئے اس وقت بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔"

(۲) عن جابر بن عبداللّٰه قال أتيت فسألته عن حجة رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآله وسلم فذكر الحديث قال فيه "ثم أهلّ رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآله وسلم بالتوحيد: لبيك اللّٰهم لبيك لبيك لا شريك لك " وأهلّ الناس ، قال : ولبى الناس لبيك ذا المعارج ولبيك ذالفواضل فلم يعب على أحد منهم شيئاً .[1]

ترجمہ: "حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں آیا اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں معلوم کیا پھر انہوں نے پوری بات بتائی جس میں یہ بھی تھا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت بیان کی۔ لبیک ..... اِلی ..... لاشریک لک اور لوگوں نے بھی اللہ کی وحدانیت کا اقرار کیا۔ راوی فرماتے ہیں لوگوں نے تلبیہ میں کہا میں حاضر ہوں اے ذو المعارج اور میں حاضر ہوں اے فضل والے، پس ان میں سے کسی میں بھی کوئی گناہ باقی نہ رہا تھا۔

استخراج

یہ اسم خطابی، حلیمی، حاکم (حدیث ۴۲) ابونعیم، بیہقی، فضل، ابن العربی اور ابن وزیر نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ ذُوالْمَعَارِجِ لَا ذَا الْمَعَارِجِ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

---

[1] احمد۔ مسند المکثرین۔ مسند جابر بن عبداللہ۔ ۱۳۹۱۸، (یہ ایک طویل حدیث کا حصہ ہے) بیہقی کی کتاب الاسماء والصفات جلد اول صفحہ ۱۶۲۔

Marfat.com

۱۰۰ اَلرَّاتِقُ عزوجل

﴿بند کرنے والا، ملا دینے والا﴾

۱۰۱ اَلْفَاتِقُ عزوجل

﴿توڑنے والا، کھول دینے والا﴾

قرآن کریم

اَلرَّاتِقُ عزوجل، بند کرنے والا، ملا دینے والا اور اَلْفَاتِقُ عزوجل کھول دینے والا، الگ الگ کرنے والا۔ یہ دونوں اسماء قرآن کریم کی درج ذیل آیت سے صرف امام قرطبی نے تخریج کئے ہیں۔

(۱) ﴿ اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ط وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ط اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ ﴾

ترجمہ: ''کیا ان کافروں کو یہ معلوم نہیں ہوا کہ آسمان اور زمین (پہلے) ملے ہوئے تھے۔ پھر ہم نے دونوں کو اپنی قدرت سے کھول دیا اور ہم نے پانی سے ہر جاندار کو بنایا ہے۔ کیا (ان باتوں کو سن کر) پھر بھی ایمان نہیں لائے۔'' (الانبیاء ۲۱ : ۳۰)

یہ اسماء قرآن کریم میں ایک ایک مرتبہ آئے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الرَّاتِقُ	لَا رَاتِقَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْفَاتِقُ	لَا فَاتِقَ اِلَّا اَنْتَ

۱۰۲ اَلرَّازِقُ عزوجل

﴿روزی دینے والا﴾

۱۰۳ اَلرَّزَّاقُ عزوجل

﴿روزی دینے والا﴾

اَلرَّزَّاقُ عزوجل وہ ذات جو مخلوق کو رزق و روزی اور اس کے اسباب مہیا کرے اور اس میں یہ تفریق نہ کرے کہ کون فرمانبردار ہے اور کون نافرمان۔ وہی سب کو رزق پہنچانے والا ہے اور خود رزق سے بے نیاز ہے۔

اَلرَّازِقُ، اَلرَّزَّاقُ عزوجل کا فعل ہے یعنی وہ جو رَزَّاقُ ہے اور بحیثیت رزاق دوسروں کو روزی پہنچاتا ہے۔

Marfat.com

قرآن کریم

اَلرَّزَّاقُ عزوجل قرآن کریم کی سورۃ الذّاریات ۵۱ کی آیت ۵۸ سے تخریج کیا گیا ہے۔

① ﴿ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ۝ ﴾

ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ تو خود رزق دینے والا ہے اور بڑی قوت والا اور مضبوط ہے۔''

اَلرَّازِقُ بصورت فعل قرآن کریم میں ۵۰ مرتبہ آیا ہے۔ جبکہ بطور اسم صرف ایک بار آیا ہے:

② ﴿ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلاً طَيِّبًا ص وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ ﴾ (النحل ۱۶:۱۱۴)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے جو کچھ تم کو حلال اور پاک رزق دیا ہے اس میں سے کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرو اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو۔''

حدیث

① عن جابر قال قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم لا بيع حاضر لباد و ذروا الناس يرزق اللّٰه بعضهم من بعض.

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی شہری، دیہاتی کا مال فروخت نہ کرے اور لوگوں کو چھوڑ دو کہ اللہ تعالیٰ انہیں بعض کو بعض کے ذریعے رزق دیتا ہے۔''[1]

② عن أنس قال قال الناس يا رسول اللّٰه غلا السعر فسعر لنا قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم إن اللّٰه هو المسعر ألقابض الباسط الرازق و إني لأرجو أن ألقى اللّٰه وليس أحد منكم يطالبني بمظلمةٍ في دمٍ ولا مال.

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

---

[1] ابوداؤد، البیوع، ۳۴۴۲۔ ترمذی، البیوع، ۱۲۲۳۔ ابن ماجہ کتاب التجارت، ۲۱۷۶۔ احمد، مسند المکثرین، ۱۲۳۱۔ دارمی، کتاب البیوع، حدیث ۲۴۳۳۔

Marfat.com

وسلم سے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نرخ بڑھ گئے ہیں (مہنگائی ہوگئی ہے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے واسطے قیمت (بھاؤ) مقرر فرما دیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ ہی نرخ مقرر کرنے والا ہے اور وہی تنگی پیدا کرتا ہے اور وہی کشادگی دینے والا ہے اور وہی رزق دینے والا (رازق) ہے اور بیشک میں یہ امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کروں (میرا انتقال ہو) کہ تم میں سے کوئی مجھ سے کسی خون (قصاص وغیرہ) یا مال کا مطالبہ نہ کرے۔"[1]

استخراج

اَلرَّزَّاقُ عزوجل سوائے ابن حزم کے دیگر تمام ۲۰ آئمہ صاحبان نے تخریج کیا ہے۔
اَلرَّازِقُ عزوجل ابن مندہ، حلیمی، ابن حزم، بیہقی، فضل اصبہانی، قرطبی اور ابن وزیر رحمۃ اللہ علیہم نے تخریج کیا ہے دیگر حضرات نے نہیں کیا۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الرَّزَّاقُ — لَا رَزَّاقَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الرَّازِقُ — لَا رَازِقَ اِلَّا اَنْتَ

۱۰۴ اَلرَّشِیْدُ عزوجل

﴿صحیح راستہ دکھانے والا﴾

۱۰۵ اَلرَّاشِدُ عزوجل

﴿صحیح راستہ دکھانے والا﴾

۱۰۶ اَلْمُرْشِدُ عزوجل

﴿ہدایت کا راستہ دکھانے والا، رہنمائی کرنے والا﴾

اَلرَّشِیْدُ ، اَلرَّاشِدُ اور اَلْمُرْشِدُ یہ تینوں اسماء تقریباً ایک ہی معنیٰ میں استعمال

---

[1] ابوداؤد، البیوع، ۳۴۵۱۔ ترمذی، البیوع، ۱۳۱۴۔ ابن ماجہ، کتاب التجارت ۲۲۰۰۔ احمد، مسند المکثرین، ۱۳۷۷۲۔ مسلم، کتاب البیوع، باب تحریم بیع الحاضر للبادی ۱۵۲۲۔

Marfat.com

ہوتے ہیں یعنی صحیح راستہ دکھانے والا، ہدایت کرنے والا۔ان تینوں کا مصدر رشد ، رَشَدُ اور رَشاد ہے۔ [1]

قرآن کریم

اَلرَّاشِدُ عزوجل

① ﴿ رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً وَّ هَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝ ﴾

ترجمہ: ''اے رب ہمیں اپنے پاس سے خاص رحمت عطا فرمایئے اور ہمارے معاملہ میں درستگی مہیا فرمایئے۔'' (سورۃ الکہف ۱۸ : ۱۰)

اَلْمُرْشِدُ عزوجل

① ﴿ مَنْ یَّهْدِاللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ج وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَلَهٗ وَلِیًّا مُّرْشِدًا ۝ ﴾

ترجمہ: ''جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے وہی ہدایت پانے والا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کردے اس کا کوئی حامی اور مددگار اور رہنمائی کرنے والا نہ پاؤ گے۔''

(سورۃ الکہف ۱۸: ۱۷)

اسم المرشد عزوجل بھی صرف قرطبی نے مندرجہ بالا آیات سے ہی تخریج کیا ہے۔

امام غزالی فرماتے ہیں اَلرَّشِیْدُ وہ ذات پاک ہے جس کی تدبیریں ٹھیک ٹھیک اپنے مقاصد پر فائز ہوں بلا اس کے کہ کوئی معاون ان کی اعانت کرے یا کوئی راہنما ان کو راہ پر قائم رکھے اور وہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہے۔ [2]

یہ اسماء قرآن کریم میں تین مرتبہ آئے ہیں۔

حدیث

① عن عمران بن حصین ؓ قال : قال النبی صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم لأبی : یا حصین! کم تعبد الیوم اِلھا؟ قال أبی : سبعةً : ستة فی الأرض و واحدا فی السماء ، قال : فأیھم تعد لرغبتک و رھبتک؟

۱۔ تفسیر مظہری، جلد ہفتم، صفحہ ۱۰۹۔

۲۔ المقصد الاسنٰی فی شرح اسماء الحسنیٰ (اردو ترجمہ مرزا محمد نذیر صفحہ ۱۴۱)

Marfat.com

قال : ألذی فی السماءِ قال "أما لو أسلمت علمتک کلمتین تنفعانک" قال : فلما أسلم حصین قال : یا رسول اللّٰہ (صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم) علمنی الکلمتین اللتین وعدتنی ، فقال : قل اللّٰھم ألھمنی رشدی ، وأعذنی من شر نفسی." [1]

ترجمہ: "حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے والد سے پوچھا (جبکہ اس وقت حصین مسلمان نہیں تھے) کہ اے حصین! تم کتنے معبودوں کی عبادت کرتے ہو؟ عرض کیا سات کی، چھ زمین پر اور ایک آسمان پر۔ پوچھا: پھر امید وخوف کس سے رکھتے ہو؟ عرض کیا: اس سے جو آسمان میں ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ اے حصین! اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو میں تمہیں دو ایسے کلمات سکھاؤں گا جو تمہیں فائدہ پہنچائیں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ جب حصین مسلمان ہو گئے تو عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! مجھے وہ کلمات سکھایئے جن کا آپؐ نے وعدہ کیا تھا۔ آپؐ نے فرمایا أللّٰھم ألھمنی رشدی وأعذنی من شر نفسی۔

(۲) عن عثمان بن أبی العاص واِمرأة من قریش رضی اللّٰہ عنھما ، أنھما سمعا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم یقول : "اللّٰھم اغفرلی ذنبی و خطایای و عمدی" و قال الآخر : اِنی سمعتہ یقول "اللّٰھم اِنی أستھدیک لأرشد أمری و أعوذبک من شر نفسی." [2]

ترجمہ: "حضرت عثمان بن ابی العاص اور قریش کی ایک خاتون رضی اللہ عنہما دونوں سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرما رہے تھے۔ اللّٰھم (الی) وعمدی. اور دوسرے راوی سے روایت ہے کہ میں نے یہ سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے أللّٰھم (الی) من شر نفسی۔"

(۳) عن شداد بن أوس أن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان یقول فی صلاتہ اللّٰھم ! اِنی أسئلک التثبت فی الأمر والعزیمة علی الرشد

۱۔ ترمذی، الدعوات باب أللھم ألھمنی رشدی، حدیث ۳۴۸۳۔

۲۔ ابن حبان، الاحسان ۸۹۸، احمد مسند المدینین ۱۵۶۷۸۔

Marfat.com

وأسئلک شکر نعمتک و حسن عبادتک وأسئلک قلبا سلیما ولسانا صادقا. وأسئلک من خیر ماتعلم و أعوذبک من شر ما تعلم و أستغفرک لما تعلم.[1]

ترجمہ: ''حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا کیا کرتے تھے اَللّٰھم اِنی أسئلک..... الخ یعنی اے اللہ! میں آپ سے ہر کام میں ثابت قدمی کا طلبگار ہوں، مجھے ہدایت پر عزم بالجزم (مضبوطی) عطا فرمایئے، مجھے اپنی نعمتوں کا شکر ادا کرنے اور اپنی اچھی طرح عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمایئے۔ مجھے قلب سلیم اور سچی زبان عطا فرمایئے۔ نیز ہر اس چیز کی بہتری عطا فرمایئے جسے آپ جانتے ہیں میں اس چیز کی برائی سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں جو آپ کیعلم میں ہے اور ہر اس چیز سے مغفرت کا طلبگار ہوں جسے آپ جانتے ہیں۔''

استخراج

اَلرَّشِیْدُ عزوجل کو ترمذی، ابن خزیمہ، ابن حبان، خطابی، ابن مندہ، حلیمی، حاکم (حدیث ۱۴) ابونعیم، بیہقی، ابن العربی، قرطبی اور ابن وزیر رحمۃ اللہ علیہم نے تخریج کیا ہے۔

اَلرَّاشِدُ عزوجل صرف ابن ماجہ نے تخریج کیا ہے اور اَلْمُرْشِدُ عزوجل صرف قرطبی نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الرَّشِیْدُ	لَا رَشِیْدَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الرَّاشِدُ	لَا رَاشِدَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُرْشِدُ	لَا مُرْشِدَ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

---

[1] نسائی، الافتتاح باب نوع آخر من الدعاء: ۱۳۰۵۔

Marfat.com

۱۰۷ اَلرَّبُّ عزوجل

﴿ رب، پروردگار ﴾

ربّ عزوجل اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذاتی نام ہے (وہ ذات جو اپنی مخلوق کو پالنے والا۔ پروردگار)۔ مالک وآقا، مربی، پرورش کرنے والا، خبر گیری اور نگہبانی کرنے والا، فرمانروا، حاکم، مدبر اور منتظم۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان سب معنوں میں کائنات کا رب ہے۔[1]

قرآن کریم

(۱) ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝ ﴾ (الفاتحہ ۱: ۲)

ترجمہ: ''تمام تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔''

(۲) ﴿ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لا ۝ لَاشَرِيْكَ لَهٗ ج وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ط ﴾ (الانعام، ۶: ۱۶۲ تا ۱۶۴)

ترجمہ: ''کہہ دو کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا (صرف) اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی بات کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں پہلا مسلم ہوں (اور) کہو کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں اور وہی ہر چیز کا رب ہے۔''

قرآن کریم میں یہ اسم کل ۹۶۲ مرتبہ آیا ہے۔ رَبُّکَ ۲۴۲، رَبُّکُمْ ۱۱۹ مرتبہ، رَبُّکُمَا ۳۳ مرتبہ، بہ عنوان ندا یا غیر ندا ۱۱۱ مرتبہ، رَبَّہٗ ۶۷ مرتبہ، رَبُّھَا ۹ مرتبہ، رَبُّھُمْ ۱۲۵ مرتبہ، رَبُّھُمَّا ۳ مرتبہ، رَبِّیْ ۱۰۱ بار، اور رَبِّ ۶۷ مرتبہ۔ اس کے علاوہ دیگر صفات الٰہی کے ساتھ بھی کل ۸۴ مرتبہ آیا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) رَبُّ آبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ الشّعراء ۲۶: ۲۶ — ۳ بار

(۲) رَبِّ رَّحِيْمٍ ۝ یٰس ۳۶: ۵۸ — ۱ بار

(۳) رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ الرّعد ۱۳: ۱۶ — ۵ بار

(۴) رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا۔ الشّعراء ۲۶: ۲۴ — ۶ بار

Marfat.com

⑤	رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ۔ المؤمنون ۲۳:۸۶	ابار
⑥	فَوَ رَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ۔ الذّاریات ۵۱:۲۳	ابار
⑦	رَبُّ السَّمٰوَات وَ رَبُّ الْاَرْضِ۔ الاحقاف ۴۶:۳۶	ابار
⑧	رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔ المزّمل ۷۳:۹	ابار
⑨	رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا۔ الشّعراء ۲۶:۲۸	ابار
⑩	رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَ رَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ۔ الرّحمٰن ۵۵:۱۷	ابار
⑪	بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ۔ المعارج ۷۰:۴۰	ابار
⑫	رَبُّ الْمَشَارِقِ۔ الصّافّات ۳۷:۵	ابار
⑬	رَبُّ الشِّعْرٰی۔ النّجم ۵۳:۴۹	ابار
⑭	رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ (اول مرتبہ) الفاتحہ ۱:۲	۴۲بار
⑮	رَبِّ الْعَرْشِ۔ (اول مرتبہ)الانبیاء ۲۱:۲۲	۲ بار
⑯	رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔ (اول مرتبہ) التوبۃ ۹:۱۲۹	۳بار
⑰	رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۔ المؤمنون ۲۳:۱۱۶	ابار
⑱	رَبِّ الْعِزَّةِ۔ الصّافّات ۳۷:۱۸۰	ابار
⑲	رَبٌّ غَفُوْرٌ۔ سبا ۳۴:۱۵	ابار
⑳	رَبِّ الْفَلَقِ۔ الفلق ۱۱۳:۱	ابار
㉑	رَبُّ كُلِّ شَیْءٍ۔ الانعام ۶:۱۶۴	ابار
㉒	رَبِّ مُوْسٰی وَ هَارُوْنَ۔ (اول مرتبہ) الاعراف ۷:۱۲۲	۲بار
㉓	رَبِّ النَّاسِ۔ النّاس ۱۱۴:۱	ابار
㉔	رَبِّ هَارُوْنَ وَ مُوْسٰی۔ طٰهٰ ۲۰:۷۰	ابار
㉕	رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ۔ النّمل ۲۷:۹۱	ابار
㉖	رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ۔ قریش ۱۰۶:۳	ابار

کل ۸۴

Marfat.com

ان اسماء کو ہم نے اس لئے تفصیل سے لکھا ہے کہ آٹھویں صدی ہجری کے بعد جن علمائے کرام نے اسماء اللہ عزوجل پر تحقیقی کام کیا۔ ان حضرات نے ان میں اکثر اسماء کا جدا جدا ذکر کیا ہے ان پر ہم اس کتاب کی تیسری جلد میں بحث کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

احادیث مبارکہ

① عن عائشة أن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم كان اِذا أتى مريضاً أو أُتى به اِليه، قال عليه الصلاة والسلام " أذهب الباس ، رب الناس، اشف وأنت الشافى، لا شفاء اِلَّا شفاؤک شفاء لا يغادر سقما.[1]

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جب کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی مریض کی عیادت کو جاتے یا اسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوں دعا فرماتے: بیماری دور کردے اے لوگوں کے رب، اسے شفا عطا فرما، آپ کے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں، آپ ہی شفا دینے والے ہیں، ایسی شفا دیں کہ پھر کوئی بیماری نہ رہے۔''

② قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم : من قال اِذا أصبح واِذا أمسٰى: رضينا باللّٰه ربا و بالاسلام دينا و بمحمد رسولا اِلا كان حقا علّى اللّٰه أن يرضيه.[2]

ترجمہ: ''رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے صبح اور شام کہا۔ ''رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْناً وَ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلاً اللہ تعالیٰ (روز قیامت) اس سے راضی ہوجائیں گے۔''

③ عن اسماء بنت عميس ؓ قالت : قال لى رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم "ألا أعلمک كلمات تقولينهن عندالكرب. أوفى الكرب. اللّٰه اللّٰه ربى لا أُشرک به شيئا."

---

[1] تفہیم القرآن جلد اول صفحہ ۴۴۔

[2] ابوداؤد، الادب ۵۰۷۲۔ بخاری الادب المفرد ۲۱۰، احمد ۲/ ۴۲۳۔

Marfat.com

ترجمہ: ''حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں جن کو تم سختی اور مصیبت کے وقت پڑھا کرو۔ وہ کلمات یہ ہیں۔ اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَآ أُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا ○ یعنی اللہ، اللہ میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔''[1]

استخراج

ترمذی، طبرانی، ابن حبان، ابن خزیمہ اور فضل اصفہانی کے علاوہ دیگر تمام آئمہ صاحبان نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الرَّبُّ لَا رَبَّ اِلَّا اَنْتَ

۱۰۸ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ عزوجل

﴿ سات آسمانوں کا مالک ﴾

قرآن کریم

قرآن کریم میں اللہ تبارک وتعالیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے ہیں:

① ﴿ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ○ سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰہِ ط قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○ ﴾

ترجمہ: ''آپ (یہ بھی) ان سے کہئے کہ ان سات آسمانوں کا رب کون ہے اور عرش عظیم کا رب کون ہے؟ وہ ضرور جواب میں کہیں گے کہ (یہ سب کچھ) اللہ تعالیٰ کا ہے۔ آپ کہئے پھر تم (اس سے) کیوں نہیں ڈرتے۔'' (المؤمنون ۲۳: ۸۶۔۸۷)

قرآن کریم کی اسی آیت سے یہ اسم رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ تخریج کیا گیا ہے اور یہ قرآن میں صرف ایک مرتبہ آیا ہے۔

---

[1] ابوداؤد، الصلاۃ ۱۵۲۵۔ (النسائی، عمل الیوم واللیلۃ، حدیث ۶۴۷)، ابن ماجہ ۳۸۸۲۔ ابن حبان ۸۶۴ اور طبرانی کتاب الدعاء ۱۰۲۵ میں۔

Marfat.com

احادیث مبارکہ

① عن بريدةؓ قال شكى خالد بن الوليدؓ المخزومى الىٰ النبىّ صلى اللّٰه عليه وآله وسلم فقال يا رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآله وسلم ما أنام الليل من الأرق فقال نبى اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآله وسلم اِذا أويت اِلى فراشک فقل :

أللّٰهم رب السمٰوٰت السبع وما أظلت و رب الأرضين وما أقلت و رب الشياطين وما أضلت كن لى جارا من شر خلقک كلهم جميعا أن يفرط على أحد منهم أو ان يبغى على عز جارک وجل ثناؤک ولا اِلٰه غيرک لا اِلٰه اِلا أنت :[1]

ترجمہ: ''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خالد بن ولید المخزومیؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھ کو رات کو نیند نہیں آتی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا کہ جب آپ اپنے بستر پر آؤ تو یہ پڑھ لیا کرو۔ أللّٰهم رب السمٰوات (اِلی) اِلا انت .....الخ

یعنی اے اللہ جو کہ ساتوں آسمانوں کے ہمیشہ کے رب ہیں اور زمینوں کے بھی رب ہیں اور ہمیشہ شیاطین کے بھی رب ہیں۔ اے اللہ! اپنی تمام مخلوق کے شر سے بچنے کے لئے آپ میرے معاون بن جائیے کہ ان میں سے کوئی مجھ کو تکلیف نہ دے اور میں پریشان نہ ہو جاؤں۔ آپ کا پڑوسی معزز ہے اور آپ کی تعریف بہت زیادہ ہے اور آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔'' (کمی بیشی اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔ آمین)

② عن على قال : قال لى رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآله وسلم ''ألا أعلمک كلمتان اِذا قلتهن غفر لک مع أنه مغفور لک: لا اِلٰه اِلَّا اللّٰه الحليم الكريم لا اِلٰه اِلَّا اللّٰه العلى العظيم ، سبحان اللّٰه رب السمٰوٰت السبع و رب العرش العظيم. ألحمدللّٰه رب العالمين.[2]

---

[1] ترمذی، الدعوات ۳۵۲۳۔

[2] نسائی، عمل الیوم واللیلة، حدیث ۶۳۸۔ احمد ۱/۹۲، طبرانی المعجم الصغیر ۱/۱۲۷، ۲۷

Marfat.com

ترجمہ: ”حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: کیا میں تمہیں چند ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ جب تم ان کو پڑھو تو اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمادے۔ اگرچہ تم پہلے بخش دیئے گئے ہو۔ لا اِلٰـه اِلا اللّٰـه الحليم الكريم لا اِلٰه اِلا اللّٰه العلى العظيم ، سبحان اللّٰه رب السمٰوٰت السبع و رب العرش العظيم. ألحمدللّٰه رب العالمين. ” اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جو بردبار اور کرم و بزرگی والا ہے اور اعلیٰ اور عظیم تر ہے۔ تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو سات آسمانوں کا اور عرش عظیم کا رب ہے۔ تمام تر تعریف اللہ رب العالمین کے لئے ہی ہے۔“

(۳۳) عن ابن عمرؓ قال : قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآله وسلم ”اِذا خفت سلطانا ، أو غيره : فقل لا اِلٰه اِلا اللّٰه العليم الكريم ، سبحان رب السمٰوٰت السبع و رب العرش العظيم. لا اِلٰـه اِلَّا أنت ، عز جارك و جل ثنائك ولا اِلٰه غيرك.[1]

ترجمہ: ”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب آپ کو کسی بادشاہ وغیرہ کا خوف ہو تو یہ کلمات پڑھو:

لا اِلٰه اِلا اللّٰـه العليم الكريم، سبحان رب السمٰوٰت السبع و رب العرش العظيم. لا اِلٰـه اِلَّا انت ، عز جارك و جل ثنائك ولا اِلٰه غيرك (دعا کے الفاظ پہلے کئی مرتبہ گزر چکے ہیں اس لئے ترجمہ نہیں کیا گیا۔)

استخراج

یہ اسم صرف ابن مندہ نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ لَا رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

---

[1] ابن السنی عمل الیوم واللیلة اذا خاف سلطاناً ۔حدیث ۳۴۵۔

Marfat.com

۱۰۹ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ عزوجل

﴿عزت کے تخت کا مالک۔ بزرگی والے تخت کا مالک﴾

قرآن کریم

رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ عزوجل بمعنی عزت اور بزرگی کے تخت کا مالک قرآن کریم میں ایک بار آیا ہے:

① ﴿فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۝﴾

ترجمہ: ''پس بہت ہی عالی شان ہے اللہ تعالیٰ جو بادشاہ حقیقی ہے اس کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔ وہی بزرگی والے عرش کا مالک ہے۔'' (المؤمنون ۲۳ : ۱۱۶)

احادیث مبارکہ

① عن ابن عباس ؓ : أن النبی اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله وسلم کان یدعو بهن عند الکرب ''لا اِلٰه اِلا اللّٰه العظیم الحلیم ، لا اِلٰه اِلا اللّٰه رب العرش العظیم ، لا اِلٰه اِلا اللّٰه رب السمٰوٰت و ربّ العرش الکریم.''

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کرب اور سختی کی حالت میں ان کلمات سے دعا فرماتے تھے۔ ''لا اِلٰه اِلا اللّٰه العظیم الحلیم، لا اِلٰه اِلا اللّٰه رب العرش العظیم ، لا اِلٰه اِلا اللّٰه رب السمٰوٰت و ربّ العرش الکریم.'' [1]

② عن ابن عباس ؓ ان النبی صلی اللّٰه علیه وآله وسلم کان یقول عند الکرب : ''لا اِلٰه اِلا اللّٰه الحلیم الکریم ، سبحان اللّٰه رب العرش العظیم ، سبحان اللّٰه رب السمٰوٰت السبع و رب العرش الکریم. قال وکیع مرة : لا اِلٰه اِلا اللّٰه فیها کلها.''

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مصیبت

---

[1] بخاری، الدعاء فی الکرب، حدیث ۷۴۳۱۔

Marfat.com

کے وقت یہ پڑھتے۔ ”لا اِلٰہ اِلا اللّٰہ الحلیم الکریم ، سبحان اللّٰہ رب العرش العظیم ، سبحان اللّٰہ رب السمٰوٰت السبع و رب العرش الکریم. راوی حدیث وکیعؒ فرماتے ہیں کہ لا اِلٰہ اِلا اللّٰہ کو ان سب میں ایک مرتبہ کہنا بھی کافی ہے۔ [1]

یہ بات اہم ہے کہ اس ایک ہی حدیث میں ۳ اسماء اللہ عزوجل آ گئے ہیں۔

① رب العرش العظیم ② رب السمٰوٰت السبع ③ رب العرش الکریم.

۱۱۰ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ عزوجل

﴿ بڑے عرش کا رب (پروردگار)، بڑی عظمت والے فرش کا رب ﴾

قرآن کریم

رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ عزوجل، بڑے عرش کا مالک اور رب، قرآن کریم کی تین سورتوں، توبہ ۹، سورۃ المؤمنون ۲۳ اور سورۃ نمل ۲۷ میں آیا ہے۔

① ﴿ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ ۖ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ؕ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝ ﴾

ترجمہ: ”پھر اگر (یہ کافر) روگردانی کریں تو آپ کہہ دیجئے کہ میرے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے۔ (کیونکہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اس پر میں نے بھروسہ کیا اور وہ بڑی عظمت والے عرش کا رب ہے۔“ (التوبۃ ۹ : ۱۲۹)

② ﴿ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝ ﴾ السجدۃ (النمل ۲۷ : ۲۶)

ترجمہ: ”وہی اللہ تعالیٰ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہی عرش عظیم کا رب ہے۔“

یہ اسم قرآن کریم میں تین مرتبہ آیا ہے۔

احادیث مبارکہ

① عن عائشۃؓ قالت کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم یقول :

---

[1] ابن ماجہ، دعاء فی الکرب، حدیث ۳۸۸۳۔

Marfat.com

أللّٰهم عافني في جسدي و عافني في بصري واجعله الوارث مني، لا اِلٰـه اِلا اللّٰـه الحليم الكريم، سبحان اللّٰه رب العرش العظيم والحمدللّٰه رب العٰلمين.[1]

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرح دعا کیا کرتے تھے۔ أللّٰهم عافني في جسدي و عافني في بصري واجعله الوارث مني، لا اِلٰه اِلا اللّٰه الحليم الكريم، سبحان اللّٰه رب العرش العظيم والحمد للّٰه ربّ العٰلمين. یعنی یا اللہ تعالیٰ میرے جسم کو تندرستی اور میری بصارت کو عافیت دے اور اسے میرا وارث بنا۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں جو حلم اور کرم والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے جو عرش عظیم کا رب ہے اور تمام تعریفیں تمام جہانوں کے پالنے والے رب العالمین ہی کے لئے ہیں۔''

(۲) أن عبداللّٰه بن جعفر دخل على ابن له مريض ، يقال له : صالح ، فقال: قل : ''لا اِلٰه اِلا اللّٰه الحليم الكريم ، سبحان اللّٰه رب العرش العظيم أللّٰهم اغفرلي! أللّٰهم ارحمني! أللّٰهم تجاوزعني: أللّٰهم اعف عني فاِنك غفور!'' ثم قال هٰؤلاء الكلمٰت علمنيهن (عمي) ذكر: أن النبي صلى اللّٰه عليه وآله وسلم علمهن اِياه.[2]

ترجمہ: ''عبداللہ بن جعفر اپنے مریض بیٹے صالح کے پاس گئے تو کہا یہ دعا پڑھو۔ ''لا اِلٰه اِلا اللّٰه الحليم الكريم ، سبحان اللّٰه رب العرش العظيم أللّٰهم اغفرلي! أللّٰهم ارحمني! أللّٰهم تجاوزعني: أللّٰهم اعف عني فاِنك غفور!'' (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں (وہ) بزرگی والا ہے۔ پاک ہے۔ اللہ تعالیٰ، عرش عظیم کا رب۔ تمام تعریفیں اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ یا اللہ تعالیٰ مجھے بخش دیجئے، مجھ پر رحم فرمائیے، مجھ سے درگزر فرمائیے، مجھے معاف فرما دیجئے۔ بیشک آپ ہی بخشنے والے ہیں۔''

---

[1] ترمذی، الدعوات باب اللّٰهم عافني في جسدي ، حدیث ۳۴۸۰۔

[2] نسائی، عمل اليوم والليلة ، حدیث ۶۴۵۔

Marfat.com

استخراج

صرف ابن مندہ نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَا رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اِلَّا اَنْتَ

(۱۱۱) رَبُّ کُلِ شیءٍ وَمَلِیْکَہٗ عزوجل

﴿ہر چیز کا رب اور مالک﴾

قرآن کریم

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(۱) ﴿ قُلْ اَغَیْرَ اللّٰہِ اَبْغِیْ رَبًّا وَّھُوَ رَبُّ کُلِّ شَیْءٍ ط ﴾

ترجمہ: ''کہو کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں (حالانکہ) وہی ہر چیز کا رب ہے۔'' (الانعام ۶:۱۶۴)

یہ اسم قرآن کریم میں ایک مرتبہ آیا ہے۔

احادیث مبارکہ

(۱) قال أخرج لنا عبداللّٰہ بن عمرو قرطاساً وقال کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یعلمنا یقول اللھم فاطر السمٰوٰت والأرض عالم الغیب والشھادۃ أنت رب کل شی ءٍ واِلٰہ کل شی ءٍ أشھد أن لا اِلٰہ اِلا أنت وحدک لا شریک لک وأن محمدا عبدک ورسولک والملائکۃ یشھدون أعوذبک من الشیطان وشرکہ وأعوذبک أن أقترف علی نفسی اِثما أو أجرہ علی مسلم قال أبو عبدالرحمن کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یعلمہ عبداللّٰہ بن عمرو أن یقول ذلک حین یرید أن ینام.[1]

---

[1] احمد، مسند المکثرین من الصحابۃ ۶۳۰۹

Marfat.com

ترجمہ: ''راوی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما ہمارے پاس ایک لکھی ہوئی چیز لائے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ (کلمات) سکھاتے تھے۔ فرمایا: (وہ کلمات یہ ہیں) اللّٰھم فاطر السمٰوٰت والأرض عالم الغیب والشھادۃ أنت رب کل شی ءٍ واِلہ کل شی ءٍ أشھد أن لا اِلہ اِلا أنت وحدک لا شریک لک وأن محمدا عبدک ورسولک والملائکۃ یشھدون أعوذبک من الشیطان وشرکہ وأعوذبک أن أقترف علی نفسی اِثما او أجرہ علی مسلم ابوعبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کو یہ کلمات سکھاتے تھے کہ وہ سوتے وقت یہ کلمات پڑھیں۔''

(۲۰) عن أبی راشد الحبرانی قال أتیت عبداللّٰہ بن عمرو بن العاص فقلت لہ حدثنا ما سمعت من رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فألقی بین یدی صحیفۃ فقال ھذا ما کتب لی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فنظرت فیھا فاِذا فیھا أن أبابکر الصدیق قال یا رسول اللّٰہ علمنی ما أقول اِذا أصبحت واِذا أمسیت فقال لہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یا أبابکر قل اللھم فاطر السمٰوٰت والأرض عالم الغیب والشھادۃ لا اِلٰہ اِلا أنت رب کل شی ءٍ و ملیکۂ أعوذبک من شر نفسی ومن شر الشیطان وشرکہ وأن اقترف علی نفس سوءً او أجرہ عَلٰی مسلم.[1]

ترجمہ: ''حضرت ابوراشد الحبرانیؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے پاس آیا اور میں نے ان سے کہا کہ جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ہمیں بھی بتادیجئے تو انہوں نے میرے سامنے ایک کتابچہ رکھا اور فرمایا یہ میرے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا ہے (ابوراشد کہتے ہیں) میں نے اس کو دیکھا تو اس میں لکھا تھا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا

---

[1] مسلم، حدیث ۲۷۱۲۔

Marfat.com

کہ میں صبح و شام کیا پڑھا کروں؟ تو انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا بتائی۔ اللّٰھم فاطر السمٰوات والأرض.....الخ" (یہ دعا پہلے گزر چکی ہے اس لئے ترجمہ نہیں کیا گیا)

استخراج

یہ اسم صرف ابن مندہ نے تخریج کیا ہے[1] مگر رب کل شیءٍ و ملیکۂ کے طور پر اور قرآن کی مندرجہ بالا آیت (سورہ الانعام ۶ :۱۶۴ کا حوالہ بھی نہیں دیا ہے اور جس حدیث کو بطور حوالہ دیا ہے وہ مسلم کی حدیث نمبر ۲۷۱۲ ہے جو ہم نے اسم کے ساتھ درج کی ہے۔ لیکن اس میں صرف رب کل شی ءٍ اسم درج ہے۔[2]

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبُّ کُلِّ شَی ءٍ وَ مَلِیْکَہٗ لَا رَبَّ کُلِّ شی ءٍ وَ مَلِیْکَہٗ اِلَّا اَنْتَ

(۱۱۲) رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ عزوجل

﴿ دونوں مشرقوں کا رب ﴾

(۱۱۳) رَبُّ الْمَغْرِبَیْنِ عزوجل

﴿ دونوں مغربوں کا رب ﴾

قرآن کریم

رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ عزوجل، دونوں مشرقوں کا رب اور رَبُّ الْمَغْرِبَیْنِ عزوجل، دونوں مغربوں کا رب صرف امام جعفر نے قرآن کریم کی سورۃ الرحمٰن ۵۵ کی آیت ۱۷ سے تخریج کیا ہے۔

① ﴿ رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ وَ رَبُّ الْمَغْرِبَیْنِ ۝ ﴾

ترجمہ: دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کا رب۔

۱۔ کتاب التوحید، جلد ۲، صفحہ ۵۷۔

۲۔ احمد مسند المکثرین من الصحابۃ ۶۵۵۵۔

Marfat.com

قرآن میں یہ دونوں اسماء صرف ایک ایک مرتبہ آئے ہیں اور سوائے امام جعفر صادقؒ کے دیگر کسی امام نے ان کو تخریج نہیں کیا۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ وَالْمَغْرِبَیْنِ

لَا رَبَّ الْمَشْرِقَیْنِ وَالْمَغْرِبَیْنِ اِلَّا اَنْتَ

۱۱۴ اَلرَّحْمٰنُ عزوجل

﴿ بڑا مہربان ﴾

۱۱۵ اَلرَّحِیْمُ عزوجل

﴿ رحم کرنے والا ﴾

الرحمٰن عزوجل نہایت رحم والا اور الرحیم عزوجل، بہت مہربان۔ یہ دونوں اسماء رحمت سے مشتق ہیں۔ رحمت تامہ یہ ہے کہ محتاجوں سے بھلائی کی جائے اور ان کے حال پر توجہ مبذول رکھتے ہوئے ان کے حق میں نیکی کا ارادہ کیا جائے۔ رحمت عامہ یہ ہے کہ مستحق اور غیر مستحق سب کو شامل کیا جائے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت تامہ بھی ہے اور عامہ بھی۔ اس کی رحمت تامہ تو اس حیثیت سے ہے کہ وہ اپنی مخلوق میں محتاجوں کی حاجت روائی کا ارادہ بھی کرتا ہے اور اس کو پورا بھی کر دیتا ہے اور اس کی رحمت عامہ ہونا اس حیثیت سے ہے کہ وہ مستحق اور غیر مستحق سب کو شامل کرتا ہے اور وہ دنیا اور آخرت میں عام ہے اور ضرورت اور حاجات اور ان سے زائد امور پر مشتمل ہے۔ غرض کہ وہ ''رحیم'' مطلق و برحق ہے۔

''رحمٰن'' وہ ہے جس کی رحمت دوست اور دشمن سب کے لئے عام ہو۔ ان میں تفریق نہ ہو اور ''رحیم'' وہ ہے جس کی رحمت خاص ہو۔

قرآن کریم

﴿ وَکَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا ۝ ﴾ (سورۃ الاحزاب ۳۳ : ۴۳)

''اور اللہ تعالیٰ مؤمنین پر رحم فرمانے والا ہے۔''

بعض علماء نے ''رحمٰن'' اور ''رحیم'' کا فرق یہ بیان کیا ہے کہ رحمٰن کے معنی یہ ہیں کہ دنیا میں بندوں کی پردہ پوشی کرنے والا اور ''رحیم'' آخرت میں مغفرت فرمانے والا۔

Marfat.com

بعض نے کہا ہے کہ ''رحمٰن'' وہ ذات ہے کہ جب اس سے سوال کیا جائے تو عطا کرے اور ''رحیم'' وہ ذات کہ اگر کوئی اس سے سوال نہ کرے تو غضبناک ہو۔ یعنی بندہ اگر اس سے مانگتا تو ضرور عطا ہوتا۔

بعض کا قول ہے کہ ''رحمٰن'' وہ ذات ہے جو مصائب اور تکلیف دور کرتی ہے اور ''رحیم'' وہ ذات ہے جو گناہوں کی بخشش کرتی ہے۔

الرحمٰن عزوجل قرآن کریم میں کل ۵۷ بار آیا ہے۔

الرحیم عزوجل کے ساتھ	۶ بار
تنہا الرحمٰن عزوجل	۵۱ بار
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں الرحیم کے ساتھ	۱۱۳ بار

ہر سورۃ کے شروع میں ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' ہے اگر اس کو بھی شامل کرلیا جائے تو یہ تعداد ۱۷۰ ہو جائے گی۔

یہ دونوں اسماء الرحمٰن اور الرحیم عزوجل قرآن کریم میں سورۃ فاتحہ کی پہلی سورت میں ہی وارد ہوئے ہیں۔

﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ ﴾

''(شروع کرتا ہوں) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔''

اس سورت (سورہ فاتحہ) کی آیت ۳ میں ہے۔

﴿ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ ﴾

''بڑا مہربان اور رحم کرنے والا۔''

اسم الرحیم عزوجل قرآن کریم میں کل ۱۱۴ مرتبہ آیا ہے اور اگر ہر سورۃ کے شروع میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کو شامل کرلیا جائے تو پھر یہ تعداد ۲۲۷ مرتبہ ہو جاتی ہے۔

البرّ عزوجل کے ساتھ	۱ مرتبہ
الرّبّ عزوجل کے ساتھ	۱ مرتبہ
الودود عزوجل کے ساتھ	۱ مرتبہ

Marfat.com

تنہا الرّحیم عزوجل	۳مرتبہ
الرّحمٰن کے ساتھ	۶مرتبہ
بسم اللّٰہ الرّحمن الرّحیم میں	۱۱۳مرتبہ
الرّؤف عزوجل کے ساتھ	۸مرتبہ
التوّاب عزوجل کے ساتھ	۹مرتبہ
العزیز عزوجل کے ساتھ	۱۳مرتبہ
الغفور عزوجل کے ساتھ	۴۷مرتبہ
کل تعداد	۲۲۷

اس کے علاوہ ۱۴مرتبہ یہ اسم بطور فعل بھی وارد ہوا ہے۔

اور یوں یہ دونوں اسماء تعداد کے اعتبار سے قرآن کریم میں اللہ اور رب کے بعد دیگر تمام اسماء سے زیادہ آئے ہیں۔

اور اللہ تبارک وتعالیٰ کتنا بڑا مہربان اور اپنی مخلوق پر کتنا رحم کرنے والا ہے اس کا اندازہ آپ بخاری کی درج ذیل صحیح حدیث سے لگائیے:

احادیث مبارکہ

① عن أبی هريرة قال : سمعت رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يقول : "اِن اللّٰه خلق الرحمة يوم خلقها مائة رحمة ، فأمسک عنده تسعا و تسعين رحمة و أرسل فی خلقه كلهم رحمة واحدة، فلو يعلم الكافر بكل الذی عنداللّٰه من رحمة لم ييأس من الجنة ولو يعلم المؤمن بكل الذی عنداللّٰه من العذاب لم يأمن من النار. [1]

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے جس دن رحمت کو بنایا اس کے سو حصے کئے اور ننانوے حصے اپنے پاس رکھ لئے۔ ایک حصہ اپنی تمام

---

[1] بخاری، کتاب الرقاق، باب الدعاء مع الخوف حدیث ۶۴۶۹ مسلم کتاب التوبة باب حدیث ۵۹۷۵۹۔

Marfat.com

مخلوقات کو عنایت فرمایا۔(الف) اگر کافر کو اللہ تعالیٰ کا پورا رحم معلوم ہو جائے تو (باوجود کفر کے) بہشت سے ناامید نہ ہو اور اگر مؤمن کو پورا عذاب معلوم ہو جائے تو کبھی دوزخ سے نڈر نہ ہو۔

(۲) عن اسماء بنت یزید أن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال اسم اللّٰہ الاعظم فی ھاتین الأیتین. "وإلٰھکم إلٰہ واحد لآ إلٰہ إلا ھو الرحمٰن الرحیم." و فاتحة سورة آل عمران. "الٓمّٓ اللّٰہ لا إلٰہ إلا ھو الحی القیوم."

ترجمہ: "حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دونوں آیات میں ہے۔ "وإلٰھکم إلٰہ واحد لا إلٰہ إلا ھو الرحمٰن الرحیم." اور سورۃ آل عمران کی ابتدائی آیت "الٓمّٓ اللّٰہ لا إلٰہ إلا ھو الحی القیوم."[1]

(۳) عن عائشةؓ قالت سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول : أللّٰھم إنی أسألک بإسمک الطاھر الطیب المبارک الأحب إلیک، الذی إذا دعیت بہ أجبت: وإذا سئلت بہ أعطیت، وإذا استرحمت بہ رحمت، وإذا استفرجت بہ فرجت.[2]

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے۔ أللّٰھم إنی أسألک..... الخ"

ابن کثیر نے اپنی تفسیر القرآن العظیم میں ابن ابی حاتم کے حوالے سے ابی کعب رضی اللہ عنہ کی ایک طویل روایت شب قدر کے حوالے سے درج کی ہے۔ اس کے آخر میں ہے کہ:

حضرت جبرئیلؑ بے ساختہ کہہ اٹھتے ہیں، الٰہی تو اپنی مخلوق پر سب سے زیادہ مہربان ہے، بندوں پر تیری مہربانی خود ان کی مہربانی سے بھی بڑھی ہوئی ہے، اس وقت عرش اور اس کے آس پاس کی چیزیں اور پردے اور تمام آسمان جنبش

(الف) یہ اسی ایک حصہ کا اثر ہے کہ تمام مخلوقات ایک دوسرے پر رحم کرتی رہتی ہیں۔

[1] ابوداؤد، الوتر، باب الدعاء، حدیث ۱۴۹۶۔ ترمذی، الدعوات، باب ایجاب الدعاء، حدیث ۳۴۷۸۔ ابن ماجہ، الدعاء باب اسم الاعظم، حدیث ۳۸۵۵۔

[2] ابن ماجہ، الدعاء، باب اسم الاعظم، حدیث ۳۸۵۹۔

Marfat.com

میں آجاتے اور کہہ اٹھتے ہیں اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الرَّحِیْمِ - اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الرَّحِیْمِ

سورۃ الاعراف ۷ آیت ۱۵۶ میں ارشاد ربانی ہے :

﴿ قَالَ عَذَابِیْٓ اُصِیْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ ؕ ﴾

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میں عذاب دیتا ہوں جس کو چاہوں لیکن میری رحمت وسیع تر ہے ہر چیز سے۔''

سورۃ الحجر ۱۵ آیت ۴۹ میں غفور رحیم عزوجل فرماتے ہیں :

﴿ نَبِّئْ عِبَادِیْٓ اَنِّیْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۙ۝ ﴾

''اے نبیؐ! میرے بندوں کو خبر دیدو کہ میں معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہوں۔''

ترمذی کی ایک حدیث ملاحظہ فرمائیے :

④ عن أبی هریرةؓ عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله وسلم قال اِن اللّٰه حین خلق الخلق کتب بیده علی نفسه : أن رحمتی تغلب غضبی.

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا کیا تو اپنے ہاتھ سے اپنی ذات کے متعلق تحریر فرمایا کہ: ''میری رحمت میرے غضب / غصے پر غالب ہے۔'' [1]

اور قرآن کریم میں ارشاد ہے :

﴿ كَتَبَ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ؕ ﴾

''اللہ تعالیٰ نے (لوگوں پر) رحمت کرنا اپنے آپ پر لکھ رکھا ہے۔''

تفسیر مظہری میں لکھا ہے کہ ''اس نے اپنے اوپر رحمت کرنے کا ذمہ لے رکھا ہے۔'' [2]

ہماری نظر میں مہربانی اور رحم ہی اللہ ارحم الراحمین کا ذاتی اور صفاتی نام اور اس کا اصلی وصف ہے۔ اس موضوع پر ہم مکمل بحث اپنی آئندہ کتاب ''اللہ عزوجل، الرحمٰن الرحیم، ارحم الراحمین'' میں کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

---

[1] ترمذی، الدعوات، باب ان رحمتی تغلب غضبی، حدیث ۳۵۴۳۔

[2] تفسیر مظہری، جلد ۴ صفحہ ۷۹۔

Marfat.com

⑧ عن عبدالرحمن قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول قال اللّٰہ تبارک و تعالیٰ أنا اللّٰہ و أنا الرحمٰن خلقت الرحم و شققت لها من اسمی فمن و صلها و صلته ومن قطعها بتتّه. [1]

ترجمہ: ''حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث قدسی نقل کرتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ ''میں اللہ ہوں، میں رحمٰن ہوں، میں نے ہی رحم کو پیدا کیا اور پھر اسے اپنے نام سے چیرا۔ لہٰذا جو شخص صلہ رحمی کرے گا میں اسے ملاؤں گا اور جو قطع رحمی کرے گا میں اسے کاٹوں گا۔''

استخراج

یہ دونوں اسماء الرحمٰن عزوجل اور الرحیم عزوجل بلا استثناء تمام آئمہ صاحبان نے تخریج کیے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الرَّحْمٰنُ لَا رَحْمٰنَ اِلَّا اَنْتَ

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الرَّحِیْمُ لَا رَحِیْمَ اِلَّا اَنْتَ

۱۱۶ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ عزوجل

سب سے زیادہ رحم کرنے والا

ارحم الراحمین عزوجل، سب سے زیادہ رحم کرنے والا، تمام رحم کرنے والوں سے بڑا رحم کرنے والا، سب مہربانوں سے زیادہ / بڑا مہربان۔

قرآن کریم

یہ اسم اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ۴ مرتبہ آیا ہے اور اس اسم کی میری نظر میں سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہ اللہ بزرگ و برتر کے ۴ برگزیدہ پیغمبران حضرت موسیٰ، یعقوب، یوسف اور ایوب علیہم السلام کی دعاؤں کا حصہ ہے۔ انہوں نے جب اللہ تعالیٰ کو پکارا تو دعا کے آخر

---

[1] ترمذی، ابواب البر و الصلة، باب ماجاء فی قطیعة الرحم ۱۹۰۷۔ ابوداؤد، کتاب الزکاۃ ۱۴۴۴۔ احمد، مسند العشرة المبشرین بالجنة ۱۵۷۱ اور ۱۵۸۹۔

Marfat.com

میں یہی فرمایا کہ ''اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ'' اور ''ھُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ۔''

① حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا

﴿ قَالَ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِاَخِیْ وَاَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِکَ ز صلے وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ○ ﴾

''(موسیٰ نے) کہا یا میرے رب آپ مجھے اور میرے بھائی کو معاف فرما دیجئے اور ہمیں اپنی رحمت میں لے لیجئے اور آپ تمام رحم کرنے والوں سے بڑے رحم کرنے والے ہیں۔'' (سورۃ الاعراف ۷ : ۱۵۱)

② حضرت یعقوب علیہ السلام کی دعا

﴿ فَاللّٰهُ خَیْرٌ حٰفِظًا ص وَّھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ○ ﴾ (سورۃ یوسف ۱۲ : ۶۴)

''پس اللہ ہی بہترین محافظ ہے اور وہ سب مہربانوں سے بڑا مہربان ہے۔''

③ حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا

﴿ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَکُمْ ز وَھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ○ ﴾ (سورۃ یوسف ۱۲ : ۹۲)

''اللہ تعالیٰ تمہیں بخشے اور وہ سب مہربانوں سے بڑا مہربان ہے۔''

④ حضرت ایوب علیہ السلام کی دعا

﴿ وَاَیُّوْبَ اِذْنَادٰی رَبَّهٗ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ○ ﴾

اور ایوب علیہ السلام نے اپنے رب کو پکارا (کہ اے میرے رب) مجھ کو یہ بیماری لگ گئی ہے اور آپ سب سے بڑے رحم کرنے والے ہیں۔ (الانبیاء ۲۱ : ۸۳)

احادیث مبارکہ

① عن ابی امامه : اِن لله ملکا مؤکلا لمن یقول یا أرحم الراحمین فمن قالها ثلاث مرات قال له الملک اِن أرحم الرّاحمین دق أقبل

Marfat.com

عليک قسل. [1]

ترجمہ: ''حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا ایک ایسا فرشتہ بھی ہے جو ایسے انسان کو تلاش کرتا رہتا ہے جو کہ یا أرحم الراحمین کہتا ہے پس جو تین مرتبہ یا أرحم الراحمین کہہ دے تو فرشتہ کہتا ہے کہ أرحم الراحمین نے تیرے گناہوں کو جلا کر راکھ کر دیا ہے۔ (کمی بیشی اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔ آمین) تو سوال کر۔''

② عن أنس : ومرّه برجل وهو يقول "يا أرحم الراحمين : فقال له سل فقد نظر الله اِليک. [2]

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک مرتبہ ایک شخص کے سامنے سے گزرے جو کہہ رہا تھا۔ یا ارحم الراحمین، تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے مانگو بے شک اللہ تعالیٰ آپ کی طرف دیکھ رہے ہیں (متوجہ ہیں)۔''

استخراج

اس اسم اللہ عزوجل کو ابن مندہ، فضل اصفہانی اور ابن وزیر نے تخریج کیا ہے۔ دیگر ۱۸ آئمہ صاحبان نے تخریج نہیں کیا۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ لَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اِلَّا اَنْتَ

۱۱۷ اَلرَّضَا عزوجل

خوش، راضی، راضی ہونے والا

اَلرَّضَا عزوجل وہ ذات جو اپنے بندوں کے نیک اعمال پر راضی ہوتی ہے، خوش ہوتی ہے، پسند فرماتی ہے اور ان کو اپنی نعمتیں عطا فرماتی ہے اور پھر ان کو اپنے فضل سے نوازتی ہے۔

---

[1] مستدرک حاکم ۱/۵۴۴

[2] مستدرک حاکم

Marfat.com

قرآن کریم

① ﴿ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْناً ط ﴾

ترجمہ: ''آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور تمہارے لئے اسلام کو (بطور) دین پسند کیا۔'' (المائدۃ ۵ : ۳)

سورۃ المائدۃ ۵ کے آخری رکوع میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ وہ دن ہے کہ سچوں کو ان کی سچائی فائدہ اور نفع دے گی جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

﴿ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَ رَضُوْا عَنْہُ ط ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْم ○ ﴾

''اور اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور وہ اللہ تعالیٰ سے خوش۔ اور یہ بڑی کامیابی ہے۔'' (آیت ۱۱۹)

قرآن کریم میں یہ اسم فاعل ۹ مرتبہ آیا ہے۔

حدیث

① عن جابر أن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال : من قال حین ینادی المنادی: ''أللھم ھذہ الدعوۃ التامۃ و الصلاۃ القائمۃ صل علیٰ محمد وارض عنا رضا لا تسخط بعدہ ، استجاب اللّٰہ عزوجل دعوتہ.''[1]

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مؤذن کی آواز سنتے وقت (یعنی اذان کے بعد) یہ کہے۔ ''أللّٰھم ھذہ الدعوۃ التامۃ و الصلاۃ القائمۃ صل علیٰ محمد وارض عنا رضا لاتسخط بعدہ ، استجاب اللّٰہ عزوجل دعوتہ.'' یعنی یا اللہ! اس قائم ہونے والی دعوت (اذان) اور نفع رساں نماز کے مالک آپ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

---

1. احمد مسند المکثرین ، ۱۴۹۲، ابن السنی ، حدیث ۹۶، طبرانی فی الاوسط۔

Marfat.com

رحمت نازل فرمایئے اور آپ مجھ سے ایسے راضی ہو جایئے کہ اس کے بعد کبھی آپ ناراض نہ ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائیں گے۔"

استخراج

اس اسم کو صرف ابن العربی نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الرَّضَا　　لَا رَضَا اِلَّا اَنْتَ

۱۱۸ اَلرَّفِیْعُ عزوجل　　۱۱۹ رَفِیْعُ الدَّرَجَاتِ عزوجل

﴿ بلند۔ بلند درجوں والا۔ درجے بلند کرنے والا ﴾

اَلرَّفِیْعُ عزوجل، بلند سب سے بلند جس کی بلندی کو کوئی شے نہ پا سکے اور رَفِیْعُ الدَّرَجَاتِ وہ ذات جو بلند درجوں والی ہے اور اس کے درجات کمال بہت بلند ہیں، کسی کا کمال اس کے سامنے نمودار نہیں ہو سکتا۔ وہی اپنے انبیاء اور اولیاء کے درجات قرب جنت کے اندر اونچا کرنے والا۔ سب کے درجات ترتیب کے ساتھ ہوں گے۔

قرآن کریم

یہ دونوں اسماء قرآن کریم کی سورۃ المؤمن (غافر) ۴۰ کی آیت ۱۵ سے تخریج کیے گئے ہیں:

① ﴿ رَفِیْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ج ﴾

ترجمہ: "وہ عالی (بلند) درجات والا ہے، مالک عرش کا۔"

استخراج

اَلرَّفِیْعُ عزوجل صرف امام جعفر صادق، حاکم (حدیث ۴۲) اور ابن حجر نے تخریج کیا ہے۔ رَفِیْعُ الدَّرَجَاتِ عزوجل صرف ابن العربی اور ابن وزیر نے تخریج کیا ہے۔ دیگر ۱۹ آئمہ صاحبان نے نہیں کیا۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الرَّفِیْعُ　　لَا رَفِیْعَ اِلَّا اَنْتَ

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَفِیْعُ الدَّرَجَاتِ　　لَا رَفِیْعَ الدَّرَجَاتِ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

Marfat.com

۱۲۰ اَلرَّفِیقُ عزوجل

﴿ساتھی۔دوست۔نرم﴾

الرَّفِیق عزوجل، دوست، ساتھی، نرم۔حدیث نبویؐ سے تخریج کیا گیا ہے۔

احادیث مبارکہ

① عن عائشة زوج النبی صلی اللّٰه علیه وسلم أن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال یا عائشة اِنّ اللّٰه رفیق یحب الرفق و یعطی علی الرفق ما لا یعطی علی العنف ومالا یعطی علی ماسواه.[1]

ترجمہ: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔اے عائشہؓ، اللہ تعالیٰ نرمی اور (خوش خلقی) پسند کرتا ہے اور خود بھی نرم ہے اور دیتا ہے نرمی پر۔جو نہیں دیتا سختی پر اور نہ کسی چیز پر۔

② عن عائشة رضی اللّٰه عنها قالت : کنت أمسح صدر رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم بیدی ، و أقول : اکشف الباس رب الناس أنت الطبیب و أنت الشافی : قالت : وهو یقول : ألحقنی بالرفیق ، الحقنی بالرفیق.[2]

ترجمہ: ''ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔میں (حضورؐ کے مرض الوفات میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ اطہر پر ہاتھ پھیرتی تھی اور یہ دعا پڑھتی تھی۔اکشف الباس رب الناس أنت الطبیب و أنت الشافی (لوگوں کے پروردگار! تکلیف دور فرما، آپ ہی طبیب اور آپ ہی شفا دینے والے ہیں۔) ام المؤمنین نے کہا اور آپ یہ فرما رہے تھے۔ألحقنی بالرفیق ، ألحقنی بالرفیق. (اے اللہ! مجھے دوست سے ملا دے، مجھے دوست سے ملا دے۔)''

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الرَّفِیْقُ لَا رَفِیْقَ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

---

[1] مسلم، کتاب البر ۲۵۹۳۔ابوداؤد، الادب، ۴۸۰۸ (اس میں ''اَلْعُنُفِ'' کے بعد کے الفاظ نہیں ہیں)۔

[2] نسائی، عمل فی الیوم واللیلة، حدیث نمبر ۱۰۱۵۔ابن ماجہ ۱۶۱۹۔ابن حبان۔احمد ۱۰۸/۶۔مؤطا ۲۳۷/۱

Marfat.com

(۱۲۱) اَلرَّقِیبُ عزوجل

﴿ نگہبان ﴾

اَلرَّقِیبُ عزوجل وہ ذات جو ہر شے کی حالت سے بخوبی واقف ہو اور اس کی ایسی نگہبان ہو کہ اس سے کسی وقت بھی غافل نہ ہو اور اس پر لازمی طور پر ہمیشہ نظر رکھے۔ قرآن کریم سورۃ المائدۃ ۵ میں ارشاد ربانی ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم نے ان لوگوں سے کہا تھا اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر مجھے (عیسیٰ) اور میری ماں (مریم) کو تم معبود بنالو؟ جواباً حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ میں نے انہیں وہی کہا تھا جو آپ نے مجھے فرمایا تھا کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے۔

قرآن کریم

① ﴿ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ ط ﴾ (المائدۃ ۵: ۱۱۷)

"پس جب آپ نے مجھے واپس بلالیا تو آپ ہی ان پر نگہبان تھے۔"

② ﴿ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيبًا ۝ ﴾ (الاحزاب ۳۳: ۵۲)

"اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر نگہبان ہے۔"

قرآن کریم میں یہ اسم کل ۳ مرتبہ آیا ہے۔

احادیث مبارکہ

① عن عبداللّٰہؓ قال علمنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم خطبة الحاجة ان الحمدللّٰہ نستعینہ و نستغفرہ و نعوذ بہ من شرور أنفسنا من یھدہ اللّٰہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ و أشھد أن لا اِلٰہ اِلا اللّٰہ وأشھد أن محمداً عبدہ و رسولہ یا أیھا الذین امنوا..... اتقوا اللّٰہ الذی تساء لون بہ والارحام ان اللّٰہ کان علیکم رقیبا یا أیھا الذین

Marfat.com

اٰمنوا اتقوا اللّٰه حق تقا ته ولا تموتن اِلا وأنتم مسلمون يا أيها الذين اٰمنوا اتقوا اللّٰه و قولوا قولا سديدا يصلح لكم اعمالكم و يغفرلكم ذنوبكم ومن يطع اللّٰه و رسوله فقد فاز فوزا عظيما.[1]

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حاجت کا خطبہ سکھایا۔ ألحمدللّٰه (الی) فوزا عظيما ۔ترجمہ: تمام خوبیوں کا سرچشمہ اللہ کی ذات بابرکت ہے ہم اس سے مدد چاہتے ہیں اور اس سے مغفرت کے طلبگار ہیں اور اپنے نفس کی برائیوں سے اسی کی پناہ چاہتے ہیں جس کو اللہ نے سیدھی راہ دکھائی اس کو گمراہ کرنے والا کوئی نہیں اور جس کو وہ گمراہ کردے اس کو راہ راست بتانے والا کوئی نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی کے بندے اور رسول ہیں۔اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جس کے وسیلہ سے تم آپس میں مانگتے ہو اور رشتوں کے توڑنے سے ڈرو کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہاری نگرانی کررہا ہے۔اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تم کو ہرگز موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور انصاف کی بات کہو وہ تمہارے کاموں کو درست کردے گا اور تمہارے گناہ معاف کردے گا اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی بلاشبہ اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔''

استخراج

اَلرَّقِیْبُ عزوجل کو سوائے ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابونعیم اور ابن حزم کے دیگر ۱۷ آئمہ صاحبان نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الرَّقِیْبُ لَا رَقِیْبَ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

---

[1] ابوداؤد، دعاء الحاجة، نمبر ۲۱۱۸

Marfat.com

(۱۲۲) اَلرَّمَضَانُ عزوجل

﴿ جلانے والا ﴾

احادیث مبارکہ

① عن ابی هریرةؓ قال "ولا تقولوا رمضان ؟ فان رمضان اسم اللّٰه تعالیٰ ولکن قولو شهر رمضان.[1]

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رمضان مت کہو اس لئے کہ رمضان اللہ تعالیٰ کا نام ہے ہاں یہ کہو کہ یہ رمضان کا مہینہ ہے۔"

اس حدیث سے جو امام طبری کی تفسیر (۲/۱۴۴) ابن عدی (فی الکامل ۷/۵۳) اور بیہقی (فی الکبری ۴/۲۰۱) نے روایت کی ہے امام خطابی اور قرطبی نے اسم اللہ تعالیٰ "رمضان" تخریج کیا ہے۔ مگر علماء کے ایک طبقے کو اس حدیث پر کلام ہے اور بعض نے اس کو موضوع بھی کہا ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے

① معتقد اهل السنة والجماعة فی اسماء اللّٰه الحسنیٰ ،ڈاکٹر محمد بن خلیفہ التمیمی۔ صفحہ ۲۸۵ سے ۲۸۷۔

② الاسنیٰ فی شرح اسماء اللّٰه الحسنیٰ ۔امام عبداللہ القرطبی، تحقیق، محمد حسن جبل، طارق احمد محمد و دیگر، جلد اول صفحہ ۱۶۹ حاشیہ نمبر ۲۳۸۔

(۱۲۳) اَلرَّءُوْفُ عزوجل

﴿ شفقت کرنے والا ﴾

اَلرَّءُوْفُ عزوجل، صاحب رافت اور رافت حد درجہ کی رحمت کو کہتے ہیں۔ وہ ذات

---

[1] الاسنی فی شرح اسماء اللّٰه الحسنیٰ، طبری، ابن عدی، بیہقی

Marfat.com

جو اپنی مخلوق پر حد درجہ مہربان ہے اور رحمت کی یہ زیادتی اس کے اوصاف حمیدہ میں سب سے اہم وصف ہے۔ کیونکہ وہ تکلیف اور برائی کو دور کرتا ہے۔ یہ اسم ''الرحیم عزوجل'' کے ہم معنی ہے مگر اس میں کسی قدر مبالغہ کا صیغہ ہے۔[1]

﴿ اِنَّ اللّٰهَ بِا لنَّاسِ لَرَءُ وْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ ﴾ (سورۃ البقرہ ۲۔ آیت ۱۴۳)

''بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر شفقت رکھنے والا بڑا مہربان ہے۔''

قرآن کریم میں اَلــرَءُ وْفُ عزوجل بطور اسم ۱۰ مرتبہ آیا ہے اور اس میں سے ۹ جگہ اَلرَّحِيْم عزوجل کے ساتھ آیا ہے اور ۲ جگہ اَلرَءُ وْفٌ بالعباد آیا ہے یعنی اپنے بندوں پر بہت ہی شفقت اور رحمت کرنے والا۔

یہاں میری نظر میں ایک اہم بات قابل ذکر ہے کہ سورۃ توبہ ۹ کی آیت ۱۱۷ میں اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ اِنَـهٗ بِهِمْ رَءُ وْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ ﴾

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان پر بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔''

اور پھر اسی سورت کی آیت ۱۲۸ میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے ارشاد ہے:

﴿ لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِا لْمُؤْمِنِيْنَ رَءُ وْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ ﴾

''اے لوگو، تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں، جو تمہاری جنس (بشر) سے ہیں جن کو تمہاری مضرت کی بات نہایت گراں گزرتی ہے جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہشمند رہتے ہیں (یہ حالت تو سب کیساتھ ہے بالخصوص) ایمانداروں کے ساتھ بڑے ہی شفیق اور مہربان ہیں۔''

---

[1] اکثر علماء نے اَلرَّؤوف لکھا ہے مگر قرآن کریم میں الرؤف تمام جگہ ایک واؤ سے لکھا ہے اور ہم نے بھی یہی ہجے لئے ہیں۔

Marfat.com

یعنی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے بھی فرمایا کہ آپ بھی ایمانداروں/ مؤمنین پر بڑے ہی شفیق اور مہربان ہیں۔

استخراج

اسم اَلـــرَّءُوْف عزوجل تمام آئمہ صاحبان نے تخریج کیا ہے۔ابن مندہ نے اَلرَّءُوْف الرَّحِیْم عزوجل تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اَلرَّءُوْف لَا رَءُوْفَ اِلَّا اَنْتَ

۱۲۴ اَلزَّارِعُ عزوجل

اگانے والا۔کھیتی کرنے والا

قرآن کریم

اَلزَّارِعُ عزوجل، اگانے والے، کھیتی کرنے والا۔قرآن کریم کی ایک آیت سے صرف ابن وزیر نے تخریج کیا ہے۔

① ﴿ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ۝ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ۝ ﴾

ترجمہ: ''اچھا پھر یہ بتاؤ کہ تم جو کچھ (تخم وغیرہ) بوتے ہو اس کو تم اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں۔'' (الواقعة ۵۶۔آیت ۶۳۔۶۴)

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الزَّارِعُ لَا زَارِعَ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

Marfat.com

(۱۲۵) اَلسَّامِعُ عزوجل

سننے والا

قرآن کریم

اَلسَّامِعُ عزوجل ، سننے والا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فعلی اسم ہے۔ وہ ذات جو اپنے بندوں کی فریاد سنتی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

﴿ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُکَ فِیْ زَوْجِهَا وَتَشْتَکِیْٓ اِلَی اللّٰهِ ق صلے وَاللّٰهُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَکُمَا ط ﴾

"بے شک اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی بات سن لی جو اپنے شوہر کے معاملہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جھگڑ رہی تھی اور اپنے رنج وغم کا اللہ تعالیٰ سے شکوہ کر رہی تھی اور اللہ تعالیٰ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا۔" (المجادلۃ ۵۸ : ۱)

اَلسَّامِعُ اس آیت اور دیگر ۳ آیات میں جن میں لفظ سَمِعَ ۳/۱۸۱، اَسْمَعُ ۲۰/۴۶ وارد ہوا ہے سے تخریج کیا گیا ہے۔

یہ اسم ابن ماجہ میں بھی آیا ہے۔ [1]

حدیث

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ یَقُوْلُ : "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَعُوذُبِکَ مِنَ الْأَرْبَعِ : مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ، وَمِنْ دُعَاءٍ لَّا یُسْمَعُ." [2]

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا فرماتے تھے: اے اللہ! میں چار چیزوں سے پناہ چاہتا ہوں۔ ایسا علم جو نفع بخش نہ ہو، ایسا دل جس میں خشوع نہ ہو، ایسا نفس جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا جو سنی نہ جائے۔"

---

[1] ابن ماجہ، کتاب الدعا، ۳۸۳۷۔

[2] ابوداؤد، الوتر، باب فی الاستعاذہ، حدیث ۱۵۴۸

Marfat.com

استخراج

اس اسم اَلسَّامِعُ عزوجل کو صرف ابن ماجہ نے تخریج کیا۔ دیگر ۲۰ آئمہ صاحبان نے تخریج نہیں کیا۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّامِعُ　　لَا سَامِعَ اِلَّا اَنْتَ

(۱۲۶) اَلسَّتَّارُ عزوجل　　(۱۲۷) اَلسَّاتِرُ عزوجل

(۱۲۸) اَلسِّتِّیْرُ عزوجل

﴿ پردہ رکھنے والا، پردہ پوشی کرنے والا۔ چھپانے والا ﴾

اَلسَّتَّارُ عزوجل، پردہ پوشی کرنے والا، اپنے بندوں کے عیب چھپانے والا، پردہ رکھنے والا۔ اَلسَّاتِرُ عزوجل اور اَلسِّتِّیْرُ عزوجل، یہ تینوں اسم ہم معنی ہیں اور یہ درج ذیل احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ماخوذ ہیں۔

احادیث مبارکہ

① عن ابی هريرة عن النبی صلی اللّٰه عليه وسلم قال لا يستر عبد عبداً فی الدنيا اِلا ستره اللّٰه يوم القيامة. [1]

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کوئی شخص دنیا میں کسی بندہ کا عیب چھپادے گا، اللہ تبارک وتعالیٰ یوم قیامت اس کا عیب چھپادے گا۔''

② اَنّ عبداللّٰه بن عمر رضی اللّٰه عنهما اخبره : أن رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم قال : ألمسلم أخو المسلم ، لا يظلمه ولا يسلمه، ومن

---

[1] مسلم، البر و الصلة، ۲۵۹۰، مستدرک حاکم، ۱۴۵/۶ اور ۱۶۰ عن عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔

Marfat.com

كان فی حاجة أخيه، كان اللّٰه فی حاجته ، ومن فرج عن مسلم كربة فرج اللّٰه عنه كربةً من كربات يوم القيامة ، ومن ستر مسلما ستره اللّٰه يوم القيامة. [1]

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ خود اس پر ظلم کرے نہ ظالم کے ہاتھ میں اس کو چھوڑ کر بیٹھ جائے اور جو شخص مسلمان اپنے بھائی کا کام نکالے تو اللہ اس کا کام نکال دے گا اور جو شخص مسلمان پر سے کوئی مصیبت ٹالے تو اللہ قیامت کی (مصیبتوں میں سے ایک) مصیبت اس پر سے ٹال دے گا اور جو شخص مسلمان کا عیب چھپالے اللہ قیامت کے دن اس کے عیب چھپائے گا۔''

استخراج

اَلسَّتَّارُ عزوجل کو صرف ابن مندہ اور قرطبی نے تخریج کیا ہے۔ اَلسَّاتِرُ عزوجل کو صرف امام قرطبی نے تخریج کیا ہے جبکہ اَلسِّتِّیْرُ عزوجل کو امام قرطبی اور امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّتَّارُ	لَا سَتَّارَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّاتِرُ	لَا سَاتِرَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السِّتِّیْرُ	لَا سِتِّیْرَ اِلَّا اَنْتَ

۱۲۹ اَلسُّبُّوْحُ عزوجل

﴿ بہت پاک ﴾

اَلسُّبُّوْحُ عزوجل، بہت پاک، حدیث سے تخریج کیا گیا ہے۔

---

[1] بخاری، کتاب المظالم، ۲۴۴۲۔ ابوداؤد، الادب ۴۹۴۶۔ ترمذی، القراءات، ۲۹۴۵، ابن ماجہ، السنۃ ۲۲۵، احمد ۲/۹۲۔

Marfat.com

حدیث

① عن عائشة أن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم كان يقول فى ركوعه و سجوده سبوح قدوس رب الملائكة والروح. [1]

ترجمہ: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رکوع اور سجدہ میں سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح (اے اللہ تعالیٰ آپ) بہت پاک ہیں، بہت پاکیزہ ہیں، فرشتوں اور روح الامین (جبرائیل) کے رب۔"

استخراج

اس اسم السُّبُّوْحُ عزوجل کو ابن مندہ، حلیمی، ابن حزم، بیہقی اور قرطبی رحمۃ اللہ علیہم نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السُّبُّوْحُ لَا سُبُّوْحَ اِلَّا اَنْتَ

۱۳۰ اَلسَّرِيْعُ عزوجل

﴿جلدی کرنے والا﴾

۱۳۱ سَرِيْعُ الْحِسَابِ عزوجل

﴿جلدی حساب لینے والا﴾

۱۳۲ سَرِيْعُ الْعِقَابِ عزوجل

﴿جلدی عذاب کرنے والا﴾

اَلسَّرِيْعُ عزوجل، جلدی کرنے والا اور سَرِيْعُ الْحِسَابِ عزوجل قرآن کی ان آیات سے تخریج کئے گئے ہیں جن میں اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ آیا ہے:

﴿ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ ﴾

"اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرے گا تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس سے جلد حساب لیں گے۔" (آل عمران ۳ : ۱۹)

---

[1] مسلم ۴۸۷۔ ابوداؤد ۸۷۲۔ نسائی ۱۰۴۹۔ حاکم ۹۴۳۵

Marfat.com

قرآن کریم میں کل ۸ جگہ سَرِیْعُ الْحِسَاب آیا ہے۔اس سے امام جعفر صادق، سفیان بن عیینہ اور ابوزید بغوی نے اَلسَّرِیْعُ عزوجل تخریج کیا ہے۔ابن مندہ نے اَلسَّرِیْعُ اور سَرِیْعُ الْحِسَابِ دونوں اسماء تخریج کئے ہیں جبکہ بیہقی، قرطبی اور ابن قیم نے سَرِیْعُ الْحِسَابِ عزوجل تخریج کیا ہے۔

سَرِیْعُ الْعِقَابِ عزوجل، جلدی عذاب دینے والا، قرآن کریم کی سورۃ الانعام ۶ کی آیت ۱۶۵ اور سورۃ الاعراف ۷ کی آیت ۱۶۷ سے صرف امام قرطبی نے تخریج کیا ہے۔یہ بات اہم ہے کہ دونوں جگہ آیت کے الفاظ ایک ہی ہیں:

﴿ اِنَّ رَبَّکَ سَرِیْعُ الْعِقَابِ ز صلے وَ اِنَّہٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ ﴾

''بالیقین آپ کا رب بہت جلد سزا دینے والا ہے اور بلاشبہ وہ بڑی مغفرت اور مہربانی کرنے والا بھی ہے۔''

یہ اسماء قرآن کریم میں کل دس مرتبہ آئے ہیں۔

احادیث مبارکہ

① عن اسماعیل بن أبی خالد أنه سمع عبداللّٰه بن أبی أوفی رضی اللّٰه عنهما یقول: دعا رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یوم الأحزاب علی المشرکین فقال: اللّٰهم منزل الکتاب، سریع الحساب، أللّٰهم اهزم الأحزاب، اللّٰهم اهزمهم وزلزلهم.[1]

ترجمہ: ''اسمٰعیل بن ابی خالد نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا۔وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے دن مشرکوں کے لئے بددعا کی، فرمایا: یا اللہ کتاب (قرآن) کے اتارنے والے، جلد حساب لینے والے، یا اللہ کافروں کے گروہوں کو شکست دے۔یا اللہ ان کو شکست دے۔ان کے قدم اکھیڑ دے (ان کو بھگا دے)۔''

---

[1] بخاری، کتاب الجہاد، باب دعاء علی المشرکین، حدیث نمبر ۲۹۳۳۔

Marfat.com

(۲) حدثنا أبو هريره عن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وعلىٰ آله وسلم، فذكر أحاديث، منها: وقال: رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآله وسلم "اِن اللّٰه قال: اِذا تلقانى عبد بشبر، تلقيته بذراع، واِذا تلقانى بذراع، تلقيته بباع، واِذا تلقانى بباع، جئته أتيته بأسرع،" [1]

ترجمہ: "حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عزوجل ارشاد فرماتا ہے جب کوئی بندہ میری طرف ایک بالشت بڑھتا ہے میں ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو میں ایک باع بڑھتا ہوں اور جب وہ ایک باع بڑھتا ہے تو میں جلدی آتا ہوں اس کی طرف۔"

(۳) عن البراء بن عازب أن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قال اِذا أخذت مضجعك فتوضأ وضوءك للصلاة ثم اضطجع على شقك الأيمن ثم قل اللّٰهم اِنى أسلمت وجهى اِليك وفوضت أمرى اِليك وألجأت ظهرى اِليك رغبة ورهبة اِليك لا ملجأ ولا منجأ منك اِلا اِليك آمنت بكتابك الذى أنزلت وبنبيك الذى أرسلت واجعلهن من آخر كلامك فاِن مت من ليلتك مت وأنت على الفطرة قال فرددتهن لأستذكرهن فقلت آمنت برسولك الذى أرسلت قال قل آمنت بنبيك الذى أرسلت. [2]

ترجمہ: "حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آپ سونے کو جائیں تو وضو کر جیسے نماز کے لئے وضو کرتے ہیں پھر داہنی کروٹ پر لیٹیں اور کہیں اللّٰهم انى..... الخ یعنی یا اللہ میں نے اپنا منہ رکھ دیا آپ کے لئے اور اپنا کام سونپ دیا آپ کو اور آپ پر بھروسا کیا آپ کے ثواب کی خواہش سے آپ کے عذاب سے ڈر کر آپ کے سوا کوئی ٹھکانا اور پناہ نہیں آپ سے، ایمان لایا

---

[1] مسلم، كتاب الذكر والدعاء باب الحث على ذكر اللّٰه تعالىٰ۔ حديث ۲۶۷۵۔ حاكم ۳۱۶/۲ اور ۲۸۳/۳ من حديث أنس بن مالك۔

[2] مسلم، الذكر والدعاء، باب الدعاء عند النوم، ۶۸۸۲.

Marfat.com

میں آپ کی کتاب پر جو آپ نے اتاری اور آپ کے نبی پر جس کو آپ نے بھیجا (اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) اور آخری بات یہی دعا ہو پھر اگر تو مرجائے اس رات کو تو مرے گا اسلام پر (اور خاتمہ بخیر ہوگا) براء نے کہا میں نے ان کلموں کو دوبارہ پڑھایا دکرنے کیلئے تو بنبیک کے بدلے برسولک کہا آپؐ نے فرمایا بنبیک کہہ۔"

استخراج

اس اسم اَلسَّرِیْعُ عزوجل کو امام جعفر صادق، سفیان بن عینیہ، ابوزید بغوی، ابن مندہ اور ابن وزیر نے تخریج کیا ہے۔ دیگر ۱۷ آئمہ صاحبان نے تخریج نہیں کیا۔

سَرِیْعُ الْحِسَابِ عزوجل اس اسم کو ابن مندہ، حلیمی، بیہقی، قرطبی اور ابن قیم نے تخریج کیا ہے دیگر ۱۷ آئمہ صاحبان نے تخریج نہیں کیا۔

اس اسم سَرِیْعُ الْعِقَابِ عزوجل کو صرف قرطبی نے تخریج کیا ہے۔ دیگر ۲۰ آئمہ صاحبان نے تخریج نہیں کیا۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّرِیْعُ	لَا سَرِیْعَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ	لَاسَرِیْعَ الْحِسَابِ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ سَرِیْعُ الْعِقَابِ	لَا سَرِیْعَ الْعِقَابِ اِلَّا اَنْتَ

۱۳۳ اَلسَّخُطُ عزوجل

﴿عذاب کرنے والا۔ ناخوش ہونے والا﴾

قرآن کریم

اَلسَّخُطُ عزوجل، ناخوش ہونے والا اور بری حرکتوں پر غضبناک ہوکر عذاب دینے والا۔ یہ اسم قرآن کریم کی سورۃ المائدہ ۵ کی آیت ۸۰ سے صرف ابن العربیؒ نے

Marfat.com

تخریج کیا ہے:

﴿ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَ فِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ ﴾

''جو کام انہوں نے آگے کے لیے کیا ہے وہ بیشک برا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر ناخوش ہوا اور عذاب ہی میں یہ لوگ ہمیشہ رہیں گے۔''

یہ اسم قرآن کریم میں بطور اسم فاعل صرف ایک مرتبہ ہی آیا ہے۔

احادیث مبارکہ

① عن ابی سعید اِلخدری رضی اللّٰہ عنہ قال : قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان اللّٰہ یقول لأھل الجنۃ یا أھل الجنۃ فیقولون لبیک ربنا و سعدیک والخیر فی یدیک فیقول ھل رضیتم فیقولون وما لنا لا نرضی یا رب وقد أعطیتنا مالم تعط أحدا من خلقک فیقول ألا أعطیکم أفضل من ذلک فیقولون یا رب وأی شیءٍ افضل من ذلک؟ فیقول أحل علیکم رضوانی فلا أسخط علیکم بعدہ أبدا. [1]

ترجمہ: ''ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا بہشتیو! وہ عرض کریں گے حاضر آپ کی خدمت کیلئے مستعدی کے ساتھ ساری بھلائی آپ کے دونوں ہاتھوں میں ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا اب تم خوش ہوئے وہ عرض کریں گے بھلا اب بھی خوش نہ ہوں گے آپ نے ہم کو وہ عنایت فرمایا جو اپنی کسی مخلوق کو نہیں دیا۔ اس وقت فرمائے گا اب میں تم کو وہ نعمت دیتا ہوں جو ان سب نعمتوں سے افضل ہے وہ عرض کریں گے پروردگاران (بہشت کی) نعمتوں سے افضل کون سی نعمت ہوگی؟ فرمائے گا وہ نعمت میری رضامندی ہے اب میں تم پر اپنی رضامندی اتارتا ہوں اس کے بعد میں کبھی تم سے ناراض نہ ہوں گا۔''

---

[1] بخاری، کتاب التوحید، باب کلام الرب سے اھل الجنۃ ، حدیث ۷۵۱۸۔ مسلم، الجنۃ احلال الرضوان علي اھل الجنۃ حدیث ۲۸۹۲

Marfat.com

(۲) عن عائشة قالت فقدت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لیلةً من الفراش فالتمسته فوقعت یدی علیٰ بطن قدمیه وهو فی المسجد وهما منصوبتان وهو یقول أللهم اِنی أعوذ برضاک من سخطک وبمعافاتک من عقوبتک و أعوذبک منک لآ أحصی ثناء علیک أنت کمآ أثنیت علیٰ نفسک. [۱]

ترجمہ: ''ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات بچھونے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا۔ میں نے ڈھونڈا تو میرا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تلوے پر پڑا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں تھے اور دونوں پاؤں کھڑے تھے اور فرماتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرَضَاکَ..... الخ یعنی ''اے اللہ، میرے میں پناہ مانگتا ہوں آپ کی رضامندی کی آپ کے غصہ سے اور آپ کی بخشش کی آپ کے عذاب سے اور میں آپ سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔ مجھ میں آپ کی تعریف کرنے کی طاقت نہیں آپ ایسے ہی ہیں جیسی آپ نے خود اپنی تعریف کی۔''

استخراج

اس اسم اَلسَّخُط کو صرف ابن العربی نے تخریج کیا ہے دیگر ۲۰ آئمہ صاحبان نے تخریج نہیں کیا۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّخُطُ لَا سَخُطَ اِلَّا اَنْتَ

(۱۳۴) اَلسَّلَامُ عزوجل

﴿سلامتی والا۔ بے عیب۔ نقص اور خرابی سے سالم﴾

قرآن کریم

اَلسَّلَامُ عزوجل وہ ذات جو اپنی ذات میں عیب سے پاک ہو، اپنی صفات میں نقائص

۱۔ مسلم، صلاۃ المسافرین باب ما یقال فی الرکوع والسجود، حدیث ۴۸۶۔ ابوداؤد الوتر ۱۴۲۷۔ ترمذی الدعوات ۳۵۶۶، ابن ماجہ الوتر ۲۲۷۹

Marfat.com

سے پاک ہو اور اپنے افعال میں مطلقاً برائی سے پاک ہو۔ اَلسَّلَامُ عزوجل وہ ذات جو ہر نقص اور خرابی سے سالم ہو۔ وہ ہر ایک آفت اور تغیر سے پاک ہے، ازلی ابدی ہے، (وہ سلامت رہنے والا ہے) اور وہ جس کو چاہے سلامت رکھتا ہے اسی لیے اس کا اسم اَلسَّلَامُ ہے۔

① ﴿ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝ ﴾

ترجمہ: ''وہی اللہ تعالیٰ ہے کہ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں، وہ بادشاہ ہے، سب عیبوں سے پاک ہے (آئندہ بھی سب عیب و نقص سے) سلامت رہنے والا، امن دینے والا، نگہبانی کرنے والا، زبردست ہے، خرابی کا درست کر دینے والا۔ بڑی عظمت والا ہے۔ پاک ہے اللہ تعالیٰ ان کافروں کی شرک آفرینی سے۔'' (الحشر ۵۹ : ۲۳)

یہ اسم قرآن کریم میں ایک مرتبہ آیا ہے۔

احادیث مبارکہ

① قال عبداللّٰه : كنا نصلی خلف النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فنقول : السلام علی اللّٰه فقال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم "اِن اللّٰه هو السلام، ولكن قولوا: ألتحيات للّٰه. والصلوات والطيبات، ألسلام عليكم أيها النبی ورحمة اللّٰه و بركاته، ألسلام علينا وعلیٰ عباد اللّٰه الصالحين، أشهد أن لآ اِلٰه اِلا اللّٰه، وأشهد أن محمداً عبده و رسوله." [1]

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے تو یوں کہتے (یعنی تشہد میں) اللہ پر سلام، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جب نماز سے فارغ ہوئے) فرمایا (یوں نہ کہو اللہ پر سلام) اللہ تو خود سلام ہے (سب کا بچانے والا) بلکہ یوں کہا کرو ألتحيات للّٰه. والصلوات والطيبات، ألسلام عليكم أيها النبی ورحمة اللّٰه و

---

[1] بخاری، کتاب التوحید، ۷۳۸۱، مسلم الصلاۃ، ۶۰۹، نسائی، ۱۱۵۶، ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوۃ ۸۸۹

Marfat.com

بـركـاتـه، ألسلام علينا وعلىٰ عباد اللّٰه الصالحين، أشهد أن لا اِلٰه اِلا اللّٰه، وأشهد أن محمداً عبده و رسوله.

(۲) عـن ثوبان ، قال : كان رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم ، اِذا انصرف مـن صـلا ته استغفر ثلاثا وقال : اللّٰهم ! أنت السلام ومنـك السلام، تبـاركـت ذا الـجـلال واِلاكـرام. قـا ل الوليد فقلت للأوزاعى كيف الاستغفار قال يقول أستغفر اللّٰه، أستغفر اللّٰه. [1]

ترجمہ: ''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار کرتے اور کہتے۔ أللّٰهم ..... الخ ۔ ولید نے کہا میں نے اوزاعی سے پوچھا استغفار کس طرح کرتے؟ کہا استغفر اللہ کہتے یعنی میں اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں۔''

استخراج

تمام آئمہ صاحبان نے ماسوائے فضل اصبہانی اس اسم کو تخریج کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ لَا سَلَامَ اِلَّا اَنْتَ

(۱۳۵) اَلسَّمِيْعُ عزوجل (۱۳۶) اَلْمُستَمِعُ عزوجل

﴿سننے والا۔ بہت سننے والا۔ سب کچھ سننے والا﴾ ﴿سننے والا﴾

اَلسَّمِيْعُ عزوجل، بہت سننے والا، جس کے ادراک سے کوئی بات مخفی نہیں رہتی، بلند سے بلند اور ہلکی سے ہلکی آواز سنتا ہے۔ رات کے اندھیرے میں صاف پتھر پر چلنے والی چیونٹی کے قدم کی آواز بھی سنتا ہے اور دلوں کی آواز اور دعا بھی سنتا ہے اور قبول کرتا ہے۔

---

[1] مسلم، المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصلاة ، حديث ۵۹۱۔ ترمذی كتاب الصلاة ۲۷۶، ابوداؤد۔ الصلاة ۱۲۹۲، ابن ماجه اقامة الصلاة ۹۱۸، احمد، مسند الانصار ۲۱۳۷۴

Marfat.com

مخفی وسرّ ی حمد وثنا سنتا ہے اور سن کر جزائے خیر دیتا ہے۔

قرآن کریم

① ﴿ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝ ﴾ (الشوریٰ ۴۲:۱۱)

ترجمہ: ''اور کوئی چیز (اللہ تعالیٰ) کے مثل نہیں اور وہی (ہر بات کا) سننے اور (ہر چیز کا) دیکھنے والا ہے۔''

اَلسَّمِيْعُ عزوجل قرآن کریم میں کل ۴۵ مرتبہ آیا ہے بطور :

سَمِيْعُ الدّعاء	۲ مرتبہ
اَلْقَرِيْبُ عزوجل کے ساتھ	۱ مرتبہ
اَلْبَصِيْرُ عزوجل کے ساتھ	۱۰ مرتبہ
اَلْعَلِيْمُ عزوجل کے ساتھ	۳۲ مرتبہ

② ﴿ قَالَ كَلَّا ۖ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ۝ ﴾

ترجمہ: (فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے) ہرگز نہیں (ڈرو)، سو اب (اے موسیٰ وہارون) آپ دونوں ہمارے احکام لے کر جاؤ ہم آپ کے ساتھ ہیں (اور آپ کے کلام کو) سنتے ہیں۔'' (الشعراء ۲۶ : ۱۵)

اس آیت سے صرف ابن وزیر نے اَلْمُستَمِعُ عزوجل تخریج کیا ہے۔ اور قرآن کریم میں یہ اسم ایک مرتبہ آیا ہے۔

احادیث مبارکہ

① عن أبی موسٰی الأشعری رضی اللّٰہ عنہ قال : کنا مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فکنا اِذا أشرفنا علی واد هللنا وکبرنا ارتفعت اصواتنا، فقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم : یا أیها الناس اربعوا علی أنفسکم فانکم لاتدعون أصم ولا غائبا، اِنہ معکم اِنہ سمیع قریب. [1]

---

[1] بخاری، الجهاد، باب یکره من رفع الصوت فی التکبیر، حدیث ۲۹۹۲۔ مسلم الذکر والدعاء ۴۸۷۳، احمد، مسند الکوفیین ۱۸۷۷۴

Marfat.com

ترجمہ: ''ابوموسیٰ اشعری نے کہا ہم (ایک سفر میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب ہم میدان میں پہنچے تو لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر (پکار کر) کہنے لگے۔ ہماری آوازیں بلند ہوئیں تو آپؐ نے فرمایا لوگو اتنا چلاؤ نہیں، آہستگی اور نرمی اختیار کرو تم اس کو نہیں پکارتے ہو جو بہرہ ہے یا غائب ہے۔ (تم کو نہیں دیکھتا تمہاری بات نہیں سنتا) وہ تو تمہارے ساتھ ہے، سنتا ہے اور نزدیک ہے۔''

(۲) عن أبی موسٰی قال : کنا مع النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی سفر فکنا اِذا علونا کبرنا فقال : ''اربعوا علی انفسکم فاِنکم لا تدعون أصم ولا غائباً، تدعون سمیعاً بصیراً قریباً'' ثم أتی علی وأنا أقول فی نفسی : لاحول ولا قوۃ اِلا باللّٰہ، فقال لی : ''یا عبداللّٰہ بن قیس، قل: لاحول ولا قوۃ اِلا باللّٰہ، فانھا کنز من کنوز الجنۃ'' أو قال ''ألا أدلک بہ . [1]

ترجمہ: ''ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم جب کسی چڑھاؤ پر چڑھتے تو (زور سے چلا) کر اللہ اکبر کہتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو اتنی تکلیف کیوں اٹھاتے ہو؟ (آہستہ اللہ کی یاد کرو) کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو تھوڑی پکارتے ہو۔ تم اس کو پکارتے ہو جو (رتی رتی) سنتا اور دیکھتا ہے اور (علم اور سمع و بصر کے لحاظ سے) نزدیک ہے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، میں دل ہی دل میں لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھ رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا عبداللہ بن قیس لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھتا رہ۔ یہ کلمہ بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ راوی نے کہا یا آپؐ نے یوں فرمایا عبداللہ بن قیس میں تجھ کو بہشت کا ایک خزانہ بتاؤں؟''

(۳) عن ابان بن عثمانؓ قال : سمعت عثمان بن عفان رضی اللّٰہ عنہ یقول : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم : ''ما من عبد یقول فی صباح کل

---

[1] بخاری، کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ وکان اللّٰہ سمیعا بصیرا، حدیث ۷۳۸۶

Marfat.com

يوم ومساء كل ليلة بسم اللّٰه الذى لا يضر مع اسمه شيءٌ فى الارض ولا فى السماء وهو السميع العليم ثلاث مرات لم يضره شيءٌ" وكان أبان قد أصابه طرف فالج فجعل الرجل ينظر اِليه فقال له أبان : ما تنظر؟ أما اِن الحديث كما حدثتک، ولكنى لم أقله يومئذ ليمضى اللّٰه على قدره. [1]

ترجمہ: ''حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کوئی شخص روزانہ صبح وشام یہ دعا پڑھے تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ ''بسم اللّٰہ الذی..... السمیع العلیم'' تک (یعنی اللہ کے نام سے جس کے نام کے ساتھ آسمان وزمین کی کوئی چیز ضرر نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے) راوی حدیث ابان کو فالج تھا چنانچہ جو شخص ان سے یہ حدیث سن رہا تھا تعجب سے ان کی طرف دیکھنے لگا۔ وہ کہنے لگے کیا دیکھتے ہو۔ حدیث وہی ہے جیسے کہ میں نے بیان کی ہے اور اس (فالج) کی وجہ یہ ہے کہ میں نے اس دن یہ دعا نہیں پڑھی تھی جس دن یہ ہوا تھا تا کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی تقدیر کا حکم جاری کریں۔''

استخراج

اسم اَلسَّمِیْعُ عزوجل کو تمام آئمہ صاحبان نے تخریج کیا ہے۔
اسم اَلْمُسْتَمِعُ عزوجل کو صرف ابن وزیر نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّمِیْعُ	لَا سَمِیْعَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُسْتَمِعُ	لَا مُسْتَمِعَ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

---

[1] ترمذی، کتاب الدعوات باب ماجا فی الدعاء اذا، حدیث ۳۳۸۸، ابن ماجہ، کتاب الدعا ۳۸۵۷۔ ابوداؤد الأدب ۵۰۸۸، احمد مسند العشرة المبشرين بالجنة نمبر ۴۱۸۔

Marfat.com

۱۳۷ اَلسَّیِّدُ عزوجل

سردار

اَلسَّیِّدُ عزوجل، سردار، حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے تخریج کیا گیا ہے۔

احادیث مبارکہ

① عن مطرف قال : قال أبی انطلقت فی وفد بنی عامر اِلیٰ رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فقلنا أنت سیدنا : فقال : "السید اللّٰه' قلنا : وأفضلنا فضلاً و أعظمنا طولا فقال : "قولوا بقولکم أوبعض قولکم ولا یستجرینکم الشیطان." [1]

ترجمہ: "مطرف بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے بتایا کہ میں بنی عامر کے وفد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا۔ پس ہم نے کہا کہ آپ ہمارے سردار ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "سردار تو اللہ تعالیٰ ہے" تو ہم نے کہا کہ آپ ہم میں فضل کے اعتبار سے افضل ہیں اور بڑے ہیں درجات میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی بات کہو یا فرمایا کہ اپنی بات میں سے کچھ کہو اور شیطان تمہاری زبان کو وکیل نہ کرے۔"

② عن عبداللّٰه بن بریده عن أبیه قال : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم : "لا تقولوا للمنافق سید فاِنه ان یک سید فقد أسخطتم ربکم عزوجل. [2]

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منافق کو سردار مت کہو اگر وہ سردار ہو تو بیشک تم نے اپنے رب عزوجل کو ناراض کیا۔"

---

[1] ابوداؤد۔ الادب ۴۸۰۶۔ بخاری، الادب المفرد ۲۱۱۔ نسائی، عمل الیوم واللیلة، ۲۴۵، ۲۴۶۔ احمد ۴/ ۲۴۔ ۲۵، ابن سنی ۳۸۷۔ بیہقی، الاسماء والصفات صفحہ ۳۹۔

[2] ابوداؤد، الادب ۴۹۷۷۔ کتاب التوحید، ابن مندہ، حدیث ۱۲۸۳ اس میں رَبُّکُمْ کے بعد یعنی اذا قلتم کا اضافہ ہے۔

Marfat.com

استخراج

اَلسَّیِّدُ عزوجل کوابن مندہ، حلیمی، ابن حزم، بیہقی، فضل، ابن العربی، قرطبی اور ابن قیم رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّیِّدُ　　لَا سَیِّدَ اِلَّا اَنْتَ

(۱۳۸) اَلشَّاکِرُ عزوجل　　(۱۳۹) اَلشَّکُوْرُ عزوجل

قدردان　　قدردان

اَلشَّاکِرُ عزوجل، قدردان، شکر کا ثواب عطا کرنے والا، تھوڑے کو قبول فرمانے والا اور زیادہ عطا کرنے والا۔

قرآن کریم

قرآن کریم میں ارشاد ہے:

(۱) ﴿ وَکَانَ اللّٰہُ شَاکِراً عَلِیْمًا ۝ ﴾

ترجمہ: ''اور اللہ تعالیٰ قدردان جاننے والا ہے۔'' (النّساء ۴ : ۱۴۷)

اَلشَّکُوْرُ عزوجل، قدردان، اطاعتوں کی قدر افزائی کرنے والا۔ تھوڑے عمل پر بے پناہ اجر عطا کرنے والا اور بڑا ثواب عطا فرمانے والا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(۲) ﴿ اِنَّہٗ غَفُوْرٌ شَکُوْرٌ ۝ ﴾

ترجمہ: ''بلاشبہ وہ بڑی مغفرت کرنے والا اور بڑا قدردان ہے۔'' (الفاطر ۳۵ : ۳۰)

اَلشَّکُوْرُ عزوجل وہ ذات جو شکر کرنے والوں کی زیادہ قدردانی فرماتا ہے اور جو لوگ شکر کرتے ہیں ان کو مزید نوازتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

(۳) ﴿ لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ وَلَئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ ۝ ﴾

ترجمہ: ''اگر تم شکر کرو گے تو میں خوب زیادہ دوں گا اور اگر ناشکری کرو گے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔'' (ابراھیم ۱۴ : ۷)

Marfat.com

اَلشَّاکِرُ عزوجل قرآن کریم میں دومرتبہ آیا ہے۔
اَلشَّکُوْرُ عزوجل قرآن کریم میں ۴ مرتبہ آیا ہے اس میں سے ۳ مرتبہ اَلْغَفُوْرُ عزوجل اور ایک مرتبہ حَلِیْمٌ عزوجل کے ساتھ آیا ہے۔

احادیث مبارکہ

① عن عائشة رضی اللّٰه عنها قالت کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اِذا صلی قام حتی تفطرت رجلاه قالت عائشة یا رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم أتصنع هذا وقد غفرلک ما تقدم من ذنبک وما تأخر فقال یا عائشة أفلا أ کون عبداً شکوراً. [1]

ترجمہ: ''ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو کھڑے رہتے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پھٹ گئے۔ میں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ اتنی محنت کیوں کرتے ہیں؟ جبکہ آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیئے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بندہ نہ بنوں۔'' (یارب یارب، ذوالجلال والاکرام، یاارحم الراحمین ہم سب کو اپنے شکرگزار بندے بنائیے۔ آمین یارب العالمین)۔

② عن أبی هریرة : أن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال : ''بینما رجل یمشی بطریق، اِشتد علیه العطش، فوجد بئرا فنزل فیها فشرب، ثم خرج، فاِذا کلب یلهث یاکل الثریٰ من العطش، فقال الرجل : لقد بلغ هٰذا الکلب من العطش مثل الذی کان بلغ منی، فنزل البئر فملأ خفه ماء، ثم أمسکه بفیه حتیٰ رقی، فسقی الکلب، فشکر اللّٰه له، فغفر له'' قالوا : یا رسول اللّٰه! واِن لنا فی هٰذه البهائم لأجرا؟ فقال: ''فی کل کبد رطبة اجر.'' [2]

---

[1] مسلم۔صفات المنافقین، ۲۸۲۰۔ ترمذی، الصلاۃ ۳۷۷۔نسائی، قیام اللیل ۱۶۲۶۔ ابن ماجہ ۱۴۰۹۔
[2] مسلم، کتاب السلام، باب فضل سقی البهائم. حدیث ۲۲۴۴۔احمد، باقی مسند المکثرین ۸۵۱۹

Marfat.com

ترجمہ: ''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص راہ میں جارہا تھا اس کو بہت پیاس لگی ایک کنواں ملا وہ اس میں اترا اور پانی پیا پھر نکلا تو ایک کتے کو دیکھا جو اپنی زبان نکالے ہوئے ہانپ رہا تھا (پیاس کی وجہ سے) اور گیلی مٹی کھا رہا تھا۔ وہ شخص بولا اس کتے کا حال پیاس کے مارے ویسا ہی ہوگا جیسا میرا حال تھا پھر وہ کنوئیں میں اترا اور اپنے موزے میں پانی بھرا اور موزہ منہ میں لے کر اوپر چڑھا وہ پانی کتے کو پلایا اللہ تعالیٰ نے اس نیکی کو قبول کیا اور اس کو بخش دیا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کو ان جانوروں کے کھلانے اور پلانے میں بھی ثواب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر تازے جگر والے (حیوان) میں ثواب ہے۔''

استخراج

اسم اَلشَّاکِرُ عزوجل کو امام جعفر صادق، سفیان بن عینیہ، ابوزید بغوی، ابن مندہ، حلیمی، حاکم (حدیث نمبر ۴۲) ابونعیم، ابن حزم، بیہقی، فضل، قرطبی، ابن قیم، ابن وزیر اور ابن حجر رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے تخریج کیا ہے دیگر ۷ حضرات نے تخریج نہیں کیا۔

اسم اَلشَّکُوْرُ عزوجل کو ترمذی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان، طبرانی، معجم خطابی، ابن مندہ، حلیمی، حاکم، ابونعیم، ابن حزم، بیہقی، فضل، ابن عربی، قرطبی، ابن وزیر اور ابن حجر رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے تخریج کیا ہے دیگر ۳ حضرات نے تخریج نہیں کیا۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الشَّاکِرُ　　لَا شَاکِرَ اِلَّا اَنْتَ

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الشَّکُوْرُ　　لَا شَکُوْرَ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

Marfat.com

۱۴۰ اَلشَّافِی عزوجل

﴿ شفا دینے والا ﴾

قرآن کریم

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ۝ ﴾ (الشّعراء ۲۶ : ۸۰)

''اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا عنایت کرتا ہے۔''

﴿ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ﴾ (التوبة ۹ : ۱۴)

''اور وہ مؤمنوں کے دلوں کو شفا دے گا/ ٹھنڈا کرے گا۔''

یہ اسم فاعل قرآن کریم میں دو مرتبہ آیا ہے۔

احادیث مبارکہ

① عن عائشةؓ قالت سَحَرَ النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم فقال : لا، أما أنا فقد شفا نی اللّٰہ و خشیت أن یثیرا ، ذالک علی الناس شرًّا. [1]

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو کیا گیا (اور اس کے بعد اس کی تفصیل ہے۔) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخر میں فرمایا: مجھ کو تو اللہ تعالیٰ نے شفا دے دی اب میں نے یہ مناسب نہ سمجھا کہ لوگوں میں ایک جھگڑا کھڑا کروں۔''

(تفصیل کے لئے حوالے میں درج یہ طویل حدیث ملاحظہ فرمائیے۔)

② عن عبدالعزیز قال : دخلت أنا وثابت علی انس بن مالک ، فقال ثابت ، یا أبا حمزة: اشتکیت فقال أنس اَلا أرقیک برقیة رسول اللّٰہ

---

[1] بخاری، کتاب بدالخلق ، باب صفة ابلیس و جنوده۔ حدیث ۳۲۶۷/۲۔ احمد، باقی مسند الانصار ۲۳۵۸۹۔

Marfat.com

صلی اللّٰہ علیہ وسلم؟ قال بلیٰ ،قال ، اللّٰھم رب الناس، مذھب الباء س، اِشف أنت الشافی ، لا شافی اِلا أنت ، شفاء لا یغادر سقما.[1]

ترجمہ: ''عبدالعزیز بن صہیب سے روایت ہے انہوں نے کہا میں اور ثابت نبانی دونوں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ ثابت نے کہا میں تمہارے لئے وہ دعا پڑھ دوں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیماری دور کرنے کے لیے پڑھتے تھے۔ میں نے کہا ہاں پڑھ دو۔ انہوں نے کہا: اے اللہ! لوگوں کے مالک بیماری کے دور کرنے والے تندرستی عطا فرما۔ تو ہی تندرست کرنے والا ہے تیرے سوا کوئی ٹھیک کرنے والا نہیں ایسا چنگا کر دے کہ پھر کوئی دکھ نہ رہے۔''

استخراج

اسم اَلشَّافِیُ عزوجل کو ابن مندہ، حلیمی، ابن حزم، بیہقی، ابن العربی اور قرطبی رحمۃ اللہ علیہم نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الشَّافِیُ لَا شَافِیَ اِلَّا اَنْتَ

۱۴۱ اَلشَّھِیْدُ عزوجل

﴿ حاضر رہنے والا/ رکھنے والا/ گواہ ﴾

۱۴۲ اَلشَّاھِدُ عزوجل

﴿ حاضر ہونے والا۔ گواہ۔ شاہد ﴾

اَلشَّاھِد عزوجل، شاھد، گواہ، گواہی دینے والا۔

قرآن کریم

① ﴿ شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ﴾ (آل عمران ۳: ۱۸)

ترجمہ: ''گواہی دی اللہ تعالیٰ نے یہ کہ بیشک اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے۔''

② ﴿ قَالَ فَاشْھَدُوْا وَ اَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰھِدِیْنَ ۝ ﴾ (آل عمران ۳: ۸۱)

---

[1] بخاری، الطب، ۵۷۴۲، ترمذی الجنائز، نسائی، عمل الیوم واللیلۃ۔ حدیث ۱۰۲۱، ۱۰۲۲ اور ۱۲۰۵۔ احمد ۱۲۰۷۴۔

Marfat.com

ترجمہ: ''(اللہ تعالیٰ نے فرمایا) تم گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔''

یہ اسم قرآن کریم میں ۲ بار آیا ہے اور ۵ بار بطور فعل آیا ہے۔

اَلشَّهِيْدُ عزوجل چونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ مخلوقات کے ساتھ ہر جگہ اور ہر لمحہ موجود ہے۔ اس لئے اَلشَّهِيْدُ کے معنی حاضر رہنے والا اور گواہی دینے والا بھی لئے جاتے ہیں۔

﴿ وَ اَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِيْدٌ ۝ ﴾

''اور آپ ہر چیز کے گواہ ہیں۔'' (المائدۃ ۵ : ۱۱۷)

یہ اسم قرآن کریم میں کل ۲۲ مرتبہ آیا ہے۔

حدیث

① عن ابی بکرہؓ اِن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم خطب الناس فقال: ''فاِن دمائکم وأموالکم واعراصنکم و ابشارکم علیکم حرام کحرمة یومکم هذا فی شهرکم هذا فی بلدکم هذا ألا هل بلغت؟ قلنا : نعم، قال ، اللّٰهم اشهد ، فلیبلغ الشاهد الغائب فانه رب مبلغ یبلغه من هو أوعٰی له'' فکان کذلک، قال لا ترجعو بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض.''[1]

ترجمہ: ''حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع والے دن، یوم نحر کو منیٰ میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا اور فرمایا.....

''دیکھو تمہاری جان، مال، عزت، آبرو، بدن کے چمڑے ایک دوسرے پر اس طرح سے حرام ہیں جیسے اس دن کی حرمت، اس ماہ کی حرمت اور اس شہر کی حرمت۔ سن لو، میں نے اللہ تعالیٰ کا حکم تم تک پہنچا دیا یا نہیں، ہم (سب) نے کہا، بیشک۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی: یا اللہ تعالیٰ گواہ رہیو اور فرمایا جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ میرا یہ کہنا ان لوگوں کو پہنچا دیں جو موجود نہیں ہیں۔ اس لئے کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جس کو

---

[1] بخاری، الفتن ، باب قول النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم .....۷۰۷۸۔ مسلم، القسامة والمحاربین، ۱۶۷۹۔ احمد مسند البصریین ۱۹۵۱۲۔

Marfat.com

بات پہنچائی جاتی ہے وہ اس بات کے سننے والے سے زیادہ یاد رکھتا ہے۔" چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پھر فرمایا۔ "میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔"

استخراج

اَلشَّهِيْدُ عزوجل کو سوائے ابن حزم اور قرطبی کے سب نے تخریج کیا ہے۔

اَلشَّاهِدُ عزوجل۔ اس اسم کو صرف ابن مندہ اور ابن وزیر نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الشَّهِيْدُ	لَا شَهِيْدَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الشَّاهِدُ	لَا شَاهِدَ اِلَّا اَنْتَ

۱۴۳ اَلشَّدِيْدُ عزوجل

﴿سخت (عذاب کرنے والا) سزا دینے والا﴾

۱۴۴ شَدِيْدُ الْعِقَابِ عزوجل

﴿سخت عذاب، سزا والا﴾

۱۴۵ شَدِيْدُ الْمِحَالِ عزوجل

﴿سخت عذاب والا﴾

اَلشَّدِيْدُ عزوجل، اَشَدُّ ، شَدِيْدُ الْعِقَابِ ، شَدِيْدُ الْمِحَال یہ تینوں اسماء ہم معنی ہیں یعنی سخت عذاب دینے والا، سخت سزا دینے والا، سخت قوت والا اور قوت دینے ولا، سخت مقابلہ والا۔

قرآن کریم

① ﴿ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّ اَشَدُّ تَنْكِيْلًا ۝ ﴾

ترجمہ: "اور اللہ تعالیٰ زیادہ زور والا اور سخت سزا دینے والا ہے۔" (النساء ۴ : ۸۴)

② ﴿ وَ شَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَ اٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَ فَصْلَ الْخِطَابِ ۝ ﴾

ترجمہ: "اور ہم نے اس کی (حضرت داؤد علیہ السلام کی) سلطنت زوردار مضبوط کر دی اور انہیں فیصلہ کن بات کہنے کی (صلاحیت) عطا کی۔" (صٓ ۳۸ : ۲۰)

Marfat.com

③ ﴿ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ ﴾

ترجمہ: ''پس بیشک اللہ تعالیٰ سخت عذاب (دینے) والا ہے۔'' (البقرۃ ۲ : ۲۱۱)

④ ﴿ وَ اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ۝ ﴾

ترجمہ: ''اور یہ کہ اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے۔'' (البقرۃ ۲ : ۱۶۵)

⑤ ﴿ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ۝ ﴾

ترجمہ: ''اور وہ (اللہ تعالیٰ) سخت عذاب والا ہے۔'' (الرّعد ۱۳ : ۱۳)

قرآن کریم میں ۱۴ مرتبہ **شدید العقاب**، ایک مرتبہ **شدید العذاب** اور ایک مرتبہ **شدید المحال** آیا ہے اور **الشدید** (اور اشد) بطور فعل ۶ مرتبہ آیا ہے۔

استخراج

◈ ① ان آیات سے امام جعفر صادق، سفیان بن عیینہ، ابوزید بغوی، ابن ماجہ، طبرانی، ابن مندہ، ابونعیم اور ابن حجر رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے اَلشَّدِيْدُ عزوجل تخریج کیا ہے۔

◈ ② صرف قرطبی اور ابن قیمؒ نے شَدِيْدُ الْعِقَابِ عزوجل تخریج کیا ہے۔

◈ ③ صرف ابن العربیؒ نے شَدِيْدُ الْمِحَالِ عزوجل تخریج کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَلشَّدِيْدُ	لَا شَدِيْدَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ	لَا شَدِيْدَ الْعِقَابِ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ	لَا شَدِيْدَ الْمِحَالِ اِلَّا اَنْتَ

(۱۴۶) شَدِيْدُ الْبَطْشِ عزوجل

﴿ سخت پکڑ والا ﴾

قرآن کریم

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ۝ ﴾ (البروج ۸۵ : ۱۲)

Marfat.com

”بے شک آپ کے رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔“

قرآن کریم میں یہ اسم عزوجل ایک مرتبہ آیا ہے۔

احادیث مبارکہ

① عن ابی موسیٰؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اِن اللّٰہ عزوجل یملی للظالم فاِذا أخذہ لم یفلتہ ثم قرأ. ”وَکَذالِکَ اَخْذُ رَبِّکَ اِذَآ اَخَذَ الْقُریٰ وَھِیَ ظَالِمَۃٌ ط اِنَّ اَخْذَہٗ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ o“[1]

ترجمہ: ”ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ عزوجل مہلت دیتا ہے ظالم کو (اس کی باگ ڈھیلی کرتا ہے تاکہ خوب شرارت کرے اور عذاب کا مستحق ہوجائے) پھر پکڑتا ہے اس کو تو نہیں چھوڑتا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔ ”وَکَذالِکَ اَخْذُ رَبِّکَ اِذَا اَخَذَ الْقُریٰ وَھِیَ ظَالِمَۃٌ ط اِنَّ اَخْذَہٗ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ o“ یعنی ”آپ کے رب کی طرف سے پکڑ دوسری بستیوں والوں کی بھی ہوئی ہے جبکہ وہ ظالم تھے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی پکڑ سخت دکھ دینے والی ہے۔“ (سورۃ ھود ۱۱ : ۱۰۲)

استخراج

سورۃ البروج ۸۵ کی آیت ۱۲ اور مندرجہ بالا حدیث سے یہ اسم شَدِیْدُ الْبَطْشِ عزوجل قرطبی نے تخریج کیا ہے۔ امام ابن قیمؒ نے ذُو الْبَطْشِ کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ شَدِیْدُ الْبَطْشِ لَا شَدِیْدَ الْبَطْشِ اِلَّا اَنْتَ

۱۴۷ اَلشَّفِیْعُ عزوجل

شفاعت کرنے والا

اَلشَّفِیْعُ عزوجل، شفاعت کرنے والا، سفارش کرنے والا۔

---

[1] بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ ھود ۴۶۸۶۔ مسلم، البرو الصلۃ والأدب، ۲۵۸۳، ترمذی، تفسیر القرآن ۳۱۱۰۔ ابن ماجہ، الفتن ۴۰۱۸

Marfat.com

قرآن کریم

① ﴿ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ط لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ ﴾ (اَلزُّمر ۳۹ : ۴۵)

ترجمہ: ''آپ کہہ دیجئے اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے ساری سفارش، اسی کا راج ہے آسمان اور زمین میں پھر اسی کی طرف پھیرے جاؤ گے۔''

② ﴿ وَ اَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ ﴾ (الانعام ۶ آیت ۵۱)

ترجمہ: ''اور اس (وحی) سے ان لوگوں کو خبردار کردو جو یہ خوف رکھتے ہیں کہ ان کو ان کے رب کے پاس اکٹھا کیا جائے گا اور (اس دن) ان کا اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی حامی اور کوئی سفارش کرنے والا نہ ہوگا۔ شاید وہ اس طرح تقویٰ اختیار کریں۔''

قرآن کریم میں یہ اسم ۳ بار آیا ہے۔

حدیث

① عن أبی هريرةؓ .....اذهبوا اِلی محمد صلی اللّٰه علیه وسلم فيأتونی فيقولون يا محمد أنت رسول اللّٰه و خاتم الانبياء وغفر اللّٰه لک ماتقدم من ذنبک وماتأخر اشفع لنا اِلی ربک ألا ترٰی ما نحن فيه ألا ترٰی ماقد بلغنا فأنطلق فآتٰی تحت العرش فأقع ساجدا لربی عزوجل ثم يفتح اللّٰه علی ويلهمنی من محامدهٖ وحسن الثناء عليه شيئاً لم يفتحه لأحد قبلی ثم قال يا محمد اِرفع رأسک سل تعطه اشفع تشفع فأرفع راسی فأقول يا رب أمتی أمتی فيقال يا محمد أدخل الجنة من أمتک من لا حساب عليه من باب الأيمن من أبواب الجنة وهم شركاء الناس فيما سوٰی ذٰلک من الأبواب والذی نفس محمد بيدهٖ اِن مابين المصراعين من مصاريع الجنة لكما بين مكة

Marfat.com

وهجر أو كما بين مكة وبصرىٰ. [1]

ترجمہ: ابو ہریرہؓ سے (شفاعت کی بابت) روایت ہے کہ.... تم اور کسی کے پاس (یعنی) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ۔ وہ سب میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تم اللہ کے رسول ہو۔ خاتم الانبیاء ہو اللہ نے تمہارے اگلے پچھلے سب گناہ بخش دیئے ہیں تم سفارش کرو ہماری اپنے رب کے پاس، کیا تم ہمارا حال نہیں دیکھتے ہم کس قدر مصیبت میں ہیں۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) یہ سن کر میں چلوں گا اور عرش کے تلے آکر اپنے رب کو سجدہ کروں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ میرا دل کھول دے گا اور اپنی تعریفیں وہ مجھے بتائے گا جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں بتائیں (میں اس کی خوب تعریف اور حمد کروں گا) پھر فرمائے گا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اپنا سر اٹھا۔ مانگیے جو مانگنا ہے آپ کو دیا جائے گا۔ سفارش کر قبول کی جائے گی۔ میں سر اٹھاؤں گا اور کہوں گا اے میرے رب میری امت۔ حکم ہوگا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت میں سے ان لوگوں کو جن سے حساب کتاب نہ ہوگا دائیں دروازہ میں سے جنت میں داخل کرو اور وہ اور لوگوں کے شریک ہیں باقی دروازوں میں جنت کے۔ (یعنی ان میں سے بھی جا سکتے ہیں پر یہ دروازہ ان کے لیے مخصوص ہے) قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے جنت کے دروازے کے دونوں بازوؤں میں اتنا فاصلہ ہے جیسے مکہ اور ہجر (ایک شہر ہے بحرین میں) یا جیسے مکہ اور بصریٰ میں (بصریٰ ایک شہر ہے دمشق سے تین منزل پر)۔"

استخراج

اس اسم الشفیع عزوجل کو ابن العربی اور قرطبی رحمۃ اللہ علیہم نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الشَّفِیْعُ لَا شَفِیْعَ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

---

[1] مسلم، الایمان، باب ادنی اهل الجنة، ۱۹۴

Marfat.com

(۱۴۸) اَلصَّادِقُ عزوجل

﴿سچا۔صادق﴾

اَلصَّادِقُ عزوجل، سچا، صادق، ہمیشہ سچ، اول تا آخر سچ۔ جو غلط ہو ہی نہیں سکتا۔

قرآن کریم

سورۃ النساء۴ آیت ۱۲۲ میں اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں:

① ﴿ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلاً ﴾ ○

ترجمہ: ''اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ بات کا سچا کون ہے۔''

اسی طرح قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

② ﴿ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴾ (الانعام۶: ۱۴۶)

تفسیر مظہری میں لکھا ہے کہ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ کا مطلب یہ ہے کہ عذاب کی وعید، ثواب کا وعدہ اور واقعات کی خبر دینے میں ہم بلاشبہ سچے ہیں۔[1]

قرآن میں یہ بطور اسم ایک بار اور بطور فعل ۶ بار آیا ہے۔

احادیث مبارکہ

① عن عبداللّٰه بن عمر رضی اللّٰه عنهما قال: كان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم اذا قفل من الجهاد أو الحج أو العمرة، ولا أعلمه اِلا قال: الغزو، يقول: كلما أوفى على ثنية أو فدفد كبر ثلاثا ثم قال: لا اِلٰه اِلا اللّٰه وحده لا شريک له، له الملک وله الحمد، وهو على كل شیءٍ قدير. آئبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون، صدق اللّٰه وعده ونصر عبده، وهزم الأحزاب وحده.[2]

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد یا حج یا عمرے سے لوٹتے تو ہر چڑھائی پر تین تکبیریں کہتے (تین بار اللہ

---

[1] تفسیر مظہری، جلد۴ صفحہ ۱۶۱۔

[2] بخاری، کتاب العمرۃ ۱۷۹۷ الادب، مسلم، الحج، ابن مندہ ۱۱۳۔

Marfat.com

اکبر) پھر فرماتے اللہ کے سوا کوئی پوجے جانے کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی ساجھی نہیں اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کو تعریف بھاتی ہے اور وہ سب کچھ کرسکتا ہے ہم سفر سے لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے اپنے مالک کی بندگی کرنے والے اس کو سجدہ کرنے والے اپنے مالک کی تعریف کرنے والے ہیں اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندے کی کمک (مدد) کی اور کافروں کی فوجوں کو بھگا دیا۔"

(۲) عن أبی سعید : أن رجلا أتی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال : أخی یشتکی بطنہ، فقال : "اسقہ عسلا" ، ثم أتاہ الثانیۃ، فقال : اسقہ عسلا" ، ثم أتاہ الثالثۃ فقال : "اسقہ عسلا" ، ثم أتاہ فقال : فعلت، فقال : "صدق اللّٰہ، و کذب بطن اخیک ، اسقہ عسلا" ، فسقاہ فبرأ.[1]

ترجمہ: "ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا میرے بھائی (نام نامعلوم) کا پیٹ خراب ہوگیا ہے۔ (دست آرہے ہیں) آپ نے فرمایا اس کو شہد پلا دے، وہ پھر آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہد پلانے سے تو دست اور بڑھ گئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا شہد پلا پھر (تیسری بار) آیا اور کہنے لگا میں نے شہد پلایا، مگر فائدہ نہ ہوا، آپ نے فرمایا اللہ سچا ہے (جو فرماتا ہے شہد میں شفا ہے) اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے (جس کو دوا فائدہ نہیں دیتی) اور شہد پلا اس نے پلایا وہ اچھا ہوگیا۔"

استخراج

اس اسم الصادق عزوجل کو امام جعفر صادق، سفیان بن عیینۃ، ابوزید بغوی، ابن ماجہ، محمد خطابی، ابن مندہ، حلیمی، حاکم حرمت، ابونعیم، بیہقی، فضل، ابن العربی، قرطبی اور ابن وزیر نے تخریج کیا ہے۔ دیگر آئمہ صاحبان نے تخریج نہیں کیا۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّادِقُ لَا صَادِقَ اِلَّا اَنْتَ

---

[1] بخاری، کتاب الطب، باب الدواء بالعسل، حدیث ۵۶۸۴۔ مسلم، باب التداوی بسقی العسل، حدیث ۲۲۱۷۔

Marfat.com

۱۴۹ اَلصَّانِعُ عزوجل

﴿ بنانے والا ﴾

اَلصَّانِعُ عزوجل، بنانے والا ہر چیز کا، کاریگر جو ہر شے کو بناتا ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے:

① ﴿ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِیْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَیْءٍ ؕ اِنَّهٗ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ۝ ﴾

''کاریگری اللہ تعالیٰ کی جس نے محکم (درست) کیا ہر چیز کو تحقیق وہ خبردار ہے ساتھ اس چیز کے کہ جو تم کرتے ہو۔'' (النمل ۲۷:۸۸)

یہ اسم بطور فعل قرآن کریم میں ایک مرتبہ ہی آیا ہے۔

احادیث مبارکہ

① عن صهيب عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال كلا صنع اللّٰه للمسلم خير اِن أصابه شر وصبر أجره اللّٰه واِن أصابه ضر فصبر أجره اللّٰه[1]

ترجمہ: ''حضرت صہیبؓ سے روایت ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مسلمان کے لئے ہر معاملہ میں خیر ہی کو مقدر فرمایا ہے چنانچہ اگر اس کو برائی پہنچے اور وہ صبر کرے تو اس کے لئے اس میں بھی بہتری ہے اور اگر اس کو تکلیف پہنچے اور وہ اس پر صبر کرے تو اس میں بھی اس کے لئے بہتری ہے۔''

② عن حذيفةؓ قال : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم : اِن اللّٰه عزوجل صنع كل صانع و صنعة.[2]

ترجمہ: ''حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر بنانے والے اور بنی ہوئی چیز کو بنانے والے ہیں۔''

استخراج

اس اسم اَلصَّانِعُ عزوجل کو ابن مندہ، حلیمی، بیہقی اور فضل اصبہانی نے تخریج کیا ہے

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّانِعُ لَا صَانِعَ اِلَّا اَنْتَ

---

[1] دارمی۔ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳۱۸ باب المؤمن یؤجر فی شیئی بحوالہ ابن مندہ جلد ۲ صفحہ ۱۴۳، حاکم صفحہ ۸۵۔۸۶

[2] بخاری، خلق افعال العباد۔ المقدمۃ ۲۴/ افعال العباد ۴۶، بیہقی کتاب الاسماء والصفات جلد ۱ صفحہ ۵۹، حاکم۔

Marfat.com

۱۵۰ اَلصَّبُوْرُ عزوجل

﴿ صبر کرنے والا۔ بڑا صبر کرنے والا ﴾

اَلصَّبُوْرُ عزوجل، بے حد صبر کرنے والا، باوجود اس کے کہ نافرمانوں میں کچھ تو اس کو مانتے ہی نہیں اور کچھ ہیں کہ اس پر بہتان لگاتے ہیں کہ اس کی اولاد ہے۔ اس سب کے باوجود وہ صبر کرتا ہے اور کسی کو فوری سزا نہیں دیتا۔ چنانچہ ارشاد ہے:

﴿ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَ تَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۙ ۝ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۚ ۝ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ۝ ﴾

ترجمہ: ''قریب ہے کہ آسمان پھٹ پڑیں، زمین شق ہو جائے ور پہاڑ پارہ پارہ ہو کر گر جائیں۔ اس بات کی وجہ سے کہ انہوں نے رحمٰن کیلئے بیٹا تجویز کیا ہے۔ رحمٰن کیلئے یہ لائق نہیں ہے کہ اس کا کوئی بیٹا ہو۔'' (مریم ۱۹۔ آیت ۹۰، ۹۱، ۹۲)

یہ اسم حدیث سے تخریج کیا گیا ہے۔

حدیث

① عن أبی موسیٰ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم لآأحد أصبر علیٰ أذی سمعهٗ من اللّٰہ عزوجل أنه یشرک به ویجعل له الولد ثم یعافیهم ویرزقهم.[1]

ترجمہ: ''ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی ایذا پر صبر کرنے والا نہیں ہے (باوجودیکہ ہر طرح کی قوت رکھتا ہے) اللہ تعالیٰ کے ساتھ لوگ شرک کرتے ہیں اور اس کا بیٹا بتاتے ہیں (حالانکہ اس کا کوئی بیٹا نہیں ہے سب اس کے غلام اور بندے ہیں) پھر وہ ان کو تندرستی دیتا ہے اور روزی دیتا ہے۔''

استخراج

اس اسم الصبور عزوجل کو ترمذی، ابن خزیمہ، ابن حبان، طبرانی، محمد خطابی، ابن مندہ، حلیمی، حاکم (حدیث نمبر ۴۱)، بیہقی، ابن العربی، قرطبی اور ابن قیم رحمۃ اللہ علیہم وعلینا

---

[1] بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ انا الرزاق حدیث ۷۳۷۸۔ مسلم کتاب المنافقین، ۲۸۰۴، احمد ۴/۴۱۰

Marfat.com

اجمعین نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّبُوْرُ لَا صَبُوْرَ اِلَّا اَنْتَ

(۱۵۱) اَلصَّمَدُ عزّ وجلّ

﴿ بے نیاز ﴾

اَلصَّمَدُ عزوجل، وہ ذات جس کے سب محتاج ہوں اور وہ کسی کا محتاج نہ ہو۔ بے نیاز، جسے کوئی خوف نہ ہو، وہ سردار جس کی سیادت چوٹی پر ہو اور جس کو کوئی نہ پہنچ سکے۔ جو اپنی تمام صفات میں کامل ہو۔ اَلصَّمَدُ وہ ذات جو ہر حاجت کا مقصود ہو۔

قرآن کریم

① ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ. ﴾

ترجمہ: ''کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ یکتا ہے اور اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔'' (الاخلاص ۱۱۲۔ آیت ۱۔۲)

قرآن کریم میں یہ اسم صرف ایک مرتبہ آیا ہے۔

احادیث مبارکہ

① عن أبی هريرة قال : قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم : كذبنى ابن آدم ولم يكن له ذلك و شتمنى ولم يكن لهٗ ذلك أما تكذيبه اياى أن يقول اِننى لن أعيده كما بدأته وَ أمّ شتمهٗ ايّاى أن يقول اتخذ اللّٰه ولدًا، وأنا الصمد الّذى لم الد ولم أولد ولم يكن لى كفواً احد. [1]

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابن آدم نے مجھے جھٹلایا۔ اور یہ اس کو زیبا نہ تھا۔ اس نے مجھے گالی دی۔ اور یہ اس کو مناسب نہ تھا۔ جھٹلانا تو یہ ہے۔ کہتا ہے میں اس کو قیامت کے دن دوبارہ زندہ نہ کرسکوں گا۔ جیسے شروع میں پیدا کیا تھا۔ گالی دینا یہ ہے کہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے حالانکہ میں تو بے نیاز ہوں۔ نہ مجھ کو کسی نے جنا نہ

---

[1] بخاری، کتاب التفسیر، باب قولہ ﴿ اللّٰہ الصَّمَدُ ﴾ حدیث ۴۹۷۵۔ احمد، مسند المکثرین ۷۸۷۳، ۸۲۵۶

Marfat.com

میں نے کسی کو جنا۔ نہ میرے جوڑ کا کوئی دوسرا ہے۔"

(۴) اَن محجن بن الأدرع حدثه أن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم دخل المسجد اِذا رجل قد قضى صلٰوته وهو يتشهد فقال " أللّٰهم اِنى أسألک يا اللّٰه بأنک الواحد الأحد الصمد الذى لم يلد ولم يولد ولم يکن له کفوًا أحد، أن تغفرلى ذنوبى اِنک أنت الغفور الرحيم. " فقال النبى صلى اللّٰه عليه وآله وسلم قد غفرله ثلثاً. [1]

ترجمہ: "حضرت محجن بن الادرع فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو ایک شخص نماز پڑھ کر تشہد میں یہ دعا کر رہا تھا۔" أللّٰهم اِنى أسألک يا اللّٰه بأنک الواحد الأحد الصمد الذى لم يلد ولم يولد ولم يکن له کفوًا أحد أن تغفرلى ذنوبى اِنک أنت الغفور الرحيم. " آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اس کی بخشش کر دی گئی۔ تین مرتبہ اسی طرح فرمایا۔"

استخراج

یہ اسم الصَّمَدُ عزوجل بلا استثناء تمام امام صاحبان نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّمَدُ　　لَا صَمَدَ اِلَّا اَنْتَ

(۱۵۲) اَلضَّارُّ عزوجل

﴿نقصان پہنچانے والا﴾

(۱۵۳) اَلنَّافِعُ عزوجل

﴿فائدہ پہنچانے والا﴾

اَلضَّارُّ عزوجل، اَلنَّافِعُ عزوجل، یہ دونوں اسم اللہ تبارک وتعالیٰ کی تمام قدرت پر دلالت کرتے ہیں۔ اور کلام پاک میں ایک ساتھ ہی آتے ہیں۔ ان کا مقصود یہ ہے کہ تمام نقصان ونفع، خیر وشر ذات باری تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں۔ اور صرف وہی اپنے ارادہ سے نفع یا نقصان پہنچا سکتا ہے اور اس کے علاوہ کسی اور میں نفع یا نقصان پہنچانے کی طاقت نہیں ہے۔

---

[1] نسائی، السهو، باب الدعاء بعد الذکر جلد۵ حدیث ۱۳۰۔ حاکم

Marfat.com

قرآن کریم

① ﴿قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ؕ﴾

ترجمہ: ''ان سے کہو کون تمہارے لئے اللہ تعالیٰ (کے فیصلے) سے (تمہیں بچانے کا) کچھ بھی اختیار رکھتا ہے اگر وہ تمہیں کوئی نقصان پہنچانا چاہے یا نفع بخشنا چاہے۔'' (الفتح ۴۸: ۱۱)

② ﴿ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ. ﴾

ترجمہ: ''اگر آپ پر (اے نبی) اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف نازل فرمائے تو اسے کوئی دور کرنے والا نہیں ہے۔ اور اگر آپ پر اپنی رحمت نازل فرمائے تو کوئی اسے روکنے والا نہیں ہے۔ اپنے بندوں میں جس کو چاہے اپنے فضل سے نواز دے اور وہ بہت مغفرت والا اور رحم فرمانے والا ہے۔'' (یونس ۱۰: ۱۰۷)

قرآن کریم میں یہ اسم بطور اسم فاعل دو مرتبہ آیا ہے۔

احادیث مبارکہ

① عن ابن عباس قال : كنت خلف النبى صلى الله عليه وسلم يوما، فقال : "يا غلام! إنى أعلمك كلمات اِحفظ الله يحفظك، اِحفظ الله تجده تجاهك، اِذا سألت فاسأل الله، واِذا ستعنت فاستعن بالله، واعلم أن الأمة لو اجتمعت على أن ينفعوك بشى ءٍ لم ينفعوك اِلا بشى ءٍ قد كتبه الله لك، و اِن اجتمعوا على أن يضروك بشى ءٍ لم يضروك اِلا بشى ءٍ قد كتبه الله عليك رفعت الأقلام و جفت الصحف.[1]

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا کہ فرمایا: اے لڑکے میں تمہیں چند باتیں سکھاتا ہوں وہ یہ کہ ہمیشہ اللہ کو یاد کرو گے تو وہ تمہیں یاد کرے گا اور تم اسے اپنے آگے پاؤ گے۔ اگر مانگو تو

---

[1] ترمذی۔ صفۃ القیامۃ ۲۵۱۶۔ احمد مسند بنی ہاشم۔

Marfat.com

ہمیشہ اسی سے اور اگر مدد طلب کرو تو بھی صرف اسی سے اور جان لو کہ اگر پوری امت اس بات پر متفق ہو جائے کہ تمہیں کس چیز میں فائدہ پہنچائیں تو بھی وہ صرف اتنا ہی فائدہ پہنچا سکیں گے جتنا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے اور اگر تمہیں نقصان پہنچانے پر متفق ہو جائیں تو بھی اس سے زیادہ ضرر نہیں پہنچا سکتے جتنا کہ اللہ رب العزت نے تمہارے مقدر میں لکھ دیا ہے۔ اس لئے کہ قلم اٹھا لئے گئے اور صحیفے خشک ہو گئے۔"

(۲) عن عبداللّٰه بن عمر و قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ما علی الارض أحد یقول لآ اِلٰه اِلا اللّٰه واللّٰه اکبر ولا حول ولا قوة اِلا باللّٰه اِلا کفرت عنه خطایاه ولو کانت مثل زبد البحر. [1]

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: زمین پر کوئی ایسا نہیں جو "لا الہ الا اللّٰه واللّٰه اکبر ولا حول ولا قوة الاّ باللّٰه" (یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اللہ تعالیٰ ہی سب سے بڑا ہے اور کوئی بھی طاقت اور قوت اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر (کی مدد) کے بغیر (میسر) نہیں) کہے اور اس کے تمام گناہ معاف نہ کر دیئے جائیں خواہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔"

استخراج

اس اسم اَلضَّارُّ عزوجل کو ترمذی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان، طبرانی، محمد خطابی، حلیمی، حاکم (حدیث نمبر ۴۲)، ابونعیم، بیہقی، ابن العربی، قرطبی اور ابن قیم نے تخریج کیا ہے دیگر حضرات نے تخریج نہیں کیا۔

اس اسم اَلنَّافِعُ کو ترمذی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان، طبرانی، محمد خطابی، حلیمی، حاکم (حدیث نمبر ۴۲)، ابونعیم، بیہقی، ابن العربی، قرطبی اور ابن قیم رحمۃ اللہ علیہم نے تخریج کیا ہے دیگر ۹ آئمہ صاحبان نے تخریج نہیں کیا۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الضَّارُّ — لَا ضَارَّ اِلَّا اَنْتَ

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ النَّافِعُ — لَا نَافِعَ اِلَّا اَنْتَ

---

[1] ترمذی۔ کتاب الدعوات، ۳۴۶۰۔

Marfat.com

۱۵۴ اَلطَّالِبُ عزوجل

﴿ طلب کرنے والا ﴾

اَلطَّالِبُ عزوجل، طلب کرنے والا۔ یہ اسم حلیمی اور بیہقی نے تخریج کیا ہے۔ اور قرآن کریم کی ۳ آیات اور ایک حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی دلیل لی ہے۔

قرآن کریم

① ﴿ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ط اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ج ﴾ (آل عمران ۳ : ۱۷۸)

ترجمہ: ”کافر یہ نہ سمجھیں کہ جو ڈھیل ہم انہیں دے رہے ہیں وہ ان کے لئے بہتر ہے۔ ہم انہیں محض اس لئے ڈھیل دے رہے ہیں تا کہ وہ اور گناہوں کا اضافہ کرلیں۔“

② ﴿ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ط اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ۝ ﴾ (مریم ۱۹:۲۴)

ترجمہ: ”پس تم ان کے لئے جلدی نہ کرو۔ ہم ان کے لئے (دن) گن رہے ہیں۔“

③ ﴿ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ط قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝ ﴾ (الطلاق ۶۵:۳)

ترجمہ: ”بے شک اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کر کے رہنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے لئے ایک تقدیر مقرر کی ہے۔“

ان تین آیات کے علاوہ حلیمی اور بیہقی نے ایک متفق علیہ حدیث بھی لکھی ہے۔ اس حدیث کو ہم نے الالیم الاخذ عزوجل میں درج کیا ہے وہاں اس کو ملاحظہ فرمایا جا سکتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الطَّالِبُ لَا طَالِبَ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

Marfat.com

(۱۵۵) اَلطَّبِیْبُ عزوجل

﴿ شفا دینے والا ﴾

احادیث مبارکہ

(۱) عن ابی رمثة فی هذا الخبر قال : فقال له أبی : أرنی هذا الذی بظهرک فإنی رجل طبیب قال "اللّٰه طبیب بل أنت رجل رفیق ، طبیبها الّذی خلقها"[۱]

ترجمہ: ''حضرت ابو رمثہ سے اسی حدیث (اس سے پہلی حدیث کا حوالہ ہے) میں یہ بھی مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میرے والد نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اپنی پشت پر جو چیز ہے دکھا دیں کیونکہ میں طبیب ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''طبیب تو صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ بلکہ تم تو رفیق آدمی ہو جبکہ طبیب تو وہ ہے جس نے اسے (زخم) کو پیدا کیا ہے۔''

(۲) عن عائشة رضی اللّٰه عنها قالت "ثم مرض رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله وسلم فوضعت یدی علی صدرهٖ فقلت : أذهب الباس ، رب الناس ، أنت الطبیب وَ أنت الشافی" وکان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقول : ألحقنی بالرفیق و ألحقنی بالرفیق الأعلیٰ.[۲]

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے، فرماتی ہیں: پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے تو میں نے اپنا ہاتھ ان کے سینہ مبارک پر رکھا اور یہ دعا پڑھی۔ أذهب الباس ، رب الناس ، أنت الطبیب وَ أنت الشافی اور رسول اللہ

---

[۱] ابوداؤد، کتاب الترجل، ۴۲۰۷، احمد ۷۱۰۹۔ ۷۱۱۰ (۱۶۳/۴)، ابن حبان ۵۹۹۵

[۲] احمد۔ مسند بنی ہاشم، ۲۳۶۳۰

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے۔ اَلحقنی بالرفیق اَلحقنی بالرفیق الأعلیٰ.

استخراج

اس اسم اَلطَّیِّبُ عزوجل کو بیہقی، ابن العربی اور قرطبی نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنتَ الطَّیِّبُ لَا طَیِّبَ اِلَّا اَنتَ

(۱۵۶) اَلطَّیِّبُ عزوجل — ﴿ پاک ﴾

(۱۵۷) اَلاَطْھَرُ عزوجل — ﴿ زیادہ پاک ﴾

اَلطَّیِّبُ عزوجل، پاک اور اَطْھَرُ عزوجل بہت زیادہ پاک اور پاکیزہ کرنے والا۔

قرآن کریم

(۱) ﴿ اِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسٰٓی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَ رَافِعُکَ اِلَیَّ وَ مُطَھِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا. ﴾ (آل عمران ۳:۵۵)

ترجمہ: ''جس وقت فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اے عیسیٰ! تحقیق میں لینے والا ہوں تجھ کو اور اٹھانے والا ہوں تجھ کو اپنی طرف اور پاک کرنے والا ہوں تجھ کو لوگوں سے کہ کافر ہوئے۔''

(۲) ﴿ وَ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰکِ وَ طَھَّرَکِ وَاصْطَفٰکِ عَلٰی نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ o ﴾ (آل عمران ۳:۴۲)

ترجمہ: ''اور جس وقت کہا فرشتوں نے اے مریم! اللہ تعالیٰ نے بلاشبہ تجھے برگزیدہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے تجھے پاک کیا اور برگزیدہ کیا تجھ کو تمام عالموں کی عورتوں پر۔''

Marfat.com

یہ اسم بطور اسم ایک بار اور بطور اسم فاعل ۴ مرتبہ قرآن کریم میں آیا ہے۔

احادیث مبارکہ

① عن أبی هریره قال : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم : أیها الناس! اِن اللّٰه طیب لا یقبل اِلا طیبا. [1]

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اے لوگو اللہ تعالیٰ پاک ہے اور نہیں قبول کرتا مگر پاک مال کو (یعنی حلال مال کو)''

② عن عبداللّٰه بن أبی أوفیٰ یحدث عن النبی صلی اللّٰه علیه وآله وسلم أنه کان یقول "أللّٰهم لک الحمد ، مل ء السماء ومل ء الارض ومل ما شئت من شی ءٍ بعدُ ، أللّٰهم طهرنی بالثلج والبرد والماء البارد ، أللّٰهم! طهرنی من الذنوب والخطایا کما ینقی الثوب الابیض من الوسخ." [2]

ترجمہ: عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوں فرمایا کرتے تھے۔ "أللّٰهم لک الحمد ، مل ء السماء ومل ء الارض ومل ما شئت من شی ءٍ بعدُ ، أللّٰهم طهرنی بالثلج والبرد والماء البارد ، أللّٰهم! طهرنی من الذنوب والخطایا کما ینقی الثوب الأبیض من الوسخ." یعنی یا اللہ تعالیٰ آپ کی تعریف ہے آسمان وزمین اور جس چیز کو آپ چاہیں ان سب کو بھر کر۔ یا اللہ تعالیٰ پاک کر دیجیے مجھ کو گناہوں سے اور خطاؤں

---

[1] مسلم، الزکاۃ، ۱۰۱۵، ترمذی، تفسیر القرآن، ۲۹۸۹۔ دارمی، الرقاق، ۲/۳۲۲۔ حاکم ۲/۳۰۰ الطهارة ۱۴۳۲ اور ۳۲۸۱ عن ابن عباس۔ (یہ ایک طویل حدیث کا ابتدائی حصہ ہے۔ مکمل حدیث کے لئے ملاحظہ فرمائیے۔ الرحمٰن، الرحیم عزوجل حدیث نمبر ۴۔)

[2] مسلم۔ الصلاة باب ما یقول اِذا رفع رأسه من الرکوع، حدیث ۴۷۶۔ نسائی، کتاب الغسل، ۲۹۹ اور ۴۰۰۔ احمد مسند الکوفیین ۱۸۳۳۰۔

Marfat.com

سے جیسے سفید کپڑا صاف ہوتا ہے میل سے۔"

(۳) عن عائشة قالت : سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول "أللّٰهم ! اِنی اسألک باسمک الطاهر الطيب المبارک الأحب اِليک ، الذی اِذا دعيت به أجبت و اِذا سئلت به أعطيت واِذا استرحمت به رحمت واِذا استفرجت به فرجت" [۳]

ترجمہ: "حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ دعا مانگتے سنا۔ "اللّٰهم ! اِنی اسألک باسمک الطاهر الطيب المبارک الأحب اِليک ، الذی اِذا رعيت به أجبت و اِذا سئلت به أعطيت واِذا استرحمت به رحمت واِذا استفرجت به فرجت"

استخراج

اَلطَّيِّبُ عزوجل صرف ابن مندہ اور ابن العربی رحمۃ اللہ علیہم نے تخریج کیا۔
اَطْهَرُ عزوجل صرف ابن مندہ نے تخریج کیا ہے مگر اس کی سند نہیں لکھی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الطَّيِّبُ — لَا طَيِّبَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَلْاَطْهَرُ — لَا اَطْهَرَ اِلَّا اَنْتَ

(۱۵۸) اَلْعَادِلُ عزوجل

﴿انصاف کرنے والا﴾

(۱۵۹) اَلْعَدْلُ عزوجل

﴿انصاف والا﴾

اَلْعَدْلُ عزوجل، وہ ذات جو انصاف کرتی ہے اور مکمل عدل وانصاف کی مالک ہے۔ جو بے انصافی یا ظلم نہیں کرتی اپنے احکام میں اور افعال میں ظلم سے مکمل پاک ہے بلکہ اس ذات کی

---

[۱] ابن ماجہ، الدعاء، باب اسم اللہ الاعظم، حدیث ۳۸۵۹۔

Marfat.com

طرف ظلم یا ناانصافی کی نسبت کرنا کفر ہے۔ اَلْعَادِلُ عزوجل، انصاف کرنے والا۔

قرآن کریم

① ﴿ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّ عَدْلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ ﴾ (الانعام ۶ : ۱۱۵)

ترجمہ: ''اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رب کی بات سچائی اور انصاف (کے لحاظ سے) کامل ہے۔ اس کی باتوں کو کوئی تبدیل کرنے والا نہیں اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔''

یہ اسم قرآن کریم میں ایک مرتبہ آیا ہے۔

احادیث مبارکہ

① عن عبداللّٰه رضی اللّٰه عنه قال : لما كان يوم حنين أثر النبی صلی اللّٰه عليه وسلم أناسا فی القسمة فأعطى الأقرع بن حابس مائة من الإبل، وأعطى عيينة مثل ذلک، وأعطى أُناسا من أشراف العرب فآثرهم يومئذ فی القسمة، قال رجل : واللّٰه ان هذه القسمة ما عدل فيها وما أُريد بها وجه اللّٰه، فقلت : واللّٰه لأُخبرن النبی صلی اللّٰه عليه وسلم فأتيته فأخبرته فقال : ''فمن يعدل إذا لم يعدل اللّٰه ورسوله، رحم اللّٰه موسى قد أُوذی باكثر من هذا فصبر'' [1]

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب حنین کا دن ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے لوگوں کو تقسیم میں زیادہ دیا جیسے اقرع بن حابس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ان کو سو اونٹ دیئے اور عیینہ بن حصن کو بھی اتنے ہی اونٹ دیئے اور کئی عرب کے اشراف لوگوں کو اسی طرح تقسیم میں زیادہ دیا۔ اس وقت

---

[1] بخاری، کتاب فرض الخمس، باب ما كان النبی صلی اللّٰه عليه وسلم، حدیث ۳۱۵۰۔ مسلم، الزکاۃ باب اعطاء المؤلفة قلوبهم۔ حدیث ۱۰۶۲۔

Marfat.com

ایک شخص (معتب بن قشیر) منافق کہنے لگا۔ اللہ کی قسم اس تقسیم میں نہ انصاف کا خیال ہوا اور نہ اللہ کی رضا مندی کا خیال ہوا۔ میں نے (اس شخص کی یہ بات سن کر) کہا میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی ضرور خبر کروں گا اور میں آپ کے پاس گیا آپ کو خبر کی۔ آپ نے فرمایا: اگر اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انصاف نہ کرے تو پھر کون انصاف کرے گا؟ اللہ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے کہ ان کو لوگوں کے ہاتھوں سے اس سے بھی زیادہ تکلیف پہنچی لیکن صبر کیا۔"

② عن عبداللّٰه بن مسعودؓ أن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال فی دعائه: "أللّٰهم أنت العدل فی قضائک". [1]

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا میں فرماتے تھے۔ "اللّٰهم أنت العدل فی قضائک". یعنی اے اللہ! آپ اپنے فیصلوں میں عدل کرنے والے ہیں۔"

استخراج

اَلْعَدْلُ عزوجل اس اسم کو ترمذی، ابن خزیمہ، ابن حبان، طبرانی، محمد خطابی، ابن مندہ، حلیمی، حاکم (حدیث نمبر ۱۴)، بیہقی، ابن العربی، قرطبی، ابن قیم رحمتہ اللہ علیہم اجمعین نے تخریج کیا ہے۔

اَلْعَادِلُ عزوجل صرف ابونعیم نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْعَدْلُ	لَا عَدْلَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْعَادِلُ	لَا عَادِلَ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

---

[1] ابن مندہ۔ کتاب التوحید، جلد ۲ صفحہ ۱۴۹۔

Marfat.com

(۱۶۰) اَلْعَلِیْمُ عزوجل (۱۶۱) اَلْعَالِمُ عزوجل

(۱۶۲) عَالِمُ الْغَیْبِ عزوجل (۱۶۳) اَلْأَعْلَمُ عزوجل

(۱۶۴) اَلْعَلَّامُ عزوجل (۱۶۵) عَلَّامُ الْغُیُوْبِ عزوجل

اَلْعَلِیْمُ عزوجل	جاننے والا۔دانا
اَلْعَالِمُ عزوجل	جاننے والا۔دانا
عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ عزوجل	ظاہراور باطن کاعلم رکھنے والا
اَلْأَعْلَمُ عزوجل	بہت جاننے والا۔داناترین
اَلْعَلَّامُ عزوجل	بہت جاننے والا۔داناترین
عَلَّامُ الْغُیُوْب عزوجل	غیب کی باتوں کا جاننے والا

اللہ عزوجل کے یہ چھ نام قرآن میں آئے ہیں۔ان چھ اسماء کا مصدر ''علم'' ایک ہے اور موقع محل کے اعتبار سے یہ قرآن میں آئے ہیں۔العلیم عزوجل وہ ذات ہے جس کا علم ہر شے کو محیط ہے۔ ﴿ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝ ﴾ (اوراللہ تعالیٰ (ہی) ہر چیز کا جاننے والا ہے۔(النساء۴: ۱۷۶) ہر چھوٹی، بڑی، ظاہراور باطن کا وہی علم رکھتا ہے۔اللہ تعالیٰ کا علم اتنا کامل ہے کہ اس کا تصور بھی ناممکن ہے۔مخلوق کے پاس جو علم ہے وہ اسی ذات کی عطا ہے۔مخلوق اپنے علم اور فہم کے لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی محتاج ہے۔اوراس کو اتنا ہی علم ملتا ہے جتنا وہ عطا کردے۔اللہ تعالیٰ اپنے علم کے لئے کسی کا محتاج نہیں ہے۔وہ اپنی ذات و صفت علم میں یکتا ہے۔وہی جانتا ہے ان تمام مخلوقات کو جو ظہور پذیر ہو چکیں یا آئندہ ہوں گی۔وہی غیب کا علم رکھتا ہے اور بجز اس کے کسی کو معلوم نہیں کہ کل کیا ہونے والا ہے۔وہ کل کیا کرے گا اور مخلوق میں کس کی موت کب اور کہاں ہوگی اور اس کو رزق کہاں سے اور کتنا ملے گا؟ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات جانتی ہے کہ قیامت کب برپا ہوگی۔قرآن کریم میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ ۚ وَیَعْلَمُ مَا فِی

Marfat.com

الْاَرْحَامِ ط وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَکْسِبُ غَدًا ط وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ م بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ط اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ۝ ﴾ (سورۃ لقمان ۳۱ آیت ۳۴)

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی کو قیامت کا علم ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی جانتا ہے کہ (حاملہ کے) پیٹ میں کیا ہے (کہ نر یا مادہ) اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کام کرے گا اور کوئی متنفس نہیں جانتا کہ کس سرزمین پر اسے موت آئے گی۔ بیشک اللہ جل جلالہ جاننے والا (اور) خبردار ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بھی علم عطا کیا ہے اور سب سے زیادہ علم اس نے انبیاء کرام و دیگر کو عطا کیا ہے لیکن:

اول : اللہ عزوجل کا علم لامحدود ہے زمان و مکان کی قید کے بغیر جبکہ مخلوق کا علم محدود ہے۔ اور زندگی کے اختتام کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے۔

دوم : اللہ عزوجل کا علم تغیر پذیر نہیں ہے اس میں کسی قسم کی کمی نہیں ہوتی جبکہ مخلوق کا علم گھٹتا بڑھتا رہتا ہے یعنی تغیر پذیر ہے۔

سوم : اللہ عزوجل اپنے علم کے لئے کسی کا محتاج نہیں جبکہ انسان اور اس کی مخلوق اپنے علم کے لئے سراسر اس کی محتاج ہے۔

چہارم : اللہ عزوجل کا علم ضروری الثبوت کو زوال نہیں ہے جبکہ مخلوق کا علم زوال پذیر ہے۔

پنجم : اللہ تعالیٰ کا علم ظاہر اور باطن، حال، ماضی اور مستقبل پر محیط ہے جبکہ مخلوق کا علم صرف موجود اشیاء تک بھی محدود حد تک ہے۔

ششم : اللہ عزوجل کے علم کی نہ ابتداء ہے نہ انتہا جبکہ مخلوق کے علم میں یہ خوبی نہیں۔ مخلوق کا علم حواس ظاہرہ اور باطنہ سے متعلق ہے اور اللہ عزوجل حواس کا محتاج نہیں ہے۔ انسان کا علم اشیاء یا مادہ کے وجود سے حاصل ہوتا ہے اور اس ہی کی ہیئت تک محدود ہوتا ہے۔ جبکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے علم سے اور اس کے حکم سے مادہ پیدا ہوتا ہے۔

اس ضمن میں قرآن مجید کی ایک آیت بہت اہم ہے جس کا یہاں بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ ہم سب کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس آیت کی فہم عطا فرمائے۔ آمین۔

Marfat.com

﴿ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰهُ ط وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ صلے ج وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ ج اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّ بَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ع ۝ ﴾ (الاعراف ۷:۱۸۸)

''(اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دو کہ میں اپنے فائدے اور نقصان کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ تعالیٰ چاہے۔ اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو بہت سے فائدے جمع کر لیتا اور مجھ کو کوئی تکلیف نہ پہنچتی۔ میں تو مؤمنوں کو ڈر اور خوشخبری سنانے والا ہوں۔''

قرآن کریم میں یہ چھ اسماء اللہ عزوجل اس طرح آئے ہیں۔

اسم مبارک	تعداد بطور اسم	بطور فعل
اَلْعَلِیْمُ عزوجل	۱۵۳	—
اَلْعَالِمُ عزوجل	۲	۱۱۵
عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ عزوجل ☆	۱۳	—
اَلْاَعْلَمُ عزوجل	۴۸	--
اَلْعَلَّامُ عزوجل	۱۳	—
عَلَّامُ الْغُیُوْبِ عزوجل	۳	
☆ (۳ مرتبہ صرف عالم الغیب آیا ہے)		

اَلْعَلِیْمُ عزوجل اسم اَلْحَكِیْمُ عزوجل کیساتھ ۳۶ مرتبہ، اَلسَّمِیْعُ عزوجل کیساتھ ۳۲ مرتبہ، اَلْوَاسِعُ عزوجل کیساتھ ۸ مرتبہ، العزیزُ عزوجل کیساتھ ۶ مرتبہ، الخبیرُ عزوجل کیساتھ ۴ مرتبہ، اَلْقَدِیْرُ عزوجل کیساتھ ۴ مرتبہ، اَلْحَلِیْمُ عزوجل کیساتھ ۳ مرتبہ، اَلْغَفَّارُ عزوجل کیساتھ ۲ مرتبہ، اَلشَّاكِرُ عزوجل کیساتھ ۲ مرتبہ اور اَلْفَتَّاحُ عزوجل کیساتھ ایک مرتبہ آیا ہے۔ اس کے علاوہ ۱۲ مرتبہ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ آیا ہے۔

Marfat.com

قرآن کریم

اَلْعَلِیْمُ عزوجل

❶ ﴿ وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِیْمُ ۝ ﴾ (سورۃ یٰس ۳۶ : ۸۱)

''اور وہی پیدا کرنے والا اور جاننے والا ہے۔''

اَلْأَعْلَمُ عزوجل

❷ ﴿ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ۝ ﴾ (آلِ عمران ۳ : ۱۶۷)

''اور اللہ تعالیٰ اس سے خوب واقف ہے جو یہ (منافق) چھپاتے ہیں۔''

اَلْاَعْلَمُ عزوجل اور عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ عزوجل

❸ ﴿ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ . ﴾

''کہو کہ اے اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے اور پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے۔'' (الزمر ۳۹ : ۴۶)

اَلْعَلَّامُ عزوجل اور عَلَّامُ الْغُیُوبِ عزوجل

❹ ﴿ قُلْ اِنَّ رَبِّیْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ ﴾ (السبا ۳۴ : ۴۸)

''کہہ دو کہ میرا رب اوپر سے حق اتارتا ہے (اور وہ) غیب کی باتوں کا جاننے والا ہے۔''

احادیث مبارکہ

❶ عن ابن عباسؓ قال : كان رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يقول عند الكرب : "لا اِلٰه اِلا اللّٰه العليم الحليم ، لا اِلٰه اِلا اللّٰه رب العرش العظيم، لا اِلٰه اِلا اللّٰه رب السمٰوٰت ، و رب الارض و رب العرش

Marfat.com

الكريم."[1]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سختی اور مصیبت کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے۔"لا الٰہ الا اللّٰہ العلیم الحلیم ، لا اِلٰہ اِلا اللّٰہ رب العرش العظیم، لا اِلٰہ اِلا اللّٰہ رب السمٰوٰت ، و رب الارض و رب العرش الکریم."

(۲) عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنہما عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال مفاتیح الغیب خمس لا یعلمھا اِلا اللّٰہ، لا یعلم ما تغیض اِلأ رحام اِلا اللّٰہ ولا یعلم مافی غد اِلا اللّٰہ ولا یعلم متی یأتی المطر أحد اِلا اللّٰہ ولا تدری نفس بأیّ أرض تموت اِلا اللّٰہ ولا یعلم متٰی تقوم الساعۃ اِلا اللّٰہ.[2]

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: غیب کی پانچ کنجیاں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے پیٹوں کا گھٹنا بڑھنا (ان میں ایک بچہ ہے یا زیادہ پورا ہے یا ادھورا ہے) اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کل کیا ہوگا۔ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا مینہ کب برسے گا۔ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا جاندار کس سرزمین میں مرے گا۔ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا قیامت کب ہوگی۔"

(۳) عن أبی ھریرۃ قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم ما من مولود اِلا یُولد علی الفطرۃ ، فأبواہ یھو دانہ وینصرانہ ویمجسانہٖ فقال رجل یا رسول اللّٰہ (صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم) ! اٖرأیت لومات قبل ذلک قال اللّٰہ أعلم بما کانو عاملین.[3]

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر ایک بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی

۱۔ بخاری، التوحید۔ باب ﴿ وھو رب العرش العظیم ﴾ حدیث ۷۴۲۶

۲۔ بخاری التوحید، باب ﴿ قول اللّٰہ تعالیٰ، عالم الغیب ﴾ حدیث ۷۳۷۹

۳۔ مسلم۔ القدر۔ حدیث ۲۶۵۸۔ نسائی۔ الجنائز، باب اولاد المشرکین حدیث ۱۹۵۱۔

Marfat.com

بناتے ہیں، نصرانی بناتے ہیں، مشرک بناتے ہیں۔'' ایک شخص بولا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر وہ بچہ اس سے پہلے مرجائے۔ آپ نے فرمایا اللہ جانے وہ کیا کام کرتا۔''

(۴) أللّٰهم رب جبرئيل وميكائيل واِسرافيل فاطر السمٰوٰت والأرض عالم الغيب والشهادة أنت تحكم بين عبادك فيما كانوا فيه يختلفون اِهدنى فيما اختلف فيه من الحق بإذنك اِنك تهدى من تشاء اِلىٰ صراط مستقيم.[1]

ترجمہ: ''اے اللہ جبرئیل و میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے پوشیدہ اور کھلی چیزوں کے جاننے والے تو ہی اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرے گا جن باتوں میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ تو مجھے ہدایت دے اس حق میں جس میں اختلاف کیا گیا ہے۔ تو ہی جس کو چاہے سیدھے راستہ پر چلاتا ہے۔''

(۵) سمع ابان بن عثمان يقول سمعت عثمان يعنى ابن عفان يقول سمعت رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يقول من قال بسم اللّٰه الذى لا يضر مع اسمه شىءٌ فى الأرض ولا فى السماء وهو السميع العليم، ثلاث مرات لم تصبه فجأة بلاء حتىٰ يصبح ومن قالها حين يصبح ثلاث مرات لم تصبه فجأة بلاء حتىٰ يمسى.[2]

ترجمہ: ''ابان ابن عثمانؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان سے سنا کہ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جس نے تین مرتبہ یہ دعا پڑھی بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ لَا يَضُرُّ ..... الخ ''اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں کہ جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہی سننے والا، جاننے والا ہے۔'' اسے کوئی ناگہانی مصیبت نہیں پہنچے گی صبح تک۔ اور جس نے یہ کلمات صبح کے وقت تین بار کہے تو شام تک اسے کوئی ناگہانی مصیبت نہیں پہنچے گی۔''

---

[1] مسلم۔ صلاة المسافرين ۷۷۰۔ ابوداؤد الصلاة ۷۶۷۔ ترمذی، الدعوات ۳۴۲۰۔

[2] كتاب التوحيد و معرفته اسماء اللّٰه عزوجل و صفاة۔ ابن مندہ۔ جلد۲ صفحہ ۶۴ اور ۱۵۱۔۱۵۳

Marfat.com

⑥ عن أبی هریرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال : قال أبوبکر رضی اللّٰه تعالیٰ عنه یا رسول اللّٰه مرنی بشی ءٍ أقوله اِذا اصبحت واِذا أمسیت قال : قل : "اللّٰهم عالم الغیب والشهادة فاطر السمٰوٰت والأرض رب کل شی ءٍ ومليکهٗ أشهد أن لآ اِلٰه اِلا أنت أعوذبک من شر نفسی ومن شر الشیطان وشرکه." قال: قله اِذا أصبحت واِذا أمسیت و اِذا أخذت مضجعک. [1]

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح وشام کی کوئی دعا پڑھنے کا حکم دیجئے۔ فرمایا، یہ دعا پڑھا کرو۔" أللّٰهم عالم الغیب والشهادة فاطر السمٰوٰت والأرض رب کل شی ءٍ ومليکهٗ أشهد أن لا اِلٰه اِلا أنت أعوذبک من شر نفسی ومن شر الشیطان وشرکه." یعنی یااللہ اے غیب اور کھلی باتوں کے جاننے والے۔ آسمان اور زمین کے پالنے والے، ہر چیز کے مالک اور رب میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں آپ سے اپنے نفس کے شر، شیطان کے شر اور شرک سے پناہ مانگتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اسے صبح وشام اور سوتے وقت پڑھ لیا کرو۔"

⑦ اللّٰهم انی اسألک الثبات فی الأمر وعزیمة الرشد وأسألک شکر نعمتک وحسن عبادتک واسألک لساناً صادقاً و قلباً سلیماً و خلقاً مستقیماً وأعوذبک من شر ما تعلم وأسألک من خیر ماتعلم وأستغفرک مما تعلم اِنک أنت علام الغیوب.

ترجمہ: "اے اللہ بیشک میں آپ سے اپنے کاموں میں پختگی کا سوال کرتا ہوں ہدایت کی پختگی کا سوال کرتا ہوں، آپ کی نعمت کے شکر اور آپ کی اچھی عبادت (کی توفیق) کا سوال کرتا ہوں، میں آپ سے سچی زبان، پاک دل اور اچھے اخلاق کا سوال کرتا ہوں اور میں ہر اس چیز کے شر سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں جس کو آپ جانتے ہیں اور ہر اس چیز

---

[1] ترمذی۔ الدعوات، حدیث ۳۳۹۲، ابوداؤد، الادب۔ باب مایقول اذا اصبح حدیث نمبر ۵۰۶۷۔

Marfat.com

کی خیر کا سوال کرتا ہوں جس کو آپ جانتے ہیں اور ہر اس گناہ سے آپ کی بخشش چاہتا ہوں جس کو آپ جانتے ہیں بے شک آپ پوشیدہ باتوں کو خوب جانتے ہیں۔"[1]

استخراج

① اَلْعَلِیْمُ عزوجل : اس اسم کو تمام امام صاحبان نے تخریج کیا ہے۔

② اَلْأَعْلَمُ عزوجل : اس اسم کو صرف ابن وزیرؒ نے تخریج کیا ہے۔

③ اَلْعَالِمُ عزوجل : اس اسم کو امام جعفر صادقؒ، ابن ماجہ، ابن مندہ، حلیمی، ابو نعیم، اصبہانی، بیہقی، فضل اصبہانی، ابن العربی، ابن وزیر اور ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے تخریج کیا ہے۔

④ اَلْعَلَّامُ عزوجل : اس اسم کو خطابی، حلیمی، حاکم (حدیث ۴۲)، بیہقی، فضل اصبہانی اور ابن عربی نے لیا ہے۔

⑤ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ عزوجل : اس اسم کو صرف ابن وزیر نے لیا ہے۔

⑥ عَالِمُ الْغَیْبِ عزوجل : اس اسم کو ابن مندہ نے لیا ہے۔ ابن مندہ نے اَلْعَالِمُ عزوجل کو بھی اسم اللہ تعالیٰ کے طور پر علیحدہ سے لیا ہے۔

﴿ جلد اول کے جدول میں ابن مندہ کے خانے میں عَلَّامُ الْغُیُوْبِ کے سامنے نشان لگ گیا ہے جو کہ غلطی ہے اس کے لئے ہم معذرت خواہ ہیں۔ ابن مندہ نے عَلَّامُ الْغُیُوْبِ نہیں بلکہ عَالِمُ الْغَیْبِ عزوجل بطور اسم اللہ تعالیٰ لیا ہے۔ ﴾

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْعَلِیْمُ	لَا عَلِیْمَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْعَالِمُ	لَا عَالِمَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَالِمُ الْغَیْبِ	لَا عَالِمَ الْغَیْبِ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْاَعْلَمُ	لَا اَعْلَمَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْعَلَّامُ	لَا عَلَّامَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰھُمَّ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ	لَا عَلَّامَ الْغُیُوْبِ اِلَّا اَنْتَ

---

[1] ترمذی، ابن حبان، حاکم۔ راوی شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

Marfat.com

(۱۶۶) عَدُوُّ الْکَافِرِیْنَ عزوجل

﴿ کافروں کا دشمن ﴾

قرآن کریم

عَدُوُّ الْکَافِرِیْنَ ، کافروں کا دشمن، قرآن کی سورۃ البقرہ ۲ کی آیت ۹۸ میں آیا ہے۔

① ﴿ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝ ﴾

''بے شک اللہ تعالیٰ کافروں کا دشمن ہے۔''

یہ اسم قرآن کریم میں صرف ایک مرتبہ آیا ہے۔

حدیث

① أللّٰهم اغفرلنا وللمؤمنين والمؤمنات والمسلمين والمسلمات وألّف بين قلوبهم وأصلح ذات بينهم وانصرهم علىٰ عدوك وعدوهم، أللّٰهم العن الكفرة الذين يصدون عن سبيلك ويكذبون رسلك ويقاتلون أولياءك أللّٰهم خالف بين كلمتهم وزلزل أقدامهم وانزل بهم بأسك الذى لا ترده عن القوم المجرمين. [1]

ترجمہ: ''یا اللہ! ہمیں بخش دیجئے، تمام مؤمنین، مؤمنات، مسلمین، مسلمات کو بخش دیجئے، ان کے دلوں میں باہمی محبت پیدا فرمایئے اور ان کے آپس کے معاملات کو درست فرما دیجئے۔ اپنے اور ان کے دشمنوں کے خلاف ان کی مدد فرمایئے۔ یا اللہ! کافروں پر لعنت بھیجئے جو آپ کے راستے سے روکتے ہیں۔ آپ کے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور آپ کے دوستوں سے لڑتے ہیں۔ یا اللہ! ان کے درمیان پھوٹ ڈال دیجئے، ان کے قدموں کو ڈگمگا دیجئے اور ان پر اپنا ایسا عذاب نازل فرمایئے جس کو آپ مجرموں سے واپس نہیں کرتے۔''

---

[1] بیہقی، السنن الکبریٰ۔ راوی عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کتاب الدعاء صفحہ نمبر ۸۲، حدیث ۳۹۔

Marfat.com

استخراج

اس اسم کو صرف ابن العربی اور ابن وزیر نے قرآن کریم کی مندرجہ بالا آیت سے تخریج کیا ہے۔ دیگر آئمہ صاحبان نے نہیں کیا۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَدُوُّ الْکٰفِرِیْنَ لَا عَدُوَّ الْکٰفِرِیْنَ اِلَّا اَنْتَ

۱۶۷ اَلْعَزِیْزُ عزوجل

﴿ زبردست۔ قوی۔ عزت والا ﴾

اَلْعَزِیْزُ عزوجل، وہ ذات جو قوی ہو، زبردست ہو اور کوئی اس کا مثل نہ ہو، نہ ذات میں نہ صفات میں۔ ہر کوئی اس کا محتاج ہو اور اس کی ہر کسی کو حاجت ہو اور جس غلبہ کا کسی اور کو حاصل ہونا بھی مشکل ترین ہو۔ اَلْعَزِیْزُ عزوجل ایسی زبردست ہستی جس کے مقابلہ میں کوئی سر نہ اٹھا سکتا ہو، جس کے فیصلوں کی مزاحمت کرنا کسی کے بس کی بات نہ ہو، جس کے آگے سب بے بس اور بے زور ہوں۔

قرآن کریم

① ﴿ وَاِنَّ رَبَّکَ لَھُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۝ ﴾ (الشّعراء ۲۶ : ۹)

ترجمہ: ''اور بیشک تیرا رب زبردست بھی ہے اور رحیم (رحم کرنے والا) بھی ہے۔''

② ﴿ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝ ﴾ (الحشر ۵۹ : ۲۴)

ترجمہ: ''اور وہ زبردست اور حکمت والا ہے۔''

قرآن کریم میں یہ اسم ۸۸ بار آیا ہے۔ جس میں سے صرف ایک مرتبہ تنہا اَلْعَزِیْزُ آیا ہے۔

اَلْمُقْتَدِرُ عزوجل کے ساتھ ۱ بار

اَلْوَھَّابُ عزوجل کے ساتھ ۱ بار

اَلْغَفُوْرُ عزوجل کے ساتھ ۲ بار

Marfat.com

اَلْحَمِیْدُ عزوجل کے ساتھ	۳ بار
اَلْغَفَّارُ عزوجل کے ساتھ	۳ بار
ذُو انْتِقَام عزوجل کے ساتھ	۴ بار
اَلْعَلِیْمُ عزوجل کے ساتھ	۶ بار
اَلْقَوِیُّ عزوجل کے ساتھ	۸ بار
اَلرَّحِیْمُ عزوجل کے ساتھ	۱۳ بار
اَلْحَکِیْمُ عزوجل کے ساتھ	۴۷ بار
میزان	۸۸بار

احادیث مبارکہ

① عن ابن عمر أن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قرأ ذات یوم علی المنبر ھذہ الآیۃ "وما قدروا اللّٰہ حق قدرہ والأرض جمیعا قبضتہ یوم القیامۃ والسمٰوٰت مطویات بیمینہ" ألآیۃ وقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بیدیہ ھکذا وبسطھما وجعل باطنھما اِلٰی اِلسماء یمجد الرب نفسہ عزوجل أنا الجبار و أنا الملک أنا العزیز أنا الکریم فرجف بہ المنبر حتی قلنا لیحزن بہ المنبر. [1]

ترجمہ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر یہ آیت پڑھی۔ وما قدروا (الی) بیمینہ (ترجمہ) نہیں پہچان سکے یہ اللہ تعالیٰ کو جیسا کہ حق ہے اس کو پہچاننے کا، جبکہ اس کی شان یہ ہے کہ زمین ساری کی ساری اس کی مٹھی میں ہوگی قیامت کے دن اور آسمان لپٹے ہوئے ہوں گے اس کے ہاتھ میں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ اس طرح ہیں (جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے) اور آنحضرت صلی الہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیلایا اور ان کا باطن آسمان کی طرف کر دیا (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ اپنی

---

[1] کتاب التوحید، ابن مندہ حدیث ۲۱۱ جلد ۲ صفحہ ۷۱۔ مستدرک حاکم ۲/۲ ۷۲ اور ۸۸۔ احمد ۲/۲ ۷۔

Marfat.com

قدرت کا اظہار اس طرح کریں گے اور کہیں گے میں ہی جبار ہوں اور میں ہی بادشاہ ہوں میں عزت دینے والا ہوں میں کریم ہوں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے یہاں تک کہ ہم نے کہا کہ اس حالت سے منبر کو بھی غم ہوا ہوگا۔"

(۲) قال أنس يعني بن ثابت ألا أرقيک برقية رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بلىٰ قال فقال اللّٰهم رب الناس مذهب الباس اِشف أنت الشافي لا شافي اِلاّ أنت، اِشفه شفاء لا يغادر سقما. [1]

ترجمہ: "حضرت انس بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعویذ نہ بتلاؤں جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تعویذ کیا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں؟ فرمایا کہ یہ کہا: اے اللہ! لوگوں کے رب! تکلیف کو دور کرنے والے! شفا عطا فرمائیے بیشک آپ ہی شفا دینے والے ہیں آپ کے علاوہ کوئی شفا دینے والا نہیں۔ ایسی شفا جو بیماری کو بالکل نہ چھوڑے۔"

استخراج

اسم اَلْعَزِیْز عزوجل تمام آئمہ صاحبان نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْعَزِيْزُ لَا عَزِيْزَ اِلَّا اَنْتَ

(۱۶۸) اَلْعَظِيْمُ عزوجل

﴿ بہت بڑا۔ عظمت والا۔ عظیم الشان ﴾

اَلْعَظِيْمُ عزوجل، وہ ذات جس کی عظمت اور بڑائی کو کوئی نہ پا سکے۔ جس کا تصور بھی ناممکن ہو۔ جس کی عظمت اور بڑائی زمان و مکان سے پاک ہو، مبرّا ہو۔

قرآن کریم

(۱) ﴿ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ ﴾ (البقرۃ ۲: ۲۵۵)

---

[1] ابوداؤد، الطب، ۳۸۹۰۔ ابن ماجہ، الطب ۳۵۲۲۔ ترمذی الطب ۲۰۸۰

Marfat.com

ترجمہ: ''اور وہ بھی برتر و بالا اور عظمت والا ہے۔''

(۲) ﴿ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّکَ الْعَظِیْمِ ۝ ﴾ (الواقعة ۵۶ : ۷۴)

ترجمہ: ''سو آپ اپنے عظیم الشان رب کے نام کی تسبیح کیجئے۔''

قرآن کریم میں یہ اسم کل ۱۴ مرتبہ آیا ہے جس میں سے :

الرَّب عزوجل کے ساتھ ۳ مرتبہ اَلْعَلِیُّ عزوجل کے ساتھ ۲ مرتبہ اور تنہا اَلْعَظِیم عزوجل ایک مرتبہ آیا ہے۔

احادیث مبارکہ

(۱) عن أبی هریرةؓ قال : قال النّبی صلی اللّٰه علیه وسلم کلمتان حبیبتان اِلی الرحمٰن خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان "سبحان اللّٰه وبحمده سبحان اللّٰه العظیم". [۱]

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں جو رحمٰن کو بہت پسند ہیں۔ زبان پر ہلکے ہیں (قیامت کے دن) اعمال کے ترازو میں بوجھل اور وزنی ہوں گے اور وہ ہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ.''

(۲) عن ابن عباس عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال : من عاد مریضا لم یحضر أجله فقال عنده سبع مرار : أسأل اللّٰه العظیم رب العرش العظیم أن یشفیک، اِلا عافاه اللّٰه من ذلک المرض. [۲]

ترجمہ: ''حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی بیمار کی عیادت کے لئے جائے تو اس کے پاس بیٹھ کر یہ دعا سات مرتبہ پڑھے۔ یعنی ''اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِیْمِ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ'' میں اللہ سے درخواست کرتا ہوں جو عظمت والا ہے اور بڑی عظمت والے عرش کا رب ہے کہ وہ تجھ کو شفا عطا فرمائے۔ اگر ابھی اس کی موت کا وقت نہیں آیا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس

۱۔ بخاری، کتاب التوحید ۷۵۶۳۔ مسلم، الذکر ۲۶۸۴

۲۔ ابوداؤد، الجنائز، ۳۱۰۶۔ ترمذی، الطب، ۲۰۸۳۔

Marfat.com

مرض سے صحت عطا فرمائے گا۔"

③ عن حذيفة : أنه صلى مع النبى صلى اللّٰه عليه وسلم ، فكان يقول فى ركوعه : "سبحان ربى العظيم" و فى سجوده : سبحان ربى الأعلى" وما أتى على اية رحمة اِلا وقف وسأل، وما (أتى) على آية عذاب اِلا وقف وتعوذ.[1]

ترجمہ: "حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم اور سجود میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہتے اور جب کسی رحمت کی آیت پر پہنچتے تو توقف کرتے اور اللہ تعالیٰ سے (رحمت) طلب کرتے اور جب کسی عذاب کی آیت پر پہنچتے تو توقف کرتے اور اس عذاب سے پناہ مانگتے۔"

استخراج

یہ اسم، بلا استثناء تمام آئمہ صاحبان نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْعَظِيْمُ لَا عَظِيْمَ اِلَّا اَنْتَ

(۱۶۹) اَلْعَفُوُّ عزوجل

﴿درگزر کرنے والا﴾

اَلْعَفُوُّ عزوجل، وہ ذات جو گناہوں کو مٹادے اور تقصیرات سے درگزر فرمائے۔

قرآن کریم

① ﴿ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝ ﴾ (الحج ۲۲ آیت ۶۰)

ترجمہ: "بیشک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والے، بخشنے والے ہیں۔"

---

[1] ترمذی الصلاۃ ۲۶۲۔ مسلم صلاۃ المسافرین ۲۰۳۔ نسائی قیام اللیل ۳/۱۸۴۔

Marfat.com

قرآن کریم میں یہ اسم کل ۵ مرتبہ آیا ہے۔

اَلْغَفُوْرُ عزوجل کے ساتھ ۴ مرتبہ

اَلْقَدِیْرُ عزوجل کے ساتھ ۱ مرتبہ

احادیث مبارکہ

(۱) عن عائشة قالت : قلت : يا رسول الله ! أرأيت إن علمت أى ليلة ليلة القدر ما أقول فيها؟ قال : "قولى: اللهم انک عفو (كريم) تحب العفو فاعف عنى." [۱]

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! اگر مجھے معلوم ہوجائے کہ شب قدر کونسی رات ہے تو کیا دعا کروں؟ فرمایا: ''اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی'' یعنی یااللہ آپ معاف کرنے والے ہیں اور معاف کرنے کو ہی پسند کرتے ہیں لہٰذا مجھے معاف کردیجیے۔''

(۲) عن انس بن مالک أن رجلا جاء إلى النبى صلى الله عليه وسلم فقال : يا رسول الله! أى الدعاء افضل؟ قال : "سل ربک العافية والمعافاة فى الدنيا والاخرة" ، ثم أتاه فى اليوم الثانى فقال : يا رسول الله! أى الدعاء افضل؟ فقال له مثل ذلک، ثم أتاه فى اليوم الثالث فقال له مثل ذلک قال : "فإذا أعطيت العافية فى الدنيا وأعطيتها فى الاخرة فقد أفلحت." [۲]

ترجمہ: ''حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ یارسول اللہ! کون سی دعا افضل ہے؟ فرمایا: اپنے رب سے عافیت اور دنیا وآخرت میں معافی مانگا کرو۔ وہ دوسرے دن پھر حاضر ہوا اور وہی سوال کیا۔ آپ نے وہی جواب دیا۔ وہ تیسرے دن پھر آیا اور وہی سوال کیا۔ آپ نے فرمایا: اگر

۱۔ ترمذی، الدعوات۔ ۳۵۱۳، ابن ماجہ، الدعاء ۳۸۵۰۔ احمد ۶/ ۱۸۳۔ ابن ابی شیبہ ۱۰/ ۲۱۷، حاکم۔ ۱/ ۵۳۰، طبرانی کتاب الدعاء، ۲۱۶۔

۲۔ ترمذی، الدعوات ۳۵۱۲۔ ابن ماجہ، الدعاء، ۳۸۴۸، بخاری الادب المفرد، ۵۳۷۔ طبرانی، کتاب الدعاء ۱۲۹۔

Marfat.com

تجھے دنیا وآخرت میں معافی مل گئی تو (تجھے اور کیا چاہئے) تو کامیاب ہوگیا۔"

استخراج

اس اسم کو امام جعفر صادق، حاکم (حدیث ۴۲) اور فضل اصبہانی کے علاوہ تمام دیگر آئمہ صاحبان نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْعَفُوُّ لَا عَفُوَّ اِلَّا اَنْتَ

۱۷۰ اَلْعَلِیُّ جل جلالہ

﴿ بلند۔ بالا و برتر ﴾

اَلْعَلِیُّ عزوجل، وہ ذات جو بلند ہے ایسی بلند کہ جس کے رتبہ سے بڑا کوئی رتبہ نہیں ہے۔ اس کے مرتبہ سے تمام مراتب نیچے ہوں۔

قرآن کریم

① ﴿ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ ۝ ﴾ (لقمان ۳۱: ۳۰)

ترجمہ: "اور بیشک اللہ تعالیٰ ہی بلند بزرگ و برتر ہے۔"

قرآن کریم میں یہ اسم ۸ بار آیا ہے۔

اَلْحَكِیْمُ عزوجل کے ساتھ ۱ بار

اَلْعَظِیْمُ عزوجل کے ساتھ ۲ بار

اَلْكَبِیْرُ عزوجل کے ساتھ ۵ بار

احادیث مبارکہ

① عن أبی هریرةؓ یبلغ به النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال اِذا قضی اللّٰه الأمر فی السماء ضربت الملائكة بأجنحتها خضعانا لقوله كأنه

Marfat.com

سلسلة علٰی صفوان "اِذا فزع عن قلوبهم قالوا ماذا قال ربکم؟ قالوا: الحق وهو العلی الکبیرo". (سبا آیت ۲۳) [1]

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آسمان میں جب کوئی حکم دیتا ہے تو فرشتے عاجزی سے اپنے پنکھ مارنے لگتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کا ارشاد سن کر جس میں ایسی آواز ہوتی ہے جیسے (لوہے کی) ایک زنجیر چکنے پتھر پر چلاؤ۔ یہ آواز فرشتوں تک پہنچتی ہے جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ جاتی رہتی ہے تو وہ مقرب فرشتوں سے پوچھتے ہیں کہو ہمارے رب نے کیا ارشاد فرمایا؟ وہ کہتے ہیں۔ بجا ارشاد فرمایا وہ بلند اور بہت بڑا ہے۔''

ذکر کے موضوع پر یہ حدیث بہت اہم ہے۔

(۲) عن عبداللّٰه بن عمر قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: "ما علی الأرض أحد یقول لا اِلٰه اِلا اللّٰه واللّٰه أکبر ولا حول ولا قوة اِلا باللّٰه اِلا کفرت عنه خطایاه ولو کانت مثل زبد البحر. [2]

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمین پر کوئی بھی شخص یہ پڑھے۔ لا الہ (الی) باللّٰہ۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف کر دیں گے اگرچہ اس کے گناہ سمندر کے جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔''

استخراج

اس اسم مبارک کو سوائے فضل اصبہانی کے باقی تمام امام صاحبان نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْعَلِیُّ لَا عَلِیَّ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

۱۔ بخاری، کتاب التوحید قول اللّٰہ تعالیٰ ۷۴۸۱۔ ابن ماجہ، السنة ۱۹۴۔

۲۔ ترمذی، کتاب الدعوات، ۳۴۶۰/۳۵۰۴، نسائی، عمل فی الیوم واللیلة ۸۲۲

Marfat.com

۱۷۱ اَلْغَافِرُ عزوجل

﴿معاف کرنے والا﴾

۱۷۲ غَافِرُ الذَّنْبِ عزوجل

﴿گناہ معاف کرنے والا﴾

اَلْغَافِرُ عزوجل، معاف کرنے والا اور غَافِرُ الذَّنْبِ عزوجل گناہوں کو معاف کرنے والا۔

قرآن کریم

یہ دونوں اسماء اللہ عزوجل قرآن کریم سے تخریج کئے گئے ہیں:

۱ ﴿ غَافِرِ الذَّنْبِ و قَابِلِ التَّوبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ لا ذِى الطَّوْلِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ﴾

ترجمہ: ''بخشنے والا گناہوں کا اور قبول کرنے والا توبہ کا، سخت کرنے والا عذاب کا، صاحب انعام، نہیں کوئی معبود مگر وہ۔'' (سورۃ مؤمن (غافر) ۴۰: ۳)

احادیث مبارکہ

۱ سمعت أبا هريرة قال سمعت النبى صلى الله عليه وسلم قال إن عبدًا أصاب ذنبا و ربما قال أذنب ذنبا فقال : رب أذنبت ذَنبا و ربما قال أصبت فاغفرلى فقال ربه أعلِم عبدى أن له ربا يغفر الذنب و يأخذبه غفرت لعبدى ثم مكث ماشاء الله ثم أصاب ذنبا أو أذنب ذنبا فقال رب أذنبت أو أصبت آخر فاغفره فقال أعلم عبدى أن له ربا يغفر الذنب و يأخذ به غفرت لعبدى ثم مكث ماشاء الله ثم أذنب ذنبا و ربما قال أصاب ذنبا فقال رب أصبت أو قال أذنبت آخر فاغفره لى، فقال أعلِم عبدى أن له ربا يغفر الذنب و يأخذ به غفرت لعبدى ثلاثاً فليعمل ماشاء.[1]

ترجمہ: (راوی کہتے ہیں) میں نے ابوہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ

---

[1] بخاری، کتاب التوحید، ۷۵۰۷۔ مسلم کتاب التوحید ۲۷۵۸۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ حاکم ۱/۷۰۴۔

Marfat.com

علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک بندے نے گناہ کیا یا یوں کہا ایک گناہ کیا۔ اب رب سے عرض کرنے لگا رب مجھ سے گناہ ہوگیا۔ رب نے (اس کی یہ دعا سن کر) ارشاد فرمایا میرا بندہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کا ایک مالک ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر پکڑتا بھی ہے (سزا بھی دیتا ہے) میں نے اپنے بندے کو بخش دیا پھر تھوڑی دیر جب تک اللہ کو منظور تھا وہ بندہ ٹھہرا رہا اس کے بعد گناہ کیا یا یوں کہا ایک گناہ کیا اب اپنے رب سے عرض کرنے لگا رب مجھ سے ایک اور گناہ ہوگیا تو بخش دے۔ رب نے (یہ دعا سن کر) فرمایا میرا بندہ یہ سمجھتا ہے اس کا ایک مالک ہے جو گناہ بخشتا اور گناہ پر سزا بھی دیتا ہے اچھا میں نے اپنے بندے کو بخش دیا پھر تھوڑی دیر جب تک اللہ کو منظور تھا وہ بندہ ٹھہرا رہا اس کے بعد گناہ کیا یا یوں کہا ایک گناہ اور کیا اب رب سے عرض کرنے لگا رب مجھ سے گناہ ہوگیا یا یوں کہا ایک گناہ اور ہوگیا اس کو بخش دے۔ رب نے فرمایا میرا بندہ یہ جانتا ہے اس کا ایک مالک ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر سزا بھی دیتا ہے جاؤ میں نے اپنے بندے کو تین بار بخش دیا اب وہ جیسے چاہے اعمال کرے میں تو اس کی مغفرت کر چکا۔

(۲) عن أبی بکر الصدیق رضی اللّٰہ عنہ أنہ قال لرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم علمنی دعاء أدعو بہ فی صلاتی فقال : قل : اللّٰھم إنی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب إلا أنت فاغفر لی مغفرۃ من عندک وارحمنی إنک أنت الغفور الرحیم.[1]

ترجمہ: ''حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا مجھے کوئی دعا سکھا دیجئے تا کہ میں اسے اپنی نماز میں پڑھا کروں تو آپؐ نے فرمایا یہ دعا پڑھا کرو۔ اللّٰھم (الی) الرحیم یعنی اے اللہ! میں نے اپنے اوپر بہت زیادہ ظلم کیا ہے اور صرف آپ ہی معاف کر سکتے ہیں گناہوں کو، لہٰذا میری بخشش فرما دیجئے اور مجھ پر رحم فرما دیجئے بے شک آپ ہی معاف فرمانے والے رحم فرمانے والے ہیں۔''

---

[1] حاکم۔ احمد ۱/۹۷، ۱۱۵، ۱۲۷۔

Marfat.com

استخراج

اَلْغَافِرُ عزوجل اس کو امام جعفر صادق، سفیان بن عیینہ، ابوزید بغوی، ابن مندہ، حلیمی، فقل اور قرطبی نے تخریج کیا ہے۔ دیگر ۱۷ آئمہ صاحبان نے تخریج نہیں کیا۔

غَافِرُ الذَّنْبِ عزوجل اس اسم کو صرف ابن مندہ نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْغَافِرُ لَا غَافِرَ اِلَّا اَنْتَ

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ غَافِرُ الذَّنْبِ لَا غَافِرَ الذَّنْبِ اِلَّا اَنْتَ

۱۷۳ اَلْغَالِبُ عزوجل

﴿ غالب، قبضہ کرنے والا ﴾

۱۷۴ اَلْغَالِبُ عَلٰی اَمْرِهٖ عزوجل

﴿ اپنے کام پر غالب ﴾

قرآن کریم

اَلْغَالِبُ عزوجل، غالب اور اَلْغَالِبُ عَلٰی اَمْرِهٖ عزوجل، اپنے کام پر غالب، یہ دونوں اسم قرآن کریم کی دو آیات سے ماخوذ ہیں۔

① ﴿ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ ﴾ (یوسف ۱۲ : ۲۱)

ترجمہ: ''اور اللہ تعالیٰ اپنے کام پر غالب ہے۔ لیکن اکثر لوگ یہ جانتے نہیں۔''

② ﴿ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِيْ ؕ ﴾ (المجادلۃ ۵۸ : ۲۱)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے لکھا ہوا ہے (لوح محفوظ میں) کہ میں اور میرے پیغمبر (رسول) ہی غالب آئیں گے۔''

یہ اسماء قرآن کریم میں دو مرتبہ آئے ہیں۔

حدیث

① اَللّٰهم أنت ربنا و ربهم و قلوبنا و قلوبهم بيدك وإنما تغلبهم أنت.[1]

[1] الطبرانی فی الاوسط۔ ابن سنی، حدیث ۶۷۳

Marfat.com

ترجمہ: ''یااللہ! آپ ہی ہمارے اوران کے رب ہیں اور ہمارا دل اوران کا دل آپ ہی کے ہاتھ میں ہے اور آپ ہی ان کے اوپر غالب ہیں۔''

استخراج

اَلْغَالِبُ عزوجل اس اسم کو ابن مندہ، حلیمی، بیہقی، قرطبی اور ابن حجر نے تخریج کیا ہے۔

اَلْغَالِبُ عَلٰی اَمْرِہٖ عزوجل کو صرف ابن وزیر نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْغَالِبُ	لَا غَالِبَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْغَالِبُ عَلٰی اَمْرِہٖ	لَا غَالِبَ عَلٰی اَمْرِہٖ اِلَّا اَنْتَ

۱۷۵ اَلْغَفَّارُ عزوجل

بہت بخشنے والا

اَلْغَفَّارُ عزوجل، بہت بخشنے والا، وہ ذات پاک جو خوبی کو ظاہر کرتی ہے اور برائیوں اور گناہوں کو دنیا میں پردہ ڈال کر آخرت میں بخش کر رفت وگزشت کر دیتی ہے۔ خیال رہے کہ مغفرت سے اللہ تبارک وتعالیٰ کے ۳ اسماء مشتق ہیں۔ الغافر، الغفور اور الغفار۔ الغفار میں سب سے زیادہ مبالغہ پایا جاتا ہے جس کے معنی ہیں بے انتہا پردہ پوشی معاف فرمانے والا۔

قرآن کریم

(۱) ﴿ وَ اِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اھْتَدٰی ۝ ﴾

ترجمہ: ''اور بے شک میں ایسے لوگوں کو بڑا بخشنے والا ہوں جو توبہ کرلیں اور ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں پھر اسی راہ پر قائم بھی رہیں۔'' (طٰہٰ ۲۰ : ۸۲)

(۲) ﴿ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ؕ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا ۝ ﴾

ترجمہ: ''پس کہا میں نے (نوحؑ نے) بخشش مانگو اپنے رب سے، بے شک وہ بہت بخشنے والا

Marfat.com

ہے۔'' (نوح ۷۱:۱۰)

قرآن کریم میں یہ اسم ۵ مرتبہ آیا ہے۔ جس میں سے ۳ مرتبہ اَلْعَزِیْزُ عزوجل کے ساتھ آیا ہے۔

حدیث

❶ عن عائشةؓ أن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم کان اِذا تضور من الیل قال: لا اِلٰه اِلا اللّٰه الواحد القهار رب السمٰوٰت والارض وما بینهما العزیز الغفار.[1]

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو پہلو بدلتے تو یہ پڑھا کرتے۔ لا اِلٰه اِلا اللّٰه (الی) الغفار۔ یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں جو اکیلے ہیں زبردست قوت والے ہیں آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ان سب کے رب ہیں عزت والے، مغفرت کرنے والے ہیں۔''

استخراج

اس اسم الغفار عزوجل کو سفیان، ابوزید بغوی اور ابن مندہ نے تخریج نہیں کیا۔ دیگر تمام آئمہ صاحبان نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْغَفَّارُ لَا غَفَّارَ اِلَّا اَنْتَ

۱۷۶ اَلْغَفُوْرُ عزوجل

﴿ معاف کرنے والا ﴾

۱۷۷ اَلْمُعَافِیْ عزوجل

﴿ معاف کرنے والا ﴾

اَلْغَفُوْرُ عزوجل، بہت بخشنے والا، بے انتہا مغفرت کا مالک اور بے انتہا پردہ پوشی کرنے والا، جس کی مغفرت اتنے اعلیٰ درجہ پر ہو کہ پھر اس کا کوئی درجہ باقی نہ رہے۔ یاد

---

[1] نسائی، کتاب التوحید، ابن مندہ، جلد ۲۔ حدیث ۱۵۶ / صفحہ ۱۵۶، حاکم ۱۴۸۰۔

Marfat.com

رہے کہ غفار کا تعلق بندے کے گناہوں کی زیادتی سے ہے اور غفور کا تعلق اس کے بار بار کرنے سے ہے۔ اور اَلْمُعَافِیُ عزوجل معافی دینے والا، عافیت دینے والا۔

قرآن کریم

① ﴿ نَبِّئْ عِبَادِیْٓ اَنِّیْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝ ﴾ (الحجر ۱۵: ۴۹)

"اے نبی! میرے بندوں کو اطلاع دیدو کہ بلاشبہ میں ہی بہت بڑا بخشنے والا مہربان ہوں۔"

قرآن کریم میں یہ اسم کل ۹۱ بار آیا ہے۔

اَلرَّحِیْمُ عزوجل کے ساتھ	۷۲ مرتبہ
اَلْعَلِیْمُ عزوجل کے ساتھ	۶ مرتبہ
اَلْعَفُوُّ عزوجل کے ساتھ	۴ مرتبہ
اَلشَّکُوْرُ عزوجل کے ساتھ	۳ مرتبہ
اَلْعَزِیْزُ عزوجل کے ساتھ	۲ مرتبہ
ذُوالرَّحْمَةِ عزوجل کے ساتھ	۱ مرتبہ
اَلرَّبُّ عزوجل کے ساتھ	۱ مرتبہ
اَلْوَدُوْدُ عزوجل کے ساتھ	۱ مرتبہ
تنہا اَلْغَفُوْرُ عزوجل	۱ مرتبہ

احادیث مبارکہ

① عن شداد بن أوس عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال : "سید الاستغفار : أللّٰھم أنت ربی ، لا اِلٰہ اِلا أنت، خلقتنی وأنا عبدک، وأنا علیٰ عھدک ووعدک ما استطعت، أبوء لک بنعمتک، وأبوء لک بذنبی فاغفرلی، فانه لا یغفر الذنوب اِلا أنت، أعوذبک من شر ما صنعت، اِذا قال حین یمسی فمات دخل الجنة أو کان من اھل الجنة، واِذا قال حین یصبح فمات من یومه مثله."[1]

---

[1] بخاری، الدعوات ۶۳۲۳۔ ترمذی، الدعوات ۳۳۹۳۔

Marfat.com

ترجمہ: ''شداد بن اوس انصاری رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا، آپؐ نے فرمایا: سید الاستغفار یہ دعا ہے: یا اللہ تو میرا مالک ہے تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں تو ہی نے مجھ کو پیدا کیا ہے میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے عہد اور وعدے پر جہاں تک مجھ سے ہوسکتا ہے قائم ہوں میں نے جو (برے) کام کئے ہیں ان سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں تیرے احسان اور اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں میری خطائیں بخش دے تیرے سوا کوئی گناہ بخشنے والا نہیں۔ آپ نے فرمایا جو کوئی یہ دعا اس پر یقین رکھ کر دن کو پڑھے اور اس دن شام ہونے سے پہلے مرجائے تو وہ بہشت والوں میں ہوگا اور جو کوئی یہ دعا رات کو اس پر یقین رکھ کر پڑھے اور اسی رات کو صبح ہونے سے پہلے مرجائے وہ بھی بہشت والوں میں ہوگا۔''

(۲) عن أبی بکر الصدیق رضی اللّٰہ عنہ : أنہ قال للنبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم : علمنی دعاء أدعو بہ فی صلاتی، قال : ''قل : اللّٰھم اِنی ظلمت نفسی ظلماً کثیراً ولا یغفر الذنوب اِلا أنت، فاغفرلی مغفرۃ من عندک، وارحمنی اِنک أنت الغفور الرحیم. وقال عمرو عن یزید، عن أبی الخیر : أنہ سمع عبد اللّٰہ بن عمرو : قال أبوبکر رضی اللّٰہ عنہ للنبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم.[1]

ترجمہ: ''ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو ایسی کوئی دعا بتلایئے جس کو میں نماز میں پڑھا کروں۔ آپؐ نے فرمایا یوں کہا کرو یا اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا اور گناہوں کا بخشنے والا تیرے سوا کوئی نہیں ہے تو اپنی (خاص) مغفرت سے میرے گناہ بخش دے اور مجھ پر رحم کر بیشک تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور عمرو بن حارث نے بھی اس حدیث کو یزید سے انہوں نے ابوالخیر سے

---

[1] بخاری، کتاب الدعوات، ۶۳۲۶۔ مسلم، الذکر والدعا، ۲۷۰۵۔ ترمذی، الدعوات ۳۵۳۱۔ ابن ماجہ، الدعا، ۳۸۳۵۔ احمد ۱/ ۷

Marfat.com

انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا ابو بکر صدیق ؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اخیر تک۔"

(۳) عن أبی هريرة يقول سمعت أبا بكر الصديق رضی اللّٰه عنه يقول سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم يقول ، لم تؤتوا شيئاً بعد كلمة الاخلاص مثل العافية فسلوا اللّٰه العافية.[1]

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرما رہے تھے اخلاص کی دولت کے بعد عافیت کی طرح کوئی چیز عطا نہیں کی گئی پس اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کیا کرو۔"

استخراج

الغفور عزوجل سوائے ابن العربی کے باقی تمام امام صاحبان نے اس اسم کو تخریج کیا ہے۔
المعافی عزوجل صرف ابن مندہ نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْغَفُوْرُ لَا غَفُوْرَ اِلَّا اَنْتَ

(۱۷۸) اَلْغَنِیُّ عزوجل — بے پرواہ، بے نیاز

(۱۷۹) اَلْمُغْنِیْ عزوجل — بے پرواہ، غنی کرنے والا

اَلْغَنِیُّ عزوجل، وہ ذات جو اپنی ذات اور صفات میں ہر ایک شے سے بے نیاز اور بے پرواہ ہو۔ اسے کسی کی ضرورت نہیں، ہر ایک اس کا محتاج ہو۔ اور اَلْمُغْنِیُ عزوجل وہ ذات ہے جو اپنے فضل اور کرم سے بندوں میں سے جس کو چاہے دوسروں سے بے نیاز کر دے اور صرف اپنا محتاج رکھے۔

---

[1] کتاب التوحید۔ ابن مندہ، حدیث ۳۳۴، جلد ۲، صفحہ ۱۹۲۔ حاکم ۱/۴

Marfat.com

قرآن کریم

① ﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ ﴾

ترجمہ: ''اے لوگو! تم سب اللہ تعالیٰ کے محتاج ہو اور اللہ تعالیٰ تو (تم سب سے) بے نیاز (تم سب سے) بے پروا ہے اور خود قابل تعریف ہے۔'' (فاطر ۳۵:۱۵)

② ﴿ وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ۝ ﴾

ترجمہ: ''اور بیشک اسی نے غنی کیا اور اسی نے فقیر کر دیا۔'' (النجم ۵۳:۴۸)

③ ﴿ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۔ ﴾

ترجمہ: ''اور اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اور تم (ہی) محتاج ہو۔'' (محمد ۴۷:۳۸)

یہ اسم الغنی عزوجل قرآن کریم میں کل ۱۸ مرتبہ آیا ہے۔

اَلْحَمِيْدُ عزوجل کے ساتھ	۱۰ بار
اَلْحَلِيْمُ عزوجل کے ساتھ	۱ بار
اَلْكَرِيْمُ عزوجل کے ساتھ	۱ بار
ذُوالرَّحْمَةِ عزوجل کے ساتھ	۱ بار
تنہا اَلْغَنِيُّ عزوجل	۵ بار

اسم فاعل اَلْمُغْنِيُّ عزوجل قرآن کریم میں کل ۷ مرتبہ آیا ہے۔

احادیث مبارکہ

① عن أبی هريرةؓ عن النبی صلی اللّٰه عليه وسلم قال : ''بينا أيوب يغتسل عريانا فخر عليه جراد من ذهب ،فجعل أيوب يحتثی فی ثوبه فناداه ربه : يا أيوب! ألم أكن اغنيتک عما ترى؟ قال : بلى و عزتک، ولكن لاغنى بی عن برکتک.''[1]

---

[1] بخاری، کتاب الغسل، باب من اغتسل ۔حدیث ۲۷۹۔نسائی، کتاب الغسل والتیمم، حدیث ۴۰۶۔احمد، باقی مسند المکثرین ،حدیث ۶۸۱۲۔

Marfat.com

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک بار ایوب علیہ السلام بے لباس نہا رہے تھے تو ان پر سونے کی ٹڈیاں گرنے لگیں تو وہ انہیں اپنے کپڑے میں پکڑ پکڑ کر رکھنے لگے۔ اسی وقت ان کے رب نے ان کو پکارا۔ کیا میں نے ان چیزوں سے جو تو دیکھتا ہے تجھے بے پرواہ نہیں کیا؟ ایوب علیہ السلام نے فرمایا: بیشک تیری عزت کی قسم (تو نے مجھے بہت کچھ دیا ہے) مگر تیرے کرم سے کہیں میں بے پرواہ ہوسکتا ہوں۔''

(۳) عن أبی سعید خدری رضی اللّٰہ عنه : اِن ناسا من اِلانصار سألوا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم فأعطاهم ، ثم سألوه فأعطاهم ، ثم سألوه فأعطاهم حتی نفد ما عنده : فقال : مایکون عندی من خیر فلن أدخره عنکم ، ومن یستغفف یعفه اللّٰہ ومن یستغن یغنه اللّٰہ ومن یتصبر یصبره اللّٰہ وما أعطی أحد عطاءً خیراً و أوسع من الصبر. [1]

ترجمہ: ''ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم سے انصار کے کچھ لوگوں نے سوال کیا (روپیہ پیسہ مانگا)۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو دیدیا۔ پھر انہوں نے سوال کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر دیدیا۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جو مال تھا ختم ہوگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ دیکھو میرے پاس جو مال و دولت ہوگا وہ میں تم سے اٹھا نہیں رکھوں گا مگر جو کوئی سوال سے بچے گا تو اللہ بھی اس کو بچائے گا اور جو کوئی (دنیا کے مال سے) بے پرواہی کرے گا اللہ اس کو بے پروا کرے گا اور جو کوئی (اپنے اوپر) زور ڈال کر صبر کرے گا اللہ اس کو صبر دے گا اور صبر سے بہتر اور کشادہ تر کسی کو کوئی نعمت نہیں ملی (صبر تمام نعمتوں سے بڑھ کر ہے)۔''

---

[1] بخاری، کتاب الزکاۃ، باب استعفاف عن المسالة، حدیث ۱۴۶۹۔ مسلم، الزکاۃ۔ ترمذی، البر والصلة۔ نسائی الزکاۃ۔ ابوداؤد، الزکاۃ۔

Marfat.com

(۳) عن علی رضی اللّٰہ عنه أن مکاتبا جاءَ ه فقال : اِنی قد عجزت عن کتابتی فأعنی ، قال : ألا أعلمک کلمات علمنیهن رسول اللّٰہ صلی الله علیه وسلم ؟ لو کان علیک مثل جبل صیر دینا أداه اللّٰہ عنک. قال : "قل اللّٰھم اکفنی بحلالک عن حرامک، وأغننی بفضلک عمن سواک."[1]

ترجمہ: "حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک غلام ان کے پاس حاضر ہوا جو زر کتابت ادا کرنے سے عاجز ہوگیا تھا اور عرض کیا کہ میری مدد کیجئے۔ فرمایا، میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھائے تھے اگر تمہارے اوپر صیر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہوگا تو بھی اللہ تعالیٰ تیری طرف سے ادا فرمادیں گے۔ دعا یہ ہے کہ اَللّٰھم اکفنی بحلالک عن حرامک، وأغننی بفضلک عمن سواک. (یعنی اے اللہ مجھے حلال مال دے کر حرام سے باز رکھ اور مجھے اپنے فضل سے اپنے علاوہ دوسروں سے بے نیاز کردے۔)"

استخراج

اَلْغَنِیُّ عزوجل اس اسم کو تمام آئمہ صاحبان نے لیا ہے صرف فضل نے نہیں لیا۔
اَلْمُغْنِیُ عزوجل کو ترمذی، ابن حبان، طبرانی، خطابی، حاکم (حدیث ۴۱)، بیہقی اور قرطبی نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْغَنِیُّ — لَا غَنِیَّ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُغْنِیُ — لَا مُغْنِیَ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

---

[1] ترمذی، الدعوات، باب ابواب الدعوات حدیث ۳۵۶۳۔ احمد، مسند العشرة المبشرة بالجنة، حدیث ۱۲۵۰۔

Marfat.com

۱۸۰ اَلْغَیَّاثُ عزوجل

﴿ فریادرسی کرنے والا ﴾

۱۸۱ اَلْمُغِیْثُ عزوجل

﴿ فریاد سننے والا ﴾

اَلْمُغِیْثُ عزوجل، فریادرسی کرنے والا۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تخریج کیا گیا ہے جس کو طبرانی، حاکم اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔ اور ان آئمہ صاحبان کے علاوہ فضل، قرطبی اور ابن قیم نے بھی تخریج کیا ہے۔ اَلْغَیَّاثُ عزوجل، فریاد سننے والا، بھی حلیمی، بیہقی اور قرطبی نے حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تخریج کیا ہے۔ یہ ایک طویل حدیث ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک صاحب نے بارش کی دعا مانگنے کی درخواست کی تھی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی دعا میں ۳ بار اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا، اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا، اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا فرمایا ہے۔[1]

ابوداؤد کتاب صلاۃ الاستسقاء میں بھی ایک حدیث نمبر ۱۱۶۹ ہے ہم اس کو ذیل میں پیش کرتے ہیں:

① عن جابر بن عبداللّٰه قال : أتت اِلی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم بواکی فقال "اللّٰھم اسقنا غیثاً ، مغیثاً مریئاً مریئاً نافعًا غیر ضار عاجلاً غیر آجلٍ." قال : فاطبقت علیهم السماء.[2]

ترجمہ: "حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ (بارش نہ ہونے کے سبب سے) لوگ روتے پیٹتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اللّٰھم اسقنا غیثًا مغیثاً مریئاً مریعًا نافعًا غیر ضار عاجلاً غیر آجلٍ." حضرت جابر فرماتے ہیں کہ یہ کہتے ہی بادل چھا گئے۔"

---

[1] تفصیل کیلئے دیکھئے بخاری، کتاب استسقاء، حدیث ۱۰۱۴۔ مسلم، صلوٰۃ استسقاء، حدیث ۹۸۷، نسائی الاستسقاء، حدیث ۱۵۱۹۔

[2] ابوداؤد، استسقاء، ۱۱۶۹

Marfat.com

استخراج

اسم اَلْغَیَّاثُ عزوجل کو حلیمی، بیہقی اور قرطبی رحمۃ اللہ علیہم نے تخریج کیا ہے۔

اسم اَلْمُغِیْثُ عزوجل کو طبرانی، حاکم (حدیث نمبر ۴۱۔۴۲)، ابونعیم، فضل، قرطبی اور ابن قیم نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْغَیَّاثُ　　لَا غَیَّاثَ اِلَّا اَنْتَ

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُغِیْثُ　　لَا مُغِیْثَ اِلَّا اَنْتَ

۱۸۲ اَلْغَیُّوْرُ عزوجل

عزت والا۔ غیرت والا

اَلْغَیُّوْرُ عزوجل، غیرت کرنے والا، حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تخریج کیا گیا ہے۔

حدیث

❶ سمع أباهريره رضی اللّٰه عنه عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم أنه قال اِن اللّٰه یغارُ، وغیرة اللّٰه أن یأتی المؤمن ما حرم اللّٰه.[1]

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ غیرت کرتا ہے اور اس کو غیرت اس پر آتی ہے کہ مؤمن حرام کاری کرے۔''

استخراج

اس اسم کو صرف ابن العربی نے تخریج کیا ہے۔ دیگر حضرات نے تخریج نہیں کیا۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْغَیُّوْرُ　　لَا غَیُّوْرَ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

---

[1] بخاری، کتاب النکاح، باب الغیرة، ۵۲۲۳۔ ترمذی، کتاب الرضا، باب ماجاء فی الغیرة حدیث ۱۱۶۸۔

Marfat.com

۸۳ اَلْفَاتِحُ عزوجل

﴿فیصلہ کرنے والا۔ کامیابی عطا کرنے والا﴾

۸۴ اَلْفَتَّاحُ عزوجل

﴿فیصلہ کرنے والا۔ کامیابی عطا کرنے والا﴾

اَلْفَتَّاحُ عزوجل، وہ ذات ہے جس کی عنایت سے ہر مشکل آسان ہوتی ہے، ہر مصیبت دور ہوتی ہے، جو اپنی مخلوق کے لئے فتح کے دروازے کھولتا ہے۔ اَلْفَتَّاحُ عزوجل، وہ ذات جو فیصلہ کرنے والی ہے اور اس کا کلی اختیار رکھتی ہے جس کے فیصلے کوئی ٹال نہ سکے اور نہ ہی اس کے فیصلہ کی حکم عدولی کر سکے۔ ہر ایک کو اس کے فیصلہ کے سامنے سر جھکانا ہے اور تسلیم کرنا ہے۔ اَلْفَاتِحُ وہ ذات جو فیصلہ کرتی ہے، کامیابی عطا فرماتی ہے۔

قرآن کریم

یہ دونوں اسماء، ایک اسم، دوسرا اسم فاعل قرآن کریم کی آیات سے اخذ کئے گئے ہیں:

① ﴿ اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا ۝ ﴾ (الفتح ۴۸ : ۱)

ترجمہ: ''اے نبی! ہم نے آپ کو کھلی فتح، کامیابی عطا کی۔''

② ﴿ قُلْ یَجْمَعُ بَیْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ یَفْتَحُ بَیْنَنَا بِالْحَقِّ ط وَھُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ ۝ ﴾

ترجمہ: ''آپ کہہ دیجئے کہ جمع کرے گا ہم سب کو رب ہمارا پھر فیصلہ کرے گا ہم میں انصاف کا، اور وہی بڑا فیصلہ کرنے والا ہے اور سب کا حال جاننے والا ہے۔'' (سبا ۳۴ : ۲۶)

اَلْفَتَّاحُ عزوجل بطور اسم قرآن کریم میں صرف ایک مرتبہ اَلْعَلِیْمُ عزوجل کے ساتھ آیا ہے۔ اَلْفَاتِحُ عزوجل بطور اسم فاعل ۹ بار آیا ہے۔

احادیث مبارکہ

① عن أبی ھریرۃؓ أن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال یوم خیبر لأعطین ھٰذہ الرایۃ رجلاً یحب اللّٰہ و رسولہ یفتح اللّٰہ علیٰ یدیہ. الحدیث[1]

---

[1] مسلم۔ کتاب الفضائل، باب من فضائل علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حدیث ۲۴۰۵۔ (یہ ایک طویل حدیث کا اول حصہ ہے)

Marfat.com

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خیبر کے دن میں یہ جھنڈا اس کو دوں گا جو دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو، فتح دے گا اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں پر۔'' (یہ جھنڈا اس دن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عطا فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے خیبر کی فتح عطا فرمائی۔)

۴ عن انس بن مالک قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اِن من الناس مفاتیح للخیر مغالیق للشرو اِن من الناس مفاتیح للشر مغالیق للخیر فطوبیٰ لمن جعل اللّٰہ مفاتیح الخیر علی یدیہ و ویل لمن جعل اللّٰہ مفاتیح الشر علیٰ یدیہ۔[1]

ترجمہ: ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگوں میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جو بھلائی کی کنجیاں ہیں برائی کو بند کرنے والے ہیں اور بعض لوگ ایسے ہیں جو برائی کو پھیلانے والے اور بھلائی کو بند کرنے والے ہیں تو اس شخص کے لئے بشارت ہو جس کے ہاتھ پر اللہ نے خیر کے دروازے کھولے ہیں اور اس شخص کی بربادی ہو جس کے ہاتھ پر شر کے دروازے کھولے گئے ہیں۔''

استخراج

اَلْفَتَّاحُ عزوجل۔ اس اسم کو ابن مندہ، ابونعیم اور ابن وزیر نے تخریج کیا ہے۔
اَلْفَاتِحُ عزوجل اس اسم کو ابن مندہ، ابونعیم اور فضل نے تخریج نہیں کیا۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْفَتَّاحُ — لَا فَتَّاحَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْفَاتِحُ — لَا فَاتِحَ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

---

[1] ابن ماجہ، السنتہ، باب من کان مفتاحا للخیر حدیث نمبر ۲۳۷۔

Marfat.com

(۱۸۵) اَلْفَاتِنُ عزوجل

﴿ آزمانے والا ﴾

اَلْفَاتِنُ عزوجل، وہ ذات جو اپنی مخلوق کو آزماتا ہے۔ اپنے پیغمبروں کو بھی آزماتا ہے۔ جانچتا ہے۔ جیسے حضرت داؤد، حضرت سلیمان اور حضرت موسیٰ علیہم السلام کو آزمایا۔ اپنے نافرمانوں کو بھی آزماتا ہے جیسے فرعون اور سامری کو آزمایا۔

قرآن کریم

① ﴿ وَ كَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا. ﴾

ترجمہ: ''اور دراصل اس طرح ہم نے ان لوگوں میں سے بعض کو بعض (کے ذریعہ) آزمائش میں ڈالا ہے تاکہ وہ کہیں، کیا یہ لوگ ہیں جن پر ہمارے درمیان اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔'' (الانعام ۶ : ۵۳)

یہ اسم فاعل قرآن کریم میں ۹ مرتبہ آیا ہے۔

حدیث

① عن كعب بن عياض قال سمعت النبى صلى الله عليه وآله وسلم يقول آن لكل أُمة فتنةً و فتنة أُمتى المال. [1]

ترجمہ: ''حضرت کعب بن عیاض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر امت کی آزمائش کیلئے اسے کسی چیز میں مبتلا کیا جاتا ہے اور میری امت کی آزمائش مال و دولت ہے۔''

---

[1] ترمذی، الزهد، باب ماجاء ان فتنته..... لا فاتن الا انت، ۲۳۳۶۔ احمد ۴/۱۶۰۔ ابن حبان، ۲۴۷۰۔ حاکم ۴/۲۱۸۔

Marfat.com

استخراج

اس اسم اَلفَا تِنُ عزوجل کو ابن العربی اور قرطبی نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْفَاتِنُ　　لَا فَا تِنَ اِلَّا اَنْتَ

(۱۸۶) فَارِجُ الْھَمِّ عزوجل

﴿غموں کو دفع کرنے والا﴾

فَارِجُ الْھَمِّ عزوجل، غموں کو دفع کرنے والا۔

حدیث

❶ اللّٰھم فارج الھم كاشف الغم مجيب دعوة المضطرين رحمن الدنيا والأخرة ورحيمهما أنت ترحمني فارحمني برحمة تغنيني بها عن رحمة من سواك. [1]

ترجمہ: ''اے اللہ رنج وغم اور فکر کے دور کرنے والے۔ اے اللہ بے قراروں کی دعاؤں کو قبول کرنے والے، دنیا وآخرت کے رحمٰن ورحیم آپ میرے حال پر رحم فرمائیے اور ایسی مہربانی عنایت فرمائیے کہ دوسروں کی مہربانیوں سے مجھے بے پرواہ کر دیجیے۔''

استخراج

یہ اسم ابن مندہ نے لیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ فَارِجُ الْھَمِّ　　لَا فَارِجَ الْھَمِّ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

---

[1] حاکم ۵۱۵/۱۔ البزار

Marfat.com

۱۸۷ اَلْفَاطِرُ عزوجل

﴿ پیدا کرنے والا۔ ایجاد کرنے والا ﴾

۱۸۸ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عزوجل

﴿ آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ﴾

اَلْفَاطِرُ عزوجل اور فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عزوجل، وہ ذات جس نے آسمانوں اور زمین کو عدم کا پردہ پھاڑ کر بغیر کسی سابقہ مثال کے پیدا کیا، ایجاد کیا۔

قرآن کریم

① ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ﴾ (فاطر ۳۵ : ۱)

ترجمہ: ''تمام تر حمد وثناء اللہ تعالیٰ کو لائق ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔''

② ﴿ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ط قُلِ الَّذِىْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ج ﴾

ترجمہ: ''وہ کہیں گے کون ہے جو ہم کو دوبارہ پیدا کرے گا۔ کہو! وہی ہے جس نے تم کو پہلی بار پیدا کیا۔'' (بنی اسرائیل ۱۷ : ۵۱)

قرآن کریم میں یہ اسم ۶ بار آیا ہے اور ہر مرتبہ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آیا ہے۔ اسی لئے ابن مندہ اور ابن العربی نے یہی اسم تخریج کیا ہے۔ اس کے علاوہ بطور اسم فاعل ۸ بار آیا ہے۔

احادیث مبارکہ

① حدثنی أبو سلمة بن عبدالرحمن بن عوف قال : سألت عائشة أم المؤمنين بأیّ شیءٍ كان نبی اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یفتتح صلاته إذا قام من اللیل؟ قالت : كان إذا قام من اللیل افتتح صلاته "أللّٰهم ! رب جبرئیل و میكائیل و إسرافیل ، فاطر السماوات والأرض عالم الغیب والشهادة ، أنت تحكم بین عبادك فیما كانوا فیه یختلفون، اِهدنی لما اختلف فیه من الحق بإذنك إنك تهدی من

Marfat.com

تشاء اِلیٰ صراط مستقیم. [1]

ترجمہ: ابوسلمہ بن عوف رضی اللہ عنہ نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رات کو اٹھتے تھے تو اپنی نماز کے شروع میں کیا پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ "اَللّٰھم ! رب جبرئیل و میکائیل و اِسرافیل ، فاطر السماوات والأرض عالم الغیب والشھادۃ ، أنت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیه یختلفون، اِھدنی لما اختلف فیه من الحق بِاِذنک اِنک تھدی من تشاء اِلیٰ صراط مستقیم.

(۲) عن أبی ھریرہؓ قال : قال أبوبکر الصدیقؓ "یا رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم علمنی بشی ء أقوله اِذا اصبحت واِذا أمسیت ، قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قل "أللّٰھم! فاطر السمٰوٰت والأرض، عالم الغیب و الشھادۃ ، رب کل شیءٍ و ملیکه ، أشھد أن لا اِلٰه اِلا أنت أعوذبک من شر نفسی و شر الشیطان و شرکه" قال "قلھا اِذا أصبحت واِذا أمسیت واِذا أخذت مضجعک. [2]

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے کچھ کلمات کے پڑھنے کا حکم صادر فرمائیے جو میں صبح وشام پڑھ سکوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ کہا کرو۔ أللّٰھم! فاطر السمٰوٰت والأرض ، عالم الغیب و الشھادۃ ، رب کل شیءٍ و ملیکه ، أشھد أن لا اِلٰه اِلا أنت أعوذبک من شر نفسی و شر الشیطان و شرکه" قال "قلھا اِذا أصبحت واِذا أمسیت واِذا أخذت مضجعک.

---

[1] مسلم، صلوٰۃ المسافرین، باب "صلاۃ النبی صلی اللّٰه علیه وسلم و دعائه باللیل حدیث ۷۷۰۔ ترمذی، الدعوات باب ماجا فی الدعاء ، حدیث ۳۴۲۰۔

[2] ابوداؤد، کتاب الادب، باب مایقول اذا اصبح ، حدیث ۵۰۶۷۔ ترمذی، الدعوات، باب دعا علمه صلی اللّٰه علیه وسلم ابوبکر رضی اللّٰه عنه ۳۵۲۹۔ احمد مسند المکثرین ۷۶۳۰۔ داری، الاستئذان ۲۵۷۳۔

Marfat.com

استخراج

اَلْفَاطِرُ عزوجل اس اسم کو امام جعفر صادق، سفیان بن عینیہ، ابوزید بغوی، ابن ماجہ، ابن مندہ، حلیمی، حاکم (حدیث نمبر ۴۲)، بیہقی، فضل، قرطبی، ابن وزیر اور ابن حجر نے تخریج کیا ہے۔ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عزوجل صرف ابن مندہ اور ابن العربی نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْفَاطِرُ — لَا فَاطِرَ اِلَّا اَنْتَ

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ — لَا فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّا اَنْتَ

۱۸۹ اَلْفَاعِلُ عزوجل

﴿ کام کرنے والا ﴾

اَلْفَاعِلُ عزوجل، وہ ذات جو جس کام کے کرنے کا فیصلہ کرے تو اس کو کر دے۔ اور کوئی اس کو روک نہ سکے۔

قرآن کریم

(۱) ﴿ كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ؕ وَعْدًا عَلَيْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝ ﴾

ترجمہ: ''جس طرح پہلے ہم نے تخلیق کی ابتداء کی تھی اسی طرح ہم اس کا اعادہ کریں گے۔ یہ وعدہ ہے ہمارے ذمہ، بیشک ہم یہ کرنے والے ہیں۔'' (الانبیاء ۲۱ : ۱۰۴)

(۲) ﴿ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۝ ﴾

ترجمہ: ''اس (زکریا علیہ السلام) نے کہا اے میرے رب میرے یہاں لڑکا کیسے ہوگا۔ مجھے تو بڑھاپا آ پہنچا ہے اور میری بیوی بانجھ ہے (جبرئیل علیہ السلام) نے کہا اسی طرح اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔'' (آل عمران ۳:۴۰)

قرآن کریم میں یہ بطور اسم ۲ مرتبہ آیا ہے اور بطور فعل اسم فاعل ۱۰ بار آیا ہے۔

Marfat.com

استخراج

اس اسم کو صرف ابن وزیر نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْفَاعِلُ　　لَا فَاعِلَ اِلَّا اَنْتَ

۱۹۰ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰی عزوجل

﴿ دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والا ﴾

۱۹۱ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ عزوجل

﴿ صبح کی روشنی کو نکالنے والا ﴾

فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰی عزوجل، وہ ذات جو بالی کے اندر سے دانہ اور درخت اور کھجور کے اندر سے گٹھلی کو برآمد کرتی ہے۔ خشک دانے اور خشک گٹھلی کو چیر کر کونپل نکالتی ہے۔

قرآن کریم

(۱) ﴿ اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰی ط ﴾ (الانعام ۶ : ۹۵)

''بے شک اللہ تعالیٰ پھاڑنے والا ہے دانوں کو اور گٹھلیوں کو۔''

فَالِقُ الْاِصْبَاحِ عزوجل، وہ ذات جو صبح کو نکالے یعنی ظلمت شب سے عمود صبح کو برآمد کرے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے۔

(۲) ﴿ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ط ﴾ (الانعام ۶ : ۹۶)

یہ دونوں اسماء قرآن کریم میں ایک ایک مرتبہ آئے ہیں۔

حدیث

(۱) عن مالک عن یحیی بن سعید، أنه بلغه أن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله وسلم کان یدعو فیقول : ''أللّٰهم فالق الأصباح ، وجاعل اللیل سکنا، والشمس والقمر حسبانا، اِقض عنی الدین ، وأغننی من الفقر ومتعنی بسمعی ، وبصری ، وقوتی فی سبیلک. [1]

---

[1] مؤطا امام مالک، کتاب القرآن، باب ماجاء فی الدعاء ،حدیث ۴۹۳۔

Marfat.com

ترجمہ: ''حضرت مالک بن یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا کرتے تو فرماتے اللّٰھم (الی) سبیلک یعنی (پردہ شب) چاک کر کے صبح (کی روشنی) کو نکالنے والے اور جس نے بنایا رات کو سکون و آرام کیلئے اور سورج اور چاند کو حساب کے لئے۔ (اے اللہ!) مجھ سے قرض کو ختم کر دیجئے اور مجھ کو فقر سے مستغنی کر دیجئے اور میرے سننے اور میرے دیکھنے اور میری قوت کو اپنے راستے میں میرے فائدہ کا ذریعہ بنا دیجئے۔''

استخراج

فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰی عزوجل کو ابن مندہ، حلیمی، بیہقی، قرطبی اور ابن وزیر نے تخریج کیا ہے۔

فَالِقُ الْاِصْبَاحِ عزوجل کو قرطبی اور ابن وزیر نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰی لَا فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی اِلَّا اَنْتَ

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ لَا فَالِقَ الْاِصْبَاحِ اِلَّا اَنْتَ

۱۹۲ اَلْفَرْدُ عزوجل

﴿اکیلا﴾

اسم اَلْفَرْدُ حدیث سے ماخوذ ہے۔

حدیث

① حدثنی جابر بن عبداللّٰہ رضی اللّٰہ عنھما : ''أن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قرأ : ﴿وَاِذَا سَألکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ .﴾ (البقرة:۱۸۶) الآیة. فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم : أللّٰھم اِنک أمرت بالدعاء وتکفلت بالاجابة. لبیک

Marfat.com

أللّٰهم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک. اِن الحمد والنعمة لک والملک، لا شریک لک ، أشهد أنک فرد أحد صمد لم تلد ولم تولد ولم یکن لک کفواً أحد، واشهد أن وعدک حق ولقائک حق، والجنة حق، والنار حق ، والساعة آتیة لاریب فیها. وأنک تبعث من فی القبور. [1]

ترجمہ: ''جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔ واذا (الی) دعان. ترجمہ: (اے نبی! صلی اللہ علیہ وسلم) جب آپ سے میرے (اللہ کے) بندے میرے بارے میں پوچھیں تو (آپ کہیں) میں قریب ہوں۔ میں پکارنے والے کی پکار کو پورا کرتا ہوں جب بھی وہ مجھ کو پکارے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ بے شک آپ نے دعا مانگنے کا حکم دیا ہے اور اس کو پورا کرنے کی ذمہ داری بھی لی ہے، میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں آپ کا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں، بے شک تعریف، ثنا اور بادشاہی صرف آپ کے لئے ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اکیلے ہیں، احد ہیں، بے نیاز ہیں، نہ آپ کسی کی اولاد ہیں اور نہ آپ کی کوئی اولاد ہے اور آپ کی طرح کوئی نہیں ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کا وعدہ حق ہے آپ کی ملاقات برحق ہے اور جنت برحق ہے اور دوزخ برحق ہے اور قیامت بلاشبہ آنے والی ہے اور بے شک آپ قبر والوں کو دوبارہ جی اٹھائیں گے۔''

استخراج

اس اسم اَلْفَرْدُ عزوجل کو امام جعفر صادق، حلیمی، ابونعیم اور بیہقی نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْفَرْدُ لَا فَرْدَ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

---

[1] بیہقی الاسماء والصفات، جلد اول حدیث ۱۶۰۔

Marfat.com

(۱۹۳) اَلْفَعَّالُ عزوجل

﴿ کرنے والا ﴾

(۱۹۴) اَلْفَعَّالُ لِّمَا یُرِیْدُ عزوجل

﴿ جو چاہے وہ کرنے والا ﴾

اَلْفَعَّالُ عزوجل، (کرنے والا) اور فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ عزوجل جو چاہے سو کرنے والا اس کا اختیار کلی اور ہمہ گیر ارادہ اور مشیت آزاد ہے۔ وہ مجبور نہیں ہے۔ یہ دونوں اسم قرآن کریم سے تخریج کیے گئے ہیں:

قرآن کریم

① ﴿ اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ۝ ﴾ (ھود ۱۱ : ۱۰۷)

ترجمہ: ''بے شک آپ کا رب جو کچھ چاہے پورے طور پر اس کو کر سکتا ہے۔''

فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ قرآن کریم میں دو مرتبہ آیا ہے۔ بیہقی اور قرطبی نے اس سے اَلْفَعَّالُ عزوجل تخریج کیا ہے جبکہ امام جعفر صادق، سفیان بن عیینہ، ابو زید بغوی، حلیمی اور ابن وزیر رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے اَلْفَعَّالُ لِّمَا یُرِیْدُ عزوجل تخریج کیا ہے۔

حدیث

① عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما أنه انصرف لیلة مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم قال : ''فسمعته یکثر فی الوتر یقول : أللّٰھم اِنی أسالک رحمة من عندک تهدی بها قلبی، وتجمع بها أمری، وتلم بها شعثی و ترفع بها شاهدی، و تحفظ بها غائبی و تبیض بها وجهی و تزکی بها عملی، وتلهمنی بها رشدی، و تعصمنی بها من کل سوء، أللّٰھم اِنی اسالک رحمة من عندک أنال بها شرف کرامتک فی الدنیا والآخرة أللّٰھم ذا الأمر الرشید والحبل الشدید ، أسألک الأمن یوم الوعید، والجنة یوم الخلود مع المقربین الشهود، اِنک رحیم ودود، فعال لما ترید. [1]

---

[1] بیہقی جلد اول صفحہ ۴۱۴، حدیث ۳۳۵۔

Marfat.com

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ ایک رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ وہ وتر میں کثرت سے یہ پڑھ رہے تھے۔ اللّٰھم (الی) لما ترید. یعنی اے اللہ! میں آپ سے ایسی رحمت کا سوال کرتا ہوں جس سے میرے دل کو راہنمائی حاصل ہو اور جس کے ذریعہ میرا کام مکمل ہو اور آپ میری گندگی کی اصلاح فرمائیں اور جس کے ذریعہ آپ میرے نگہبان کو بلند کریں اور میرے غائب ہونے میں آپ اس کے ذریعہ حفاظت کریں اور جس کے ذریعہ آپ میرے چہرے کو روشن کریں، اور میرے عمل کو اس کے ذریعہ پاکیزہ بنائیں۔ اس کے ذریعہ میری رہنمائی میں میرے دل میں بات ڈالیں اور جس کے ذریعہ آپ مجھ کو ہر برائی سے بچائیں۔ اے اللہ! میں آپ سے آپ کی رحمت کا سوال کرتا ہوں کہ جس کے ذریعہ دنیا و آخرت کی بہتری حاصل کروں۔ اے اللہ! بہتر کام والے اور سخت معاملے والے میں آپ سے عذاب والے دن امن کا سوال کرتا ہوں اور نیک لوگوں کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ جنت میں رہنے کا (سوال کرتا ہوں) بے شک آپ رحم کرنے، محبت کرنے والے ہیں اور جو آپ چاہیں وہ کرنے والے ہیں۔''

استخراج

اس اسم الفَعَّالُ عزوجل کو بیہقی اور قرطبی نے تخریج کیا ہے۔ اس اسم الفعال لما یرید عزوجل کو امام جعفر صادق، سفیان بن عینیہ، ابوزید بغوی، حلیمی اور ابن وزیر نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْفَعَّالُ — لَا فَعَّالَ اِلَّا اَنْتَ

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْفَعَّالُ لِّمَا یُرِیْدُ — لَا فَعَّالَ لِّمَا یُرِیْدُ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

Marfat.com

(۱۹۵) اَلْقَابِلُ عزوجل

قبول کرنے والا

(۱۹۶) قَابِلُ التَّوْبِ عزوجل

توبہ قبول کرنے والا

قرآن کریم

قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے:

(۱) ﴿ غَافِرِ الذَّنْبِ وَ قَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِى الطَّوْلِ ﴾

ترجمہ: ''گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا ہے، سخت سزا دینے والا ہے، قدرت والا ہے۔'' (المؤمن ۴۰: ۳)

(۲) ﴿ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَأْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ ﴾ (سورۃ التوبۃ ۹: ۱۰۴)

ترجمہ: ''کیا انہیں معلوم نہیں کہ بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور صدقات کو (قبول فرما) لیتا ہے اور وہ بیشک توبہ قبول کرنے والا (اور) رحم کرنے والا ہے۔''

اس آیت سے امام جعفر صادق، سفیان بن عیینہ اور ابوزید بغوی نے ''القابل عزوجل'' قبول کرنے والا تخریج کیا ہے جبکہ ابن مندہ ور ابن وزیر نے ''قابل التوب عزوجل'' توبہ قبول کرنے والا تخریج کیا ہے۔

یہ بطور اسم ایک بار اور بطور فعل ۲ بار قرآن کریم میں آیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْقَابِلُ لَا قَابِلَ اِلَّا اَنْتَ

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ قَابِلُ التَّوْبِ لَا قَابِلَ التَّوْبِ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

Marfat.com

۱۹۷ اَلْقَادِرُ عزوجل

﴿ قدرت رکھنے والا ﴾

۱۹۸ اَلْقَدِیْرُ عزوجل

﴿ قدرت والا۔ بہت قدرت والا ﴾

۱۹۹ اَلْمُقْتَدِرُ عزوجل

﴿ طاقتور۔ قبضہ میں لینے والا ﴾

۲۰۰ نِعْمَ الْقَادِرُ عزوجل

﴿ بہترین قدرت رکھنے والا ﴾

اَلْقَادِرُ عزوجل، اَلْقَدِیْرُ عزوجل اور اَلْمُقْتَدِرُ عزوجل، ہر تینوں اسم قدرت سے مشتق ہیں۔ قدرت سے مراد وہ معنی ہے جس سے کوئی چیز، ارادہ اور علم کی تقدیر سے اور ان دونوں کے اقتضاد کے موافق موجود کی جا سکے۔ اور اَلْقَادِرُ وہ ہے جو اگر چاہے کرے اور اگر چاہے نہ کرے۔ اَلْمُقْتَدِرُ میں اَلْقَادِرُ سے زیادہ مبالغہ پایا جاتا ہے اور اَلْقَدِیْرُ عزوجل وہ ذات جو ہر بات اور ہر چیز پر قدرت رکھتی ہے۔

① ﴿ اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ یَعْیَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓی اَنْ یُّحْیِۦَ الْمَوْتٰی ؕ بَلٰٓی اِنَّهٗ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ ﴾

ترجمہ: ''کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ جس اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور جو ان کی تخلیق سے نہیں تھکا وہ ضرور اس پر قادر ہے کہ مردوں کو زندہ کر دے۔ کیوں نہیں؟ بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' (الاحقاف ۴۶ : ۳۳)

② ﴿ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ نَهَرٍ ۙ ۝ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ ۝ ﴾

ترجمہ: ''بے شک پرہیز گار لوگ باغوں اور نہروں میں ہوں گے۔ ایک عمدہ مقام میں، قدرت والے بادشاہ کے قرب میں۔'' (القمر ۵۴ : ۵۴۔۵۵)

اَلْقَادِرُ عزوجل قرآن کریم میں کل ۱۲ بار آیا ہے اور اَلْمُقْتَدِرُ عزوجل ۴ مرتبہ آیا ہے۔ اَلْقَدِیْرُ عزوجل قرآن کریم میں کل ۴۵ مرتبہ آیا ہے۔ جس میں سے ۴ بار اَلْعَلِیْمُ عزوجل کے ساتھ اور ۴۱ بار تنہا ''قدیر'' آیا ہے۔

③ ﴿ فَقَدَرْنَا ۟ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ۝ ﴾ (المرسلات ۷۷ : ۲۳)

Marfat.com

ترجمہ: ''تو ہم اس پر قادر ہیں۔ پس ہم بہت اچھے قدرت رکھنے والے ہیں۔''

(۴) ﴿ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۫ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ ﴾

ترجمہ: ''کہو اے اللہ (تعالیٰ) ملک کے مالک آپ جسے چاہیں حکومت دیتے ہیں اور جس سے چاہیں چھین لیتے ہیں۔ جس کو چاہتے ہیں عزت دیتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں ذلت دیتے ہیں۔ بھلائی آپ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ بیشک آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔'' (آل عمران ۳:۲۶)

ان آیات سے صرف ابن وزیر نے نعم القادر تخریج کیا ہے اور یہ صرف ایک مرتبہ قرآن کریم میں وارد ہوا ہے۔

احادیث مبارکہ

(۱) عن أبی هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : من قال : ''لا اِلٰه اِلا الله وحده لا شريک له ، له الملک وله الحمد وهو على كل شیءٍ قدير.'' فی يوم مائة مرة كانت له عدل عشر رقاب و كتبت له مائة حسنة و محيت عنه مائة سيئة و كانت له حرزا من الشيطان يومه ذلک حتى يمسى ولم يأت أحد بأفضل مما جاء به اِلا رجل عمل أكثر منه.[1]

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی لا اِلٰہ اِلا اللّٰہ اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک وله الحمد وهو علیٰ کل شئ قدیر ایک دن میں سو بار کہے تو اس کو اتنا ثواب ملے گا جتنا دس غلاموں کو آزاد کرنے میں ملتا ہے اور اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی

---

[1] بخاری، کتاب الدعوات ۶۴۰۳۔ مسلم الذکر والدعا، ۲۶۹۳۔

﴿ ایسے اسماء اللہ عزوجل جن کے معنی بہت قریب قریب ہیں اور جن کا مصدر اور مشتق ایک ہے ان پر ہم ان شاء اللہ اپنی آئندہ کتاب ''شرح اسماء الحسنیٰ'' میں تفصیل سے بحث کریں گے اور مختلف علماء کی آراء اور تشریح بھی پیش کریں گے۔ ﴾

Marfat.com

اور سو برائیاں اس کی مٹادی جائیں گی اور سارے دن میں وہ شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا اور کوئی شخص اس دن اس سے بڑھ کر کوئی عمل نہ لا سکے گا البتہ وہ شخص لا سکے گا جس نے اسی کلمہ کو سو بار سے زیادہ پڑھا ہوگا۔"

(۲) قال أبو مسعود البدری : کنت أضرب غلاما لی بالسوط فسمعت صوتا من خلفی : اِعلم أبا مسعود! فلم افهم الصوت من الغضب. قال فلما دنامنی. اِذا هو رسول اللّٰه صلی الله علیه وسلم ، فاِذا هو یقول: اعلم أبا مسعود! اعلم أبا مسعود! قال : فألقیت السوط من یدی، فقال : اعلم أبا مسعود! أن اللّٰه أقدر علیک منک علی هٰذا الغلام. قال : فقلت : لا أضرب مملوکا بعده أبداً.[1]

ترجمہ: "حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اپنے غلام کو کوڑے سے مار رہا تھا اچانک میں نے پیچھے سے یہ آواز سنی۔ اے ابو مسعود جان لو! لیکن میں غصہ کی وجہ سے اس آواز کو سمجھ نہ سکا۔ فرماتے ہیں کہ جب وہ شخص میرے قریب آیا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور وہ کہہ رہے تھے اے ابو مسعود جان لو! یہ فرماتے ہیں کہ کوڑا میرے ہاتھ سے نیچے گر گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا اے ابو مسعود! جان لو کہ آپ جس قدر اس غلام پر قدرت رکھتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے کہیں زیادہ آپ پر قدرت رکھتے ہیں۔ (ابو مسعود) فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے اپنے غلام کو کبھی نہیں مارا۔"

(۳) عن عثمان بن أبی العاص الثقفی : أنه شکا اِلی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم وجعا ، یجده فی جسده منذ أسلم ، فقال له رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم : "ضع یدک علی الذی یالم من جسدک، وقل : بسم اللّٰه ، ثلاثا ، وقل سبع مرات : أعوذ باللّٰه و قدرته من شرما أجد وأحاذر."[2]

---

[1] مسلم۔ کتاب الایمان، باب صحبة الممالیک الخ حدیث نمبر ۱۶۵۹۔

[2] مسلم۔ السلام، باب استحباب وضع یدیه..... حدیث ۲۲۰۲۔

Marfat.com

ترجمہ: ''عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے شکوہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک درد کا اپنے بدن میں جو پیدا ہو گیا تھا جب سے وہ مسلمان ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنا ہاتھ درد کی جگہ پر رکھو اور کہو بسم اللہ تین بار اس کے بعد سات بار یہ کہو: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَ قُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَآ اَجِدُ وَ اُحَاذِرُ یعنی میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی، برائی سے اس چیز کے جس کو پاتا ہوں میں اور جس سے ڈرتا ہوں۔''

⑦ سمعت أعرابياً يقول : سمعت أبا هريرة يقول : قال : رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم : من قرأ "أليس ذلك بقادر على أن يحيى الموتى." فليقل : بلىٰ[1]

ترجمہ: ''ایک اعرابی سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا کہ انہوں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص "أليس ذلك بقادر على أن يحيى الموتى." (ترجمہ) کیا وہ (اللہ تعالیٰ) اس بات پر قادر نہیں ہے کہ مرنے والوں کو زندہ کر دے۔ اس آیت کی (نماز کے علاوہ) قرأت کرے تو آخر میں کہے بَلٰی یعنی ''ہاں''۔

⑧ اللّٰهم أني أستغفرك لما تبت إليك منه ثم عدت فيه وأستغفرك لما أعطيتك من نفسي ثم لم أوف لك به وأستغفرك للنعم التي أنعمت بها عليّ فتقويت بها علىٰ معاصيك وأستغفرك لكل خير أردت به وجهك فخالطني فيه ماليس لك، اللّٰهم لا تحزني فإنك بي عالمٌ ولا تعذبني فإنك عليّ قادر.[2]

ترجمہ: ''یا اللہ! میں آپ سے ان گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں جن سے میں نے آپ کے حضور توبہ کی اور پھر دوبارہ ان کا ارتکاب کیا، میں آپ سے اس عہد کی وجہ سے بخشش چاہتا ہوں جو میں نے آپ سے کیا پھر اسے پورا نہیں کیا اور میں آپ سے ان نعمتوں کے حوالے سے معافی چاہتا ہوں جو آپ نے مجھے عطا فرمائیں اور میں نے ان سے

---

[1] بیہقی، کتاب الاسماء والصفات، جلد اول صفحہ ۵۲۔

[2] دیلمی۔ راوی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

Marfat.com

آپ کی نافرمانیوں کے لئے قوت حاصل کی اور میں آپ سے ہر اس بھلائی کی وجہ سے بخشش چاہتا ہوں جس سے میں نے آپ کی رضا کا ارادہ کیا پھر اس میں وہ چیز شامل ہوگئی جس میں آپ کی رضا نہ تھی۔ یا اللہ! مجھے رسوا نہ فرمایئے بے شک آپ مجھے جانتے ہیں، آپ مجھے عذاب میں مبتلا نہ کیجئے، بے شک آپ میری گرفت پر قادر ہیں۔"

استخراج

اَلْقَادِرُ عزوجل کو امام جعفر صادق اور ابن حزم نے نہیں لیا دیگر ۱۹ آئمہ صاحبان نے تخریج کیا ہے۔

اَلْقَدِیْرُ کو امام جعفر صادق، سفیان بن عینیہ، ابوزید بغوی، ابن مندہ، حلیمی، حاکم (حدیث نمبر ۴۲)، ابن حزم، بیہقی، فضل، ابن العربی، قرطبی، ابن وزیر، ابن قیم اور ابن حجر نے تخریج کیا ہے۔ دیگر ۸ آئمہ صاحبان نے تخریج نہیں کیا۔

نِعْمَ الْقَادِرُ عزوجل اس کو صرف ابن وزیر نے تخریج کیا ہے۔

اَلْمُقْتَدِرُ عزوجل کو صرف ابن مندہ اور ابن العربی نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْقَادِرُ	لَا قَادِرَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْقَدِیْرُ	لَا قَدِیْرَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُقْتَدِرُ	لَا مُقْتَدِرَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ نِعْمَ الْقَادِرُ	لَا نِعْمَ الْقَادِرَ اِلَّا اَنْتَ

۲۰۱ اَلْقَاضِیْ عزوجل

فیصلہ کرنے والا

اَلْقَاضِیْ عزوجل، وہ ذات جو حکم کرنے اور فیصلہ کرنے کی طاقت رکھتی ہو اور اس کا حکم اور فیصلہ بہر صورت نافذ العمل ہو اور اس کی حکم عدولی ممکن ہی نہ ہو۔

Marfat.com

قرآن کریم

① ﴿وَاللّٰهُ يَقْضِىْ بِالْحَقِّ ط وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَىْءٍ ط﴾

ترجمہ: ''اور اللہ تعالیٰ ٹھیک ٹھیک فیصلہ کردے گا اور اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو یہ لوگ پکارا کرتے ہیں وہ کسی طرح کا بھی فیصلہ نہیں کرسکتے۔'' (المؤمن ۴۰ : ۲۰)

قرآن کریم میں یہ اسم فاعل ۲۰ مرتبہ آیا ہے۔

حدیث

ترمذی کی ایک طویل حدیث میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا بھی فرمائی:

① اَللّٰهم اِنی اسألک الفوز فی القضآء و نزل الشهدآء وعیش السعدآء والنصر علی الأعدآء .....[1]

ترجمہ: ''یا اللہ میں آپ سے قضا میں کامیابی، شہدا کے مرتبے، نیک لوگوں کی زندگی اور دشمنوں پر تیری مدد کا طلبگار رہوں۔''

استخراج

اسم اَلْقَاضِیْ عزوجل کو ابن مندہ، حلیمی، بیہقی، ابن العربی اور قرطبی نے تخریج کیا ہے۔ دیگر ۱۶ آئمہ صاحبان نے تخریج نہیں کیا۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْقَاضِیْ　　لَا قَاضِیَ اِلَّا اَنْتَ

۲۰۲ اَلْقَاهِرُ عزوجل

﴿ دباؤ والا۔ زبردست یا غلبہ والا ﴾

۲۰۳ اَلْقَهَّارُ عزوجل

﴿ دباؤ والا۔ زبردست اور غلبہ والا ﴾

اَلْقَهَّارُ عزوجل اور اَلْقَاهِرُ عزوجل اس ذات کی صفت ہے جو تمام کائنات پر کامل قدرت رکھتی ہو۔ جتنی بھی مخلوقات ہیں وہ سب اس کے غلبہ اور قدرت کے تحت داخل

---

[1] ترمذی، الدعوات، ۳۴۱۹۔

Marfat.com

ہوں۔ جو سب سے زبردست اور سب پر غالب ہو۔ جس کا مقابلہ ممکن ہی نہ ہو۔

قرآن کریم

① ﴿ سُبْحٰنَهٗ ط هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ o ﴾ (الزّمر ۳۹ : ۴)

ترجمہ: ''وہ پاک ہے، وہ ایسا اللہ ہے جو واحد ہے زبردست ہے۔''

② ﴿ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ o ﴾ (الانعام ۶ : ۱۸)

ترجمہ: ''اور وہی غالب ہے، وہی اپنے بندوں سے بالا ہے اور وہ حکیم و خبیر ہے۔''

قرآن کریم میں اسم اَلْقَهَّارُ عزوجل ۶ مرتبہ اور ہر مرتبہ اَلْوَاحِدُ عزجل کے ساتھ آیا ہے اور اَلْقَاهِرُ عزوجل دو مرتبہ آیا ہے اور دونوں جگہ الفاظ یکساں ہیں۔

حدیث

① عن عائشة رضی اللّٰه عنها قالت كان رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم اِذا تضور من الليل قال : ''لا اِلٰه اِلا اللّٰه الواحد القهار رب السمٰوٰت والارض وما بينهما العزيز الغفار o''[1]

ترجمہ: ''اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رات کو پہلو بدلتے تو یہ دعا پڑھتے ''لا اِلٰه اِلا اللّٰه الواحد القهار o رب السمٰوٰت والارض وما بينهما العزيز الغفار o'' یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے، سب پر غالب ہے، آسمانوں، زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کا مالک، زبردست، بہت بخشنے والا ہے۔''

استخراج

اس اسم اَلْقَاهِرُ عزوجل کو ترمذی، ابن خزیمہ، ابن حبان، طبرانی، محمد خطابی، حاکم اور ابن العربی نے تخریج نہیں کیا۔ دیگر ۱۵ آئمہ صاحبان نے تخریج کیا ہے۔

اس اسم اَلْقَهَّارُ عزوجل کو امام جعفر صادق، سفیان بن عیینہ، ابوزید بغوی، ابن ماجہ

---

[1] نسائی، عمل الیوم واللیلة، حدیث ۸۶۴۔

Marfat.com

اور حاکم (حدیث نمبر۴۲) نے تخریج نہیں کیا۔ دیگر ۱۶ آئمہ صاحبان نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْقَاھِرُ لَا قَاھِرَ اِلَّا اَنْتَ

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْقَھَّارُ لَا قَھَّارَ اِلَّا اَنْتَ

۲۰۴ اَلْقُدُّوْسُ عزوجل

﴿ بہت پاکی والا ﴾

اَلْقُدُّوْسُ عزوجل، ہر عیب سے بالکل پاک اور ان تمام باتوں سے جو ان کی شان کے مناسب نہیں قطعاً منزّہ۔

قرآن کریم

(۱) ﴿ ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ج اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ..... ﴾

ترجمہ: ”وہی اللہ تعالیٰ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بادشاہ ہے، سب عیبوں سے پاک ہے۔“ (الحشر ۵۹ : ۲۳)

(۲) ﴿ یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ ○ ﴾ (الجمعۃ ۶۲ : ۱)

ترجمہ: ”جو چیزیں آسمانوں میں ہیں اور جو چیزیں زمین میں ہیں سب اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہیں، جو بادشاہ ہے۔ ہر عیب سے پاک ہے، زبردست ہے، حکمت والا ہے۔“

قرآن کریم میں یہ اسم کل ۲ مرتبہ آیا ہے۔

احادیث مبارکہ

(۱) عن عائشة رضی اللّٰہ عنھا أن سول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان

Marfat.com

يقول فی رکوعه و سجوده سبوح ، قدوس رب الملائکة والروح.[1]

ترجمہ: ”ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رکوع اور سجدے میں فرماتے تھے۔ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَآئِکَةِ وَالرُّوْحِ یعنی پاک ہے۔ وہ رب برکت والا، رب فرشتوں کا اور روح کا۔“

(۲) عن ابی بن کعب قال : کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقرأ فی الوتر ”سبح اسم ربک الاعلیٰ“ و ”قل یٰٓأیها الکٰفرون“ و ”قل هو اللّٰه احد“ فاِذا سلم قال : سبحان الملک القدوس ، ثلاث مرات.[2]

ترجمہ: ”حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر میں سورۃ اعلیٰ، سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص پڑھتے تھے۔ پھر سلام پھیرنے کے بعد تین مرتبہ ”سبحان الملک القدوس“ پڑھتے۔“

استخراج

اس اسم القدوس عزوجل کو صرف ابن ماجہ اور ابونعیم نے تخریج نہیں کیا۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْقُدُّوْسُ لَا قُدُّوْسَ اِلَّا اَنْتَ

(۲۰۵) اَلْقَدِیْمُ عزوجل

﴿ ہمیشہ موجود رہنے والا۔ ہمیشہ سے موجود ﴾

اَلْقَدِیْمُ عزوجل، وہ ذات پاک جو ہمیشہ سے تھی اور ہمیشہ رہے گی۔ وہ چونکہ اس کائنات سے پہلے بھی تھی اسی لئے ”قدیم“ ہے۔ تمام مخلوقات میں اس سے قدیم کوئی نہیں ہے۔

یہ اسم، حدیث ابن ماجہ، حاکم اور ابونعیم کی روایات میں آیا ہے اور ان کے علاوہ اس

---

[1] مسلم، کتاب الصلوٰۃ، ۱۰۹۱۔ ابوداؤد، الصلوٰۃ ۸۷۲۔ نسائی الافتتاح۔ احمد۔ من حدیث علی

[2] نسائی، قیام اللیل ، باب نوع آخر من الصلاة فی الوتر۔ حدیث ۱۷۳۰۔ ابوداؤد کتاب الصلاة ، الدعاء الوتر ، ۱۴۳۰۔۱۲۰۸

Marfat.com

کو حلیمی، ابونعیم اور بیہقی نے بھی تخریج کیا ہے۔

حدیث

① عن عمرو بن العاص عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم : أنه كان إذا دخل المسجد قال : "أعوذ باللّٰہ العظیم و بوجهه الكريم و سلطانه القديم من الشيطان الرجيم." قال : أقط؟ قلت : نعم. قال : "فإذا قال ذلک، قال الشيطان : حفيظ منی سائر اليوم."[1]

ترجمہ: "عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں تشریف لاتے تو فرماتے تھے کہ "مردود شیطان سے میں اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں جو بزرگ و برتر ہے اس کی ذات کریم ہے اور اس کی قدرت قدیم ہے۔" عقبہ نے کہا بس اتنا ہی میں نے کہا ہاں! عقبہ نے کہا جب کوئی یہ کلمات کہتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ اب یہ میرے شر سے تمام دن کے لئے محفوظ ہو گیا۔"

استخراج

اس اسم اَلْقَدِیْمُ عزوجل کو ابن ماجہ، ابن مندہ، حلیمی، حاکم (حدیث نمبر ۴۲)، ابونعیم اور بیہقی نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْقَدِیْمُ لَا قَدِیْمَ اِلَّا اَنْتَ

۲۰۶ اَلْقَرِیْبُ عزوجل

﴿نزدیک﴾

اَلْقَرِیْبُ عزوجل، وہ ذات جو بندے سے بہت قریب ہے جب وہ اس سے دعا کرتا ہے۔ اس سے التجا کرتا ہے، اپنی عرضداشت اس کی بارگاہ میں پیش کرتا ہے۔ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ "قریب" کے معنی یہ ہیں کہ "علم کے اعتبار سے تمہارے قریب ہوں کوئی چیز

---

[1] ابن ماجہ، الدعاء ۳۸۶۱۔ حاکم، الایمان ۴۲۔ ابونعیم ۱۸ صفحہ ۱۰۷۔

Marfat.com

مجھ پر پوشیدہ نہیں۔"

قرآن کریم

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

① ﴿ وَاِذَا سَأَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ط اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ لا فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ○ ﴾

(البقرة ۲ : ۱۸۶)

"جب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے میرے بندے میرے متعلق دریافت کریں (کہ میں ان سے قریب ہوں یا دور) تو میں قریب ہی ہوں، قبول کرتا ہوں دعا مانگنے والے کی دعا کو جب وہ مجھ سے دعا مانگے تو (ان کو) چاہئے کہ وہ میرا حکم مانیں اور یقین لائیں مجھ پر، امید ہے کہ وہ لوگ رشد (وفلاح) حاصل کرسکیں گے۔"

اَلْقَرِیْبُ عزوجل قرآن کریم میں کل ۳ جگہ آیا ہے۔ ایک مرتبہ اَلسَّمِیْعُ عزوجل اور ایک مرتبہ اَلْمُجِیْبُ عزوجل کے ساتھ اور تنہا اَلْقَرِیْبُ ایک مرتبہ آیا ہے۔

احادیث مبارکہ

① عن أبی هریرة رضی اللّٰه عنه قال : قال النبی صلی الله علیه وسلم: "یقول اللّٰه تعالیٰ : أنا عند ظن عبدی بی، وأنا معه اذا ذکرنی فإن ذکرنی فی نفسه ذکرته فی نفسی، وإن ذکرنی فی ملاء ذکرته فی ملاء خیر منهم، وإن تقرب شبراً إلیّ تقربت إلیه ذراعا، وإن تقرب إلیّ ذراعا تقربت إلیه باعا، وإن أتانی یمشی أتیته هرولة."[1]

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں۔ اور وہ جب میری یاد کرے تو میں (اپنے علم اور فضل وکرم سے) اس کے ساتھ ہوں اگر اپنے دل

---

[1] بخاری، ۷۴۰۵۔ مسلم ۲۶۷۵۔۲۶۸۷۔

Marfat.com

میں میری یاد کرے تو میں بھی اپنے دل میں اس کی یاد کرتا ہوں اور اگر ایک جماعت میں (اعلانیہ) میری یاد کرے تو میں اس سے بہتر جماعت (یعنی مقرب فرشتوں کی جماعت) میں اس کی یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالشت میرے نزدیک ہو تو میں ایک ہاتھ اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ مجھ سے نزدیک ہو تو میں ایک بام (یعنی دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر) اس سے نزدیک ہوتا ہوں اور اگر وہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں دوڑتا ہوا اس کی طرف جاتا ہوں۔"

(۴) عن أبی موسی قال : کنا مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی غزاۃٍ فجعلنا لا نصعد شرفاً ولا نعلو شرفا ولا نهبط فی واد اِلا رفعنا أصواتنا بالتکبیر، قال : فدنا منّا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال : "یا أیها الناس، اربعوا علی انفسکم، فاِنکم لا تدعون أصم ولا غائبا، اِنما تدعون سمیعا بصیرا" ثم قال : "یا عبداللّٰہ بن قیس ، ألا أعلمک کلمة هی من کنوز الجنة؟: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ." [۲]

ترجمہ: "ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک جہاد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم جب کسی ٹیلے پر چڑھتے یا بلندی پر پہنچتے یا نشیب میں اترتے تو پکار کر اللہ اکبر کہتے یہ حال دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ فرمایا لوگو! اپنے آپ کو آرام دو (آہستہ ذکر الٰہی کرو) کیونکہ تم اس کو تھوڑی پکارتے ہو جو بہرا یا غائب ہے تم تو اس اللہ کو پکارتے ہو جو (سب کچھ) سن رہا ہے، دیکھ رہا ہے (دلوں تک کی بات جانتا ہے) پھر فرمانے لگے عبداللہ بن قیس (یہ ابوموسیٰ اشعری کی کنیت ہے) میں تجھ کو ایک کلمہ سکھلاؤں جو بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے وہ یہ ہے۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ."

استخراج

اس اسم اَلْقَرِیبُ عزوجل کو صرف ترمذی، ابن حبان، طبرانی، حاکم (حدیث نمبر ۴۱)

۲۔ بخاری، کتاب القدر، حدیث ۶۶۱۰۔

Marfat.com

نے تخریج نہیں کیا دیگر ۷ آئمہ صاحبان نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْقَرِیْبُ　　لَا قَرِیْبَ اِلَّا اَنْتَ

۲۰۷ اَلْقَوِیُّ عزوجل

﴿ طاقت ور ﴾

۲۰۸ اَلْمَتِیْنُ عزوجل

﴿ مضبوط۔نہایت طاقت ور ﴾

اَلْقَوِیُّ عزوجل، جو ہر شے پر مکمل طور پر حاوی ہے اس لئے کہ اس کے پاس پوری کی پوری قوت ہے اسی لئے وہ قوی ہے۔ اور اس حیثیت سے کہ وہ سخت قوت والا ہے وہ اَلْمَتِیْنُ عزوجل ہے۔

قرآن کریم

① ﴿ اَللّٰهُ لَطِیْفٌۢ بِعِبَادِهٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ ۝ ﴾

ترجمہ: ''اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر مہربان ہے جس کو (جس قدر) چاہتا ہے روزی دیتا ہے اور وہی قوت والا (اور) زبردست ہے۔'' (الشوریٰ ۴۲ : ۱۹)

② ﴿ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ ۝ ﴾ (الذّاریات ۵۱ : ۵۸)

ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ خود ہی سب کو رزق دینے والا ہے (اور وہ) قوت والا، نہایت قوت والا ہے۔''

اَلْقَوِیُّ عزوجل قرآن کریم میں کل ۹ مرتبہ آیا ہے۔ ۷ مرتبہ اَلْعَزِیْزُ عزوجل کے ساتھ اور ۲ بار شَدِیْدُ الْعِقَابِ کے ساتھ اور اَلْمَتِیْنُ عزوجل صرف ایک بار آیا ہے۔

حدیث

① عن عبدالرحمٰن بن یزید عن عبداللّٰه قال أقرأنی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اِنی اَنَا الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّةِ الْمَتِیْنِ.[1]

---

[1] ابوداؤد، کتاب الحروف والقراءة، حدیث ۳۹۹۳۔ ترمذی، القراءة ۲۹۴۰۔

Marfat.com

ترجمہ: ''حضرت عبدالرحمٰن بن یزید، حضرت عبداللہ سے نقل کرتے ہیں کہ مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھایا۔ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّةِ الْمَتِیْنِ۔''

استخراج

اَلْقَوِیُّ عزوجل، اس اسم کو صرف حلیمی، حاکم (حدیث نمبر ۴۲) اور فضل نے تخریج نہیں کیا۔ دیگر تمام آئمہ صاحبان نے تخریج کیا ہے۔

اَلْمَتِیْنُ عزوجل، اس اسم کو صرف ابن مندہ، حاکم (حدیث نمبر ۴۲) اور ابن قیم نے تخریج نہیں کیا دیگر تمام آئمہ صاحبان نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْقَوِیُّ لَا قَوِیَّ اِلَّا اَنْتَ

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَتِیْنُ لَا مَتِیْنَ اِلَّا اَنْتَ

۲۰۹ اَلْقَائِمُ عزوجل

﴿قائم ہونے والا﴾

۲۱۰ اَلْقَیَّامُ عزوجل

﴿قائم ہونے والا﴾

۲۱۱ اَلْقَیِّمُ عزوجل

﴿قائم رکھنے والا﴾

۲۱۲ اَلْقَائِمُ عَلٰی کُلِّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ عزوجل

﴿ہر متنفس کی کمائی پر نگراں / قائم﴾

اَلْقَائِمُ عزوجل، اَلْقَیَّامُ عزوجل اور اَلْقَیِّمُ عزوجل، یہ تینوں اسماء کے معنی وہ ذات ہے جو تمام مخلوقات کا انتظام عدل کے ساتھ قائم رکھے ہوئے ہے۔ وہ اپنی مخلوق کے تمام اعمال کا نگران ہے۔ ان اسماء میں سے القائم عزوجل اور اَلْقَائِمُ عَلٰی کُلِّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ قرآن کریم سے تخریج کئے گئے ہیں۔

Marfat.com

قرآن کریم

قرآن کریم میں ارشاد اللہ تبارک وتعالیٰ ہے :

① ﴿ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ ﴾

ترجمہ: ''اہل علم نے بھی اس بات کی گواہی دی ہے اور معبود نے بھی وہ اس شان کے ہیں کہ (ہر چیز کا) اعتدال کے ساتھ انتظام رکھنے والے ہیں۔'' (آل عمران ۳ : ۱۸)

② ﴿ اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ۚ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ ﴾

ترجمہ: ''پھر کیا وہ جو ہر ایک متنفس کی کمائی پر نگران ہے اس (اللہ) کے (مقابلے میں) انہوں نے شریک بنا رکھے ہیں۔'' (الرعد ۱۳ : ۳۳)

حدیث

① عن ابن عباس أن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم كان إذا قام من الليل للتهجد قال "أللّٰهم لك الحمد أنت نور السمٰوٰت والأرض ولك الحمد أنت قيام السمٰوٰت والأرض ولك الحمد أنت رب السمٰوٰت والأرض ومن فيهن أنت الحق و وعدك حق و لقاؤك حق والجنة حق والنار حق." [1]

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تہجد کی نماز شروع کرتے تو یوں دعا فرماتے۔ "أللّٰهم لك الحمد أنت نور السمٰوٰت والأرض ولك الحمد أنت قيام السمٰوٰت والأرض ولك الحمد أنت رب السمٰوٰت والأرض ومن فيهن أنت الحق و وعدك حق و لقاؤك حق والجنة حق والنار حق."

---

[1] کتاب التوحید، ابن مندہ، حدیث ۳۱۲۔ جلد ۲، صفحہ ۱۶۶۔ ابو عوانہ، کتاب الصلوٰۃ۔ ۲۲۳۱۔۲۲۳۲۔

Marfat.com

اس حدیث سے ابن مندہ نے اَلْقَیَّام عزوجل اور اَلْقَائِم عزوجل تخریج کیا ہے۔

استخراج

اسم اَلْقَائِمُ عزوجل کو امام جعفر صادق، سفیان بن عیینہ، ابوزید بغوی، ابن ماجہ، طبرانی، ابن مندہ، ابونعیم، فضل، ابن العربی، ابن وزیر اور ابن حجر نے تخریج کیا ہے۔

اَلْقَیَّامُ عزوجل کو ابن مندہ اور ابن العربی نے تخریج کیا ہے۔

اَلْقَیِّمُ عزوجل کو صرف ابن مندہ اور ابن العربی نے تخریج کیا ہے دیگر ۱۹ آئمہ صاحبان نے تخریج نہیں کیا۔

اَلْقَائِمُ عَلٰی کُلِّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ صرف ابن وزیر نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْقَائِمُ	لَا قَائِمَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْقَیَّامُ	لَا قَیَّامَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اَلْقَیِّمُ	لَا قَیِّمَ اِلَّا اَنْتَ

۲۱۳ اَلْقَیُّوْمُ عزوجل

﴿ ہمیشہ قائم ہونے والا۔ کائنات کا سنبھالنے والا ﴾

اَلْقَیُّوْمُ عزوجل وہ مقدس جو لازوال ہے، جو بذات خود موجود ہے۔ دوسری تمام چیزوں کی نگرانی کرنے والا اور قائم رکھنے والا۔ وہ جو اپنی ذات میں خود بخود قائم ہو اور اپنے قیام میں کسی کا محتاج نہ ہو مگر دوسرا اس کے بغیر قائم نہ رہ سکتا ہو۔

قرآن کریم

① ﴿ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ ﴾ (البقرۃ ۲: ۲۵۵)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ (ایسا ہے کہ) اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، زندہ ہے اور

Marfat.com

سنبھالنے والا ہے (تمام عالم کا)۔"

② ﴿ الٓمّٓ ۝ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۝ ﴾ (آل عمران ۳: ۱ اور ۲)

③ ﴿ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ ط ۝ ﴾ (طٰہٰ ۲۰: ۱۱۱)

ترجمہ: "اور لوگوں کے سر اس زندہ وقائم / سنبھالنے والے کے آگے جھک جائیں گے۔"

یہ اسم قرآن پاک میں ۳ مرتبہ آیا ہے۔

احادیث مبارکہ

① عن أسماء بنت یزید أن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال اسمہ اللّٰہ الأعظم فی ھاتین الأیتین "وَاِلٰـھُکُمْ اِلٰـہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝ وَ فَاتِحۃ سورۃ آل عمران الٓمّٓ ۝ اَللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۝ [1]

ترجمہ: "حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دونوں آیتوں میں ہے۔ "وَاِلٰـھُکُمْ اِلٰـہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝ وَ فَاتِحۃ سورۃ آل عمران الٓمّٓ ۝ اللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۝"

② سمعت ھِلال بن یسارا بن زید مولی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال سمعت أبی یحدثنیہ عن جدی أنہ سمع النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول "من قال (استغفر اللّٰہ الذی لا اِلٰہ اِلا ھو الحی القیوم وأتوب اِلیہ) غفرلہ و اِن کان فر من الزحف. [2]

ترجمہ: حضرت زید سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ

---

[1] ابوداؤد، الوتر: باب الدعا۔ حدیث ۱۴۹۶۔ ترمذی، الدعوات، باب فی ایجاب الدعا ..... حدیث ۳۴۷۸۔ ابن ماجہ۔ الدعاء، باب اسم اللّٰہ العظم، حدیث ۳۸۵۵۔

[2] ابوداؤد، الوتر فی الاستغفار حدیث ۱۵۱۷۔ ترمذی، الدعوات، باب فی دعاء الضیف، حدیث ۳۵۷۷۔ ابن حبان، ابن ابی شیبہ، ۱۰ / ۲۹۹۔

Marfat.com

جو شخص یہ دعا کر کے مغفرت مانگے گا تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کردے گا خواہ وہ جہاد سے بھاگا ہو (اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ) (ترجمہ) ''میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا طلبگار ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ زندہ اور کائنات کو قائم رکھنے والا ہے اور اس کے سامنے میں توبہ کرتا ہوں۔''

(۳) عن ابی امامةؓ عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ، قال : اسم اللّٰه الأعظم فی ثلاث سور من القرآن: فی سورة البقرة و آل عمران و طه'' و قال القاسم : فالتمستها اِنه ألحی القیوم.[1]

ترجمہ: ''حضرت ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم، قرآن کی تین سورتوں میں ہے، سورۃ البقرۃ، آل عمران اور طٰہٰ۔ القاسم کہتے ہیں کہ جب میں نے غور کیا تو وہ اسم ہے۔

''اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ''.

(ہم نے ان تینوں سورتوں کی آیات کو ابتداء میں یکجا کر دیا ہے۔ شکر الحمد للّٰه رب العالمین)[2]

استخراج :

اس اسم القیوم عزوجل کو تمام آئمہ صاحبان نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْقَیُّوْمُ لَا قَیُّوْمَ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

---

[1] مستدرک حاکم۔ ۱ / ۵۰۶۔ ابن ماجہ، الدعاء، باب اسم اللّٰه الاعظم، حدیث ۳۸۵۶ اور صلاح المؤمنین فی الدعاء والذکر حدیث ۴۸۳۔

[2] الحی عزوجل، الحنان عزوجل اور المنان عزوجل کے ساتھ دی گئی احادیث بھی ملاحظہ فرمائیے جن میں القیوم عزوجل کا بھی ذکر ہے۔

Marfat.com

۲۱۴ اَلْکَاتِبُ عزّ وجلّ

لکھنے والا

اَلْکَاتِبُ عزوجل، وہ ذات جو اپنے بندوں کے تمام اعمال کو لکھ لیتی ہے۔ جس نے اپنے تمام بندوں کی تقدیر کو لکھ لیا ہے۔ جس نے کتاب میں جو عرش پر ہے لکھ دیا ہے کہ اس کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے۔

قرآن کریم

① ﴿ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَ اِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ۝ ﴾ (الانبیاء۲۱ : ۹۴)

ترجمہ: ''تو جو شخص نیک کام کرتا ہوگا اور وہ ایمان والا بھی ہوگا تو اس کی محنت اکارت جانے والی نہیں اور ہم اس کو لکھ لیتے ہیں۔''

② ﴿ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۚ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۚ ﴾

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر رحمت کرنا اپنے آپ پر لکھ رکھا ہے۔ وہ قیامت کے دن تم (سب) کو جمع کرے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔'' (الانعام ۶ آیت ۱۲)

یہ اسم قرآن کریم میں بطور اسم ایک مرتبہ اور بطور فعل ۲۰ مرتبہ آیا ہے۔

احادیث مبارکہ

① عن أبی هريرة رضی اللّٰه عنه قال : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم : لما قضی اللّٰه الخلق كتب فی كتابه فهو عنده فوق العرش إن رحمتی غلبت غضبی.[1]

---

[1] بخاری، کتاب بدء الخلق باب ماجاء فی القول اللّٰه تعالیٰ، حدیث ۳۱۹۴۔ مسلم، کتاب التوبۃ، باب فی سعة رحمة اللّٰه تعالیٰ ۷۱۸۷۔ احمد مسند المکثرین ۷۱۰۷۔

Marfat.com

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ ساری خلقت پیدا کر چکا (آسمان وزمین وغیرہ) تو اس نے اپنی کتاب (لوح محفوظ) میں جو اسی کے پاس عرش پر موجود ہے یہ لکھا: میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔''

(۲) عن عبداللّٰه بن عمرو بن العاص قال سمعت رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يقول كتب اللّٰه مقادير الخلآئق قبل أن يخلق السمٰوٰت والأرض بخمسين ألف سنة قال عرشه على الماء. [1]

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کی تقدیر کو لکھا آسمانوں اور زمین کے بنانے سے پچاس ہزار سال پہلے۔ اس وقت اللہ تبارک وتعالیٰ کا عرش پانی پر تھا۔''

(۳) عن سالم بن عبداللّٰه بن عمر يحدثني عن أبيه ، عن جده أن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قال : ''من دخل السوق فقال لا اِلٰه اِلا اللّٰه وحده لا شريك له ، له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو حي لا يموت بيده الخير وهو على كل شيءٍ قدير ، كتب اللّٰه ألف ألف حسنة و محى عنه ألف ألف سيئة ورفع له ألف ألف درجة.'' [2]

ترجمہ: ''حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بازار میں داخل ہوتے وقت ''لا الٰہ الا اللّٰہ ..... قدیر'' پڑھے اس کیلئے ہزار ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں، ہزار ہزار برائیاں مٹائی جاتی ہیں اور ہزار ہزار درجات بلند کئے جاتے ہیں۔ (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی

---

[1] مسلم۔ القدر، حدیث ۲۶۵۳۔ ترمذی۔ القدر۔ باب اعظام امر الایمان ۲۱۵۶۔ احمد۔ مسند المکثرین الصحابہ ۶۲۹۱۔

[2] مسلم۔ الذکر والدعاء۔ باب الدعاء عند النوم۔ ۲۷۱۲۔

Marfat.com

شریک نہیں۔ بادشاہت اور تمام تعریفیں صرف اسی کے لئے ہیں وہی مارتا اور زندہ کرتا ہے۔ وہ ہمیشہ زندہ رہے گا کبھی نہیں مرے گا۔ خیر اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

(۴) عن عمارة بن شبيب السبائی قال : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم : من قال "لا اِلٰه اِلا اللّٰه وحده لا شریک له له الملک وله الحمد یحیی و یمیت وهو علی کل شیءٍ قدیر" عشر مرات علی اِثر المغرب بعث اللّٰه له مسلحة یحفظونه من الشیطان حتی یصبح و کتب (اللّٰه) له بها عشر حسنات موجوبات وَ محی عنه عشر سیئات موبقات و کانت له بعدل عشر رقبات مؤمنات. [1]

ترجمہ: "حضرت عمارہ بن شبیب السبانی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص "لا الٰہ الا اللّٰہ .....شیءٍ قدیر" مغرب کے بعد دس مرتبہ پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے فرشتے مقرر کردیں گے جو اس کی صبح تک شیطان سے حفاظت کریں گے۔ اس کے لئے دس رحمت کی نیکیاں لکھ دی جائیں گی۔ اس کے دس برباد کردینے والے گناہ معاف کردیئے جائیں گے اور اسے دس مسلمان غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا کیا جائے گا۔"

استخراج

اس اسم اَلْکَاتِبُ عزوجل کو قرطی اور ابن وزیر رحمۃ اللہ علیہم نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ انْتَ الْکَاتِبُ لَا کَاتِبَ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

---

[1] ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی تساقط الذنوب. حدیث ۳۵۳۴۔ نسائی، عمل الیوم واللیلة. حدیث ۵۷۸۔ احمد ۴۱۵/۵

Marfat.com

(۲۱۵) اَلْکَاشِفُ عزوجل

کھولنے والا، دفع کرنے والا

(۲۱۶) کَاشِفُ الْکَرْبِ عزوجل

غموں کو دفع کرنے والا

(۲۱۷) کَاشِفُ الضُّرِّ عزوجل

تکلیفوں کو دفع کرنے والا

اَلْکَاشِفُ عزوجل، وہ ذات ہے جو اپنے بندوں کیلئے راحت کے دروازے کھولتا ہے اور مصیبت کو دفع کرتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد رب کریم ہے :

قرآن کریم

① ﴿ وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضَرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗ اِلَّا ھُوَ ۚ وَاِنْ یُّرِدْکَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِہٖ ؕ ﴾

ترجمہ: ''اور اگر اللہ تعالیٰ تجھ کو کوئی دکھ دینا چاہے تو اس کو دور کرنے والا سوائے اس کے اور کوئی نہیں اور اگر وہ تجھ کو کوئی راحت پہنچائے تو اس کے فضل کو کوئی لوٹانے والا نہیں۔'' (یونس ۱۰ : ۱۰۷)

کَاشِفُ الضُّرِّ عزوجل

② ﴿ فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ فَکَشَفْنَا مَا بِہٖ مِنْ ضُرٍّ ﴾

ترجمہ: ''ہم نے اس (ایوب علیہ السلام) کی دعا قبول کی اور جو تکلیف اسے تھی اس کو دور کردیا۔'' (الانبیاء ۲۱ : ۸۴)

کَاشِفُ الْکَرْبِ عزوجل

③ ﴿ اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ ﴾

ترجمہ: ''کون ہے (سوائے اللہ تعالیٰ کے) جو مضطر بے قرار کی دعا سنتا ہے جب وہ اسے پکارے اور اس کی تکلیف دور کرتا ہے۔'' (النمل ۲۷ : ۶۲)

Marfat.com

قرآن کریم میں یہ اسم کل ۴ بار اور بطور فعل ۷ بار آیا ہے۔ کَاشِفُ الْکَرْبِ بطور اسم فاعل ایک بار اور کَاشِفُ الضُّرِّ بطور اسم فاعل ۲ بار آیا ہے۔

حدیث

(۱) عن عائشة : أن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم كان يرقي يقول : اِمسح الباس رب الناس بيدك الشفاء لا كاشف له اِلا أنت.[۱]

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا کرتے: اے لوگوں کے پروردگار! لوگوں کے، دکھ درد دور کر دیجیے، تندرستی آپ کے ہی ہاتھ میں ہے۔ دکھ درد دفع کرنے والا آپ کے سوا کوئی نہیں ہے۔"

استخراج

اَلْکَاشِفُ عزوجل، حلیمی، بیہقی اور قرطبی نے تخریج کیا ہے۔

کَاشِفُ الْکَرْبِ عزوجل صرف ابن مندہ نے تخریج کیا ہے۔

کَاشِفُ الضُّرِّ عزوجل صرف ابن وزیر نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْکَاشِفُ	لَا کَاشِفَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ کَاشِفُ الْکَرْبِ	لَا کَاشِفَ الْکَرْبِ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ کَاشِفُ الضُّرِّ	لَا کَاشِفَ الضُّرِّ اِلَّا اَنْتَ

۲۱۸ اَلْکَافِیُ عزوجل

﴿ کافی ہونے والا۔ حفاظت کیلئے کافی ہونے والا ﴾

اَلْکَافِیُ عزوجل وہ ہستی جو اپنے بندۂ خاص رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر بندوں کی حفاظت کیلئے کافی ہے۔ بندوں کو کسی سے نہیں ڈرنا چاہئے سوائے اللہ تبارک وتعالیٰ کے۔

---

[۱] بخاری، کتاب الطب، رقیۃ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ۵۷۴۴۔ مسلم، کتاب السلام، استحباب رقیۃ المریض، ۱۲۹۱۔ احمد، باقی مسند الانصار ۲۳۸۴۶۔۲۵۱۹۶

Marfat.com

قرآن کریم

① ﴿ اَلَیسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبدَہٗ ط ﴾

ترجمہ: ''کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لئے کافی نہیں ہے۔'' (الزُّمر، ۳۹ : ۳۶)

② ﴿ وَلِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط وَ کَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیلاً o ﴾

ترجمہ: ''اور اللہ تعالیٰ ہی کے لئے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کارساز کافی ہے۔'' (النساء ۴:۱۳۲)

یہ اسم قرآن کریم میں ایک مرتبہ آیا ہے۔ اور بطور فعل ۲۷ مرتبہ آیا ہے۔

احادیث مبارکہ

① عن أنس : أن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان اذا اوی اِلٰی فراشہ قال : ''ألحمدللّٰہ الذی أطعمنا وسقانا و کفانا وأونا فکم ممن لا کافی لہ ولا مُؤوی.'' [1]

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر جاتے تو فرماتے: ألحمدللّٰہ الذی أطعمنا وسقانا و کفانا وأونا فکم ممن لا کافی لہ ولا مؤوی. یعنی شکر ہے اللہ تعالیٰ کا جس نے ہم کو کھلایا اور پلایا اور کافی ہوا ہمارے لئے اور ٹھکانا دیا ہم کو۔ کتنے لوگ ایسے ہیں جن کے لئے نہ کوئی کافی ہے (حفاظت کے لئے) اور نہ ان کا کوئی ٹھکانا ہے۔''

② عن نعیم بن ھمار قال : سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول : ''یقول اللّٰہ عزوجل : یا ابن آدم لا تعجزنی من أربع رکعت فی أول نھارک أکفک آخرہ.'' [2]

---

[1] مسلم، کتاب الذکر، باب الدعاء عند النوم، حدیث ۲۷۱۵۔ ابوداؤد، الادب، حدیث ۵۰۵۳۔ ترمذی، الدعوات، ۳۳۹۶۔

[2] ابوداؤد، الصلاۃ باب صلاۃ الضحیٰ، حدیث ۱۲۸۹۔ ترمذی، الصلاۃ. باب صلاۃ الضحیٰ حدیث ۴۷۵۔

Marfat.com

ترجمہ: ''حضرت نعیم بن ھمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ابن آدم! دن کے آغاز پر چار رکعتیں قضامت کر میں تیرے دن کے اختتام تک کافی ہوں گا۔ (یعنی تمام دن میں تیری حفاظت کروں گا اور تیرے مقاصد پورے کروں گا۔)

استخراج

اسم الکافی عزوجل کو ترمذی، ابن خزیمہ، ابن حبان، طبرانی، حاکم (حدیث نمبر۴۲) ابن حزم اور ابن تمیم نے تخریج نہیں کیا۔ دیگر آئمہ صاحبان نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْکَافِیُ لَا کَافِیَ اِلَّا اَنْتَ

۲۱۹ اَلْکَائِنُ عزوجل

موجود۔ وجود میں لانے والا

اَلْکَائِنُ عزوجل وہ ذات جو جب چاہے کسی بھی چیز کو وجود میں لاسکتی ہے اس کو عدم سے موجود کرسکتی ہے۔ جس کو ''کُنْ'' کا امر کرنے کی طاقت ہو اور صرف اسی کو یہ طاقت ہو کسی دوسرے کو یہ طاقت نہ ہو۔

قرآن کریم

① ﴿ اِذَا قَضٰٓی اَمرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ط ۝ ﴾

ترجمہ: ''جب وہ کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو بس اس کو فرماتا دیتا ہے ''ہوجا'' وہ فوراً ہوجاتا ہے۔'' (مریم ۱۹ : ۳۵)

قرآن کریم میں ''کُنْ فَیَکُوْنُ'' کل ۸ مرتبہ آیا ہے اور یوں یہ اسم فاعل ۸ مرتبہ وارد ہوا۔ ان آیات سے ابن العربی نے الکائن عزوجل تخریج کیا ہے۔

Marfat.com

حدیث

① عن أبی هریرة رضی اللّٰه عنه فقال : سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقول : اِن رجالا سترفع بهم المسألة حتی یقولوا : اللّٰه خلق الخلق فمن خلقه؟ قال عبدالرزاق قال معمر : وزاد فیه رجل آخر : فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم : فقولوا : اللّٰه کان قبل کل شی ء ، وهو خالق کل شی ء ، وهو کائن بعد کل شی ء. [1]

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بہت سے لوگ جب اپنے مسائل میں پریشان ہو جاتے ہیں تو کہتے ہیں اللہ نے مخلوقات کو پیدا کیا تو اس کو کس نے پیدا کیا؟ (نعوذ باللہ) راوی عبدالرزاق نے معمر سے روایت کی کہ ایک شخص نے اس میں مزید اضافہ بھی کیا پس اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ لوگ یہ کہو اللہ تعالیٰ ہر چیز سے پہلے بھی تھا اور وہ ہر چیز کا بنانے والا ہے اور وہ ہر چیز کے بعد بھی موجود ہے (یا ہر چیز کے ختم ہونے کے بعد اس کو دوبارہ وجود دینے والا بھی ہے۔)''

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْكَائِنُ لَا كَائِنَ اِلَّا اَنْتَ

۲۲۰ اَلْكَبِيْرُ عزوجل

﴿ بڑا۔ برتر ﴾

اَلْكَبِيْرُ عزوجل وہ ذات جو ہر شے سے بڑی ہے کیونکہ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی وہ ہر شے سے بے نیاز اور بے پرواہ ہے۔ کبیر سے مراد صاحب کبر ہے۔ اور کبریا سے مراد ذات کمال ہے۔ اور کمال ذات کے معنی کمال وجود ہے۔

---

[1] الاسماء والصفات، بیہقی، جلد اول ۱۶۔ صفحہ ۳۷، ۳۶۔ مسند احمد ۵۳۹/۲۔

Marfat.com

قرآن کریم

① ﴿ ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ ۝ ﴾

ترجمہ: ''یہ (نصرت) اس سبب سے (یقینی) ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہستی میں کامل ہے اور جن چیزوں کی اللہ تعالیٰ کے سوا یہ لوگ عبادت کررہے ہیں وہ بالکل ہی بے حقیقت ہے اور اللہ تعالیٰ ہی عالیشان اور (سب سے) بڑا ہے۔'' (الحج ۲۲:۶۲)

قرآن کریم میں یہ اسم کل ۶ بار آیا ہے۔

عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ عزوجل اور اَلْمُتَعَالُ عزوجل کے ساتھ ایک بار

العلی عزوجل کے ساتھ ۵ بار

احادیث مبارکہ

① عن أبی سعید الخدری و أبی هریرة قالا : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم : ''ألعز اِزراه ، والکبریآء ردآؤه، فمن ینازعنی عذبته. [1]

ترجمہ: ''ابوسعید خدری اور ابوھریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، عزت پروردگار کی ازار ہے اور بزرگی اور بڑائی اس کی چادر ہے (یعنی دونوں اسی کی صفتیں ہیں) پھر پروردگار فرماتا ہے جو کوئی یہ دونوں صفتیں اختیار کرے، میں اس کو عذاب دوں گا۔''

② عن عوف بن مالک الأشجعی قال : قمت مع رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لیلة فقام فقرأ سورة البقرة لا یمر بایة رحمة اِلا وقف فسأل ، ولا یمر بایة عذاب اِلا وقف فتعوذ، قال : ثم رکع بقدر قیامه یقول فی رکوعه : ''سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء

---

[1] مسلم، البر، ۲۶۲۰۔ ابن حبان

Marfat.com

والعظمة" ، ثم سجد بقدر قيامه ثم قال فی سجوده مثل ذٰلک ، ثم قام فقراء بآل عمران، ثم قرأ سورة سورة. [1]

ترجمہ: حضرت عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے کہ ایک رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں کھڑا ہوا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور (پہلی رکعت میں) سورۃ بقرۃ پڑھی۔ جب آپ کسی رحمت والی آیت پر پہنچتے تو وہاں ٹھہرتے اور اللہ سے رحمت طلب کرتے اور جب عذاب والی آیت پر پہنچتے تو وہاں بھی ٹھہرتے اور اللہ سے پناہ طلب کرتے۔ پھر آپ نے رکوع کیا قیام کے مطابق اور رکوع میں یہ پڑھتے تھے۔ "سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَکُوْتِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْعَظْمَةِ" اس کے بعد قیام کے مطابق آپ نے سجدہ کیا اور سجدہ میں بھی وہی دعا پڑھتے تھے جو رکوع میں پڑھی تھی۔ پھر (دوسری رکعت کے لئے) کھڑے ہوئے اور سورۃ آل عمران پڑھی۔ پھر (باقی دو رکعتوں میں بھی) ایک ایک سورت پڑھی۔"

(۳۴) اَللّٰهم اِنی اسألک بأسمآئک الحسنٰی ما علمت منها ومالم أعلم وباسمک العظیم الأعظم وباسمک الکبیر الأکبر. [2]

ترجمہ: "یا اللہ! میں آپ کے اسماء حسنیٰ جنہیں میں جانتا ہوں یا نہیں جانتا اور آپ کے اسم اعظم اور اسم اکبر کے توسط سے آپ سے سوال کرتا ہوں۔"

استخراج

سوائے ابن ماجہ کے دیگر تمام آئمہ صاحبان نے اس اسم کو تخریج کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْکَبِیْرُ لَا کَبِیْرَ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

---

[1] ابوداؤد، الصلاۃ ۸۷۳۔ نسائی، التطبیق ۱۰۴۹۔ مجموعۃ الزوائد ۲/۱۰۷۔

[2] دیلمی۔ راوی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

Marfat.com

(۲۲۱) اَلْکَرِیْمُ عزوجل

﴿ سخی ﴾

اَلْکَرِیْمُ عزوجل وہ ذات ہے جو بغیر سوال اور طلب کے اپنے بندوں کو ہر چیز عطا فرماتا ہے جس میں اس کے شکر گزار بندے اور وہ بندے بھی شامل ہیں جو یا تو اس کو قطعی نہیں مانتے یا پھر اس کے شریک ٹھہراتے ہیں۔ اسی لئے بعض نے الکریم کے معنی درگزر کرنے والا بھی بیان کیا ہے۔

قرآن کریم

❶ ﴿ یٰٓاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّکَ بِرَبِّکَ الْکَرِیْمِ ۝ ﴾

ترجمہ: ''اے انسان تجھ کو کس چیز نے فریب خوردہ بنایا اور رب کریم کی نافرمانی (اور اس کے حکم کی خلاف ورزی) پر جرأت دلائی؟'' (الانفطار ۸۲ : ۶)

قرآن کریم میں یہ اسم دو مرتبہ آیا ہے۔ اس میں سے ایک مرتبہ اَلْغَنِیُّ عزوجل کے ساتھ آیا ہے۔

حدیث

❶ عن علی أنه قال : لقانی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم هؤلاء الکلمات ، وأمرنی إن نزل بی کرب ، أو شدة أن أقولها. "لا إلٰه إلا اللّٰه الکریم الحلیم ، سبحانهٗ تبارک اللّٰه رب العرش العظیم ، ألحمدللّٰه رب العالمین." فکان عبداللّٰه بن جعفر یلقنها المیت، وینفث بها علی الموعوک و یعلمها المغتربة من بناته. [1]

ترجمہ: ''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کلمات مجھے سکھائے اور مجھ سے فرمایا: اگر تمہیں کوئی غم یا سختی لاحق ہو تو یہ پڑھ لو۔ "لا إلٰه إلا اللّٰه

---

[1] نسائی، عمل الیوم اللیلة، حدیث ۶۳۰۔ ابن ابی شیبہ ۱۰ / ۲۵۴، ابن حبان ۸۶۵۔

Marfat.com

الکریم الحلیم ، سبحانه تبارک اللّٰه رب العرش العظیم ، اَلحمدللّٰه رب العالمین." تو عبداللہ بن جعفر یہ کلمات میت کو تلقین کرتے، بخار والے پر پڑھ کر دم کرتے اور اپنی جس بچی کی شادی رشتہ داروں کے علاوہ کہیں کرتے، اسے بھی سکھاتے۔"

استخراج

اسم الکریم عزوجل کو تمام آئمہ صاحبان نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْکَرِیْمُ لَا کَرِیْمَ اِلَّا اَنْتَ

۲۲۲ اَلْکَفِیْلُ عزوجل

﴿ کفالت کرنے والا۔ گواہ۔ ذمہ دار۔ ضمانت دینے والا ﴾

اَلْکَفِیْلُ عزوجل وہ ذات جو اپنی مخلوق کی کفالت کرتی ہے اور ان کی نگرانی کرتی ہے اور ان کی ضامن ہوتی ہے۔

قرآن کریم

① ﴿ وَ اَوْفُوْا بِعَھْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰھَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ بَعْدَ تَوْکِیْدِھَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَیْکُمْ کَفِیْلًا ط ﴾

ترجمہ: "اور پورا کرو اللہ تعالیٰ کے عہد کو جبکہ تم آپس میں عہد کرو اور نہ توڑو قسموں کو پکا کرنے کے بعد اور تم تو خود (اپنی قسموں پر) اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا چکے ہو۔" (النحل ۱۶ : ۹۱)

یہ اسم قرآن مجید میں صرف ایک مرتبہ آیا ہے۔

احادیث مبارکہ

① عن أبی ھریرة رضی اللّٰه عنه عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم :

Marfat.com

أنه ذكر رجلا من بنى اسرائيل : "سأل بعض بنى اِسرائيل أن يسلفه ألف دينار فقال : ائتنى بالشهدآء اشهدهم، فقال : كفى باللّٰه شهيداً قال : فأتنى بالكفيل قال : كفى باللّٰه كفيلا. [1]

ترجمہ: "ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا کہ انہوں نے بنی اسرائیل کے دوسرے شخص سے ہزار اشرفیاں قرض مانگیں اس نے کہا اچھا گواہوں کو بلا لا تا کہ میں ان کے سامنے دوں (یعنی) ان کو گواہ کروں۔ اس نے کہا اللہ کی گواہی کافی ہے۔ تب اس نے کہا اچھا ضمانت دے اس نے کہا اللہ کی ضمانت بس کرتی ہے۔"

(۲) عن أبى هريرةؓ ان رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قال : "تكفل اللّٰه (عزوجل) لمن جاهد فى سبيله لا يخرجه اِلا الجهاد فى سبيله و تصديق كلمته بأن يدخله الجنة أو يرده اِلى مسكنه الذى خرج منه مع ما نال من أجر أو غنيمة." [2]

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مؤمن صرف جہاد ہی کی نیت اور ایمان کی وجہ سے گھر سے نکلتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرنے کی ضمانت دیتے ہیں یا پھر اسے اس کے گھر کی طرف مال غنیمت اور ثواب کے ساتھ لوٹا دیتے ہیں۔"

استخراج

اس اسم الكفيل عزوجل کو ابن مندہ، حلیمی، حاکم (حدیث نمبر ۴۲) بیہقی، ابن العربی، قرطبی، ابن قیم، ابن وزیر اور ابن حجر رحمۃ اللہ علیہم نے تخریج کیا ہے۔ دیگر ۱۱ آئمہ صاحبان نے تخریج نہیں کیا۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْكَفِيْلُ لَا كَفِيْلَ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

---

[1] بخاری ۲۲۹۱۔ مسلم

[2] نسائی، الجہاد ۳۱۲۴۔ دارمی ۲۳۹۱۔ مؤطا مالک ۲/۴۴۴۔

Marfat.com

۲۲۳ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عزوجل

﴿ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے ﴾

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ وہی ذات (اللہ تعالیٰ) ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

قرآن کریم

① ﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ ط لَـهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى o ﴾

ترجمہ: ''وہ معبود (برحق) ہے (کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس کے (سب) نام اچھے ہیں۔'' (طٰہٰ ۲۰ : ۸)

② ﴿ اِنَّمَآ اِلٰـهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ ط وَسِعَ كُلَّ شَىْءٍ عِلْمًا o ﴾

ترجمہ: ''حقیقت میں تمہارا اللہ (یعنی تمہاری عبادت کا مستحق) صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کا علم ہر چیز کو (اپنے اندر) سمائے ہوئے ہے (اس لئے دوسرا اور کیسے معبود ہو سکتا ہے۔)'' (طٰہٰ ۲۰ : ۹۸)

③ ﴿ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا o ﴾

ترجمہ: ''وہ مشرق و مغرب کا مالک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں لہٰذا اسی کو اپنا وکیل بنالو۔'' (المزمل ۷۳:۹)

قرآن کریم میں یہ اسم ۳۵ مرتبہ آیا ہے۔

احادیث مبارکہ

① عن أبی هريرة أن أبابكر الصديق قال يا رسول اللّٰه مرنی بكلمات أقولهن إذا أصبحت و إذا أمسيت قال قل اللّٰهم فاطر السمٰوٰت والأرض عالم الغيب والشهادة رب كل شیء و مليكه أشهد أن لا إله إلا أنت أعوذبک من شر نفسی و شر الشيطان و شركه قال قلها

Marfat.com

اِذا أصبحت واِذا أمسيت واِذا أخذت مضجعک.[1]

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کچھ کلمات کے پڑھنے کا حکم فرمائیے جو میں صبح وشام پڑھ سکوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کہا کرو۔ اَللّٰھم فاطر السمٰوٰت والأرض..... الخ اے اللہ! آپ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے ہیں، عالم الغیب والشھادۃ، ہر چیز کے رب اور مالک، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، میں اپنے نفس کے شر سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں اور شیطان کے شر سے اور شرک سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کلمات صبح کے وقت اور جب شام ہو اور جب بستر پر لیٹ جاؤ تو کہا کرو۔''

(۲) عن عبداللّٰہ بن بریدۃ عن أبیہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من قال اِذا أصبح و اِذا أمسی ربی اللّٰہ الذی لا اِلٰہ اِلا ھو العلی العظیم توکلت علی اللّٰہ وھو رب العرش العظیم ماشاء اللّٰہ کان وما لم یشألم یکن أعلم أن اللّٰہ علی کل شی ء قدیر و أن اللّٰہ قد أحاط بکل شی ء علما ثم مات دخل الجنۃ.[2]

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن بریدہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی صبح اور شام کو یہ دعا پڑھے: ربی (الی) علما۔ ترجمہ: ''میرا رب اللہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں جو بلندی والا عظمت والا ہے میں اللہ ہی پر بھروسہ کرتا ہوں اور وہی عرش عظیم کا رب ہے۔ جو وہ چاہے تو وہ ہوتا ہے اور وہ جو نہ چاہے تو وہ نہیں ہوسکتا، جان لو اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا بطور علم کے احاطہ کیا ہوا ہے۔'' پھر اس کا انتقال ہو جائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

---

[1] ابوداؤد، الادب، باب ما یقول اذا اصبح۔ حدیث ۵۰۶۸۔

[2] ابن سنی، حدیث ۴۲۔

Marfat.com

استخراج

اس اسم کی سفیان بن عیینہ، ابوزید بغوی، ترمذی، ابن خزیمہ، ابن حبان، طبرانی اور ابن مندہ نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ　　لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اَنْتَ

۲۲۴ اَللَّطِیْفُ عزوجل

﴿ باریک بین ﴾

اَللَّطِیْفُ عزوجل وہ ذات جو مصلحتوں کی باریک باریک باتیں جانے اور ان کو مستحق تک نرمی سے پہنچائے۔ لطیف اس محسن کو کہتے ہیں جو دوسروں تک (یعنی اپنی مخلوق تک) نہایت آہستگی کے ساتھ اپنا احسان پہنچادے۔ جس کی تدبیر لطیف ہو دشوار ترین امور میں بھی۔

قرآن کریم

① ﴿ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَھُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَھُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝ ﴾

ترجمہ: ''اس (اللہ تعالیٰ) کو نگاہیں نہیں پاسکتیں اور وہ نگاہوں کو پالیتا ہے۔ وہ نہایت باریک بین اور باخبر ہے۔'' (الانعام ۶:۱۰۳)

② ﴿ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ ۭ ﴾

ترجمہ: ''بلاشبہ میرا رب جو چاہتا ہے اس کی تدبیر لطیف کر دیتا ہے۔'' (یوسف ۱۲ : ۱۰۰)

Marfat.com

یہ اسم قرآن کریم میں ۷ بار آیا ہے۔

اَلْخَبِیْرُ عزوجل کے ساتھ	۵ مرتبہ
اَلْقَوِیُّ اور اَلْعَزِیْزُ کے ساتھ	۱ مرتبہ
رَبٌّ ، اَلْعَلِیْمُ اور اَلْحَکِیْمُ عزوجل کے ساتھ	۱ مرتبہ

یہ چاروں اسم (یوسف ۱۲ : ۱۰۰) میں ایک ساتھ آئے ہیں۔

حدیث

(۱) عن عائشة أنها ..... فقال مالک یا عائش حشیا رابیة قالت قلت لا شی ء قال لتخبرینی أو لیبخبرنی اللطیف الخبیر .....

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں آئے تو فرمایا اے عائش! (یہ محبت کی وجہ سے فرماتے تھے) کیا ہوا تم کو کہ سانس پھول رہا ہے اور پیٹ پھولا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا کچھ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم بتادو، نہیں تو وہ باریک بین خبردار (یعنی اللہ تعالیٰ) مجھ کو خبر دے گا.....''

استخراج

اس اسم اَللَّطِیفُ عزوجل کو صرف فضل نے تخریج نہیں کیا دیگر تمام آئمہ صاحبان نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اللَّطِیْفُ لَا لَطِیْفَ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

---

۱ مسلم، الجنائز، باب ما یقال عند دخول القبور والدعاء، حدیث ۹۷۴۔ یہ ایک طویل حدیث کا قلیل حصہ ہے۔

Marfat.com

۲۲۵ اَلْمَاجِدُ عزوجل

﴿ عزت والا ﴾

۲۲۶ اَلْمَجِیْدُ عزوجل

﴿ شرف و بزرگی والا۔ خوبیوں والا ﴾

اَلْمَاجِدُ وہ ذات جو انتہائی عزت اور شرف کی مالک ہو۔ جو تمام موجودات میں سب سے بلند تر اور بلند قدر ہو، جس کی ذات شریف ترین، افعال پسندیدہ ترین اور جس کی عطا گراں قدر ہو اور اَلْمَجِیْدُ میں وہ تمام خوبیاں ہوں جو اَلْمَاجِدُ کا وصف ہے مگر ان تمام صفات میں مزید مبالغہ ہو۔

قرآن کریم

① ﴿ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَ بَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ ﴾

ترجمہ: ''(ابراہیم کے) گھر والو تم پر تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہیں، بیشک وہ نہایت قابل ستائش بڑی ہی شان والا ہے۔'' (ھود ۱۱: ۷۳)

اَلْمَاجِدُ عزوجل حدیث شریف سے تخریج ہوا ہے اور اَلْمَجِیْد عزوجل قرآن پاک میں ۲ مرتبہ آیا ہے۔

حدیث

① عن عمرو بن سليم الزرقي : اخبرني ابو حميد الساعدي أنهم قالو : يا رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم كيف نصلي عليك؟ قال : قولوا: اللّٰهم صل على محمد وأزواجه و ذريته كما صليت على آل اِبراهيم و بارك على محمد و أزواجه و ذريته كما باركت على آل اِبراهيم اِنك حميد مجيد. [1]

ترجمہ: عمرو بن سلیم الزرقی نے روایت کی ہے مجھ کو خبر دی ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے،

---

[1] بخاری ، الدعوات، حدیث ۶۳۶۰۔ مسلم، الصلاۃ ۶۱۵۔ نسائی، کتاب السفر ۱۲۷۷۔

Marfat.com

صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ پر درود کس طرح بھیجیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہو: اَللّٰھم صل علی محمد وأزواجه و ذریته کما صلیت علی آل اِبراھیم و بارک علی محمد و أزواجه و ذریته کما بارکت علی آل اِبراھیم اِنک حمید مجید.

(۲) قوله النبی صلی اللّٰه علیه وسلم یقول اللّٰه تعالیٰ ..... ذلک بانی جواد واجد ماجد ..... الخ [1]

ترجمہ: ''آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں..... یہ سب اس لئے ہے کہ میں جواد ہوں (جو نہ مانگنے پر خفا ہو جاتا ہے اور بغیر مانگے عطا کرتا ہے) میں واجد ہوں (جو کبھی فقیر نہیں ہو سکتا) میں ماجد ہوں (جس کے شرف و عظمت کی کوئی انتہا نہیں ہے)۔'' [2]

یہ حدیث جَوَّادٌ، وَاجِدٌ عزوجل کے تحت میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

استخراج

اس اسم اَلْمَاجِدُ عزوجل کو ترمذی، ابن مندہ، ابن خزیمہ، ابن حبان، طبرانی، محمد خطابی، ابن ماجہ (حاکم حدیث نمبر ۱۴۱)، ابونعیم، بیہقی، فضل رحمتہ اللہ علیہم نے تخریج کیا ہے۔ دیگر ۱۰ آئمہ صاحبان نے تخریج نہیں کیا۔

اس اسم اَلْمَجِیْدُ عزوجل کو تمام آئمہ صاحبان نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَاجِدُ — لَا مَاجِدَ اِلَّا اَنْتَ

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَجِیْدُ — لَا مَجِیْدَ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

---

[1] ابوداؤد، الصلاۃ ۸۳۱۔ احمد ۲۲۴۹۴، موطا مالک، النداء للصلاۃ ۳۵۲۔

[2] یہ ایک طویل حدیث کا اقتباس ہے تفصیل کے لئے دیکھئے ترمذی، صفة القیامة، باب فیه اربعة احادیث ۲۴۹۵۔ ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الذکر التوبة، ۴۲۵۷۔

Marfat.com

(۲۲۷) اَلْمَالِكُ عزوجل

﴿ مالک ﴾

(۲۲۸) اَلْمَلِكُ عزوجل

﴿ بادشاہ ﴾

(۲۲۹) اَلْمَلِيْكُ عزوجل

﴿ بادشاہ ﴾

(۲۳۰) مَالِكُ الْمُلْكِ عزوجل

﴿ ملک کا مالک/ بادشاہ ﴾

(۲۳۱) مَالِكُ يَوْمِ الدِّيْنِ عزوجل

﴿ روز جزا کا مالک ﴾

یہ پانچوں اسماء ہم معنی ہیں۔ بادشاہ، وہ ذات جو مالک ہے اس کائنات کا اور روز جزا (قیامت کا) تمام موجودات اس کی مِلک ہوں اور وہ کسی کی مِلک نہیں، ہر کوئی اس کی معاونت اور امداد و رہنمائی کا محتاج ہو اور وہ ہر کسی سے بے پرواہ، سب کو اس کی ضرورت ہے اور اس کو کسی کی ضرورت نہیں۔

قرآن کریم

(۱) ﴿ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ط ۝ ﴾

ترجمہ: ''مالک یوم جزا (آخرت) کا۔'' (الفاتحة ۱ : ۳)

(۲) ﴿ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ج ﴾

ترجمہ: ''پس بہت بلند ہے بادشاہ برحق۔'' (طٰہٰ ۲۰ : ۱۱۴)

(۳) ﴿ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ۝ ﴾

ترجمہ: ''(اور جو پرہیزگار لوگ ہیں وہ بیٹھے ہوں گے باغوں اور نہروں میں) ایک عمدہ مقام میں قدرت والے بادشاہ کے پاس۔'' (سورۃ القمر ۵۴ : ۵۵)

(۴) ﴿ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ز ﴾

Marfat.com

ترجمہ: ''(اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ کہہ دیجئے یا اللہ! مالک تمام ملک کے، آپ جس کو چاہیں ملک عطا کریں اور جس سے چاہیں چھین لیں۔'' (آل عمران ۳: ۲۶)

⑤ ﴿ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ ﴾

ترجمہ: ''ان سے کہو تم کو آسمان اور زمین سے کون رزق دیتا ہے۔ سماعت اور بصارت کا مالک کون ہے۔'' (یونس ۱۰:۳۱)۔

اَلْمَلِكُ عزوجل قرآن کریم میں بطور اسم ۵ بار آیا ہے۔

اَلْمَالِكُ عزوجل قرآن کریم میں ایک بار بطور اسم اور ایک بار بطور فعل آیا ہے۔

اَلْمَلِيْكُ عزوجل بطور اسم ایک بار آیا ہے۔

مَالِكُ الْمُلْكِ بطور اسم ایک بار آیا ہے اور

مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ایک بار آیا ہے۔

حدیث

① عن أبي هريره قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : أخنى الأسماء يوم القيامة عند الله رجل تسمى ملك الأملاك.[1]

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن ذلیل نام اس شخص کا ہوگا جس کو بادشاہوں کا بادشاہ (شہنشاہ) کہا جائے (اس لئے کہ بادشاہوں کا بادشاہ خود رب العزت ہے)۔''

② عن أبي هريره يقول : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ''من صلى صلاة لم يقرأ فيها بأم القرآن فهي خداج فهي خداج فهي خداج غير تمام''. قال : فقلت : يا أبا هريرة! إني أكون أحيانا وراء

---

[1] بخاری، کتاب الادب، باب ابغض الاسماء الی اللہ حدیث ۶۲۰۵۔ مسلم، الادب، باب تحریم الشمس بملک الاملاک الخ حدیث ۲۱۴۳۔ ترمذی، الادب، ۹۸۔ حدیث ۲۹۹۳۔

Marfat.com

اِلامام. قال : فغمز ذراعی وقال اقرأ بها یا فارسی فی نفسک! فاِنی سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم یقول : "قال اللّٰہ عزوجل : قسمت الصلاة بینی و بین عبدی نصفین ، فنصفها لی ونصفها لعبدی، ولعبدی ما سأل". قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم : اقرؤوا یقول العبد : ألحمدللّٰہ رب العالمین ، یقول اللّٰہ عزوجل : حمدنی عبدی. یقول : ألرحمن الرحیم ، یقول اللّٰہ عزوجل : اثنی علیّ عبدی، یقول العبد : مالک یوم الدین ، یقول اللّٰہ عزوجل : مجدنی عبدی. یقول العبد : مالک یوم الدین ، یقول اللّٰہ عزوجل : مجدنی عبدی. یقول العبد : اِیاک نعبد و اِیاک نستعین ، فهذه بینی و بین عبدی ولعبدی ما سأل. یقول العبد : اِهدنا الصراط المستقیم ، صراط الذین أنعمت علیهم ، غیر المغضوب علیهم ولا الضالین. فهولاء لعبدی ولعبدی ما سأل." [1]

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے نماز پڑھی مگر اس میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس کی نماز ناقص ہے، ناقص ہے، ناقص ہے، مکمل نہیں ہے۔ راوی نے کہا۔ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میں کبھی امام کے پیچھے ہوتا ہوں (تب مجھے یہ سورت پڑھنی چاہئے یا نہیں؟) انہوں نے میرا بازو دبا کر کہا۔ اے فارسی! اپنے دل میں پڑھ لیا کر۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: نماز کو میں نے اپنے اور بندے کے درمیان آدھا آدھا بانٹ دیا ہے پس نماز آدھی میرے لئے ہے اور آدھی بندہ کے لئے۔ اور میرا بندہ جو مانگے گا وہ اسے ملے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھو۔ بندہ کہتا ہے "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میرے بندہ نے میری تعریف کی۔ پھر بندہ کہتا ہے

---

[1] ابوداؤد۔ کتاب الصلاة باب من ترک القراة ،حدیث ۸۲۱۔

Marfat.com

"اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مجھ کو میرے بندہ نے سراہا۔ پھر بندہ کہتا ہے۔ "مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میرے بندہ نے میری عظمت بیان کی۔ پھر بندہ کہتا ہے "اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ آیت میرے اور میرے بندہ کے درمیان ہے میرا بندہ جو کچھ مانگے گا میں اس کو دوں گا پھر بندہ کہتا ہے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○ "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یہ تینوں باتیں میرے بندہ کیلئے ہیں اور جو کچھ میرا بندہ مانگے گا وہ اس کو ملے گا۔"

(۳) عن أبی هریرة رضی اللّٰه عنه کان یقول قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقبض اللّٰه تبارک و تعالیٰ الأرض یوم القیٰمة و یطوی السماء بیمینه ثم یقول أنا الملک أین ملوک الارض.[1]

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن زمین کو مٹھی میں لے لے گا اور آسمانوں کو داہنے ہاتھ میں لپیٹ لے گا پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں کہاں ہیں زمین کے بادشاہ؟"

(۴) عن ابن عمر أنه حدثه أن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم کان یقول اِذا أخذ مضجعه الحمدللّٰه الذی کفانی و اٰوانی وأطعمنی وسقانی والذی من علی فأفضل والذی أعطانی فاجزل الحمدللّٰه علی کل حال اللّٰهم رب کل شیءٍ و ملیکه واِلٰه کل شیءٍ أعوذبک من النار.[2]

ترجمہ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو فرماتے۔ ألحمدللّٰه الذی کفانی..... الخ تمام تعریفات اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے میری کفایت کی، مجھے ٹھکانہ دیا، مجھے کھلایا پلایا اور جس نے

---

[1] مسلم، صفات المنافقین، حدیث ۲۷۸۷۔ بخاری، کتاب التوحید، باب حدیث ۷۴۱۲ (اس میں آخر کے الفاظ "اَیْنَ مُلُوکُ الْاَرْضِ" نہیں ہیں۔ ابن ماجہ۔ باب فیما أنکرت الجهمیة نمبر ۱۹۲

[2] ابوداؤد، الادب، باب ما یقول عند النوم، حدیث ۵۰۵۸۔

Marfat.com

مجھ پر فضل واحسان کیا تو بہت عمدہ احسان کیا اور جس نے مجھے کچھ عطا فرمایا تو پورا پورا عطا فرمایا۔ تمام تعریفیں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، اے اللہ! اے ہر چیز کے رب اور مالک! اور اے ہر چیز کے معبود! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں آگ سے۔"

(۵) اَللّٰھم اِنی اسألک من فضلک و رحمتک فاِنہٗ لا یملکھآ اِلا أنت.[1]

ترجمہ: "اے اللہ! میں آپ سے آپ کے فضل اور آپ کی رحمت کا سوال کرتا ہوں کیونکہ آپ ہی اس کے مالک ہیں۔

استخراج

(۱) اس اسم اَلْمَالِکُ عزوجل کو ترمذی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان، طبرانی، محمد خطابی، حلیمی حاکم (حدیث نمبر ۴۱) ابونعیم، ابن حزم، بیہقی، فضل، قرطبی نے تخریج نہیں کیا دیگر ۸ آئمہ صاحبان نے تخریج کیا ہے۔

(۲) اَلْمَلِکُ عزوجل کو امام جعفر صادق، ترمذی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان، طبرانی، محمد خطابی، ابن مندہ، حلیمی، حاکم، ابونعیم، ابن حزم، بیہقی، ابن العربی، قرطبی، ابن قیم، ابن وزیر اور ابن حجر نے تخریج کیا ہے۔ دیگر ۳ آئمہ صاحبان نے تخریج نہیں کیا۔

(۳) اَلْمَلِیْکُ عزوجل کو سفیان بن عیینہ، ابوزید بلغوی، ترمذی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان، طبرانی، حاکم نے تخریج نہیں کیا دیگر ۱۴ آئمہ صاحبان نے تخریج کیا ہے۔

(۴) مَالِکُ الْمُلْکِ عزوجل کو ترمذی، ابن خزیمہ، ابن حبان، طبرانی، محمد خطابی، حاکم، بیہقی، ابن قیم اور ابن وزیر نے تخریج کیا۔ دیگر ۱۲ آئمہ صاحبان نے تخریج نہیں کیا۔

(۵) مَالِکُ یَوْمِ الدِّیْنِ عزوجل کو صرف طبرانی نے تخریج کیا ہے دیگر ۲۰ آئمہ صاحبان نے تخریج نہیں کیا۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اَلْمَالِکُ	لَا مَالِکَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اَلْمَلِکُ	لَا مَلِکَ اِلَّا اَنْتَ

[1] (طبرانی۔ راوی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اَلْمَلِیْکُ — لَا مَلِیْکَ اِلَّا اَنْتَ

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ مَالِکُ الْمُلْکِ — لَا مَالِکَ الْمُلْکِ اِلَّا اَنْتَ

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ مَالِکُ یَوْمِ الدِّیْنِ — لَا مَالِکَ یَوْمِ الدِّیْنِ اِلَّا اَنْتَ

۲۳۲ اَلْمُعْطِیْ عزوجل

﴿ عطا کرنے والا ﴾

۲۳۳ اَلْمَانِعُ عزوجل

﴿ روکنے والا ﴾

اَلْمُعْطِیْ عزوجل وہ ذات ہے جو اپنے بندوں کو جسم و جان، مال و اولاد عطا کرتی ہے اور اَلْمَانِعُ عزوجل وہ ذات اقدس ہے جو ان سب سے اسباب ہلاکت و بربادی کو روکتی ہے۔

قرآن کریم

① ﴿ قَالَ رَبُّنَا الَّذِیْٓ اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی ۝ ﴾

ترجمہ: ''(موسیٰ علیہ السلام) نے کہا ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو ساخت عطا کی پھر اس کو راستہ بتایا۔'' (طٰہٰ ۲۰ : ۵۰)

② ﴿ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی ۝ ﴾

ترجمہ: ''اور عنقریب آپکا رب آپ کو (اتنا) عطا کرے گا کہ آپ خوش ہو جائیں گے۔''
(الضحیٰ آیت ۹۳ : ۵)

③ ﴿ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ﴾

ترجمہ: ''بیشک (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہم نے آپ کو کوثر عطا کر دیا۔'' (الکوثر ۱۰۸:۱)

حدیث

① عن ورّاد کاتب للمغیرة بن شعبه قال أملی علی المغیرة فی کتاب

Marfat.com

الى معاويه ان النبى صلى اللّٰه عليه وسلم كان يقول فى دبر كل صلاة مكتوبة : لا اِلٰه اِلا اللّٰه وحده لا شريک له، له الملک وله الحمد، وهو على كل شىء قدير، أللّٰهم لا مانع لما أعطيت، ولا معطى لما منعت، ولا ينفع ذا الجد منک الجد. [1]

ترجمہ: ''وراد جو مغیرہ بن شعبہ کے منشی ہوتے تھے سے روایت ہے کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خط میں جو معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام تھا مجھ سے لکھوایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یہ فرماتے : (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی ساجھی نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کو تعریف زیب دیتی ہے اور وہ سب کچھ کرسکتا ہے، اے میرے اللہ! تو جو دینا چاہے اس کو کوئی نہیں روک سکتا اور تو جس کو روک لے اس کو کوئی نہیں دے سکتا اور کسی مالدار کو اس کی مالداری تیرے سامنے کچھ کام نہیں آسکتی۔''

(۲) عن ابى هريرة رضى اللّٰه عنه أن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قال : ما أعطيكم ولا أمنعكم ، اِنما أنا قاسم ، أضع حيث أمرت. [2]

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہ میں تم کو دیتا ہوں نہ روک سکتا ہوں (اللہ تعالیٰ ہی دینے اور روکنے والا ہے) میں تو بانٹنے والا ہوں۔ جس کے لئے حکم ہوتا ہے اس کو دیتا ہوں۔''

(۳) أخبرنى حميد قال سمعت النبى صلى اللّٰه عليه وسلم يقول من يرد اللّٰه به خيراً يفقهه فى الدين واِنما أنا قاسم و يعطى اللّٰه ولن يزال أمر هذه الأمة مستقيماً حتى تقوم الساعة أو حتى يأتى أمر اللّٰه.

ترجمہ: ''حمید نے خبر دی کہا میں نے معاویہ بن ابوسفیان سے سنا وہ خطبہ میں کہہ رہے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ عنایت فرماتا ہے اور میں تو بانٹنے والا ہوں

---

[1] بخارى، الاذان باب الذكر بعد الصلاة ، حديث ۸۴۴۔ مسلم، المساجد باب استحباب الذكر بعد الصلاة ۵۹۳۔

[2] بخارى، فرض الخمس ، باب قوله تعالىٰ ﴿ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَ لِلرَّسُوْل ﴾ حديث ۳۱۱۷۔

Marfat.com

دینے والا اللہ ہے اور اس امت کا کام قیامت تک برابر بنا رہے گا یا یوں فرمایا جب تک اللہ کا حکم آجائے۔"

استخراج

اَلْمُعْطِیُ عزوجل کو ابن ماجہ، ابن مندہ، حلیمی، ابونعیم، ابن حزم، بیہقی، قرطبی اور ابن قیم نے تخریج کیا ہے دیگر ۱۳ آئمہ صاحبان نے تخریج نہیں کیا۔

اَلْمَانِعُ عزوجل کو امام جعفر صادق، سفیان بن عینیہ، ابوزید بغوی، حاکم (حدیث نمبر ۴۲)، ابن حزم، ابن العربی، ابن وزیر اور ابن حجر نے تخریج نہیں کیا دیگر تمام آئمہ صاحبان نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اَلْمُعْطِیُ لَا مُعْطِیَ اِلَّا اَنْتَ

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اَلْمَانِعُ لَا مَانِعَ اِلَّا اَنْتَ

۲۳۴ اَلْمُبَارِكُ عزوجل

﴿ برکت والا ﴾

اَلْمُبَارِکُ عزوجل، برکت والا، برکت دینے والا، قرآن کریم میں اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں "وہ اللہ تعالیٰ ہی تو ہے جس نے زمین کو تمہاری قرارگاہ اور آسمان کو چھت بنایا اور تم لوگوں کی صورتیں بنائیں اور اچھی صورتیں عطا کیں۔" (الفاطر ۴۰ : ۶۴)

قرآن کریم

❶ ﴿ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ج صلے فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ﴾

ترجمہ: "وہ اللہ تعالیٰ ہے رب تمہارا، سو بڑی بابرکت ذات ہے اللہ تعالیٰ کی جو رب ہے سارے جہانوں کا۔" (المؤمن ۴۰ : ۶۴)

Marfat.com

یہ اسم قرآن کریم میں اسم فعل کے طور پر ۷ مرتبہ آیا ہے۔

حدیث

(۱) عن اُم سلیم أنها قالت یا رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم أنس بن مالک خادمک ادع اللّٰه له قال اللّٰهم اکثر ماله وولده و بارک له فیما اعطیتهٗ. [۱]

ترجمہ: ''حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! انس بن مالک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم ہے اس کیلئے دعا کیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! اس کا مال واولاد زیادہ کر اور جو کچھ اسے دیا ہے اس میں برکت پیدا فرما۔''

(۲) عن أبی سعید الخدری أن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال : اللّٰهم ! بارک لنا فی مدنا و صاعنا واجعل مع البرکة برکتین. [۲]

ترجمہ: ''ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی یا اللہ تعالیٰ! برکت دے ہمارے مد میں، اور ہمارے صاع میں اور ایک برکت پر دو برکتیں اور عنایت فرما۔''

استخراج

اس اسم اَلْمُبَارِکُ عزوجل کو صرف قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے تخریج کیا ہے دیگر ۲۰ آئمہ صاحبان نے تخریج نہیں کیا۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمُبَارِکُ لَا مُبَارِکَ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

۱۔ بخاری ۱۱/۱۴۴ فتح الباری۔ مسلم فضائل صحابہ باب فضائل أنس بن مالک ۲۴۸۰۔ ترمذی، المناقب، حدیث ۳۸۲۹۔ احمد ۳/۱۹۴۔

۲۔ مسلم الحج، باب الترغیب فی سکنی المدینة۔ احمد ۳/۴۷۔

Marfat.com

۲۳۵ اَلْمُبْرِمُ عزوجل

﴿ درست تدبیر کرنے والا ﴾

۲۳۶ اَلْمُبْغِضُ عزوجل

﴿ پکڑنے والا ﴾

اَلْمُبْرِمُ عزوجل درست تدبیر کرنے والا، درست انتظام کرنے والا، استوار کرنے والا۔

قرآن کریم

(۱) ﴿ اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ۝ ﴾

ترجمہ: ''ہاں کیا انہوں نے کوئی انتظام درست کیا ہے؟ سو ہم نے بھی ایک انتظام درست کیا ہوا ہے۔'' (الزخرف ۴۳: ۷۹)

یہ صفاتی اسم قرآن کریم میں صرف ایک بار آیا ہے اور اس کو ابن عربی اور قرطبی نے تخریج کیا ہے۔

اَلْمُبْغِضُ عزوجل، دشمنی رکھنے والا۔ مخالفت رکھنے والا۔

حدیث

(۱) سمعت البراء قال : سمعت النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم أو قال قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم : الأنصار لا یحبھم اِلا مؤمن ولا یبغضھم اِلا منافق فمن أحبھم أحبہ اللّٰہ ومن أبغضھم أبغضہ اللّٰہ. [1]

ترجمہ: ''حضرت براء رضی اللہ عنہ نے آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ انصار سے وہی دشمنی رکھے گا جو منافق ہوگا پھر جو کوئی انصار سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت رکھے گا اور جو کوئی انصار سے دشمنی رکھے گا اللہ تعالیٰ بھی اس سے دشمنی رکھے گا۔''

---

[1] بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب حب الانصار من الایمان، حدیث ۳۷۸۳۔

Marfat.com

استخراج

اَلْمُبْرِمُ عزوجل: یہ اسم صرف ابن العربی، قرطبی اور ابن وزیر نے تخریج کیا ہے۔
اَلْمُبْغِضُ عزوجل کو بیہقی اور قرطبی نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُبْرِمُ　　لَا مُبْرِمَ اِلَّا اَنْتَ

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُبْغِضُ　　لَا مُبْغِضَ اِلَّا اَنْتَ

۲۳۷ اَلْمُبْقِیُ عزوجل

﴿ باقی رکھنے والا ﴾

قرآن کریم

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

① ﴿ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ط ﴾

ترجمہ: ''اور جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہونے والا ہے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے۔'' (النحل ۱۶ : ۹۶)

اسم اَلْمُبْقِیُ عزوجل یعنی باقی رکھنے والا صرف قرطبی نے تخریج کیا ہے اور یہ قرآن کریم میں صرف ایک مرتبہ آیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُبْقِیُ　　لَا مُبْقِیَ اِلَّا اَنْتَ

۲۳۸ اَلْمُفَضِّلُ عزوجل　　۲۳۹ اَلْمُتَفَضِّلُ عزوجل

﴿ فضیلت دینے والا ﴾

اَلْمُفَضِّلُ عزوجل اور اَلْمُتَفَضِّلُ عزوجل ایک ہی معنی رکھتے ہیں یعنی وہ ذات جو فضل کرنے والی ہے اور جس پر چاہے فضل کرے اور اس فضل میں ایک کو دوسرے پر برتری

Marfat.com

عطا فرمائے۔

قرآن کریم

(۱) ﴿ تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ ﴾

ترجمہ: ''یہ حضرات مرسلین ایسے ہیں کہ ہم نے ان میں سے بعض کو بعضوں پر فوقیت بخشی۔''
(البقرہ۲ : ۲۵۳)

اسم اَلْمُفَضِّلُ عزوجل ابن مندہ اور قرطبی نے مندرجہ بالا آیت و دیگر آیات سے تخریج کیا ہے۔ اور یہ اسم فاعل قرآن کریم میں کل ۱۶ مرتبہ آیا ہے۔

(۲) ﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَی النَّاسِ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَهُمْ لَا یَشْکُرُوْنَ ۝ ﴾

ترجمہ: ''بیشک اللہ تعالیٰ تو فضل فرماتے ہیں لوگوں پر لیکن اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔''
(یونس ۱۰ : ۶۰)

اس آیت سے امام جعفر صادق رحمتہ اللہ علیہ نے اَلْمُتَفَضِّلُ عزوجل تخریج کیا ہے۔

حدیث

(۱) عن أبی هریرة عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال : اِذا نظر أحدکم اِلی من فضل علیه فی المال و الخلق فلینظر اِلی من هو أسفل منه ممن فضل علیه. [1]

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب آدمی کی نگاہ اس شخص پر پڑے جو مال اور جمال میں (اللہ تعالیٰ کے فضل سے) اس سے بڑھ کر ہو تو ان لوگوں کو دیکھے جو ان باتوں میں اس سے کم ہوں۔''

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمُفَضِّلُ لَا مُفَضِّلَ اِلَّا اَنْتَ

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمُتَفَضِّلُ لَا مُتَفَضِّلَ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

---

[1] بخاری، الرقاق، حدیث ۶۴۹۰۔ مسلم، الزھد، ۲۲۷۵۔ ترمذی اللباس باب ترقیع الثوب۔ حاکم ۲/ ۲۱۴۔

Marfat.com

۲۴۰ اَلْمُتَكَبِّرُ عزّ وجلّ

﴿عزت والا﴾

اَلْمُتَكَبِّرُ عزوجل وہ ذات اقدس جس کے سامنے تمام مخلوقات حقیر ہوں اور تمام عظمت وکبریائی، فخر وجلال اور بڑائی صرف اور صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے ہو۔

قرآن کریم

① ﴿ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ ﴾

ترجمہ: ''وہی اللہ تعالیٰ ہے کہ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں، وہ بادشاہ ہے، سب عیبوں سے پاک ہے، سلامت رہنے والا ہے، امن دینے والا ہے، نگہبانی کرنے والا ہے، زبردست ہے، خرابی درست کرنے والا ہے، بڑی عظمت والا ہے، پاک ہے اللہ تعالیٰ ان کافروں کی شرک آفرینی سے۔'' (الحشر ۵۹ : ۲۳)

حدیث

① عن ابن عباس رضی اللّٰه عنهما قال : أن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم کان یقول : اللّٰهم لک أسلمت وبک آمنت و علیک توکلت وإلیک أنبت وبک خاصمت، أعوذ بعزتک، لا إله إلا أنت، أن تضلنی أنت الحی الذی لا یموت، والجن والإنس یموتون.'' [1]

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھا کرتے تھے: أللّٰهم (الی) یموتون . یعنی اے اللہ! میں نے آپ کے لئے اسلام قبول کیا اور آپ پر ایمان لایا اور آپ پر بھروسہ کیا اور آپ کی

---

[1] بخاری۔ مسلم کتاب النعوت الاسماء والصفات ، نسائی، حدیث ۳۸۔ صفحہ ۲۷۸۔

Marfat.com

طرف رجوع کیا اور آپ کی خاطر جھگڑا کیا۔ میں آپ کی عزت کے ذریعہ پناہ چاہتا ہوں۔ آپ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے آپ مجھے ہدایت پر برقرار رکھیں، آپ ہی وہ زندہ ہیں جسے کبھی موت نہیں اور جن اور انسان سب کو موت آنی ہے۔''

استخراج

اس اسم اَلْمُتَکَبِّرُ عزوجل کو صرف فضل نے نہیں لیا دیگر آئمہ صاحبان نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُتَکَبِّرُ　　لَا مُتَکَبِّرَ اِلَّا اَنْتَ

(۲۴۱) اَلْمُتَعَالُ عزوجل ۔ اَلْمُتَعَالِیْ عزوجل

﴿ بلند ﴾

اَلْمُتَعَال عزوجل، وہ عالی شان ذات جس کا کوئی ہمسر نہ ہو۔ جس کی ملک اور حکومت میں کوئی مزاحم نہ ہو اور جس کا کوئی ہم مرتبہ نہ ہو۔

قرآن کریم

(۱) ﴿ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِیْرُ الْمُتَعَالِ ۝ ﴾

ترجمہ: ''وہ تمام پوشیدہ اور ظاہر چیزوں کو جاننے والا ہے۔ سب سے بڑا اور عالیشان ہے۔'' (الرّعد ۱۳ : ۹)

(۲) ﴿ سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝ ﴾

ترجمہ: ''وہ (اللہ تعالیٰ) بلند ہے ان سے جن کو وہ شریک بنا رہے ہیں۔'' (یونس ۱۰ : ۱۸)

یہ اسم قرآن کریم میں کل ۱۵ مرتبہ آئے ہیں۔

Marfat.com

حدیث

① أبا سعید الخدری یقول : بعث علی بن أبی طالب رضی اللّٰه عنه اِلی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم من الیمن بذهیبة فی اُیم مقروظ لم تحصل من ترابها، قال : فقسمها بین أربعة نفر، بین عیینة بن بدر، وأقرع بن حابس، و زید الخیل والرابع اِما علقمة واِما عامر بن الطفیل، فقال رجل من أصحابه کنا نحن أحق بهذا من هؤلاء، قال : فبلغ ذلک النبی صلی اِللّٰه علیه وسلم فقال : ألا تأمنونی وأنا أمین من فی السماء یأتینی خبر السماء صباحاً و مساءً؟ قال : فقام رجل غائر العینین، مشرف الوجنتین، ناشز الجبهة، کث اللحیة، محلوق الرأس، مشمر اِلازار، فقال : یا رسول اللّٰه اتق اللّٰه، قال :ویلک أولست أحق أهل الأرض أن یتقی اللّٰه؟ قال : ثم ولی الرجل، فقال خالد بن الولید: یا رسول اللّٰه، ألا أضرب عنقه؟ قال : لا لعله أن یکون یصلی، فقال خالد: وَکم من مصل یقول بلسانه مالیس فی قلبه، قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: انی لم أومرأن أنقب قلوب الناس ولا أشق بطونهم، قال : ثم نظر الیه وهو مقفی وقال : اِنه یخرج من ضئضی ءِ هذا قوم یتلون کتاب اللّٰه رطباً، لا یجاوِز حناجرهم، یمرقون من الدین کما یمرق السهم من الرمیة، وأظنه قال : لئن أدرکتهم لأ قتلنهم قتل ثمود. [1]

ترجمہ: ابوسعید خدری سے روایت ہے، وہ کہتے تھے حضرت علی نے یمن سے ایک سونے کا ٹکڑا صاف کئے ہوئے چمڑے میں لپیٹا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا

---

[1] بخاری اردو، کتاب المغازی۔ باب بعث علی بن طالب حدیث نمبر ۴۳۵۱۔ مسلم، الزکاۃ حدیث نمبر ۱۶۰۴، باب ذکر الخوارج و صفاتهم

Marfat.com

ابھی وہ سونا مٹی سے جدا نہیں کیا گیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سونا چار آدمیوں میں بانٹ دیا۔ عینیہ بن بدر اور اقرع بن حابس اور زید خیل۔ چوتھا آدمی علقمہ تھا یا عامر بن طفیل۔ یہ حال دیکھ کر آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص (نام نامعلوم) کہنے لگا ہم تو ان لوگوں سے زیادہ اس سونے کے حقدار تھے۔ یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی آپؐ نے فرمایا تم لوگ میرا اعتبار نہیں کرتے اور اس پروردگار کو میرا اعتبار ہے جو آسمانوں پر ہے۔ صبح اور شام آسمان پر سے مجھ کو خبر آتی رہتی ہے۔ راوی نے کہا اس وقت ایک اور شخص کھڑا ہوا جس کی آنکھیں اندر گھسی ہوئی تھیں۔ دونوں گال پھولے ہوئے تھے پیشانی بلند داڑھی گھنی ہوئی سر منڈا ہوا تہبند اٹھائے ہوئے۔ کہنے لگا یا رسول اللہ! اللہ سے ڈرو۔ آپ نے فرمایا افسوس تجھ پر! کیا میں ساری زمین والوں میں اللہ سے ڈرنے کے لئے زیادہ لائق نہیں ہوں؟ خیر جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو خالد بن ولید نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس کی گردن اڑادوں۔ آپ نے فرمایا: نہیں شاید وہ نماز پڑھتا ہو۔ خالد نے عرض کیا یا رسول اللہ بہت سے نمازی ایسے ہیں جن کی زبان اور دل موافق نہیں ہیں (یعنی منافق ہیں) آپ نے فرمایا (یہ تو صحیح ہے) مگر مجھ کو یہ حکم نہیں ملا کہ لوگوں کے دل کی بات کھود کر نکالوں یا ان کے پیٹ چیروں۔ راوی نے کہا۔ وہ پیٹھ موڑ کر جا رہا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو دیکھا فرمایا اس کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن کو بڑے مزے سے یا ہر وقت پڑھتے رہیں گے مگر وہ ان کے گلے کے نیچے نہیں اترنے کا (بس زبان سے طوطے کی طرح رٹیں گے) وہ دین سے اس طرح باہر ہو جائیں گے جیسے تیر جانور کے پار نکل جاتا ہے (اس میں کچھ لگا نہیں رہتا) راوی کہتا ہے میں سمجھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا اگر کہیں میں نے ان لوگوں کو پالیا تو ثمود کی قوم کی طرح بالکل قتل کر ڈالوں گا۔"

Marfat.com

استخراج

یہ اسماء تمام آئمہ صاحبان نے تخریج کیے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُتَعَالُ　　لَا مُتَعَالَ اِلَّا اَنْتَ

(۲۴۲) اَلْمُتَوَفِّیْ عزوجل

﴿ پورا کر دینے والا / مارنے والا / لینے والا ﴾

قرآن کریم

① ﴿ اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسٰٓی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَ رَافِعُکَ اِلَیَّ ﴾

ترجمہ: ''جس وقت کہا اللہ تعالیٰ نے اے عیسیٰ بیشک میں لینے والا ہوں تجھ کو اور اٹھانے والا ہوں تجھ کو اپنی طرف۔'' (آل عمران ۳ : ۵۵)

② ﴿ اَللّٰهُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِهَا ﴾

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ موت کے وقت روحیں قبض کرتا ہے / لے لیتا ہے۔''
(الزّمر ۳۹ : ۴۲)

یہ اسم قرآن کریم میں بطور اسم ایک مرتبہ اور بطور فعل ۸ بار آیا ہے۔

استخراج

اس اسم کو صرف امام قرطبی نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اَلْمُتَوَفِّیْ　　لَا مُتَوَفِّیَ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

Marfat.com

۲۴۳ اَلْمُجِیْبُ عزوجل

﴿ جواب دینے والا۔ دعا قبول کرنے والا ﴾

۲۴۴ اَلْمُسْتَجِیْبُ عزوجل

﴿ عرض قبول کرنے والا ﴾

اَلْمُجِیْبُ عزوجل وہ ذات اقدس جو اپنے بندوں کی دعاؤں کو قبول فرمائے، ان کے سوال اور حاجات کو پورا کرے کیونکہ وہ سوالی کے سوال کرنے سے پہلے اس کی حاجات کو جانتا ہے۔ بلکہ ازل ہی سے اس کو اس کا علم ہے اور وہ اس لئے بھی کہ وہ اپنے بندوں کے بہت قریب ہے۔

قرآن کریم

① ﴿ اِنَّ رَبِّی قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ ۝ ﴾

ترجمہ: ''بلاشبہ میرا رب اپنے بندوں کے قریب ہے اور ان کی دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے۔'' (ھود ۱۱ : ۶۱)

② ﴿ اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ یَكْشِفُ السُّوْٓءَ ﴾

ترجمہ: ''کون ہے ایسا کہ جب کوئی بے قرار اس کو پکارتا ہے تو وہ اس کی دعا قبول کرتا ہے اور مصیبت دور کر دیتا ہے۔'' (النّمل ۲۷ : ۶۲)

③ ﴿ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ ﴾

ترجمہ: ''اور تمہارے رب نے فرمادیا ہے کہ مجھے پکارو میں تمہاری درخواست قبول کروں گا۔'' (مومن ۴۰ : ۶۰)

(اس موضوع پر تفصیل کیلئے دیکھئے کتاب الدعاء والاستغفار، مرتبہ مؤلف صفحہ ۹ تا ۱۶)

قرآن کریم میں یہ اسم دو مرتبہ بطور اسم آیا ہے اور ۲ بار بطور فعل آیا ہے اور اَلْمُستجیب عزوجل اسم فاعل ۹ بار آیا ہے۔

حدیث

① عن أبی هریرة أن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال : ینزل ربنا

Marfat.com

تبارک و تعالیٰ کل لیلة اِلی السماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الآخر یقول : من یدعونی فأستجیب له؟ من یسألنی فأعطیه؟ من یستغفرنی فأغفر له؟ [1]

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارا رب بلند اور برکت والا ہر رات کو جس وقت رات کا اخیر تیسرا حصہ رہ جاتا ہے پہلے آسمان پر اترتا ہے۔ فرماتا ہے کون مجھ سے دعا کرتا ہے کہ میں قبول کروں، کون مجھ سے مانگتا ہے کہ میں دوں۔ کون مجھ سے بخشش چاہتا ہے کہ میں اس کو بخش دوں۔''

استخراج

اَلْمُجِیْب عزوجل ، اس اسم کو طبرانی، ابن مندہ اور ابن العربی نے تخریج نہیں کیا دیگر ۱۹ آئمہ صاحبان نے تخریج کیا ہے۔

اَلْمُسْتَجِیْبُ عزوجل ، اس اسم کو صرف قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے تخریج کیا ہے دیگر ۲۰ آئمہ صاحبان نے تخریج نہیں کیا۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُجِیْبُ لَا مُجِیْبَ اِلَّا اَنْتَ

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُستَجِیْبُ لَا مُسْتَجِیْبَ اِلَّا اَنْتَ

۲۴۵ اَلْمُحِبُّ عزوجل

﴿ پیارا۔ محبت کرنے والا۔ دوست رکھنے والا۔ پسند کرنے والا ﴾

قرآن کریم

① ﴿ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَ یُحِبُّوْنَهٗ ﴾

---

[1] بخاری، التہجد ، باب الدعاء والصلاۃ من آخر اللیل ۱۱۴۵۔ مسلم صلاۃ المسافرین باب ترغیب فی الدعاء حدیث ۷۵۸۔ ابوداؤد۔ ترمذی

Marfat.com

ترجمہ: ''تو آئندہ (اللہ تعالیٰ) ایسے لوگ پیدا کردے گا جن میں اللہ تعالیٰ کی محبت ہوگی اور اللہ تعالیٰ کو ان سے محبت ہوگی۔'' (المائدۃ ۵ : ۵۴)

(۴) ﴿ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝ ﴾

ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ توبہ اختیار کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں۔'' (البقرۃ ۲ : ۲۲۲)

یہ اسم فعل قرآن کریم میں ۱۹ بار آیا ہے اور اس کو صرف ابن العربی نے تخریج کیا ہے۔

احادیث مبارکہ

(۱) عن أبی هريرة عن النبی صلی اللّٰه عليه وآله وسلم قال : ''اِذا أحب اللّٰه العبد نادی جبريل : اِن اللّٰه يحب فلانافاحببه ، فيحبه جبريل ، فينادی جبريل فی أهل السماء : اِن اللّٰه يحب فلاناً فأحبوه، فيحبه أهل السماء ، ثم يوضع له القبول فی الأرض.'' [۱]

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریلؑ کو پکارتا ہے میں فلاں شخص سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ۔ جبریلؑ بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور سارے آسمان کے فرشتوں میں منادی کردیتے ہیں کہ اللہ جل جلالہ فلاں شخص سے محبت رکھتا ہے تم بھی اس سے محبت رکھو۔ وہ سب اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر زمین والے (اچھے بندے) بھی اس کو مقبول سمجھتے ہیں۔''

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ حُبَّکَ وَ حُبَّ مَنْ يُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ يُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَ اَهْلِیْ وَ مِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ. [۲]

ترجمہ: ''یا اللہ! میں آپ سے آپ کی محبت، آپ کے محبوب کی محبت اور اس عمل کی محبت کا

۱۔ بخاری، بدء الخلق ، باب ذکر الملائکة صلوات اللّٰه عليهم ۳۲۰۹۔

۲۔ ترمذی، ۳۴۱۲، حاکم۔ راوی ابودرداءؓ۔

Marfat.com

سوال کرتا ہوں جو مجھے آپ کی محبت تک پہنچادے۔ یا اللہ! اپنی محبت کو میری جان، میرے اہل وعیال اور ٹھنڈے پانی (کی محبت) سے زیادہ میرے لئے محبوب بنادیجئے۔''

(۳۳) عن سعد أبی وقاص أنه قال وقد جاء ہ ابته : اِنی سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ان اللّٰه یحب العبد التقی الغنی الخفی.[1]

ترجمہ: ''حضرت سعد بن ابو وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے سنا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے اس بندہ کو جو پرہیز گار ہے، مالدار ہے اور چھپا بیٹھا ہے ایک کونے میں۔''

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُحِبُّ لَا مُحِبَّ اِلَّا اَنْتَ

(۲۴۶) اَلْمَنَّانُ عزوجل

﴿ احسان کرنے والا ﴾

(۲۴۷) اَلْمُحْسِنُ عزوجل

﴿ بھلائی اور احسان کرنے والا ﴾

(۲۴۸) اَلْمِحْسَانُ عزوجل

﴿ احسان کرنے والا ﴾

المنّان عزوجل، احسان کرنے والا اپنے بندوں پر۔

المحسن عزوجل اور المحسان عزوجل بھی اسی معنی کو ظاہر کرتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندوں پر مختلف انداز اور طریقوں سے احسان فرماتے ہیں۔ ان میں سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ وہ اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے رسولوں اور پیغمبروں کو مبعوث فرماتے ہیں۔

قرآن کریم

(۱) ﴿ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ ﴾

---

[1] بخاری، بدء الخلق، باب ذکر الملائکة صلوات اللّٰه علیهم ۲۲۵۶۔

Marfat.com

ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں پر احسان کیا جب کہ ان کے اندر انہی میں سے ایک (عظیم الشان) رسول مبعوث فرمایا۔'' (آلِ عمران ۳: ۱۶۴)

② ﴿ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ ﴾

ترجمہ: ''بلکہ اللہ تعالیٰ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تم کو ایمان کی ہدایت دی بشرطیکہ تم سچے ہو۔'' (سورۃ الحجرات ۴۹: ۱۷)

قرآن کریم میں یہ اسم فاعل کل ۱۱ مرتبہ آیا ہے۔

احادیث مبارکہ

① عن أنس : أنه كان مع رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم جالسا ورجل يصلى ثم دعا اللّٰهم اِنى أسئلك بأن لك الحمد لا اِلٰه اِلا أنت المنان بديع السمٰوٰت والأرض يا ذالجلال واِلاكرام يا حى يا قيوم فقال النبى صلى اللّٰه عليه وسلم لقد دعا اللّٰه باسمه العظيم الذى اِذا دعى به أجاب و اِذا سئل به أعطٰى. [1]

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوگیا تو اس نے یوں دعا کی: اللّٰهم اِنى أسئلك بأن لك الحمد لا اِلٰه اِلا أنت المنان بديع السمٰوٰت والأرض يا ذالجلال واِلاكرام يا حى يا قيوم یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک اس نے اللہ کو اس کے اس عظیم نام سے پکارا ہے کہ جب بھی اس کے ذریعہ دعا کی گئی اللہ نے قبول فرمائی اور جب بھی اس کے ذریعہ کچھ مانگا گیا اللہ نے عنایت کیا۔''

② عن شداد بن أوس رضى اللّٰه عنه ، قال حفظت من رسول اللّٰه صلى

---

[1] ابوداؤد، الصلاۃ باب الدعاء ۱۴۹۵۔ ترمذی، کتاب الدعوات باب ان رحمتی تغلب حدیث ۳۵۴۴۔ نسائی، السھو، الدعا بعد الذکر، ۱۳۰۱۔ ابن ماجہ، ابواب الدعاء، باب اسم اللہ الاعظم حدیث ۳۸۵۸۔ احمد ۳/۱۲۰، ۱۵۸، ۲۴۵۔

Marfat.com

اللّٰہ علیہ وسلم اثنتین ، انہ قال : "ان اللّٰہ محسن یحب الاحسان"..... [۲]

ترجمہ: ''حضرت اوس بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو باتیں یاد کی ہیں وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ محسن ہیں اور احسان کرنے کو پسند کرتے ہیں۔''

استخراج

مندرجہ بالا آیات اور احادیث سے علماء نے اسماء اس طرح سے تخریج کئے ہیں۔

المنان عزوجل ، امام جعفر، سفیان بن عیینہ، ابوزید بغوی، قرطبی، ابن مندہ، حلیمی، حاکم (حدیث ۴۲)، ابونعیم، بیہقی، فضل، قرطبی اور ابن قیم نے تخریج کیا ہے دیگر ۹ آئمہ صاحبان نے نہیں کیا۔

اَلْمُحْسِنُ عزوجل صرف امام قرطبی اور ابن قیم نے تخریج کیا ہے۔

المحسان عزوجل صرف ابن حزم نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَنَّانُ	لَا مَنَّانَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُحْسِنُ	لَا مُحْسِنَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمِحْسَانُ	لَا مِحْسَانَ اِلَّا اَنْتَ

۲۴۹ اَلْمُحْصِیْ عزوجل

﴿شمار کرنے والا﴾

اَلْمُحْصِیْ عزوجل وہ ذات پاک جو اپنے بندوں کے چھوٹے سے چھوٹے نیک کام

۱۔ المصنف، عبدالرزاق، حدیث ۸۶۰۳۔ طبرانی فی ''الکبیر'' ۷۱۲۱ و صحیحۃ الالبانی ''صحیح الجامع'' ۱۸۲۴۔ تفصیل کے لئے دیکھئے ''صفات اللہ عزوجل، السقاف، صفحہ ۴۴

Marfat.com

اور گناہ کو شمار کرتا ہے اور لکھ کر رکھتا ہے تا کہ روز قیامت ان کے سامنے پیش کیا جا سکے۔

قرآن کریم

1. ﴿ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اَحْصٰهُ اللّٰهُ وَ نَسُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِيْدٌ ۝ ﴾

ترجمہ: ''جس دن کہ اللہ تعالیٰ اٹھائے گا ان سب کو پھر جتلائے گا ان کو ان کے کام وہ سب جو گن رکھے ہیں اور وہ (خود) بھول گئے۔ اور اللہ کے سامنے ہے ہر چیز۔''

(المجادلۃ ۵۸ : ۶)

یہ اسم فاعل قرآن کریم میں کل ۶ مرتبہ آیا ہے۔

استخراج

اس اسم اَلْمُحْصِیُ عزوجل کو ترمذی، ابن خزیمہ، ابن حبان، محمد خطابی، طبرانی، حلیمی، حاکم (حدیث ۱۴)، بیہقی، ابن العربی نے تخریج کیا ہے دیگر ۱۲ امام صاحبان نے تخریج نہیں کیا۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمُحْصِیُ لَا مُحْصِیَ اِلَّا اَنْتَ

۲۵۰ اَلْمُحِيْطُ عزوجل

﴿ احاطہ کرنے والا ﴾

اَلْمُحِيْطُ عزوجل وہ ذات جس کا علم اور قدرت ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔ ہر چیز کا اجمالی اور تفصیلی علم اسی کو ہے اور ہر چیز پر وہ قدرت رکھتا ہے۔ ہر چیز پر اس کا ذاتی احاطہ ہے اور وہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے خواہ وہ ظاہر ہو یا پوشیدہ، چھوٹی ہو یا بڑی۔

قرآن کریم

1. ﴿ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِيْطًا ۝ ﴾

Marfat.com

ترجمہ: ''اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا احاطہ کرنے والا ہے۔'' (النساء۴:۱۲۶)

② ﴿ وَ اِذْ قُلْنَا لَکَ اِنَّ رَبَّکَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ط ﴾

ترجمہ: ''اور اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب ہم نے آپ سے کہا کہ آپ کے رب نے ان لوگوں کو گھیر رکھا ہے۔'' (بنی اسرائیل ۱۷:۶۰)

③ ﴿ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ ۝ ﴾

ترجمہ: ''خوب سن لو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اپنے (علم کے) احاطہ میں لئے ہوئے ہے۔''
(حٰمٓ السجدہ ۴۱ : ۵۴)

یہ اسم قرآن کریم میں کل ۱۳ مرتبہ آیا ہے۔

استخراج

اسم المحیط عزوجل کو امام جعفر صادق، سفیان بن عیینہ، ابوزید بغوی، طبرانی، محمد خطابی، حلیمی، ابونعیم، بیہقی، فضل، ابن العربی، قرطبی ابن قیم، ابن وزیر اور ابن حجر نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمُحِیْطُ لَا مُحِیْطَ اِلَّا اَنْتَ

۲۵۱ اَلْمُحْیِیُ عزوجل ﴿ زندہ کرنے والا ﴾

۲۵۲ اَلْمُمِیْتُ عزوجل ﴿ مارنے والا ﴾

زندگی کے دو ہی پہلو ہیں، پیدا ہونا اور مرنا۔ اور اس درمیانی وقفہ کو زندگی کہتے ہیں اور کسی بھی شے کو پیدا کرنے والا اَلْمُحْیِیُ عزوجل اور اس کو زندگی کی تکمیل پر مارنے والا اَلْمُمِیْتُ عزوجل کے علاوہ اور کوئی نہیں۔

قرآن کریم

① ﴿ اِنَّ ذٰلِکَ لَمُحْیِ الْمَوْتٰی ج ﴾

Marfat.com

ترجمہ: ''بے شک وہ مردوں کو (روز قیامت) زندہ کرنے والا ہے۔'' (الرّوم ۳۰ : ۵۰)

(۲) ﴿ هُوَ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ ﴾

ترجمہ: ''وہی ذات جو زندہ کرتی اور مارتی ہے اور اسی کی جانب تم کو لوٹ کر جانا ہے۔''
(یونس ۱۰ : ۵۶)

(۳) ﴿ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ ط ﴾

ترجمہ: ''اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی زندگی دیتا ہے اور وہی زندگی لیتا ہے۔''
(الدّخان ۴۴ : ۸)

اَلْمُحْیِی عزوجل قرآن کریم میں بطور اسم ۲ مرتبہ اور بطور فعل ۴۶ مرتبہ آیا ہے۔
اَلْمُمِیْت عزوجل اسم فاعل قرآن پاک میں ۲۰ بار آیا ہے۔

احادیث مبارکہ

(۱) عن حذيفة قال : كان النبى صلى الله عليه وسلم اِذا أراد أن ينام قال : باسمك اللّٰهم أموت و أحيٰى و اِذا استيقظ من منامه قال : الحمدلله الذى أحيانا بعد ما أماتنا و اِليه النشور. [1]

ترجمہ: ''حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سونے لگتے تو فرماتے: یا اللہ! میں تیرا ہی نام لے کر مرتا ہوں اور تیرا ہی نام لے کر زندہ ہوں گا۔ اور جب سو کر بیدار ہوتے تو فرماتے: شکر اس اللہ کا جس نے مرنے کے بعد پھر ہم کو زندہ کیا اور اسی کی طرف ہم کو (قبر سے) اٹھ کر جانا ہے۔''

(۲) عن سالم بن عبدالله بن عمر بحدثني عن أبيه ، عن جده أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : ''من دخل السوق فقال لا اِله اِلا الله وحده لا شريك له ، له الملك وله الحمد يحيى ويميت وهو حى

---

[1] بخاری، الدعوات، باب وضع الید تحت الید الیمنیی حدیث ۶۳۱۴۔ ابوداؤد، الادب باب مایقول عند النوم حدیث ۵۰۴۹۔ ترمذی، الدعوات باب حدیث ۳۴۱۸۔

Marfat.com

لا يموت بيده الخير وهو على كل شيء قدير ، كتب الله ألف ألف حسنة و محى عنه الف الف سيئة ورفع له ألف ألف درجة."[1]

ترجمہ: "حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بازار میں داخل ہوتے وقت "لا الہ الا اللہ ..... قدیر" تک پڑھے اس کے لئے ہزار ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں، ہزار ہزار برائیاں مٹائی جاتی ہیں اور ہزار ہزار درجات بلند کئے جاتے ہیں۔ (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہت اور تمام تعریفیں صرف اسی کے لئے ہیں وہی مارتا اور زندہ کرتا ہے۔ وہ ہمیشہ زندہ رہے گا کبھی نہیں مرے گا۔ خیر اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

(۳) عن عمارة بن شبيب السباني قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : من قال "لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيي و يميت وهو على كل شيء قدير" عشر مرات على أثر المغرب بعث الله له مسلحة يحفظونه من الشيطان حتى يصبح و كتب (الله) له بها عشر حسنات موجوبات محى عنه عشر سيئات موبقات و كانت له بعدل عشر رقبات مؤمنات.[2]

ترجمہ: "حضرت عمارہ بن شبیب السبانی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص "لا إله إلا الله ..... شيء قدير" مغرب کے بعد دس مرتبہ پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے فرشتے مقرر کردیں گے جو اس کی صبح تک شیطان سے حفاظت کریں گے۔ اس کے لئے دس رحمت کی نیکیاں لکھ دی جائیں گی۔ اس کے دس برباد کردینے والے گناہ معاف کردیئے جائیں گے اور اسے دس مسلمان غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا کیا جائے گا۔"

---

[1] مسلم۔ الذكر والدعا. باب الدعاء عند النوم. ۲۷۱۲۔

[2] ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی تساقط الذنوب ، حدیث ۳۵۳۴۔ نسائی، عمل الیوم واللیل ، حدیث ۵۷۸۔ احمد ۴۱۵/۵۔

Marfat.com

④ عن عبداللّٰه بن عمر أنه امر رجلا اِذا أخذ مضجعه قال اللّٰهم خلقت نفسی وأنت توفاها لک مماتها ومحیاها اِن أحییتها فاحظفها واِن أمتها فاغفر لها أللّٰهم اِنی أسألک العافیة فقال له رجل أسمعت هذا من عمر فقال من خیر من عمر من رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال ابن نافع فی روایته عن عبداللّٰه بن الحارث ولم یذکر سمعت.[1]

ترجمہ: ''عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو سوتے وقت یہ پڑھنے کو کہا اللّٰهم خلقت نفسی ..... الخ یعنی یا اللہ! تو نے میری جان کو پیدا کیا اور تو ہی مارے گا اور تیرے لئے ہے جینا اور مرنا اگر تو جِلا دے اس کو تو اپنی حفاظت میں رکھ اور جو مارے تو بخش دے اس کو، یا اللہ میں تندرستی چاہتا ہوں تجھ سے، ایک شخص ان سے بولا تم نے یہ دعا عمر رضی اللہ عنہ سے سنی انہوں نے کہا ان سے سنی جو عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر تھے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

⑤ أللّٰهم اِنیّ اسألک ثواب الشاکرین ونزل المقربین ومرافقة النبیین ویقین الصدیقین واِخبات الموقنین و ذلة المتقین حتیٰ توفانی علیٰ ذٰلک یا أرحم الراحمین.[2]

ترجمہ: ''یا اللہ! میں سوال کرتا ہوں آپ سے شکر کرنے والوں کی جزا کا، آپ کے مقرب لوگوں کی ضیافت کا، انبیاء کی رفاقت کا، صدیقین (سچے لوگوں) کے یقین کا، یقین رکھنے والوں کی عاجزی کا، پرہیزگاروں کی انکساری کا حتیٰ کہ آپ اسی پر مجھ کو موت عطا فرمائیے یا ارحم الراحمین۔''

استخراج

المحیی عزوجل کو ابن حزم، فضل اور ابن وزیر نے تخریج نہیں کیا۔ دیگر ۱۸ آئمہ صاحبان نے تخریج کیا ہے۔

---

[1] مسلم کتاب الذکر والدعاء، حدیث ۶۸۸۸۔

[2] دیلمی، راوی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ۔

Marfat.com

المـمـيت عزوجل کوابن مندہ، حلیمی، ابن حزم، فضل، ابن وزیر اور ابن حجر نے تخریج نہیں کیا دیگر ۱۵ آئمہ صاحبان نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُحْیِیُ لَا مُحْیِیَ اِلَّا اَنْتَ

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُمِیتُ لَا مُمِیْتَ اِلَّا اَنْتَ

۲۵۳ اَلْمُغْنِیُ عزوجل

﴿ فنا کرنے والا ﴾

یہ اسم قرطبی نے حدیث نبوی سے تخریج کیا ہے۔ اور اس کو المـمـیت عزوجل کے معنی میں لیا ہے۔ وہ ذات جو مارنے والی ہے اور ہر چیز کو فنا کرنے کی طاقت رکھتی ہے اور یہ صرف اسی کا حق ہے کہ جس چیز کو جس وقت چاہے فنا کر سکتی ہے۔ اگر وہ چاہے تو اس پوری کائنات کو بھی تباہ کر سکتی ہے اور اس کی جگہ دوسری کائنات / دنیا تخلیق کر سکتی ہے۔ اور اسی طاقت کا اظہار وہ یوم قیامت کرے گا۔ جیسا کہ اس حدیث نبوی سے ظاہر ہوتا ہے۔

حدیث

① عن أبی هریره کان یقول : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم : "یقبض اللّٰه تبارک و تعالیٰ الأرض یوم القیامة، و یطوی السماء بیمینه ، ثم یقول : أنا الملک، أین ملوک الأرض." [1]

ترجمہ: "ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین کو مٹھی میں لے لے گا اور آسمانوں کو داہنے ہاتھ میں لپیٹ لے گا پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں کہاں ہیں زمین کے بادشاہ۔"

---

[1] مسلم حدیث نمبر ۲۷۸۷۔ باب صفة القیامة ۔ احمد۔ ابن ماجہ ۱۹۲ باب فیما انکرت الجهاد. دارمی ۲۷۹۹

Marfat.com

استخراج

امام قرطبی نے حدیث نمبر ا کا حوالہ دے کر یہ اسم تخریج کیا ہے۔[1]

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اَلْمُفْنِیْ لَا مُفْنِیَ اِلَّا اَنْتَ

۲۵۴ اَلْمُخْرِجُ عزوجل

﴿ نکالنے والا ﴾

۲۵۵ مُخْرِجُ الْحَیِّ مِنَ الْمَیِّتِ عزوجل

﴿ مردہ سے زندہ کو نکالنے والا ﴾

۲۵۶ مُخْرِجُ الْمَیِّتِ مِنَ الْحَیِّ عزوجل

﴿ مردہ کو زندہ سے نکالنے والا ﴾

قرآن کریم

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

(۱) ﴿ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ مُخْرِجُ الْمَیِّتِ مِنَ الْحَیِّ ط ذٰلِکُمُ اللّٰہُ فَاَنّٰی تُؤْفَکُوْنَ o ﴾

ترجمہ: ''وہ زندہ کو بے جان سے نکالتا ہے اور وہی بے جان کو جاندار سے نکالنے والا ہے۔ یہی تم سب کا اللہ تعالیٰ ہے پھر کہاں پھرے جا رہے ہو۔'' (الانعام ۶ : ۹۵)

(۲) ﴿ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ یُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا ط وَ کَذٰلِکَ تُخْرَجُوْنَ o ﴾

---

[1] تفصیل کے لئے دیکھئے الأسنی فی شرح اسماء اللہ الحسنیٰ. جلد اول۔ صفحہ ۵۴۲۔ (یہ حدیث المالک اور الملیک عزوجل کے ساتھ بھی ہم نے ذکر کی ہے)

Marfat.com

ترجمہ: ''وہ نکالتا ہے جاندار کو بے جان سے اور نکالتا ہے بے جان کو جاندار سے اور زمین کو (سبزہ پیدا کر کے) زندہ کرتا ہے اس کے مرنے (یعنی خشک ہونے) کے بعد اور اسی طرح سے تم بھی نکالے جاؤ گے۔'' (الرّوم ۳۰ : ۱۹)

③ ﴿ وَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ﴾

ترجمہ: ''اور آسمان سے پانی اتارا پھر اس (کے ذریعے) سے پیدا کیا (نکالا) پھلوں کا رزق تمہارے لئے۔'' (البقرۃ ۲ : ۲۲)

اَلْمُخْرِجُ عزوجل قرآن کریم میں بطور اسم ۲ بار آیا ہے اور بطور فعل ۴۳ بار۔

مُخْرِجُ الْحَيِّ مِنَ الْمَيِّتِ عزوجل اور مُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ایک ایک بار آیا ہے۔

احادیث مبارکہ

① عن أبی هريرة رضی اللّٰه عنه قال : سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم يقول : إن رجالا سترفع بهم المسألة حتی يقولوا : اللّٰه خلق الخلق فمن خلقه؟ قال عبدالرزاق قال معمر : وزاد فيه رجل آخر : فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم : فقولوا : اللّٰه كان قبل كل شیء ، وهو خالق كل شیء ، وهو كائن بعد كل شیء.''[1]

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بہت سے لوگ جب اپنے مسائل میں پریشان ہو جاتے ہیں تو کہتے ہیں اللہ نے مخلوقات کو پیدا کیا تو اس کو کس نے پیدا کیا؟ (نعوذ باللہ) راوی عبدالرزاق نے معمر سے روایت کی کہ ایک شخص نے اس میں مزید اضافہ بھی کیا پس اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ لوگ یہ کہو اللہ تعالیٰ ہر چیز سے پہلے بھی تھا اور وہ ہر چیز کا بنانے والا ہے اور وہ ہر چیز کے بعد بھی موجود ہے۔

---

[1] الاسماء والصفات، بیہقی، جلد اول ۱۶۔ صفحہ ۳۷، ۳۶۔ مسند احمد ۵۳۹/۲۔

Marfat.com

(یا ہر چیز کے ختم ہونے کے بعد اس کو دوبارہ وجود دینے والا بھی ہے۔)

(۲) عن أبی هریرة رضی اللّٰه عنه عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال : لما خلق اللّٰه الخلق کتب فی کتابه وهو یکتب علی نفسه وهو وضع عنده علی العرش ان رحمتی تغلب غضبی.[۱]

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب خلقت کو پیدا کیا تو اپنی کتاب میں خود اپنے نفس (ذات) کے بارے میں یہ کہا میری رحمت میرے غصے پر غالب ہے، یہ کتاب عرش پر اس کے پاس رکھی ہوئی ہے۔''

(۳) عن عائشة قالت : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم : ''خلقت ملائکة من نور ، و خلق الجان من مارج من نار ، و خلق آدم مما وصف لکم.''[۲]

ترجمہ: ''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے نور سے بنائے گئے اور جن آگ کی لو سے اور حضرت آدم علیہ السلام اس سے جو قرآن میں بیان ہوا یعنی مٹی سے۔''

(۴) عن عبداللّٰه بن عمر اخبره: أن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله وسلم قال : اِن الذین یصنعون هذه الصور یعذبون یوم القیامة فیقال لهم أحیو ما خلقتم.[۳]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ ان مورتیوں کو بناتے ہیں ان کو قیامت کے دن عذاب ہوگا۔ ان کو کہا جائے گا تم نے جو بنایا تھا اب اس میں جان بھی ڈالو۔

۱۔ بخاری۔ التوحید۔ باب قول اللہ تعالیٰ، حدیث ۷۴۰۴۔

۲۔ مسلم۔ الزھد۔ باب احادیث متفرقہ۔ حدیث ۲۹۹۶۔

۳۔ بخاری۔ کتاب اللباس . باب عذاب المصورین یوم القیامة ، حدیث ۵۹۵۱۔ مسلم۔ کتاب اللباس

Marfat.com

⑧ عن عائشة قالت : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فى سجود القرآن : سجد وجهى للذى خلقه و صوره ، و شق سمعه و بصره بحوله و قوته.[1]

ترجمہ: ''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدۂ تلاوت میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے: یعنی میرے منہ نے سجدہ کیا اس ذات کے لئے جس نے اس کو پیدا کیا، اس کی صورت بنائی، اور کھولا اس کے کان اور آنکھ کو اپنی قدرت وقوت سے۔''

استخراج

ان آیات اور دیگر آیات سے امام قرطبی نے مُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ عزوجل اور امام ابن قیم نے مُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ عزوجل تخریج کیا ہے۔ دیگر آئمہ صاحبان نے تخریج نہیں کیا۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمُخْرِجُ — لَا مُخْرِجَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ مُخْرِجُ الْحَيِّ مِنَ الْمَيِّتِ — لَا مُخْرِجَ الْحَيِّ مِنَ الْمَيِّتِ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ مُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ — لَا مُخْرِجَ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ اِلَّا اَنْتَ

۲۵۷ مُخْزِی الْکَافِرِیْنَ عزوجل

﴿ کافروں کو خوار کرنے والا، رسوا کرنے والا ﴾

قرآن کریم

① ﴿ وَ اَنَّ اللّٰهَ مُخْزِی الْكٰفِرِيْنَ ۝ ﴾

---

[1] احمد۔ مسند المکثرین۔ حدیث ۲۴۰۳۸۔ مسند الانصار ۲۴۱۸۶۔

Marfat.com

ترجمہ: ''اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ کافروں کو ذلیل کرنے والا ہے۔'' (التوبۃ ۹ : ۲)

② ﴿ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ ﴾

ترجمہ: ''پھر قیامت کے دن ان (کافروں) کو ذلیل وخوار کرے گا۔'' (النحل ۱۶ : ۲۷)

یہ بطور اسم صرف ایک مرتبہ قرآن کریم میں آیا ہے اور بطور اسم فاعل ۴ بار آیا ہے۔

استخراج

اسم مُخْزِی الْکَافِرِیْنَ عزوجل کو صرف ابن العربی نے تخریج کیا ہے۔ دیگر ۲۰ آئمہ صاحبان نے تخریج نہیں کیا۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ مُخْزِی الْکَافِرِیْنَ　　لَا مُخْزِی الْکَافِرِیْنَ اِلَّا اَنْتَ

۲۵۸ اَلْمُدَبِّرُ عزوجل

﴿ تدبیر کرنے والا ﴾

قرآن کریم

① ﴿ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ ﴾

ترجمہ: ''ہر امر کی (وہی) تدبیر (اور انتظام) کرتا ہے آسمان سے زمین کی طرف پھر ہر امر اسی کے حضور میں پہنچ جائے گا۔'' (السّجدہ ۳۲ : ۵)

یہ اسم فاعل قرآن کریم میں کل ۴ مرتبہ آیا ہے۔

حدیث

① عن ابن عباس قال کان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یدعو رب أعنی ولا تعن علیّ وانصرنی ولا تنصر علیّ وامکرلی ولا تمکر علیّ

Marfat.com

واهدنی ویسر هدای الیّ وانصرنی علیٰ من بغیٰ علیّ اللّٰهم اجعلنی لک شاکرالک ذاکرا لک راهبا لک مطواعا اِلیک مخبتا أو منیبا رب تقبل تربتی واغسل حوبتی وأجب دعوتی وثبت حجتی واهد قلبی وسدد لسانی واسلل سخیمة قلبی. [1]

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (نماز سے فراغت کے بعد) یہ دعا پڑھتے تھے رب أعنی ولا تعن علی وانصرنی ولا تنصر علی وامکرلی ولا تمکر علی واهدنی ویسر هدای اِلی وانصرنی علیٰ من بغیٰ علی اللّٰهم اجعلنی لک شاکرا لک ذاکرا لک راهبا لک مطواعا اِلیک مخبتا أو منیبا رب تقبل تربتی واغسل حوبتی وأجب دعوتی وثبت حجتی واهد قلبی وسدد لسانی واسلل سخیمة قلبی. یعنی اے میرے رب میری مدد کر میرے خلاف دوسروں کی نہیں۔ میری نصرت فرما، میرے خلاف دوسروں کی نہیں۔ میرے لئے تدبیر کر نہ کہ میرے خلاف دوسروں کے لئے، (اے اللہ) مجھے ہدایت دے اور ہدایت پر چلنا میرے لئے آسان کردے، مجھ پر ظلم کرنے والے کے خلاف میری مدد فرما۔ اے میرے رب! مجھے اپنا ایسا بندہ بنا کہ تیرا ہی شکر ادا کرتا رہوں، تیرا ہی ذکر کروں، تجھ ہی سے ڈروں، تیری ہی اطاعت کروں، تیرے ہی سامنے آہ وزاری کروں اور تیری ہی طرف رجوع کروں۔ اے رب! میری توبہ قبول فرما۔ میرے گناہ دھودے۔ میری دعا قبول فرما، میری حجت کو ثابت کر میری زبان کو (برائیوں سے) روک دے، میرے دل کو ہدایت دے اور میرے سینے سے حسد کو نکال دے۔''

---

[1] ابوداؤد، الصلاۃ، باب ما یقول اذا سلمه، ۱۵۱۰۔ ترمذی، الدعوات، باب دعاء النبی صلی اللّٰه علیه وسلم، حدیث ۳۵۵۱۔ حاکم۔ ۲۷۷۔ ابن ماجہ، الدعاء، باب فضل الدعاء، حدیث ۳۸۳۰۔

Marfat.com

استخراج

اس اسم اَلْمُدَبِّرُ عزوجل کو محمد خطابی، حلیمی، حاکم (حدیث ۴۱)، ابونعیم، بیہقی اور ابن العربی نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُدَبِّرُ لَا مُدَبِّرَ اِلَّا اَنْتَ

اَلْمَذْکُوْرُ عزوجل

﴿ نصیحت کرنے والا ﴾

اس اسم کو ابن عربی نے تخریج کیا ہے مگر اس کی ہمیں کوئی سند نہیں مل سکی۔ (دیکھئے باب ۱۱)

استخراج

اس اسم المذکور عزوجل کو صرف ابن العربی نے تخریج کیا ہے۔ دیگر ۲۰ آئمہ صاحبان نے تخریج نہیں کیا۔

۲۵۹ اَلْمُرْسِلُ عزوجل

﴿ بھیجنے والا ﴾

اَلْمُرْسِلُ عزوجل، وہ ذات جو اپنی مخلوق کی طرف اپنے رسولوں کو بھیجتی ہے تا کہ وہ رشد و ہدایت جاری کر سکیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے دین حق کو نافذ کر سکیں۔

قرآن کریم

① ﴿ فِیْھَا یُفْرَقُ کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ ۝ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ؕ اِنَّا کُنَّا مُرْسِلِیْنَ ۝ ﴾

Marfat.com

ترجمہ: ''اس (رات) میں ہر پُرحکمت فیصلہ ہمارے حکم سے جاری کیا جاتا ہے۔ ہم ہی رسولوں کو بھیجنے والے ہیں۔'' (الدّخان۴۴ : ۴ اور ۵)

② ﴿ هُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی وَ دِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّهٖ ؕ ﴾

ترجمہ: ''وہ اللہ تعالیٰ ایسا ہے کہ اس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تا کہ اس کو تمام مذاہب پر غالب کر دے۔'' (الفتح ۴۸ : ۲۸)

یہ بطور اسم قرآن کریم میں ۳ بار اور بطور فعل ۹۳ بار آیا ہے۔

استخراج

یہ اسم قرطبی اور ابن وزیر نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنۡتَ الۡمُرۡسِلُ لَا مُرۡسِلَ اِلَّا اَنۡتَ

۲۶۰ اَلۡمُرِیۡدُ عزوجل

﴿ ارادہ کرنے والا۔ چاہنے والا ﴾

قرآن کریم

قرآن کریم میں ارشاد رب العزت ورب العالمین ہے:

① ﴿ اِنَّمَا قَوۡلُنَا لِشَیۡءٍ اِذَاۤ اَرَدۡنٰهُ اَنۡ نَّقُوۡلَ لَهٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ ۝ ﴾

ترجمہ: ''جب ہم کسی چیز کا ارادہ کرتے ہیں اس کے لئے ہمارا اتنا کہنا ہی کافی ہوتا ہے کہ ہو جا۔ پس وہ فوراً ہو جاتی ہے۔'' (النحل ۱۶ : ۴۰)

② ﴿ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیۡدُ ۝ ﴾

Marfat.com

ترجمہ: ''وہ (اللہ تعالیٰ) جو چاہتے ہیں کر دیتے ہیں۔'' (البروج ۸۵ : ۱۶)

قرآن کریم میں یہ اسم فاعل ۳۸ مرتبہ آیا ہے۔

استخراج

اس اسم اَلْمُرِیْدُ عزوجل کو صرف ابن العربی نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُرِیْدُ لَا مُرِیْدَ اِلَّا اَنْتَ

(۲۶۱) اَلْمُعِزُّ عزوجل

﴿ عزت دینے والا ﴾

(۲۶۲) اَلْمُذِلُّ عزوجل

﴿ ذلیل کرنے والا۔ ذلت دینے والا ﴾

اَلْمُعِزُّ عزوجل، جسے چاہے عزت دینے والا۔

اَلْمُذِلُّ عزوجل، جسے چاہے ذلت دینے والا۔

قرآن کریم

یہ دونوں اسماء قرآن کریم کی اس آیت سے تخریج ہوئے ہیں:

1. ﴿ قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۚ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِیَدِکَ الْخَیْرُ ؕ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ ﴾

ترجمہ: ''کہو اے اللہ (تعالیٰ) ملک کے مالک تو جسے چاہے حکومت دیتا ہے اور جس سے چاہے چھین لیتا ہے۔ جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلت دیتا ہے۔ بھلائی آپ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ بیشک آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔'' (آل عمران ۳:۲۶)

یہ دونوں اسم فاعل قرآن میں ایک ایک بار ہی آئے ہیں۔

حدیث

1. اَللّٰھم فارج الھم کاشف الغم مجیب دعوۃ المضطرین رحمٰن الدنیا

Marfat.com

والأخرة و رحيمهما أنت ترحمني فارحمني برحمة تغنيني بها عن رحمة من سواك.[1]

ترجمہ: ''اے اللہ! رنج وغم اور فکر کے دور کرنے والے۔ اے اللہ! بے قراروں کی دعاؤں کو قبول کرنے والے، دنیا وآخرت کے رحمٰن ورحیم تو میرے حال پر رحم فرما اور ایسی مہربانی عنایت فرما کہ دوسروں کی مہربانیوں سے مجھے بے پرواہ کردے۔''

استخراج

ان دونوں اسماء کو امام جعفر صادق، سفیان بن عیینہ، ابوزید بغوی، حاکم (حدیث ۴۲)، ابن حزم، فضل، ابن وزیر اور ابن حجر نے تخریج نہیں کیا۔ دیگر ۱۳ آئمہ صاحبان نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُعِزُّ　　لَا مُعِزَّ اِلَّا اَنْتَ

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُذِلُّ　　لَا مُذِلَّ اِلَّا اَنْتَ

۲۶۳ اَلْمُسْتَعَانُ عزوجل

﴿ مدد کرنے والا۔ مددگار ﴾

اَلْمُسْتَعَانُ عزوجل، وہ ذات اور ہستی جس سے یا جس کی مدد طلب کی جائے مدد کی درخواست کی جائے اور وہ مدد فرمائے۔

قرآن کریم

① ﴿ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ط وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۝ ﴾

ترجمہ: ''(حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا) پس صبر ہی بہتر ہے اور تمہاری بنائی ہوئی باتوں پر اللہ تعالیٰ ہی سے مدد چاہی جائے۔'' (یوسف ۱۲ : ۱۸)

② ﴿ قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ط وَ رَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا

---

[1] الحاکم ۵۱۵/۲۔

Marfat.com

تَصِفُوْنَ ۝ ﴾

ترجمہ: ''اس (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کہا کہ اے میرے رب! فیصلہ کر دیجئے حق کے موافق۔ ہمارا رب بڑا مہربان ہے۔ جس سے ان باتوں کے مقابلے میں مدد چاہی جائے جو تم بناتے ہو۔'' (الانبیاء ۲۱ : ۱۱۲)

یہ اسم قرآن کریم میں صرف ۲ بار آیا ہے۔

احادیث مبارکہ

① عن أبی أمامة قال : دعا رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم بدعاء کثیر لم تحفظ منه شیئا ، قلنا یا رسول اللّٰه! دعوت بدعاء کثیر لم نحفظ منه شیئا قال : ''ألا أدلکم علی ما یجمع ذلک کله؟ تقول اللّٰهم اِنا نسألک من خیر ما سألک منه نبیک محمد صلی اللّٰه علیه وسلم، و نعوذ بک من شر ما استعاذ منه نبیک محمد صلی اللّٰه علیه وسلم وانت المستعان وعلیک البلاغ، ولا حول ولا قوة الا باللّٰه.[1]

ترجمہ: ''حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی دعائیں کیں جو ہمیں یاد نہ ہو سکیں تو ہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپؐ نے بہت سی دعائیں کیں جو ہم یاد نہ کر سکے۔ آپؐ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتادوں کہ وہ تمام دعاؤں کو جمع کر دے وہ یہ ہے کہ یہ دعا کیا کرو ''اللّٰهم..... الخ'' (یعنی اے اللہ ہم تجھ سے ہر اس خیر کا سوال کرتے ہیں جس کا سوال رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اور ہر اس چیز سے پناہ مانگتے ہیں جس سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی، تو ہی مددگار ہے، تو ہی خیر و شر کا پہنچانے والا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت بھی صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے۔)''

② عن أبی موسی رضی اللّٰه عنه قال : کنت مع النبی صلی اللّٰه علیه

---

[1] ترمذی، الدعوات، باب اللّٰهم اِنا نسألک ۔ حدیث ۳۵۲۱۔

Marfat.com

وسلم فی حائط من حیطان المدینة، فجاء رجل فاستفتح فقال النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم : "افتح له و بشره بالجنة" ففتحت له، فإذا هو أبوبکر ، فبشرته بما قال النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم فحمد اللّٰہ، ثم جاء رجل، فاستفتح فقال النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم : "إفتح له و بشره بالجنة" ففتحت له، فإذا هو عمر، فأخبرته بما قال النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم ، فحمد اللّٰہ، ثم استفتح رجل فقال لی : "إفتح له و بشره بالجنة علی بلوی تصیبه" فإذا عثمان، فأخبرته بما قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم ، فحمد اللّٰہ ثم قال : اللّٰہ المستعان. [2]

ترجمہ: "حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا میں مدینہ کے باغوں میں سے ایک باغ (بیراریس) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ اتنے میں ایک شخص آیا اس نے کہا دروازہ کھولو۔ آپ نے فرمایا کھول دے اور اس کو بہشت کی خوشخبری دے۔ میں نے دیکھا تو ابوبکرؓ ہیں۔ میں نے ان کو بہشت کی خوشخبری دی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی انہوں نے اللہ کا شکر کیا۔ پھر ایک شخص آیا دروازہ کھلوانے لگا آپؐ نے فرمایا کھول دے اور اس کو بھی بہشت کی خوشخبری دے۔ میں نے کھولا تو دیکھا کہ عمرؓ ہیں۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خوشخبری دی تھی وہ ان کو سنادی۔ انہوں نے اللہ کا شکر کیا پھر ایک شخص آیا کہنے لگا دروازہ کھولو۔ آپ نے فرمایا کھول دے اس کو بھی بہشت کی خوشخبری دے مگر ذرا دنیا میں اس کو مصیبت ہوگی۔ میں نے کھولا دیکھا تو حضرت عثمانؓ ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا تھا میں نے ان سے کہہ دیا انہوں نے اللہ کا شکر کیا اور یہ کہا اللہ مددگار ہے (یعنی مصیبت پر وہی صبر دے گا)۔"

استخراج

ابن العربی، قرطبی، ابن وزیر اور ابن حجر نے اس اسم المستعان عزوجل کو تخریج

۲۔ بخاری، فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب مناقب عمر بن خطابؓ حدیث ۳۶۹۳۔

Marfat.com

کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُسْتَعَانُ　　لَا مُسْتَعَانَ اِلَّا اَنْتَ

۲۶۴ اَلْمُسَعِّرُ عزوجل

﴿ گرانی کرنے والا۔نرخ مقرر کرنے والا ﴾

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

① عن أبی هریره أن رجلا جآء فقال یا رسول اللّٰه سعر فقال بل ادعوا ثم جاء رجل فقال یا رسول اللّٰه سعر فقال بل اللّٰه یخفض ویرفع وإنی لأرجوا أن القی و لیس الأحد عندی مظلمة. [1]

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہؐ! نرخ مقرر فرما دیجئے۔آپؐ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں دعا کروں گا۔ پھر ایک شخص اور آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہؐ! نرخ مقرر فرما دیجئے۔آپؐ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ قیمتوں کو گھٹاتے بڑھاتے ہیں اور میں بیشک بہت امید رکھتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملوں کہ میرے پاس کسی کا کوئی ظلم نہ ہو۔(یعنی اگر میں نرخ مقرر کر دیتا ہوں کسی بھی چیز کا تو ممکن ہے فروخت کرنے والے کو نقصان ہو تو یہ میری طرف سے اس پر ظلم ہوگا لہٰذا میں کسی پر ظلم کر کے اللہ سے ملنا نہیں چاہتا۔)''

استخراج

اس اسم اَلْمُسَعِّرُ عزوجل کو ابن حزم اور قرطبی نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُسَعِّرُ　　لَا مُسَعِّرَ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

---

[1] ابوداؤد، کتاب البیوع ، باب فی التسعیر، حدیث ۳۴۵۱۔ترمذی، کتاب البیوع باب ماجاء فی التسعیر، حدیث ۱۳۱۴۔ابن ماجہ، التجارات باب من کرہ أن یسعر ،حدیث ۲۲۵۰۔احمد ۳/۱۵۶، ۲۸۶۔

Marfat.com

۲۶۵ اَلْمُصَلِّیُ عزوجل

﴿ رحمت بھیجنے والا ﴾

اَلْمُصَلِّیُ عزوجل رحمت بھیجنے والا اپنے بندوں پر۔

قرآن کریم

① ﴿ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ ﴾

ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت (درود) بھیجتے ہیں اوپر نبی کے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو خوب خوب درود بھیجو نبی پر اور خوب خوب سلام بھیجو۔''

(الاحزاب ۳۳:۵۶)

حدیث

① عن أبی هریره أن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال : من صلی علی واحدة صلی اللّٰه علیه عشرا. [1]

ترجمہ: ''حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود (رحمت) بھیجے گا۔''

مندرجہ بالا آیت وحدیث سے صرف قرطبی نے اَلْمُصَلِّی عزوجل (اسم فاعل) تخریج کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمُصَلِّیُ لَا مُصَلِّیَ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

---

[1] مسلم، الصلاۃ، ۴۰۸۔ ابوداؤد، الوتر ۱۵۳۰۔ ترمذی الوتر ۴۷۵۔ نسائی، السھو، ۱۲۹۷۔ احمد، مسند المکثرین ۸۴۹۹۔ ۸۵۲۷۔ دارمی رقاق ۲۶۵۴۔

Marfat.com

۲۶۶ اَلْمُطْعِمُ عزوجل

﴿ کھلانے والا ﴾

اَلْمُطْعِمُ عزوجل، جوسب کوکھانے کے لئے دے۔تمام مخلوقات کوغذا عطا فرمائے اوراسے کوئی کھانا نہ دے اس لئے کہ نہ اس کوکھانے کی ضرورت ہے نہ ہی وہ کسی کامحتاج ہے۔

قرآن کریم

① ﴿ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ط ﴾

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمانوں کو پیدا کیا ہے اور وہی کھانے کو دیتا ہے، اس کو کوئی کھانے کو نہیں دیتا۔'' (الانعام ۶ : ۱۴)

یہ اسم فاعل قرآن میں ۳ بار آیا ہے اوراس کو صرف ابن مندہ نے تخریج کیا ہے۔

احادیث مبارکہ

① عن أبی هریره قال : نهی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم عن الوصال فی الصوم ، فقال له رجل من المسلمین : اِنک تواصل یا رسول اللّٰه، قال : ''وأیکم مثلی؟ اِنی أبیت یطعمنی ربی و یسقین'' فلما أبوا أن ینتهوا عن الوصال واصل بهم یوما ثم یوما ثم رأوا الهلال، فقال: ''لو تاخر لزدتکم'' کالتنکیل لهم حین أبوا أن ینتهوا.

ترجمہ: ''ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طے (پے در پے) کے روزے رکھنے سے منع فرمایا۔ایک شخص نے مسلمانوں میں سے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ تو طے کے روزے رکھتے ہیں۔آپ نے فرمایا: تم میں میری طرح کوئی اور بھی ہے۔مجھے تو میرا مالک کھلا دیتا ہے اور پلا دیتا ہے۔جب

Marfat.com

وہ ان روزوں کے رکھنے سے باز نہ آئے تو آپ نے ان کے ساتھ ایک دن کچھ نہ کھایا دوسرے دن بھی کچھ نہ کھایا پھر عید کا چاند ہو گیا۔ آپ نے فرمایا اگر چاند نہ ہوتا تو میں اور (کئی دن) نہ کھاتا گویا ان کو سزا دینے کے لئے یہ کہا جب وہ ان روزوں سے باز نہ آئے۔[1]

(۲) عن ابی سعید الخدری أن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اِذا أکل أو شرب قال الحمدللّٰہ الذی أطعم وسقٰی و سوغہ و جعل لہ مخرجا.[2]

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھاتے یا پیتے تو فرماتے تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے کھلایا، پلایا اور اسے جسم میں پیوست کیا اور اس کے نکلنے کی راہ بنائی۔''

(۳) عن عبداللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ عنہما أن النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم نھٰی عن الوصال قالوا اِنک تواصل قال اِنی لست کھیئتکم اِنی أطعم و أسقی.[3]

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا وصال سے (یعنی روزہ پر روزہ رکھنے سے جس کے بیچ میں افطار نہ ہو) تو لوگوں نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصال فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں مجھے تو کھلایا جاتا ہے اور پلایا جاتا ہے (یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے)۔''

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُطْعِمُ لَا مُطْعِمَ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

---

[1] بخاری، کتاب الصوم، حدیث ۱۹۶۵۔ مسلم، الصوم، حدیث ۱۱۰۲۔ دارمی، الصوم ۸/۲

[2] ابوداؤد، الاطعمہ، باب ما یقول الرجل اذا طعم، حدیث ۳۸۵۱۔ ترمذی، الدعوات ۳۴۵۰۔ ابن ماجہ، الاطعمة ۳۲۸۳۔ حاکم ۳۸/۳

[3] مسلم، الصیام، ۱۱۰۲۶۔ ابوداؤد، الصیام، فی الوصال، ۲۳۶۰۔ احمد ۱۲۷/۲۔ بیہقی ۲۸۲/۴۔

Marfat.com

۲۶۷ اَلْمَعْبُوْدُ عزوجل

﴿ عبادت کے لائق ﴾

قرآن کریم

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ ﴾

''اور میں نے جن اور انسان کو اسی واسطے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کیا کریں۔''
(الذّاریات ۵۱ : ۵۶)

قرآن کریم میں یہ اسم ایک مرتبہ آیا ہے۔

استخراج

اَلْمَعْبُوْدُ عزوجل صرف ابن العربی نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَعْبُوْدُ لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا اَنْتَ

۲۶۸ اَلْمُهْلِكُ عزوجل

﴿ ہلاک کرنے والا ﴾

۲۶۹ اَلْمُعَذِّبُ عزوجل

﴿ عذاب دینے والا ﴾

قرآن کریم

سورۃ القصص ۲۸ آیت ۵۹ میں اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں:

(۱) ﴿ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اِلَّا وَ اَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ۝ ﴾

ترجمہ: ''اور آپ کا رب ایسا تو نہیں کہ بستیوں کو ہلاک کر دے بغیر اس کے کہ ان کے صدر مقام میں کسی ایسے رسول کو بھیجے جو ہماری آیات ان کو پڑھ کر سنائے۔ ہم بستیوں کو اسی وقت ہلاک کرتے ہیں جب (تک) ان میں رہنے والے بہت ہی شرارت

Marfat.com

(ظلم) کرنے لگیں۔"

(۲) ﴿ وَمَا اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ۝ ﴾

ترجمہ: "کسی بھی بستی کو ہم نے ہلاک نہیں کیا (جب تک) مگر اس کی مدت مقرر لکھی ہوئی تھی۔" (الحجر ۱۵: ۴)

(۳) ﴿ وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَا ۨ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ط ﴾

ترجمہ: "اور جب ان میں سے ایک گروہ نے (دوسرے سے) کہا تم ان لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ تعالیٰ ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب دینے والا ہے۔" (الاعراف ۷: ۱۶۴)

سورۃ فتح ۴۸ آیت ۱۷ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(۱) ﴿ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ ﴾

ترجمہ: "اور جو شخص (حکم سے) روگردانی کرے گا (تو اللہ تعالیٰ) اس کو دردناک عذاب کی سزا دے گا۔"

صرف قرطبی نے اَلْمُهْلِكُ عزوجل تخریج کیا ہے۔

یہ اسم قرآن میں بطور اسم ۳ بار اور بطور فعل ۳۴ بار آیا ہے۔

احادیث مبارکہ

(۱) عن عبادة بن الصامت قال : كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في مجلس ، فقال : "تبا يعوني علىٰ أن لا تشركوا بالله شيئا، ولا تزنوا، ولا تسرقوا، ولا تقتلوا النفس التي حرم الله اِلا بالحق، فمن وفى منكم فأجره على الله، ومن أصاب شيئا من ذلك فعوقب به، فهو كفارة له، ومن أصاب شيئا من ذلك فستره الله عليه، فأمره اِلى الله عز وجل اِن شاء عفا عنه، واِن شاء عذبه." [1]

---

[1] مسلم، الحدود ، باب الحدود كفارات لأهلها ، حديث ۱۷۰۹۔

Marfat.com

ترجمہ: ''عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم بیٹھے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیعت کرو مجھ سے اس اقرار پر کہ اللہ تعالیٰ کا شریک کسی کو نہیں کریں گے اور زنا اور چوری اور ناحق خون جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا نہیں کریں گے پھر جو کوئی اپنے اقرار کو پورا کرے گا اس کا ثواب اللہ تعالیٰ پر ہوگا اور جو کوئی کام ان میں سے کر بیٹھے گا پھر اس کو دنیا میں اس کی سزا ملے گی (یعنی حد لگے گی) تو وہی اس کے گناہ کا کفارہ ہے اور جو دنیا میں اللہ تعالیٰ اس کے کام کو چھپالے تو (عاقبت میں) اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے چاہے اس کو معاف کردے چاہے عذاب کرلے۔''

(۲) عن ابی هريرة قال : قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم : ''اِحتجت النار والجنة، فقالت هذه : يدخلني الجبارون والمتكبرون، وقالت هٰذه: يدخلني الضعفاء والمساكين ، فقال اللّٰه. عزوجل. لهٰذه : أنت عذابي أعذب بك من اشاء . و ربما قال : أصيب بك من أشاء . وقال لهٰذه : أنت رحمتي أرحم بك من أشاء، ولكل واحدة منكما ملوها.[1]

ترجمہ: ''ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت اور دوزخ نے جھگڑا کیا۔ دوزخ نے کہا مجھ میں بڑے بڑے زوردار مغرور لوگ آئیں گے اور جنت نے کہا مجھ میں ناتواں مسکین لوگ آئیں گے۔ اللہ جل جلالہ نے دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے میں جس کو چاہوں گا تجھ سے عذاب کروں گا اور جنت سے فرمایا تو میری رحمت ہے میں جس پر چاہوں گا تجھ سے رحم کروں گا اور تم دونوں بھری جاؤ گی۔''

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمُهْلِكُ لَا مُهْلِكَ اِلَّا اَنْتَ

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمُعَذِّبُ لَا مُعَذِّبَ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

---

[1] مسلم، كتاب الجنة و صفة ، باب النار يدخلنا الجبارون۔ حدیث ۲۸۴۶۔

Marfat.com

۲۷۰ اَلْمُعِیْنُ عزوجل

﴿ مددگار ﴾

اَلْمُعِیْنُ عزوجل، مددگار۔ جو اپنے بندوں کی مدد کرتا ہے۔ شکر ادا کرنے میں اور عبادت کرنے میں۔

احادیث مبارکہ

① عن معاذ بن جبل رضی اللّٰہ عنہ أن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم أخذ بیدہ وقال یا معاذ واللّٰہ اِنی لأحبک فقال أوصیک یا معاذ لا تدعن فی دبر کل صلوٰۃ تقول اللّٰھم أعنی علیٰ ذکرک و شکرک و حسن عبادتک و أوصیٰ بذلک معاذ الضابحی و وصی بہ الضابحی أبا عبدالرحمن۔ [1]

ترجمہ: ''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے معاذ! اللہ کی قسم مجھے تم سے محبت ہے اس کے بعد فرمایا۔ اے معاذ میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد اس دعا کو پڑھنا نہ چھوڑنا یعنی اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلیٰ ذِکْرِکَ وَ شُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ (اے اللہ! میری مدد کر اپنے ذکر پر اور اچھی طرح عبادت کرنے پر) حضرت معاذ نے یہی نصیحت ضابحی کو کی اور یہی نصیحت ضابحی نے ابوعبدالرحمٰن کو کی۔''

② عن ابن عباس قال کان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یدعو رب أعنی ولا تعن علی وانصرنی ولا تنصر علی وامکرلی ولا تمکر علی واھدنی ویسر ھدای اِلی وانصرنی علیٰ من بغیٰ علی أللّٰھم اجعلنی لک شاکرالک ذاکرا لک راھبا لک مطواعا اِلیک مخبتا أو منیبا رب تقبل توبتی واغسل حوبتی وأجب دعوتی وثبت حجتی

---

[1] ابوداؤد، الصلاۃ، باب الاستغفار، ۱۵۲۲۔ نسائی، الافتتاح، باب الدعاء بعد ذکر ۱۳۰۴۔ حاکم ۱/۲۴۵، ۲۴۷۔

Marfat.com

واهد قلبی وسدد لسانی واسلل سخیمة قلبی.[1]

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (نماز سے فراغت کے بعد) یہ دعا پڑھتے تھے رب أعنی ولا تعن علی وانصرنی ولا تنصر علی وامکرلی ولا تمکر علی واهدنی ویسر هدای اِلی وانصرنی علیٰ من بغیٰ علی أللّٰهم اجعلنی لک شاکرا لک ذاکرا لک راهبا لک مطواعا اِلیک مخبتا أو منیبا رب تقبل توبتی واغسل حوبتی وأجب دعوتی وثبت حجتی واهد قلبی وسدد لسانی واسلل سخیمة قلبی. یعنی اے میرے رب! میری مدد کر میرے خلاف دوسروں کی نہیں۔ میری نصرت فرما، میرے خلاف دوسروں کی نہیں۔ میرے لئے تدبیر کر نہ کہ میرے خلاف دوسروں کے لئے (اے اللہ) مجھے ہدایت دے اور ہدایت پر چلنا میرے لئے آسان کردے مجھ پر ظلم کرنے والے کے خلاف میری مدد فرما۔ اے میرے رب! مجھے اپنا ایسا بندہ بنا کہ تیرا ہی شکر ادا کرتا رہوں، تیرا ہی ذکر کروں، تجھ ہی سے ڈروں، تیری ہی اطاعت کروں، تیرے ہی سامنے آہ وزاری کروں اور تیری ہی طرف رجوع کروں۔ اے رب! میری توبہ قبول فرما۔ میرے گناہ دھودے۔ میری دعا قبول فرما، میری حجت کو ثابت کر میری زبان کو (برائیوں سے) روک دے، میرے دل کو ہدایت دے اور میرے سینے سے حسد کو نکال دے۔''

استخراج

امام جعفر صادق اور ابن مندہ نے تخریج کیا ہے۔ دیگر آئمہ صاحبان نے نہیں کیا۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمُعِیْنُ لَا مُعِیْنَ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

---

[1] ابوداؤد، الصلاة، باب ما یقول اذا سلمه، ۱۵۱۰۔ ترمذی، الدعوات، باب دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث ۳۵۵۱۔ حاکم۔ ۱، ۲۷۷۔ ابن ماجہ، الدعاء، باب فضل الدعاء، حدیث ۳۸۳۰۔

Marfat.com

۱۷۲ اَلْمُفْرِجُ عزوجل

﴿ کشادگی کرنے والا۔آسانی/ سہولت پیدا کرنے والا ﴾

یہ اسم احادیث شریفہ سے ثابت ہے:

احادیث مبارکہ

① عن عبداللّٰه بن عمر رضی اللّٰه عنهما أخبره : أن رسول ا للّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال : "ألمسلم أخو المسلم ، لا یظلمه ولا یسلمه ومن کان فی حاجة أخیه، کان اللّٰه فی حاجته ، ومن فرج عن مسلم کربة فرج اللّٰه عنه کربة من کربات یوم القیامة ، ومن ستر مسلما ستره اللّٰه یوم القیامة." [1]

ترجمہ: "عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ خود اس پر ظلم کرے نہ ظالم کے ہاتھ میں اس کو چھوڑ کر بیٹھ جائے اور جو مسلمان اپنے بھائی کا کام نکالے تو اللہ اس کا کام نکال دے گا اور جو شخص مسلمان پر سے کوئی مصیبت ٹالے تو اللہ قیامت کی ایک مصیبت اس پر سے ٹال دے گا اور جو شخص مسلمان کا عیب چھپالے اللہ قیامت کے دن اس کے عیب چھپائے گا۔"

② عن جابر بن عبداللّٰه أن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال اِتقوا الظلم فاِن الظلم ظلمات یوم القیامة واتقوا الشح فان الشح أهلک من کان قبلکم حملهم علیٰ أن سفکوا دمآء هم واستحلوا محارمهم. [2]

ترجمہ: "حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بچو تم ظلم سے کیونکہ ظلم تاریکیاں ہیں قیامت کے دن (ظالم کو راہ نہ ملے گی قیامت کے دن بوجہ تاریکی اور اندھیرے کے) اور بچو تم بخیلی سے

---

[1] بخاری، کتاب المظالم، باب لا یظلم المسلم المسلم ولا یسلمه ،حدیث۲۴۴۲۔

[2] مسلم،البر و الصلة ، باب تحریم الظلم ،نمبر۶۵۷۶

Marfat.com

کیونکہ بخیلی نے تم سے پہلے لوگوں کو تباہ کیا بخیلی کی وجہ سے (مال کی طمع ہوئی) انہوں نے خون کئے اور حرام کو حلال کیا۔

استخراج

اس اسم عزوجل کو ابن مندہ نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُفْرِجُ لَا مُفْرِجَ اِلَّا اَنْتَ

۲۷۲ اَلْمُقَدِّرُ عزوجل

﴿ تنگدستی کرنے والا۔ اچھا اندازہ کرنے والا۔ اندازہ ٹھہرانے والا ﴾

﴿ اندازہ مقرر کرنے والا ﴾

قرآن کریم

① ﴿ فَقَدَرْنَا ۟ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ۝ ﴾

ترجمہ: ''ہم نے ایک اندازہ ٹھہرایا، سو ہم کیسے اچھے اندازے ٹھہرانے والے ہیں۔''
(المرسلٰت ۷۷ : ۲۳)

② ﴿ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً وَّ الْقَمَرَ نُوْرًا وَّ قَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَالْحِسَابَ ﴾

ترجمہ: ''وہی ذات ہے جس نے سورج کو روشن اور چاند کو نور بنایا ہے اور اس کی منزلیں مقرر کردی ہیں تاکہ تم برسوں کا شمار اور حساب معلوم کرو۔'' (یونس ۱۰ : ۵)

قرآن کریم میں یہ اسم فاعل ۱۱ مرتبہ آیا ہے۔

استخراج

اس اسم اَلْمُقَدِّرُ عزوجل کو صرف ابن مندہ اور ابن العربی نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُقَدِّرُ لَا مُقَدِّرَ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

Marfat.com

۲۷۳ اَلْمُقَدِّمُ عزوجل

﴿ سب سے آگے۔آگے کرنے والا ﴾

۲۷۴ اَلْمُؤَخِّرُ عزوجل

﴿ سب سے پیچھے ۔ پیچھے کرنے والا ﴾

اَلْمُقَدِّمُ عزوجل وہ ذات جو اپنی بعض مخلوق کو بعض مخلوق پر مقدم فرماتی ہے مثلاً عزت میں ایک دوسرے کو فضیلت عطا فرماتی، پہلے کرتی ہے، پہلے بنا دیتی ہے، انتہا کرتی ہے۔

اَلْمُؤَخِّرُ عزوجل وہ ذات جو اپنے دشمنوں کو اپنے قرب سے دور فرماتی ہے اور نافرمانوں کی سزا میں تاخیر کرتی ہے۔اس کو مؤخر کرتی ہے، ان کو مہلت دیتی ہے۔

قرآن کریم

① ﴿ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَیَّ وَ قَدْ قَدَّمْتُ اِلَیْکُمْ بِالْوَعِیْدِ ○ ﴾

ترجمہ: ''(اللہ تعالیٰ نے) فرمایا میرے پاس جھگڑا نہ کرو اور میں پہلے ہی تمہارے پاس وعید بھیج چکا ہوں۔'' (سورۃ قٓ ۵۰ : ۲۸)

② ﴿ وَلَنْ یُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ؕ وَاللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ ﴾

ترجمہ: ہرگز نہیں، جب کسی شخص کی مدت (پوری ہونے کا وقت) آجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ہرگز مہلت نہیں دیتا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہے۔ (المنافقون ۶۳:۱۱)

③ ﴿ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ؕ اِنَّمَا یُؤَخِّرُهُمْ لِیَوْمٍ تَشْخَصُ فِیْهِ الْاَبْصَارُ ○ ﴾

ترجمہ: ''اب یہ ظالم جو کچھ کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کو تم غافل نہ سمجھو۔ اللہ تعالیٰ تو ان کو مہلت دے رہا ہے (ٹال رہا ہے) اس دن کے لئے جب نگاہیں پھٹی رہ جائیں گی۔''
(ابراہیم ۱۴:۴۲)

یہ اسم قرآن کریم میں بطور اسم فاعل تین مرتبہ آئے ہیں۔

احادیث مبارکہ

① عن علی رضی اللّٰہ عنہ عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول بین

Marfat.com

التشهد والتسليم : اللّٰهم اغفرلی ماقدمت وما أخرت ومآ أسررت وما أعلنت ومآ أسرفت ومآ أنت أعلم به منیّ أنت المقدم وأنت المؤخر لا اِلٰه اِلا أنت. [1]

ترجمہ: ''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشہد اور سلام کے درمیان میں کہتے: یا اللہ تعالیٰ! میرے گناہ بخش دیجئے جو میں نے پہلے کئے اور جو میں نے پیچھے کئے اور جو چھپا کر کئے، ظاہر کئے اور جو حد سے زیادہ کیا اور آپ ان گناہوں کو مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ہی مقدم ہیں اور آپ ہی مؤخر ہیں۔ اور آپ کے علاوہ کوئی بھی معبود نہیں۔''

(۲) عن علی بن ابی طالب قال : کان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا سلم من الصلاۃ قال : اللّٰھم ! اغفرلی ما قدمت وما أخرت، وما أسررت وما أعلنت وما أسرفت وما انت اعلم به منی أنت المقدم والمؤخر لا اِلٰه اِلَّا اَنْتَ. [2]

ترجمہ: ''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ کر سلام پھیرتے تو فرماتے اَللّٰھم ! اغفرلی ما قدمت وما أخرت، وما أسررت وما أعلنت وما أسرفت وما أنت أعلم به منی أنت المقدم والمؤخر لا اِلٰه اِلَّا اَنْتَ.''

استخراج

المقدم عزوجل اور المؤخر عزوجل کو ترمذی، ابن خزیمہ، ابن حبان، طبرانی، خطابی، حلیمی، حاکم (حدیث نمبر ۴۱)، ابن حزم، بیہقی، ابن العربی، قرطبی اور ابن قیم نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ لَا مُقَدِّمَ اِلَّا اَنْتَ

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا مُؤَخِّرَ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

---

[1] مسلم، صلاۃ المسافرین، باب صلاۃ اللیل و قیامہ، ۷۷۱ (یہ ایک طویل حدیث کا حصہ ہے) بخاری، کتاب التہجد، باب التہجد باللیل، حدیث ۱۱۲۰۔ یہ الفاظ چونکہ مسلم سے لئے گئے ہیں اس لئے مسلم کا حوالہ پہلے دیا گیا۔

[2] ابوداؤد، الوتر، باب ما یقول الرجل اذا سلم، حدیث ۱۵۰۹۔

Marfat.com

۲۷۵ اَلْمُقْسِطُ عزوجل

﴿ انصاف کرنے والا۔ عادل ومنصف ﴾

اَلْمُقْسِطُ عزوجل وہ ذات اقدس جو عادل اور منصف ہو اور جو مظلوم کو ظالم سے داد دلائے اور اس کا کمال یہ ہو کہ مظلوم کی خوشنودی کے ساتھ ظالم کی خوشنودی بھی شامل کردے۔

قرآن کریم

① ﴿ وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ط وَ اِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ط ﴾

ترجمہ: ''اور قیامت کے روز ہم میزان عدل قائم کریں گے پس کسی نفس پر قطعاً ظلم نہیں کیا جائے گا اور اگر اس کا عمل رائی کے دانے کے برابر ہوگا تو ہم اس کو بھی میزان میں لے آئیں گے۔'' (الانبیاء ۲۱ : ۴۷)

یہ اسم قرآن کریم میں صرف ۲ بار آیا ہے۔

حدیث

① عن أبی موسٰی قال قام فینا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بأربع أن اللّٰہ عزوجل لا ینام ولا ینبغی له أن ینام و یرفع القسط و یخفضه و یرفع اِلیه عمل النهار باللیل وعمل الیل بالنهار۔[1]

ترجمہ: ''ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم میں کھڑے ہو کر ۴ باتیں بیان کیں، یہ کہ اللہ تعالیٰ نہیں سوتا، اور نہ اس کے لائق ہے سونا۔ اٹھاتا ہے اور جھکاتا ہے میزان (ترازو) کو (انصاف کرنے کے لئے) اس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے دن کا عمل رات کو اور رات کا عمل دن کو۔''

---

[1] مسلم، الایمان، باب قوله علیه السلام، ۱۷۹۔

Marfat.com

استخراج

اس اسم اَلْمُقْسِطُ عزوجل کو امام جعفر صادق، سفیان بن عیینہ، ابوزید بغوی، حاکم (حدیث نمبر ۴۲)، ابونعیم، ابن حزم، ابن وزیر اور ابن حجر نے تخریج نہیں کیا۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمُقْسِطُ لَا مُقْسِطَ اِلَّا اَنْتَ

(۲۷۶) مُقَلِّبُ الْقُلُوْبِ عزوجل

﴿ دلوں کو پلٹنے والا ﴾

(۲۷۷) مُثَبِّتُ الْقُلُوْبِ عزوجل

﴿ دلوں کو ثابت قدم رکھنے والا ﴾

(۲۷۸) مُصَرِّفُ الْقُلُوْبِ عزوجل

﴿ دلوں کو پھرانے والا ﴾

قرآن کریم

(۱) ﴿ وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَ اَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ نَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ ﴾

ترجمہ: ''اور ہم بھی ان کے دلوں کو (حق کے سمجھنے سے) اور ان کی آنکھوں کو پھیر دیں گے جس طرح پہلی دفعہ (کھلے ہوئے محسوس) معجزات پر ایمان نہیں لائے اور ہم ان کو سرکشی میں حیران پڑا رہنے دیں گے۔ راہ حق پر نہیں چلائیں گے۔''

(الانعام ۶ : ۱۱۰)

قرآن کریم میں یہ اسم فاعل ۳ مرتبہ آیا ہے۔

Marfat.com

احادیث مبارکہ

⑪ عن ابن عمر قال : كانت يمين النبى صلى الله عليه وسلم لا و مقلب القلوب.[1]

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یوں قسم کھایا کرتے تھے۔ مقلب القلوب (دلوں کو پلٹنے والے) کی قسم۔''

⑫ عن ابى موسىٰ الاشعرى قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل القلوب مثل الريشة تقلبها الرياح بفلاة.[2]

ترجمہ: ''حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دل کی مثال اس پر کی مثل ہے جسے جنگلوں میں ہوائیں اِدھر اُدھر اڑاتی پھرتی ہیں۔

⑬ عن عبدالله بن عمرو ابن العاص يقول اِنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اِن قلوب بنى آدم كلها بين اِصبعين من أصابع الرحمن كقلب واحد يصرفه كيف يشاء ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللّٰهم! مصرف القلوب صرف قلوبنا علىٰ طاعتك.[3]

ترجمہ: ''عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے آدمیوں کے دل رب کی دو انگلیوں کے بیچ میں ہیں جیسے ایک دل ہوتا ہے رب ان کو پھراتا ہے جس طرح چاہتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ! دلوں کے پھرانے والے ہمارے دلوں کو پھیر دے اپنی اطاعت پر۔''

⑭ حدثنى النواس ابن سمعان الكلابى قال سمعت رسول الله صلى الله

---

[1] بخاری، الایمان، حدیث ۶۶۲۸۔ ابوداؤد، الایمان باب حدیث ۳۲۶۳۔ ترمذی، السیر حدیث ۱۵۴۰۔ نسائی کتاب الایمان، حدیث ۳۷۰۱۔ ابن ماجہ، الکفارات، حدیث ۲۰۹۲۔

[2] ابن ماجہ، السنۃ، حدیث ۸۸۔ احمد ۴/۴۱۹۔۴۰۸۔

[3] مسلم، القدر، حدیث ۲۶۵۴۔

Marfat.com

علیہ وسلم یقول ما من قلب اِلا بین اِصبعین من أصابع الرحمٰن اِن شآء أقامہ و اِن شآء أزاغہ و کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول یا مثبت القلوب ثبت قلوبنا علیٰ دینک قال والمیزان بید الرحمن یرفع أقواما و یخفض اٰخرین اِلی یوم القیٰمۃ.[1]

ترجمہ: ''نواس بن سمعان الکلابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر قلب اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے بیچ میں ہے۔ خواہ وہ اسے سیدھا رکھے، خواہ وہ اسے خراب کردے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے۔ یا مثبت القلوب ثبت قلوبنا علیٰ دینک اور فرمایا میزان اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ وہ کچھ قوموں کو بلند فرماتا ہے اور کچھ کو قیامت تک پست فرماتا رہے گا۔

استخراج

اسم مُقَلِّبُ الْقُلُوْبِ عزوجل کو ابن مندہ، ابن النبری، قرطبی نے تخریج کیا ہے۔

اسم مُثَبِّتُ الْقُلُوْبِ عزوجل کو صرف قرطبی نے تخریج کیا ہے۔

اسم مُصَرِّفُ الْقُلُوْبِ عزوجل صرف قرطبی نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ مُقَلِّبُ الْقُلُوْبِ لَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ اِلَّا اَنْتَ

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ مُثَبِّتُ الْقُلُوْبِ لَا مُثَبِّتَ الْقُلُوْبِ اِلَّا اَنْتَ

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ مُصَرِّفُ الْقُلُوْبِ لَا مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ اِلَّا اَنْتَ

۲۷۹ اَلْمُقِیْتُ عزوجل

روزی دینے والا

اَلْمُقِیْتُ عزوجل، وہ ذات اقدس جو اپنی تمام جاندار مخلوق کے لئے غذا پیدا کرے اور ان کو مہیا کرے خواہ وہ جسم کے لئے ہو جیسا کہ تمام رزق اور خواہ روح کے لئے ہو مثلاً

---

[1] ابن ماجہ، السنۃ، حدیث ۱۹۹۔ احمد ۴/۴۱۹، ۴۰۸۔ ابن ابی عاصم فی السنۃ ۲۲۷۔ بغوی فی السنہ ۴/۴۱۹۔

Marfat.com

تقویٰ، علم، اخلاق وغیرہ۔ بعض نے اس کا مطلب قدرت وقابو والا لیا ہے اور بعض نے نگہبان لیا ہے۔

قرآن کریم

① ﴿ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ مُّقِیْتًا ۝ ﴾

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قابو رکھتا ہے۔ (النساء ۴ : ۸۵)

یہ اسم فاعل قرآن کریم میں صرف ایک بار آیا ہے۔

حدیث

① عن أبی هريرة رضی اللّٰه عنه ان النبی صلی اللّٰه عليه وآله وسلم نهٰى عن الوصال قالوا اِنک تواصل قال اِنی لست كهيئتكم اِنی أطعم و أسقى. [1]

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا صوم وصال سے (یعنی روزہ پر روزہ رکھنے سے جس کے بیچ میں افطار نہ ہو) تو لوگوں نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصال فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں مجھے تو کھلایا جاتا ہے اور پلایا جاتا ہے (یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے)۔''

استخراج

اس اسم اَلْمُقِیْتُ عزوجل کو امام جعفر صادق، سفیان بن عیینہ، ابوزید بغوی، ترمذی، ابن حزم، ابن حبان، محمد خطابی، حلیمی، حاکم (حدیث نمبر ۱۴) بیہقی، فضل، ابن العربی، قرطبی، ابن وزیر اور ابن حجر نے تخریج کیا ہے دیگر ۶ آئمہ صاحبان نے تخریج نہیں کیا۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمُقِیْتُ لَا مُقِیْتَ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

---

[1] مسلم، الصیام، ۱۱۰۲۶۔ ابوداؤد، الصیام، فی الوصال، ۲۳۶۰۔ احمد ۲/۱۲۷۔ بیہقی ۴/۲۸۲۔

Marfat.com

۲۸۰ اَلْمُنْذِرُ عزّ وجلّ

﴿ ڈرانے والا ﴾

قرآن کریم

① ﴿ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِیْنَ ۝ ﴾

ترجمہ: ''بے شک ہم نے ہی برکت والی رات میں اس (قرآن) کو نازل کیا، بے شک (قرآن میں) ہم (عذاب) سے ڈرانے والے ہیں۔'' (الدخان۴۴: ۳)

② ﴿ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِیْبًا ۚ یَّوْمَ یَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ یَدٰهُ ﴾

ترجمہ: ''ہم نے تم لوگوں کو اس عذاب سے خبردار کر دیا (ڈرا دیا) جو قریب ہی ہے جس دن آدمی سب کچھ دیکھ لے گا جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہو۔'' (النباء۷۸: ۴۰)

قرآن کریم میں یہ اسم بطور اسم ایک بار اور بطور فعل ۲ بار آیا ہے۔

حدیث

① عن أبی موسیٰ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال : وإن مثلی ومثل ما بعثنی اللّٰہ عزوجل به كمثل رجل أتیٰ قومه، فقال : یا قوم! إنی رأیت الجیش بعینی ، وإنی أنا النذیر العریان، فالنجاء، فأطاعه طائفة من قومه فأدلجوا فانطلقوا علیٰ مهلتهم، وكذبت طائفة منهم فأصبحوا مكانهم فصبحهم الجیش فأهلكهم واجتاحهم، فذٰلك مثل من أطاعنی واتبع ما جئت به، ومثل من عصانی وكذب ما جئت به من الحق.[1]

ترجمہ: ''ابوموسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری مثال اور میرے دین کی مثال جو اللہ نے مجھے دے کر بھیجا ایسی ہے جیسی مثال اس شخص کی جو

---

[1] بخاری ۳۱۶/۱۱۔ مسلم، الفضائل باب شفقة صلی اللّٰہ علیه وسلم علی أمته، و مبالغته فی تحذیرهم مما یضرهم، حدیث ۲۲۸۳۔

Marfat.com

اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا ''اے میری قوم میں نے لشکر کو اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا (یعنی دشمن کی فوج کو) اور میں واضح ڈرانے والا ہوں، سو جلدی بھاگو'' اب اس کی قوم میں سے بعض نے اس کا کہنا مانا، وہ شام ہوتے ہی بھاگ گئے اور آرام سے چلے گئے، اور بعض نے جھٹلایا، وہ صبح تک اسی جگہ رہے اور صبح ہوتے ہی لشکر ان پر ٹوٹ پڑا، ان کو تباہ کیا اور جڑ سے اکھیڑ دیا سو یہی مثال ہے اس کی جس نے میرا کہنا نہ مانا اور جھٹلایا میرے لائے ہوئے سچے دین کو۔''

استخراج

اسم اَلْمُنْذِرُ عزوجل کو ابن العربی، قرطبی اور ابن وزیر رحمتہ اللہ علیہم نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُنْذِرُ　　لَا مُنْذِرَ اِلَّا اَنْتَ

(۲۸۱) اَلْمُنَزِّلُ عزوجل ﴿اتارنے والا﴾

(۲۸۲) مُنَزِّلُ الْکِتَابِ عزوجل ﴿کتاب (قرآن) کو اتارنے والا﴾

قرآن کریم

① ﴿اَفَرَءَیْتُمُ الْمَآءَ الَّذِیْ تَشْرَبُوْنَ ○ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ○﴾

ترجمہ: ''کیا تم نے غور کیا کہ یہ پانی جو تم پیتے ہو اسے تم نے بادل سے نازل کیا ہے یا اس کے نازل کرنے والے ہم ہیں۔'' (الواقعة ۵۶ : ۶۹)

② ﴿وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَکًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ○﴾

ترجمہ: ''اور (یہ بھی) کہا کیجیے کہ اے میرے رب مجھے (زمین پر) برکت کے ساتھ

Marfat.com

اتاریئے۔آپ سب اتارنے والوں سے اچھے ہیں۔'' (المؤمنون۲۳:۲۹)

③ ﴿ قَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مُنَزِّلُهَا عَلَیْكُمْ ﴾

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اسے تم پر نازل کرنے والا ہوں۔'' (المائدۃ ۵ : ۱۱۵)

ان آیات اور دیگر آیات سے امام قرطبی اور ابن وزیرؒ نے اَلْمُنزِل عزوجل تخریج کیا ہے۔

④ ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ ﴾

ترجمہ: ''تمام تعریف ہے اللہ تعالیٰ کی جس نے اپنے (خاص) بندے (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر قرآن مجید اتارا۔'' (الکھف ۱۸ : ۱)

اس آیت سے اسم **مُنزل الکتاب** تخریج کیا گیا ہے۔

یہ قرآن کریم میں بطور اسم ۲ بار اور بطور فعل ۱۱۲ بار آئے ہیں۔

حدیث

① عن عبداللّٰه بن اوفی ..... ثم قال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال : اللّٰهم منزل الکتاب ومجری السحاب وهازم الاحزاب اهزمهم وانصرنا علیهم.[1]

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن اوفی سے روایت ہے کہ (ایک غزوہ کا ذکر کر کے) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا **اللّٰهم منزل الکتاب ومجری السحاب وهازم الاحزاب اهزمهم وانصرنا علیهم.** ''یا اللہ کتاب کے اتارنے والے، اور بادل کے چلانے والے اور (دشمنوں) کے جتھوں کو بھگا دینے والے، ان جتھوں کو یا اللہ تعالیٰ بھگا دے اور ان کے خلاف ہماری مدد فرما۔''

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمُنَزِّلُ لَا مُنَزِّلَ اِلَّا اَنْتَ

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ مُنَزِّلُ الْكِتَابِ لَا مُنَزِّلَ الْكِتَابِ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

---

[1] مسلم، الجهاد، باب استجاب الدعا بالنصر، حدیث ۱۷۴۲۔

Marfat.com

۲۸۳ اَلْمُنْشِئُ عزوجل

﴿ پیدا کرنے والا ﴾

قرآن کریم

① ﴿ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ ۝ ﴾

ترجمہ: ''کیا تم نے اس کے درختوں کو پیدا کیا یا ہم اس کے پیدا کرنے والے ہیں۔''
(الواقعة ۵۶ : ۷۲)

② ﴿ قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ط ﴾

ترجمہ: ''آپ (ان لوگوں سے) کہئے کہ تم لوگ ملک میں چلو پھرو اور دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو کس طور پر اول بار پیدا کیا اور پھر اللہ تعالیٰ دوبارہ پیدا کریگا۔'' (العنکبوت ۲۹:۲۰)

یہ بطور اسم ایک مرتبہ اور بطور فعل اسم فاعل ۱۹ بار آیا ہے۔

استخراج

اسم اَلْمُنْشِئُ عزوجل کو صرف ابن وزیر نے تخریج کیا ہے دیگر ۲۰ آئمہ صاحبان نے تخریج نہیں کیا۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمُنْشِئُ لَا مُنْشِئَ اِلَّا اَنْتَ

۲۸۴ اَلْمُنْعِمُ عزوجل

﴿ انعام دینے والا۔ نعمتیں عطا کرنے والا ﴾

قرآن کریم

① ﴿ وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِىٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِىٓ اَنْعَمْتَ عَلَىَّ وَ عَلٰى

Marfat.com

وَالِدَیَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَ اَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ ﴾

ترجمہ: ''اور کہنے لگے کہ اے میرے رب مجھ کو اس پر ہمیشگی دیجئے کہ آپ کی ان نعمتوں کا شکر ادا کیا کروں جو آپ نے مجھے اور میرے والدین کو عطا کی ہیں اور میں ایسے نیک اعمال کرتا رہوں جن سے آپ خوش ہوں اور مجھے اپنی رحمت سے نیک بندوں میں شامل کر لیجئے۔'' (النمل ۲۷: ۱۹)

یہ اسم فاعل قرآن کریم میں کل ۱۶ بار آیا ہے۔

حدیث

① عن أبی هریره قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال اللّٰه عزوجل ما أنعمت علٰی عبادی من نعمة اِلا أصبح فریق منهم بها کافرین یقولون الکوکب و بالکوکب. [1]

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب میں اپنے بندوں پر کوئی نعمت نازل کرتا ہوں تو ان میں سے ایک فریق اس کا انکار کرتا ہے اور کہتا ہے فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے ایسا ہوا۔''

استخراج

اسم اَلْمُنْعِمُ عزوجل کو امام جعفر صادق اور ابن مندہ نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمُنْعِمُ لَا مُنْعِمَ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

---

[1] مسلم، الایمان باب کفر من قال مطرنا بالنوء، حدیث ۱۲۶۔ نسائی، الاستسقاء، باب کراهیة الاستمطار بالکوکب، حدیث ۱۵۲۵۔ حاکم ۲/ ۳۶۲ اور ۳۶۸، کتاب التوحید، ابن مندہ، جلد ۲ حدیث ۳۳۸۔

Marfat.com

۲۸۵ اَلْمُنِیْرُ عزوجل

﴿ روشن کرنے والا ﴾

قرآن کریم

① ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ط ﴾

ترجمہ: ''ہر طرح کی ستائش اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو (اندازے کے مطابق) بنایا اور پیدا کیا تاریکیوں اور نور کو۔'' (الانعام ۶ : ۱)

یہ اسم فاعل قرآن میں ایک بار آیا ہے۔

استخراج

اس اسم اَلْمُنِیْر عزوجل کو ابن ماجہ، ابونعیم اور فضل نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَلْمُنِیْرُ لَا مُنِیْرَ اِلَّا اَنْتَ

۲۸۶ اَلْمُوْسِعُ عزوجل

﴿ کشادگی کرنے والا، وسیع القدرت ﴾

قرآن کریم

① ﴿ وَالسَّمَآءَ بَنَیْنٰهَا بِاَیْدٍ وَّ اِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ۝ ﴾

ترجمہ: ''اور ہم نے آسمانوں کو اپنے ہاتھوں سے بنایا اور ہم وسیع القدرت ہیں۔

(الذّاریات ۵۱ : ۴۷)

اس آیت اور ذیل کی حدیث سے اَلْمُوْسِعُ عزوجل وسیع قدرت، کشادگی پیدا کرنے والا تخریج کیا گیا ہے اور یہ اسم فاعل قرآن کریم میں ایک بار آیا ہے۔

Marfat.com

حدیث

① عن أنس بن مالک قال قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم من سرہ أن یبسط أو یوسع لہ فی رزقہ و ینسأ فی أجلہ فلیصل رحمہ.[1]

ترجمہ: ''حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص یہ چاہے کہ اس کی روزی کشادہ اور وسیع ہو اور اس کی عمر دراز ہو وہ اپنے ناطہ والوں (رشتہ داروں) سے (بہتر) سلوک کرے۔''

استخراج

اسم کو ابن مندہ، ابن العربی اور ابن وزیر نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُوْسِعُ لَا مُوْسِعَ اِلَّا اَنْتَ

۲۸۷ اَلْمُوْئِلُ عزوجل

﴿ ٹھکانا دینے والا۔ پناہ دینے والا ﴾

قرآن کریم

① ﴿ بَل لَّھُم مَّوْعِدٌ لَّن یَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِہٖ مَوْئِلاً ۝ ﴾

ترجمہ: ''بلکہ ان کے واسطے ایک معین وقت ہے کہ اس سے ورے کوئی پناہ کی جگہ نہیں پاسکتے۔'' (الکھف ۱۸ : ۵۸)

اس آیت سے صرف امام قرطبی نے یہ اسم تخریج کیا ہے اور یہ صرف ایک مرتبہ آیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُوئِلُ لَا مُوئِلَ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

---

[1] کتاب التوحید، ابن مندہ حدیث ۳۳۹ جلد ۲ صفحہ ۱۸۸۔ اسی مضمون کی احادیث بخاری، الادب حدیث ۵۷۸۶۔ مسلم، البر والصلۃ، حدیث ۲۵۵۷۔ اور ابوداؤد، الزکاۃ حدیث ۱۶۹۳ پر ہیں مگر ان احادیث میں ''اَوْ یُوسَعَ'' کے الفاظ نہیں ہیں۔

Marfat.com

(۲۸۸) اَلْمَوْلٰی عزوجل

﴿ رفیق ﴾

(۲۸۹) نِعْمَ الْمَوْلٰی عزوجل

﴿ بہترین رفیق ﴾

اَلْمَوْلٰی عزوجل، دوست، رفیق، محافظ، کاموں کا کارساز اور ذمہ دار، نِعْمَ الْمَوْلٰی عزوجل بہترین واعلیٰ مددگار، محافظ جس کا مثل کوئی نہ ہو۔

قرآن کریم

① ﴿ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝ ﴾

ترجمہ: ''پس نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور اللہ تعالیٰ ہی کو مضبوط پکڑے رہو، وہ تمہارا دوست / کارساز ہے سو کیسا اچھا رفیق کارساز ہے اور کیسا اچھا مددگار ہے۔'' (الحج ۲۲:۷۸)

قرآن کریم میں اسم اَلْمَوْلٰی عزوجل ۱۰ مرتبہ آیا ہے۔

خَيْرُ النَّاصِرِيْنَ عزوجل کے ساتھ	۱ مرتبہ
اَلْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ عزوجل کے ساتھ	۱ مرتبہ
نِعْمَ النَّصِيْرُ عزوجل کے ساتھ	۲ مرتبہ
اَلْحَقُّ عزوجل کے ساتھ	۲ مرتبہ

انہی آیات سے بعض علماء نے نِعْمَ الْمَوْلٰی عزوجل تخریج کیا ہے اور یہ اسم دو مرتبہ آیا ہے۔

حدیث

① عن الأعمش قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "لا يقل العبد لسيده مولاى " فإن مولاكم الله (عزوجل).[1]

ترجمہ: حضرت اعمش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] مسلم، كتاب الالفاظ باب حكم إطلاق لفظة العبد الأمة والمولىٰ والسيد، حديث ۲۲۴۹۔

Marfat.com

"کوئی غلام اپنے مالک کو اپنا مولا نہ کہے کیونکہ تمہارا مولیٰ اللہ تعالیٰ ہے۔

استخراج

اسم اَلْمَوْلٰی عزوجل کو ابن خزیمہ، محمد خطابی، حاکم (حدیث نمبر ۴۲)، بیہقی، ابن العربی، قرطبی، ابن قیم اور ابن حجر نے تخریج کیا ہے۔ دیگر ۱۳ آئمہ صاحبان نے تخریج نہیں کیا۔

اسم نِعْمَ الْمَوْلٰی عزوجل امام جعفر صادق، سفیان بن عیینہ، ابوزید بغوی اور ابن وزیر رحمۃ اللہ علیہم نے تخریج کیا ہے دیگر نے نہیں کیا۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَوْلٰی　　لَا مَوْلٰی اِلَّا اَنْتَ

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ نِعْمَ الْمَوْلٰی　　لَا نِعْمَ الْمَوْلٰی اِلَّا اَنْتَ

۲۹۰ اَلْمُؤْمِنُ عزوجل

﴿ امن دینے والا ﴾

اَلْمُؤْمِنُ عزوجل، امن دینے والا، اسباب امن مہیا کرنے والا۔ بعض علماء نے اس کی یہ تشریح کی ہے وہ ذات جو ہر قسم کے خوف سے امن میں ہو۔

قرآن کریم

(۱) ﴿ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ ..... الخ ﴾

ترجمہ: "وہی اللہ تعالیٰ ہے، اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں، وہ بادشاہ ہے سب عیبوں سے پاک ہے۔ سلامت رہنے والا ہے، امن دینے والا ہے، نگہبانی کرنے والا ہے۔"
(الحشر ۵۹: ۲۳)

قرآن کریم میں یہ اسم ایک مرتبہ آیا ہے۔

Marfat.com

احادیث مبارکہ

① عن أبی هریره رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لا یقولن أحدکم الکرم فإنما الکرم قلب المؤمن. [1]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی تم میں سے کرم انگور کو نہ کہے کیونکہ کرم مومن کا دل ہے۔"

② عن عمر بن نافع عن أبیه قال قال عبداللّٰه بن عمر رضی اللّٰه عنهما : رأیت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قام علیٰ هذا المنبر. یعنی منبر رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم . وهو یحکی عن ربه عزوجل فقال: ان اللّٰه تبارک و تعالیٰ إذا کان یوم القیامة جمع السموات السبع والأرضین السبع فی قبضة، ثم یقول عزوجل : أنا اللّٰه ، أنا الرحمن، أنا الملک ، أنا القدوس ، أنا السلام ، أنا المؤمن ، أنا المهیمن ، أنا العزیز ، أنا الجبار ، أنا المتکبر ، أنا الذی بدأت الدنیا ولم تک شیئاً أنا الذی أعدتها ، أین الملوک ، أین الجبابرة. [2]

ترجمہ: "حضرت عمر بن نافع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ اس منبر یعنی منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اٹھے اور وہ اللہ رب العزت کے بارے میں بیان فرما رہے تھے چنانچہ انہوں نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کو اپنے قبضے میں لے لیں گے پھر فرمائیں گے میں اللہ ہوں، میں رحمٰن ہوں، میں بادشاہ ہوں، میں قدوس ہوں، میں سلامتی دینے والا ہوں، میں امن دینے والا ہوں، میں پناہ دینے والا ہوں، میں عزت دینے والا ہوں، میں قوت والا ہوں، میں بڑائی والا ہوں، میں ہی وہ ذات ہوں جس نے دنیا بنائی جب کچھ نہیں تھا، میں ہی ہوں جو اس کو دوبارہ

---

[1] مسلم، کتاب الالفاظ، ۲۲۴۷۔

[2] بیہقی، کتاب الاسماء و الصفات، جلد اول، حدیث ۴۴۔

Marfat.com

بناؤں گا، کہاں ہیں بادشاہ؟ کہاں ہیں تکبر کرنے والے؟''

استخراج

سوائے فضل اصبہانی کے دیگر تمام ائمہ صاحبان نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُؤْمِنُ لَا مُؤْمِنَ اِلَّا اَنْتَ

۲۹۱ اَلْمُهَيْمِنُ عزوجل

﴿ نگہبان۔محافظ۔ پناہ میں لینے والا ﴾

اَلْمُهَيْمِنُ عزوجل وہ ذات جس سے سب حفاظت کے طلبگار رہیں اور جو اپنی مخلوق کے عمل، رزق اور عمر کا انصرام کرے اور اس پر اس کو مکمل غلبہ ہو۔ اور اپنے بندوں کی نگہبانی کرے۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ یہ قدیم کتب میں اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے۔

قرآن کریم

① ﴿ هُوَ اللّٰهُ الَّذِی لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ ﴾

ترجمہ: ''وہی اللہ تعالیٰ ہے کہ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں، وہ بادشاہ ہے، سب عیبوں سے پاک ہے، سلامت رہنے والا ہے، امن دینے والا ہے، نگہبانی کرنے والا ہے۔''
(الحشر ۵۹ : ۲۳)

یہ اسم قرآن کریم میں صرف ایک بار آیا ہے۔

حدیث

① عن عمر بن نافع عن أبيه قال قال عبدالله بن عمر رضی الله عنهما : رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم قام علىٰ هذا المنبر. يعني منبر

Marfat.com

رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم . وھو یحکی عن ربہ عزوجل فقال: اِن اللّٰہ تبارک و تعالیٰ اِذا کان یوم القیامۃ جمع السموات السبع والأرضین السبع فی قبضۃ، ثم یقول عزوجل : أنا اللّٰہ ، أنا الرحمن، أنا الملک ، أنا القدوس ، أنا السلام ، أنا المؤمن ، أنا المھیمن ، أنا العزیز ، أنا الجبار ، أنا المتکبر ، أنا الذی بدات الدنیا ولم تک شیئاً أنا الذی أعدتھا ، أین الملوک ، أین الجبابرۃ. [1]

ترجمہ: ''حضرت عمر بن نافع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ اس منبر یعنی منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اٹھے اور وہ اللہ رب العزت کے بارے میں بیان فرمارہے تھے چنانچہ انہوں نے کہا۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کو اپنے قبضے میں لے لیں گے پھر فرمائیں گے میں اللہ ہوں، میں رحمٰن ہوں، میں بادشاہ ہوں، میں قدوس ہوں، میں سلامتی دینے والا ہوں، میں امن دینے والا ہوں، میں پناہ دینے والا ہوں، میں عزت دینے والا ہوں، میں قوت والا ہوں، میں بڑائی والا ہوں، میں ہی وہ ذات ہوں جس نے دنیا بنائی جب کچھ نہیں تھا، میں ہی ہوں جو اس کو دوبارہ بناؤں گا، کہاں ہیں بادشاہ؟ کہاں ہیں تکبر کرنے والے؟''

استخراج

تمام آئمہ صاحبان نے اس کو تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُھَیْمِنُ لَا مُھَیْمِنَ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

---

[1] کتاب الاسماء و الصفات ،جلداول، حدیث ۴۴۔ یہ حدیث المومن عزوجل کے تحت بھی آچکی ہے۔

Marfat.com

(۲۹۲) اَلنَّاصِرُ عزوجل

﴿ مدد کرنے والا ﴾

(۲۹۳) اَلنَّصِیْرُ عزوجل

﴿ مدد کرنے والا ﴾

(۲۹۴) نِعْمَ النَّصِیْرُ عزوجل

﴿ اچھا مددگار ﴾

اَلنَّاصِرُ عزوجل، اَلنَّصِیْرُ عزوجل اور نِعْمَ النَّصِیْرُ عزوجل یہ تینوں اسماء ہم معنی ہیں یعنی وہ ذات جو ہر حالت میں خصوصاً مشکل حالات میں اپنے بندوں کی مدد کرے۔

قرآن کریم

① ﴿ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیْرٍ ۝ ﴾

ترجمہ: ''اور اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا کوئی حامی یا مددگار بھی نہیں۔'' (البقرۃ ۲ : ۱۰۷)

② ﴿ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ؕ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِیْرُ ۝ ﴾

ترجمہ: ''یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ (ان کے مقابلے میں) تمہارا رفیق ہے۔ وہ بہت اچھا رفیق / حمایتی ہے اور بہت اچھا مددگار ہے۔'' (انفال ۸ : ۴۰)

③ ﴿ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِیْ مَوَاطِنَ كَثِیْرَةٍ ۙ وَّ یَوْمَ حُنَیْنٍ ۙ ﴾

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے (اس سے پہلے) بہت سے مواقع پر تمہاری مدد کی اور (جنگ) حنین کے دن بھی۔'' (التوبۃ ۹ آیت ۲۵)

اَلنَّصِیْرُ عزوجل قرآن کریم میں ۱۰ بار بطور اسم آیا ہے۔

اَلْمَوْلٰی عزوجل کے ساتھ ۱ بار

اَلْهَادِیْ عزوجل کے ساتھ ۱ بار

اَلْوَلِیُّ عزوجل کے ساتھ ۸ بار

اَلنَّاصِرُ عزوجل اسم فاعل بطور فعل ۱۴ مرتبہ آیا ہے اور نِعْمَ النَّصِیْرُ عزوجل بطور اسم دو بار آیا ہے۔

Marfat.com

احادیث مبارکہ

① عن مصعب بن سعد عن أبيه أنه ظن أن له فضلا على من دونه من أصحاب النبى صلى الله عليه وسلم فقال نبى الله صلى الله عليه وسلم اِنما ينصر الله هٰذه الأمة بضعيفها بدعوتهم و صلا تهم واِخلاصهم. [1]

ترجمہ: ''حضرت سعد بن ابو وقاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ وہ سمجھتے تھے کہ ان کا درجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے صحابہ سے زیادہ ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کی مدد ضعفاء کی دعا، ان کی نمازوں اوران کے اخلاص سے کریں گے۔''

② عن أنسؓ بن مالک قال كان النبى صلى الله عليه وسلم اِذا غزا قال : اللّٰهم أنت عضدى و نصيرى وبک أُقا تل. [2]

ترجمہ: ''حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب غزوہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے: أللّٰهم أنت عضدى و نصيرى وبک أُقا تل یعنی یا اللہ! آپ ہی میرے بازو (کی قوت) میرے مددگار ہیں اور آپ کے بل بوتے پر ہی میں لڑتا ہوں۔''

استخراج

النَّاصِرُ عزوجل کو ابن مندہ، حلیمی، بیہقی، قرطبی اور ابن وزیر نے تخریج کیا ہے۔ دیگر ۶ آئمہ صاحبان نے تخریج نہیں کیا۔

اَلنَّصِيْرُ عزوجل کو امام جعفر صادق، حلیمی، حاکم (حدیث نمبر ۴۲)، ابونعیم، بیہقی، ابن العربی، قرطبی اور ابن حجر نے تخریج کیا ہے۔ دیگر ۱۳ آئمہ صاحبان نے تخریج نہیں کیا۔

نِعْمَ النَّصِيْرُ عزوجل کو امام جعفر صادق، سفیان بن عیینہ، ابوزید بغوی اور ابن وزیر

---

[1] نسائی، الجهاد، باب الاستنصار بالضعيف، حدیث ۳۱۸۰۔ کتاب التوحید، ابن مندہ، جلد ۲، حدیث ۳۴۹۔

[2] نسائی فی الیوم واللیلة حدیث ۶۰۴۔ ابوداؤد ۲۶۳۲۔ احمد ۳/۱۸۴۔

Marfat.com

نے تخریج کیا ہے دیگر ۱۷ آئمہ صاحبان نے تخریج نہیں کیا۔

اَلنَّذِیرُ عزوجل

﴿ ڈرانے والا ﴾

اَلنَّذِیرُ عزوجل، یہ اسم ابن مندہ[1] نے تخریج کیا ہے مگر اس کی کوئی سند ہمیں نہیں ملی۔ دیکھئے باب ۱۱۔

۲۹۵ نِعمَ الْمَاهِدُ عزوجل

﴿ اچھی طرح تیار کرنے والا ﴾

قرآن کریم

❶ ﴿ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ۝ ﴾

ترجمہ: ''اور زمین کو بچھایا (فرش کے طور بنایا) ہم نے، سو ہم (کیسے) اچھے بچھانے والے ہیں۔'' (الذّاریات ۵۱: ۴۸)

یہ اسم فاعل صرف ایک مرتبہ آیا ہے۔

استخراج

اس آیت سے اسم نِعمَ الْمَاهِدُ عزوجل کو صرف ابن وزیر نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ نِعْمَ الْمَاهِدُ لَا نِعْمَ الْمَاهِدَ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

---

[1] کتاب التوحید، جلد ۲ صفحہ ۱۹۴۔۱۹۵۔

Marfat.com

(۲۹۶) اَلنُّوْرُ عزوجل

(۲۹۷) اَلْمُبِیْنُ عزوجل

(۲۹۸) نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عزوجل

(۲۹۹) مُتِمُّ نُوْرِہٖ عزوجل

﴿ روشن ﴾ ﴿ بالکل ظاہر ﴾

﴿ آسمانوں اور زمین کی روشنی ﴾ ﴿ اپنے نور کو مکمل کرنے والا ﴾

قرآن کریم

(۱) ﴿ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط ﴾

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ آسمانوں کا اور زمین کا نور ہے۔'' (النور۲۴ آیت ۳۵)

(۲) ﴿ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ o ﴾

ترجمہ: ''اور وہ جان لیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہی (حق) ٹھیک فیصلہ کرنے والے ہیں اور (بات کی حقیقت کو) کھول دینے (ظاہر کر دینے) والے ہیں۔'' (النور۲۴ آیت ۲۵)

(۳) ﴿ يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ o ﴾

ترجمہ: ''وہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور (یعنی اسلام) کو اپنے منہ کی پھونک سے بجھا دیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے نور کو کمال تک پہنچا کر رہے گا خواہ کافروں کو کیسا ہی ناگوار ہو۔'' (الصّف ۶۱ آیت ۸)

نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قرآن کریم میں صرف ایک مرتبہ آیا ہے۔

اَلْمُبِیْنُ عزوجل بھی قرآن کریم میں ایک مرتبہ آیا ہے۔

مُتِمُّ نُوْرِہٖ بھی قرآن میں بطور اسم ایک مرتبہ آیا ہے۔ لیکن بطور فعل ۹ بار آیا ہے۔

Marfat.com

احادیث مبارکہ

❶ عن أبی ذر قال سألت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ھل رأیت ربک قال نور أنّٰی أراہ .[1]

ترجمہ: ''حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا۔ کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ تو نور ہے، میں اس کو کیسے دیکھتا۔''

❷ عن عائشہ قالت : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم خلقت الملائکۃ من نور و خلق الجان من مارج من نار وخلق اٰدم مما وصف لکم.[2]

ترجمہ: ''ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فرشتے نور سے بنائے گئے اور جن آگ کی لَو سے اور حضرت آدم علیہ السلام کو اس سے جو (قرآن میں) تمہارے لئے بیان ہوا یعنی مٹی سے۔''

❸ عن ابن عباس أن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان اذا تھجد من اللیل قال "اللّٰھم لک الحمد أنت نور السماوات والأرض ومن فیھن.....[3]

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد پڑھتے تو یہ دعا پڑھتے: اللّٰھم ..... الخ یعنی اے اللہ آپ کے لئے ساری تعریفیں ہیں آپ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں میں ہے ان سب کے نور ہیں۔''

استخراج

اَلنُّوْرُ عزوجل کو امام جعفر صادق، ابن حزم، ابن العربی اور ابن وزیر نے تخریج نہیں کیا۔

---

[1] مسلم، کتاب الایمان حدیث ۱۷۸۔ ترمذی، تفسیر القرآن، باب سورۃ النجم، حدیث ۳۲۸۲۔

[2] مسلم، الزھد باب فی احادیث متفرقہ حدیث ۲۹۹۶۔ احمد ۶/ ۱۵۳ اور ۱۶۸۔

[3] ابوعوانہ، کتاب الصلوات. مایقول اذا قام من اللیل، حدیث ۲۲۲۷۔

Marfat.com

اَلْمُبِیْنُ عزوجل کو ترمذی، ابن خزیمہ، ابن حبان، طبرانی اور حاکم (حدیث نمبر ۱۴) نے تخریج نہیں کیا۔

نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عزوجل کو صرف ابن العربی اور ابن وزیر نے تخریج کیا ہے۔

مُتِمُّ نُوْرِہٖ عزوجل کو صرف ابن العربی اور ابن وزیر نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ النُّوْرُ	لَا نُوْرَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُبِیْنُ	لَا مُبِیْنَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ مُتِمُّ نُوْرِہٖ	لَا مُتِمَّ نُوْرِہٖ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	لَا نُوْرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّا اَنْتَ

۳۰۰ اَلْھَادِ عزوجل ۳۰۱ اَلْھَادِیْ عزوجل

۳۰۲ اَلْمُضِلُّ عزوجل

﴿ ہدایت کا راستہ دکھانے والا ﴾ ﴿ ہدایت کا راستہ دکھانے والا ﴾

﴿ گمراہ کرنے والا ﴾

اَلْھَادِ عزوجل، اَلْھَادِیْ عزوجل، وہ ذات جو جس کو چاہے ہدایت کا راستہ دکھا دے گمراہیوں سے نکال کر صراط مستقیم پر لا کھڑا کرے اور اَلْمُضِلُّ عزوجل وہ ذات جو نافرمانوں کو گمراہی میں ڈال دے۔ بھٹکا دے اور پھر بھٹکتا چھوڑ دے۔ اور جس کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ بھٹکا دے، گمراہ کر دے اس کو کوئی راہ راست اور صراط مستقیم پر نہیں لا سکتا۔

قرآن کریم

① ﴿ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَالَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ ﴾

Marfat.com

ترجمہ: ''جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کردے اس کو کوئی ہدایت کرنے والا نہیں۔'' (المؤمن ۴۰:۳۳)

② ﴿ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّ نَصِيْرًا ۝ ﴾

ترجمہ: ''اور آپ کا رب آپ کو ہدایت کرنے اور مدد کرنے کیلئے کافی ہے۔'' (الفرقان ۲۵:۳۱)

③ ﴿ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ۝ ﴾

ترجمہ: ''کہو اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے گمراہ کردیتا ہے اور وہ اپنی طرف آنے کی ہدایت انہی کو دیتا ہے جو اس کی طرف رجوع کریں۔'' (الرعد ۱۳ : ۲۷)

قرآن کریم میں :

اَلْهَادِ عزوجل بطور اسم ۵ مرتبہ آیا ہے۔

اَلْهَادِیْ عزوجل بطور اسم ۲ بار اور بطور فعل ۷۶ بار آیا ہے۔

اَلْمُضِلُّ عزوجل بطور اسم فاعل ۳۱ بار آیا ہے۔

احادیث مبارکہ

① فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم " اِن الحمد للّٰہ نحمدہ ونتسعینہ من یھدہ اللّٰہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ وأشھد أن لآ اِلٰہ اِلا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ وأن محمدا عبدہ و رسولہ .....''

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اِن الحمد للّٰہ نحمدہ ونتسعینہ من یھدہ اللّٰہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ وأشھد أن لآ اِلٰہ اِلا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ وأن محمدا عبدہ و رسولہ یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب خوبیاں اور تعریف اللہ تبارک وتعالیٰ میں ہیں۔ میں اس کی خوبیاں بیان کرتا ہوں اور اس کی مدد چاہتا ہوں جس کو اللہ تعالیٰ راہ بتائے اس کو کون گمراہ کرے (یعنی کوئی گمراہ نہیں کرسکتا) اور جس کو وہ گمراہ کرے اس کو کون ہدایت دے، راہ بتائے (یعنی اس کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا) اور گواہی دیتا ہوں میں کہ

Marfat.com

کوئی معبود لائق عبادت نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کے بندے اور بھیجے ہوئے رسول ہیں۔"[1]

یہ مسلم کی ایک طویل حدیث کا اقتباس ہے جو کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے روایت ہے۔ (تفصیل کیلئے حوالہ نمبر دیکھئے۔)

(۲) عن عبداللّٰه عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم انه کان یقول : "أللّٰهم! اِنی أسألک الهدیٰ و التقیٰ والعفاف والغنیٰ. [2]

ترجمہ: "عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ! اِنِّی اَسْاَلُکَ الْھُدیٰ وَ التُّقیٰ وَالْعَفَافُ وَالْغِنیٰ یعنی یا اللہ تبارک وتعالیٰ میں آپ سے مانگتا ہوں ہدایت اور پرہیز گاری اور حرام سے پاک دامنی اور دل کی تونگری۔"

(۳) عن علی قال : قال لی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم : "قل اللّٰهم! اهدنی وسددنی ، واذکر بالهدیٰ هدایتک الطریق ، والسداد سداد السهم. [3]

ترجمہ: "حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کہو اللّٰھم اھدنی و سددنی یعنی یا اللہ تعالیٰ آپ مجھے صحیح رہنمائی عطا فرمائیے اور سیدھا راستہ بتائیے۔ اور فرمایا کہ اس دعا کے مانگتے وقت ہدایت سے راہ کی ہدایت اور راستی سے قبر کی راستی کا خیال کیا کرو۔"

استخراج

اَلْھَادِ عزوجل۔ اس اسم کو صرف امام جعفر صادق اور ابو نعیم نے تخریج کیا ہے۔

الھادی عزوجل۔ اس اسم کو امام جعفر صادق، ابن حزم، فضل اور ابن قیم نے تخریج نہیں کیا

---

[1] مسلم، الجمعة ، باب الصلاة والخطبه ۸۶۷۔ نسائی، ۳۲۷۸۔ ابن ماجه، النکاح، خطبة النکاح ۱۸۹۳۔ احمد ۱/۳۰۲۔

[2] مسلم، الذکر والدعاء، باب فی الادعیة، حدیث ۲۷۲۱۔

[3] مسلم، الذکر والدعاء، باب فی الادعیة ، حدیث ۲۷۲۵۔

Marfat.com

دیگر ۱۷ آئمہ صاحبان نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْھَادِ　　لَاھَادِ اِلَّا اَنْتَ

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الھَادِیُ　　لَاھَادِیَ اِلَّا اَنْتَ

۳۰۳ اَلْھَوِیُ عزوجل

ارادہ کرنے والا

حدیث

امام قرطبی نے یہ اسم حدیث شریف سے تخریج کیا ہے۔

① ربیعة بن کعب الأسلمی قال کنت أبیت عند حجرة النبی صلی اللّٰه عیه وسلم فکنت اسمعه اِذا قام من اللیل یقول سبحان اللّٰه رب العالمین الھوی ثم یقول سبحان اللّٰه وبحمده الھوی.[1]

ترجمہ: ”حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سویا کرتا تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو اٹھتے تو خاصی دیر تک پہلے سبحان اللّٰہ رب العالمین الْھَوِیَّ اور پھر سبحان اللّٰہ وبحمدہ الْھَوِیَّ پڑھتے۔“

تفصیل کے لئے دیکھئے امام قرطبی کی کتاب الاسنی فی شرح اسماء اللہ الحسنٰی۔ جلد اول صفحہ ۴۳۱ تا ۴۳۶۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الھَوٰی　　لَا ھَوٰی اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

---

[1] ترمذی، الدعوات، باب دعا سمع اللّٰه لمن حمده . حدیث ۳۴۱۶۔ نسائی، قیام اللیل، باب ذکر ما یستفتح له القیام، حدیث ۱۶۱۹۔

Marfat.com

۳۰۴ اَلْوَاجِدُ عزوجل

﴿ پالینے والا ﴾

اَلْوَاجِدُ عزوجل وہ ذات پاک جس کے لئے کوئی شے نایاب نہ ہو۔ جس چیز کو چاہے پالے اور وہ خود اس کے سامنے آموجود ہو۔

قرآن کریم

① ﴿ وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَهَدٰی ۝ وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی ۝ ﴾

ترجمہ: ''اللہ (تعالیٰ) نے آپ کو بے خبر پایا سو راستہ بتلایا، اور اللہ (تعالیٰ) نے آپ کو نادار پایا سو مالدار بنایا۔'' (الضّحٰی ۹۳ : ۷ اور ۸)

یہ اسم فاعل قرآن کریم میں ۵ بار آیا ہے۔

احادیث مبارکہ

① عن علی بن أبی طلحة عن ابن عباس رضی اللّٰه عنهما فی قوله : (ذی الطول) یعنی ذی السعة والغنی. [1]

ترجمہ: ''حضرت علی بن ابی طلحہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس اللہ تعالیٰ کے فرمان ذی الطول کی تفسیر ذی السعة والغنی (وسعت اور بے نیازی والی ذات) سے فرماتے تھے۔''

② قوله النبی صلی اللّٰه علیه وسلم یقول اللّٰه تعالیٰ ..... ذلک بانی جواد واجد ماجد..... الحدیث [2]

ترجمہ: ''آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں..... یہ سب اس لئے ہے کہ میں جواد ہوں (جو نہ مانگنے پر خفا ہو جاتا ہے اور بغیر مانگے عطا

---

[1] بیہقی، کتاب الاسماء والصفات، جلد اول صفحہ ۱۱۹۔ ترمذی ۲۴۱۹، ابن ماجہ ۲۷۴۷، موسوعۃ ۴۲۵۷۔ احمد ۲۰۴۰۵، ۲۰۵۶۰

[2] ابوداؤد، الصلاۃ ۸۳۱۔ احمد ۲۲۴۹۴۔ مؤطا مالک، النداء للصلاۃ ۳۵۲۔ (یہ ایک طویل حدیث کا اقتباس ہے تفصیل کیلئے دیکھئے ترمذی، صفة القیامة، باب فیه اربعة احادیث ۲۴۹۵۔ ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الذکر التوبة، ۴۲۵۷۔

Marfat.com

کرتا ہے) میں واجد ہوں (جو کبھی فقیر نہیں ہوسکتا) میں ماجد ہوں (جس کے شرف و عظمت کی کوئی انتہا نہیں ہے)۔"

استخراج

اس اسم الواجد عزوجل کو ترمذی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان، طبرانی، محمد خطابی، حلیمی، بیہقی، فضل، ابن قیم نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْوَاجِدُ لَا وَاجِدَ اِلَّا اَنْتَ

۳۰۵ اَلْوَاحِدُ عزوجل

﴿ یکتا۔اکیلا۔واحد ﴾

اَلْوَاحِدُ عزوجل جو اکیلا ہے اس جیسا نہ کوئی تھا، نہ ہے اور نہ ہوگا۔ وہ اپنی ذات، صفات اور افعال میں یکتا ہے اور کوئی اس کا شریک نہیں ہے۔

قرآن کریم

① ﴿ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ ﴾

ترجمہ: "آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق ہے۔ اور وہی واحد اور غالب ہے۔"
(الرّعد ۱۳ آیت ۱۶)

قرآن کریم میں یہ اسم کل ۲۲ بار آیا ہے۔

اِلٰہ عزوجل کے ساتھ	۱۴ بار
اَلْقَهَّار عزوجل کے ساتھ	۶ بار
تنہا اَلْوَاحِدُ عزوجل	۲ بار

احادیث مبارکہ

① بعض علماء کہتے ہیں کہ اسم واحد اسم اعظم ہے اور اس کی دلیل نسائی کی یہ حدیث ہے

Marfat.com

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اس طرح دعا کررہا ہے: اللّٰھم اِنی أسئلک یا اللّٰہ بأنک أنت الواحد الأحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفواً أحد. (ترجمہ) ''یااللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ ہی واحد، یکتا، اکیلے اور بے نیاز اور ایسے واحد اور بے نیاز ہیں کہ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا: تو نے اس اسم کے ذریعہ دعا کی ہے اور جب بھی اس کے ذریعہ دعا کی جاتی ہے قبول ہوتی ہے اور جب بھی اس کے ذریعہ سوال کیا جائے عطا ہوتا ہے۔''[1]

(۲۰) عن تمیم الداری عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم أنه قال من قال أشهد أن لا اِلٰه اِلا اللّٰہ وحده لا شریک له اِلٰها واحدا أحدا صمدا لم یتخذ صاحبة ولا ولدا ولم یکن له کفوا أحد عشر مرات کتب اللّٰہ له أربعین ألف ألف حسنة.[2]

ترجمہ: ''حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: جو شخص دس مرتبہ '' اشهد ..... کفواً احد'' تک پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے چار کروڑ نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔''

(۲۱) اللّٰھم اِنیّ أسألک بأن لک الحمد لآ اِلٰه اِلا أنت وحدک لا شریک لک الحنان المنان بدیع السمٰوٰت والأرض یا ذاالجلال والاکرام یا حی یا قیوم.[3]

ترجمہ: ''یااللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اس سبب سے کہ آپ ہی کیلئے تعریف ہے، آپ ہی عبادت کے لائق ہیں (آپ) یکتا ہیں، آپ کا کوئی شریک نہیں۔ آپ ہی زیادہ مہربان اور زیادہ احسان کرنے والے ہیں، آپ ہی آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے ہیں۔ اے بزرگی اور عزت والے! اے زندہ اور (دوسروں کو) قائم رکھنے والے۔''

۱۔ نسائی، بیہقی، کتاب الاسماء والصفات جلد اول صفحہ ۱۱۹۔ ترمذی ۳۳۹۵

۲۔ ترمذی، الدعوات، باب فی ثواب کلمة التوحید، حدیث ۳۴۷۳۔

۳۔ نسائی، ابوداؤد، ترمذی، ابن حبان، حاکم۔ راوی: انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔

Marfat.com

استخراج

اسم اَلْـوَاحِـدُ عزوجل کوصرف قرطبی نے تخریج نہیں کیا ہے دیگر ۲۰ امام صاحبان نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْوَاحِدُ　　لَا وَاحِدَ اِلَّا اَنْتَ

۳۰۶ اَلْوَارِثُ عزوجل

﴿ پیچھے رہنے والا۔وارث ﴾

اَلْـوَارِثُ عزوجل وہ ذات مقدس جوتمام موجودات کے فنا ہونے کے بعد بھی موجود ہوگا۔ اس لئے کہ اس کوفنا نہیں ہے اور وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کائنات کا وہی مالک کُل اور وہی وارث ہے۔

قرآن کریم

① ﴿ وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَ نُمِيْتُ وَ نَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ۝ ﴾

ترجمہ: ''اور بلاشبہ ہم ہی ہیں کہ زندہ کرتے ہیں، اور مارتے ہیں اور سب کے مرنے کے بعد ہم ہی باقی (پیچھے) رہ جائیں گے۔'' (الحجر ۱۵ : ۲۳)

② ﴿ اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَ اِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴾

ترجمہ: ''بے شک خود زمین کے اور زمین والوں کے وارث ہم ہی ہوں گے اور سب لوگ ہماری ہی طرف لوٹا کر لائے جائیں گے۔'' (مریم ۱۹ : ۴۰)

قرآن کریم میں یہ اسم ۲ بار بطور اسم اور ۲ بار بطور فعل آیا ہے۔

استخراج

اس اسم اَلْـوَارِثُ عزوجل کو ابن مندہ، حاکم (حدیث نمبر ۴۲)، ابن حزم، فضل، قرطبی

Marfat.com

اور ابن قیم نے تخریج نہیں کیا دیگر ۱۵ آئمہ صاحبان نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْوَارِثُ لَا وَارِثَ اِلَّا اَنْتَ

۳۰۷ اَلْوَاسِعُ عزوجل

﴿ کشادہ ﴾

۳۰۸ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ عزوجل

﴿ کشادہ مغفرت والا ﴾

اَلْوَاسِعُ عزوجل جس کا علم ہر شے کا احاطہ کئے ہوئے ہو۔ جس کا علم وسیع تر ہو کہ کوئی شے اس کے علم سے باہر نہ ہو۔ اور اگر احسان اور نعمت عطا فرمائے تو اس کی بھی حد نہ ہو۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ اس کا مطلب ایسا غنی ہے جو تمام موجودات سے بے نیاز ہو۔

وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ عزوجل وہ ذات جس کی مغفرت بہت وسیع ہو۔ جس کے چاہے گا گناہ معاف کردے گا، کبیرہ، صغیرہ، توبہ کے بعد اور توبہ کے بغیر بھی۔

قرآن کریم

① ﴿ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُ ۚ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ ﴾

ترجمہ: ”اور اللہ تعالیٰ ہی کی مملوک ہیں (سب جہتیں) مشرق بھی اور مغرب بھی تو تم جس طرف منہ کرو ادھر ہی اللہ تعالیٰ (کی ذات پاک) کا رخ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ (خود تمام) جہات کو محیط ہیں۔ کامل العلم ہیں (سب کچھ جاننے والے ہیں) (البقرۃ ۲:۱۱۵)

② ﴿ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ ﴾

ترجمہ: ”یہ وہ لوگ ہیں جو کبیرہ گناہوں سے اور فواحش سے بچتے ہیں، سوائے ہلکے ہلکے (صغیرہ) گناہوں کے، بلاشبہ آپ کے رب کی مغفرت بڑی وسیع ہے۔“ (النجم ۵۳:۳۲)

قرآن کریم میں اَلْوَاسِعُ عزوجل کل ۸ بار بطور اسم اور ۴ بار بطور فعل آیا ہے۔

Marfat.com

اَلْعَلِیْمُ عزوجل کے ساتھ ۷ بار

اَلْحَکِیْمُ عزوجل کے ساتھ ۱ بار

وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ عزوجل قرآن کریم میں صرف ایک بار آیا ہے۔

حدیث

❶ أللّٰھم اغفرلی ذنبی ووسع لی فی داری و بارک لی فی رزقی.[1]

ترجمہ: ''یا اللہ! میرے گناہوں کو بخش دیجئے، میرے گھر میں کشادگی کر دیجئے اور میری روزی میں برکت عطا فرمائیے۔''

استخراج

اس اسم اَلْوَاسِعُ عزوجل کو ابن ماجہ، ابن مندہ، ابونعیم اور ابن قیم نے تخریج نہیں کیا دیگر ۱۷ آئمہ صاحبان نے تخریج کیا ہے۔

وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ عزوجل کو صرف ابن وزیر نے تخریج کیا ہے دیگر ۲۰ آئمہ صاحبان نے تخریج نہیں کیا۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْوَاسِعُ — لَا وَاسِعَ اِلَّا اَنْتَ

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ — لَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ اِلَّا اَنْتَ

۳۰۹ اَلْوَاقِیْ عزوجل

﴿حفاظت کرنے والا﴾

قرآن کریم

❶ ﴿وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ط وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ط﴾

ترجمہ: ''اور بچا ان کو برائیوں سے اور جس کو آپ نے برائیوں سے بچالیا اس دن اس پر مہربانی ہوگی۔'' (المؤمن ۴۰ : ۹)

---

[1] احمد ۴/۱۶۳ اور ۵/۳۷۵۔

Marfat.com

یہ اسم حدیث ابن ماجہ میں بھی آیا ہے اور اس کو امام قرطبی نے قرآن کریم سے بھی تخریج کیا ہے۔ جہاں یہ ایک مرتبہ آیا ہے۔

حدیث

① عن أنس قال : كان أكثر دعاء النبى صلى الله عليه وسلم : اللّٰهم اٰتنا فى الدنيا حسنة وفى الآخرة حسنة وقنا عذاب النار. [1]

ترجمہ: ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر یوں دعا کرتے تھے۔ أللّٰهم ربنا اٰتنا فى الدنيا حسنة وفى الآخرة حسنة وقنا عذاب النار. یعنی یا اللہ تعالیٰ آپ مجھ کو دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا کیجئے اور (جہنم کی) آگ سے بچائیے۔''

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْوَاقِیُ لَا وَاقِیَ اِلَّا اَنْتَ

(۳۱۰) وَالِ عزوجل (۳۱۱) اَلْوَالِیْ عزوجل

﴿مالک۔کارساز۔مددگار﴾ ﴿مالک۔تمام امور کا متولی۔تدبیر کرنے والا﴾

(۳۱۲) اَلْوَلِیُّ عزوجل (۳۱۳) وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ عزوجل

﴿دوست۔مددگار۔محبّ۔کام بنانے والا﴾ ﴿مؤمنین کا مددگار، دوست﴾

اَلْوَالِ عزوجل، اَلْوَالِیْ عزوجل، اَلْوَلِیُّ عزوجل یہ تینوں اسماء اللہ عزوجل ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے ہیں یعنی مددگار، دوست، کارساز، کام بنانے والا۔ (ان کی مزید تشریح ان شاء اللہ تعالیٰ ہماری آئندہ کتاب ''شرح اسماء الحسنٰی'' میں دی جائے گی)

---

[1] بخاری، الدعوات، باب ربنا اتنا فى الدنيا حسنة حديث ۶۳۸۹۔ مسلم، الذكر والدعا، حديث ۲۶۲۰۔ ابوداؤد، الصلاة حديث ۱۵۱۹۔

Marfat.com

اَلْوَالِ عزوجل :

① ﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ط وَ اِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ج وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ۝ ﴾

ترجمہ: ''حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم کی اچھی حالت کو بری حالت سے نہیں بدلتا جب تک وہ اپنی اچھی حالت کو نہیں بدلتی اور جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر مصیبت ڈالنا چاہتا ہے تو پھر اس کے ہٹنے کی کوئی صورت نہیں اور کوئی اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا مددگار نہیں رہتا۔'' (الرّعد ۱۳ : ۱۱)

یہ اسم قرآن کریم میں صرف ایک بار مندرجہ بالا آیت میں وارد ہوا ہے۔ اور طبرانی کی حدیث میں بھی شامل ہے۔

اَلْوَلِیُّ عزوجل :

② ﴿ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ج تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝ ﴾

ترجمہ: ''اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے آپ میرے کارساز ہیں دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی، مجھ کو پوری فرمانبرداری کی حالت میں اٹھا لیجئے اور نیک بندوں کے ساتھ شامل کر دیجئے۔'' (یوسف ۱۲ : ۱۰۱)

یہ اسم قرآن کریم میں کل ۲۴ مرتبہ آیا ہے۔ ۲ مرتبہ بطور اسم فاعل آیا ہے۔

خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ کے ساتھ	۱ مرتبہ	اَلْحَمِيْدُ عزوجل کے ساتھ	۱ مرتبہ
اَلشَّفِيْعُ عزوجل کے ساتھ	۳ مرتبہ	اَلنَّصِيْرُ عزوجل کے ساتھ	۷ مرتبہ

تنہا اَلْوَلِیُّ عزوجل ۱۲ مرتبہ

اس اسم کو سوائے ابن قیم کے دیگر تمام آئمہ صاحبان نے تخریج کیا ہے۔

Marfat.com

وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ عزوجل :

③ ﴿ واللّٰهُ وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ ○ ﴾

ترجمہ: ''اور اللہ تعالیٰ مومنوں کا دوست ہے۔'' (آل عمران ۳:۶۸)

یہ اسم قرآن کریم میں صرف ایک مرتبہ آیا ہے اور اس کو صرف ابن وزیر نے تخریج کیا ہے۔

احادیث مبارکہ

اَلْوَالِیْ عزوجل :

ترمذی، ابن حبان اور طبرانی کی احادیث میں شامل ہے اور اس اسم کو خطابی، اصبہانی اور قرطبی نے بھی تخریج کیا ہے۔ یہ اسم قرآن سے تخریج شدہ نہیں ہے۔

① عن زید بن أرقم قال : لا أقول لکم اِلا کما کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم و یقول ، قال : کان یقول : ''اللّٰهم! اِنی أعوذبک من العجز والکسل، والجبن والبخل، والهرم وعذاب القبر، أللّٰهم! اٰت نفسی تقواها، وزکها أنت خیر من زکاها، أنت ولیها و مولاها، أللّٰهم اِنی أعوذبک من علم لا ینفع ، ومن قلب لا یخشع، ومن نفس لا تشبع، ومن دعوة لا یستجاب لها.''[1]

ترجمہ: ''زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کہا میں تم سے وہی کہوں گا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے آپ فرماتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں آپ سے عاجزی اور سستی اور نامردی اور بخیلی اور بڑھاپے سے اور قبر کے عذاب سے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں آپ سے اس علم سے جو فائدہ نہ دے اور اس دل سے جو آپ کے سامنے نہ کھلے اور اس جی سے جو آسودہ نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو۔''

② عن عمرو بن العاص قال سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم جهارا غیر سر یقول ألا أن اٰل أبی یعنی فلانا لیسوا باولیاء ، اِنما ولیی اللّٰه وصالح المؤمنین.[2]

---

[1] مسلم، الذکر و الدعا ، باب فی الادعیة حدیث ۲۷۲۲۔

[2] مسلم، الایمان ، باب موالاة المومنین .....حدیث ۲۱۵۔

Marfat.com

ترجمہ: ''عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انہوں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پکار کر فرماتے تھے چپکے سے نہیں کہ فلاں کی اولاد میری عزیز نہیں بلکہ میرا ولی اللہ تعالیٰ ہے اور میرے عزیز وہ مؤمن ہیں جو نیک ہوں۔''

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ وَالٍ	لَا وَالٍ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْوَالِیْ	لَا وَالِیَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْوَلِیُّ	لَا وَلِیَّ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ	لَا وَلِیَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اِلَّا اَنْتَ

۳۱۴ اَلْوِتْرُ عزوجل

﴿یکتا، اکیلا﴾

احادیث مبارکہ

① عن أبی هريرة رواية قال للّٰه تسعة و تسعون اِسما ما ئة اِلا واحدا من يحفظها دخل الجنة وهو وتر يحب الوتر. [1]

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ننانے ایک کم سو نام ہیں جو کوئی ان کو یاد کرے وہ بہشت میں جائے گا اور اللہ تعالیٰ طاق (ایک ہے) اور وہ طاق عدد کو پسند کرتا ہے۔''

اس حدیث سے اسم الوتر عزوجل تخریج کیا گیا ہے۔

② عن علی قال : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم : ''يا أهل القرآن! اوتروا! فاِن اللّٰه وتر يحب الوتر. [2]

---

[1] بخاری، الدعوات باب للّٰه مائة اِسم غير واحدة حدیث ۶۴۱۰۔ مسلم، الذکر والدعاء، باب فی اسماء اللّٰه تعالیٰ حدیث ۲۶۷۷۔ ترمذی، دارمی، نسائی جس میں وتر کے لفظ ہیں، حدیث نمبر ۱۶۷۶، باب الامر بالوتر۔

[2] ابوداؤد، کتاب الوتر، باب استحباب الوتر ۱۴۱۶۔ ترمذی۔ کتاب الوتر، باب ماجاء ان الوتر لیس بحتم حدیث ۴۵۳۔

Marfat.com

ترجمہ: ''حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے قرآن والو! وتر پڑھا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ بھی وتر ہے اور وتر کو پسند فرماتا ہے۔''

استخراج

اس اسم الوتر عزوجل کو امام جعفر صادق، ابن ماجہ، محمد خطابی، ابن مندہ، حلیمی، حاکم (حدیث ۴۲)، ابونعیم، ابن حزم، بیہقی اور ابن قیم نے تخریج کیا ہے۔ دیگر ۱۱ آئمہ صاحبان نے تخریج نہیں کیا۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْوِتْرُ لَا وِتْرَ اِلَّا اَنْتَ

۳۱۵ اَلْوَدُوْدُ عزوجل

﴿ محبت کرنے والا۔ بہت محبت کرنے والا ﴾

اَلْوَدُوْدُ عزوجل وہ ذات اقدس ہے جو مؤمنین سے محبت کرتی ہے اور مؤمنین اس سے محبت کرتے ہیں۔ وہ مؤمنین سے راضی ہے اور مؤمنین اس کی رضا پر راضی ہیں۔

قرآن کریم

① ﴿ وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ۝ ﴾

ترجمہ: ''اور گناہ بخشواؤ اپنے رب سے، اور (توبہ کر کے) اس کی طرف رجوع کرو، بیشک میرا رب بہت محبت کرنے اور رحم کرنے والا ہے۔'' (ھود ۱۱: ۹۰)

② ﴿ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۝ ﴾

ترجمہ: اور وہ (اللہ) بخشنے والا محبت کرنے والا ہے۔ (سورۃ البروج ۸۵: ۱۴)

قرآن کریم میں یہ اسم کل ۲ مرتبہ آیا ہے۔ ایک مرتبہ الغفور عزوجل کے ساتھ اور ایک مرتبہ الرّحیم عزوجل کے ساتھ۔

Marfat.com

احادیث مبارکہ

① عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما أنه اِنصرف لیلة مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم قال : "فسمعته یکثر فی الوتر یقول : اللّٰھم اِنی أسألک رحمة من عندک تهدی بها قلبی، و تجمع بها أمری، و تلم بها شعثی و ترفع بها شاهدی، و تحفظ بها غائبی و تبیض بها وجهی و تزکی بها عملی، و تلهمنی بها رشدی، و تعصمنی بها من کل سوء، أللّٰھم اِنی أسألک رحمة من عندک أنال بها شرف کرامتک فی الدنیا والآخرة أللّٰھم ذا الأمر الرشید والحبل الشدید، أسألک الأمن یوم الوعید، والجنة یوم الخلود مع المقربین الشهود، اِنک رحیم ودود، فعال لما ترید.[1]

ترجمہ: "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ ایک رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ وہ وتر میں کثرت سے یہ پڑھ رہے تھے : اللّٰھم (الی) لما ترید. یعنی اے اللہ! میں آپ سے ایسی رحمت کا سوال کرتا ہوں جس سے میرے دل کو راہنمائی حاصل ہو اور جس کے ذریعہ میرا کام مکمل ہو اور آپ میری گندگی کی اصلاح فرمائیں اور جس کے ذریعہ آپ میرے نگہبان کو بلند کریں اور میرے غائب ہونے میں آپ اس کے ذریعہ حفاظت کریں اور جس کے ذریعہ آپ میرے چہرے کو روشن کریں، اور میرے عمل کو اس کے ذریعہ پاکیزہ بنائیں۔ اس کے ذریعہ میری رہنمائی میں میرے دل میں بات ڈالیں اور جس کے ذریعہ آپ مجھ کو ہر برائی سے بچائیں۔ اے اللہ! میں آپ سے آپ کی رحمت کا سوال کرتا ہوں کہ جس کے ذریعہ دنیا و آخرت کی بہتری حاصل کروں۔ اے اللہ! بہتر کام والے اور سخت معاملے والے میں آپ سے عذاب والے دن امن کا سوال کرتا ہوں اور نیک لوگوں کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ جنت میں رہنے کا (سوال کرتا ہوں) بے شک آپ رحم کرنے، محبت کرنے والے ہیں اور

---

[1] بیہقی، کتاب الاسماء والصفات، جلد اول صفحہ ۴۱۴۔

Marfat.com

جوآپ چاہیں وہ کرنے والے ہیں۔"

② عن ابن عباس عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی الدعاء بعد رکعتی الفجر "اِنک رحیم ودود".[1]

ترجمہ: "حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعت کے بعد دعا کرتے "انک رحیـــم ودود." یعنی اے اللہ! بے شک آپ رحم کرنے والے محبت کرنے والے ہیں۔"

استخراج

اسم اَلْوَدُوْدُ عزوجل کو صرف طبرانی اور فضل نے تخریج نہیں کیا۔ دیگر ۱۹ آئمہ صاحبان نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْوَدُوْدُ لَا وَدُوْدَ اِلَّا اَنْتَ

۳۱۶ اَلْوَفِی عزوجل

پورا دینے والا

قرآن کریم

① ﴿ وَ اِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ۝ ﴾

ترجمہ: "اور تحقیق ہم البتہ پورا دینے والے ہیں ان کو حصہ ان کا نہ کم کیا ہوا۔"

(ھود ۱۱ آیت ۱۰۹)

② ﴿ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ط ﴾

ترجمہ: "اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے تو اللہ تعالیٰ ان کی نیکیوں کے عوض ان کو (بدلہ) پورا پورا ادا کرے گا۔" (آل عمران ۳ : ۵۷)

③ ﴿ يَوْمَئِذٍ يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ ﴾

---

[1] بیہقی، کتاب الاسماء والصفات، جلد اول صفحہ ۱۴۰۔

Marfat.com

ترجمہ: ''اس روز اللہ تعالیٰ ان کو (ان کے عمل کا) پورا پورا عوض دے گا۔''
(النور ۲۴ : ۲۵)

ان آیات سے ابن مندہ، حلیمی اور قرطبی نے اَلْوَفٰی عزوجل تخریج کیا ہے۔ امام بیہقی نے اَلْوَافِیْ عزوجل تخریج کیا ہے۔ اور یہ بطور اسم فاعل قرآن کریم میں کل ۹ مرتبہ آیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْوَفٰی لَا وَفٰی اِلَّا اَنْتَ

۳۱۷ اَلْوَكِيْلُ عزوجل

﴿ کارساز ﴾

۳۱۸ نِعْمَ الْوَكِيْلُ عزوجل

﴿ بہترین کارساز ﴾

اَلْوَكِيْلُ عزوجل، کارساز، جس کے سپرد تمام امور کئے جائیں اور وہ ان کو پورا کردے۔ اس لئے کہ وہی نِعْمَ الْوَكِيْلُ بہترین کارساز ہے اور اس سے بہتر دوسرا کوئی کارساز ہو ہی نہیں سکتا۔

قرآن کریم

(۱) ﴿ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝ ﴾

ترجمہ: ''یہ ہے تمہارا رب اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے، لہٰذا اس کی عبادت کیا کرو اور وہ ہر چیز کا کارساز ہے۔'' (الانعام ۶ : ۱۰۲)

اس سے پہلے سورۃ آل عمران ۳ آیت ۱۷۳ میں ارشاد ہو چکا ہے :

(۲) ﴿ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝ ﴾

ترجمہ: ''اور انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ ہمارے لئے کافی ہے اور وہ بہت ہی اچھا کارساز ہے۔''

Marfat.com

اَلْوَکِیْلُ عزوجل قرآن کریم میں کل ۲۴ مرتبہ آیا ہے اور نِعْمَ الْوَکِیْلُ عزوجل صرف ایک بار آیا ہے۔

احادیث مبارکہ

① عن أبی سعید قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم " وکیف انعم و صاحب القرن قد التقم القرن واستمع الأذن متی یؤمر بالنفخ فینفخ فکان ذٰلک ثقل علیٰ اصحاب النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم فقال لهم قولوا "حسبنا اللّٰہ و نعم الوکیل علی اللّٰہ توکلنا." [1]

ترجمہ: "حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں کس طرح آرام کروں جبکہ اسرافیل نے صور منہ میں لگایا ہوا ہے اور ان کے کان اللہ تعالیٰ کے حکم کے منتظر ہیں کہ وہ کب پھونکنے کا حکم دیں اور وہ پھونکیں۔ یہ بات صحابہ کرام کے دلوں پر گراں ثابت ہوئی۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس طرح کہو "حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل علی اللّٰہ توکلنا" ہمیں اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے اور وہ بہترین وکیل ہے اور ہم اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔"

② عن عوف بن مالک أنه حدثهم أن النبی اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم قضٰی بین رجلین فقال المقضی علیه لمآ أدبر حسبی اللّٰہ ونعم الوکیل فقال النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم اِن اللّٰہ تعالیٰ یلوم علی العجز ولکن علیک بالکیس فاِذا غلبک أمر فقل حسبی اللّٰہ و نعم الوکیل. [2]

ترجمہ: "حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ فرمایا۔ جس شخص کے خلاف فیصلہ ہوا تھا جب وہ واپس جانے کے لئے مڑا تو کہنے لگا "حسبی اللّٰہ و نعم الوکیل"

---

[1] ترمذی، صفه القیامة ، باب ما جاء فی (شان) الصور حدیث ۲۴۳۱۔ احمد ۳۲۶/۱، بخاری تفسیر آل عمران ۱۷۲/۵۔ ابن ابی شیبہ ۳۵۲/۱۰۔

[2] ابوداؤد، القضاء ، باب الرجل یحلف علیٰ حقه، حدیث ۳۶۲۷۔ احمد ۲۴/۶۔ ابن السنی حدیث ۳۴۹۔

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ ملامت فرماتے ہیں حماقت اور بیوقوفی پر۔ تمہیں چاہئے کہ عقلمندی اور ہوشیاری سے کام کرو پھر جب تم کسی معاملے میں مغلوب ہو جاؤ تو یہ کہو "حسبی اللّٰہ و نعم الوکیل" اللہ تعالیٰ مجھے کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔"

③ عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہ : "حسبنا اللّٰہ و نعم الوکیل" قالها اِبراهیم علیه السلام حین اُلقی فی النار، وقالها محمد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم حین قالوا "اِن الناس قد جمعوا لکم فاخشوهم فزادهم اِیمانا وقالوا حسبنا اللّٰہ و نعم الوکیل." (آل عمران ۳:۱۷۳) [۲]

ترجمہ: "حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا "حسبنا اللّٰہ و نعم الوکیل" حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس وقت کہا تھا جب وہ آگ میں ڈالے گئے تھے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی یہ کلمہ کہا تھا، جب لوگوں نے ان سے کہا کہ (قریش کے کافروں کے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنے کے لئے بہت سے لوگ جمع ہوئے ہیں، ان سے ڈرو۔ تو اس بات نے ان کے ایمان میں اور اضافہ کر دیا اور انہوں نے کہا ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔"

استخراج

اَلْوَکِیْلُ عزوجل کو ابن مندہ، ابن حزم، ابن قیم اور ابن وزیر کے علاوہ تمام آئمہ صاحبان نے تخریج کیا ہے۔

نِعْمَ الْوَکِیْلُ عزوجل کو صرف ابن وزیر نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْوَکِیْلُ — لَا وَکِیْلَ اِلَّا اَنْتَ

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ — لَا نِعْمَ الْوَکِیْلَ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

---

[۱] بخاری، کتاب التفسیر، باب قولہ "اَمنۃً نعاسا" حدیث ۴۵۶۳۔

Marfat.com

۳۱۹ اَلْوَهَّابُ عزوجل

﴿ عزت عطا کرنے والا ﴾

اَلْوَهَّابُ عزوجل وہ ذات جس کی عطا بے حدوحساب ہو، بے غرض وغایت ہو اور بے عوض ہو۔ اور یہ غرض نہ فوری ہو اور نہ ہی بدیر ہو۔ جو عزت بھی عطا کرتا ہے، مال ودولت بھی عطا کرتا ہے اور ہدایت بھی عطا کرتا ہے۔ رحمت بھی عطا کرتا ہے۔

قرآن کریم

① ﴿ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ ﴾

ترجمہ: ''اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو کج (ٹیڑھا) نہ کیجئے بعد اس کے کہ آپ ہم کو (حق کی طرف) ہدایت کر چکے ہیں اور ہم کو اپنے پاس سے رحمت (خاصہ) عطا فرمایئے بلاشبہ آپ بڑے عطا فرمانے والے ہیں۔'' (آل عمران ۳ : ۸)

یہ اسم قرآن کریم میں ۳ بار آیا ہے اس میں سے صرف ایک بار ''ربک العزیز'' کے ساتھ آیا ہے۔

احادیث مبارکہ

① عن عائشة أن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم كان اِذا ستيقظ من اللّيل قال '' لا اِلٰه اِلا أنت، سبحانک اللّٰهم! أستغفرک لذنبی و أسألک رحمتک. أللّٰهم زدنی علما ولا تزغ قلبی بعد اِذ هديتنی، وهب لی من لدنک رحمة اِنک أنت الوهاب.''[1]

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رات کو جاگ اٹھتے تو فرماتے '' لا اِلٰه اِلا انت، سبحانک اللّٰهم! أستغفرک لذنبی و أسألک رحمتک. أللّٰهم زدنی علما ولا تزغ

---

[1] ابوداؤد، الادب، باب ما يقول الرجل اذا تعآر من الليل حديث ۵۰۶۱۔ نسائی عمل اليوم والليلة حديث ۵۶۸۔ ابن حبان، الموارد ۲۳۵۹۔ مستدرک حاکم ۱/۵۴۰۔ ابن السنی حديث ۷۵۶۔

Marfat.com

قلبی بعد اِذ ھدیتنی، وھب لی من لدنک رحمة اِنک أنت الوھاب" یعنی کوئی معبود نہیں اللہ تعالیٰ کے علاوہ۔ آپ پاک ہیں۔ یا اللہ تعالیٰ میں اپنے گناہوں کی مغفرت چاہتا ہوں اور آپ کی رحمت کا سائل ہوں۔ یا اللہ تبارک و تعالیٰ میرے علم میں اضافہ فرمائیے اور میرے قلب کو گمراہ نہ فرمائیے بعد اس کے کہ آپ مجھے ہدایت دے چکے اور خاص اپنی طرف سے مجھے رحمت عنایت فرمائیے۔ بے شک آپ وھاب (بہت زیادہ دینے والے) ہیں۔"

(۲) عن سلمة بن الأکوع الأسلمی قال : ما سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم دعا دعاء اِلا ستفتحہ بسبحان ربی العلی الأعلیٰ الوھاب.[1]

ترجمہ: "حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی ایسی دعا کرتے ہوئے نہیں سنا جس دعا کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات سے شروع نہ فرماتے ہوں (یعنی ہر دعا کے شروع میں یہ کلمات فرماتے) سبحان ربی العلی الأعلیٰ الوھاب یعنی میرا رب سب عیبوں سے پاک ہے، سب سے بلند سب سے زیادہ دینے والا۔"

استخراج

اس اسم کو بلا استثناء تمام آئمہ صاحبان نے تخریج کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْوَھَّابُ لَا وَھَّابَ اِلَّا اَنْتَ

☆.....☆.....☆

---

[1] احمد ۴/۵۴۔ طبرانی فی الکبیر ۲۵۳۔ مجمع الزوائد.

Marfat.com

باب ۱۱

اسماء جن کی سند و دلیل ہنوز باقی ہے

جلد اول میں ہم نے ۳۱۹ اسماء اللہ عزوجل کی فہرست دی تھی اور جلد دوم میں ہم نے کوشش کی کہ ان تمام اسماء کی قرآن کریم و احادیث مبارکہ سے سند و دلیل جمع کر دی جائے تا کہ یہ کام ممکنہ حد تک تکمیل پا جائے۔ لیکن اس فہرست سے ہمیں دو اسماء المذکور اور النذیر پر کوئی بھی سند قرآن کریم اور احادیث سے نہ ملی اور نہ ہی ان صاحبان کی کتب سے جنہوں نے یہ اسماء تخریج کئے تھے۔ چونکہ ہم اس کتاب میں کوئی بھی ایسا اسم اللہ عزوجل شامل نہیں کرنا چاہتے جس کی سند قرآن و حدیث سے نہ مل سکے۔ اس لئے ہم نے فی الحال ان اسماء کو اپنی فہرست سے نکال لیا ہے اور ان کی تفصیل اس باب کے جدول میں دی جا رہی ہے اور ساتھ ہی ان آئمہ صاحبان کا اسم گرامی بھی دے دیا ہے جنہوں نے ان کی تخریج کی تھی۔ علماء کرام سے اس ضمن میں رہنمائی اور مدد کی درخواست ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ جزائے خیر دے۔

ان دو اسماء کے نکالے جانے کے بعد فہرست میں دو کی کمی ہو گئی تھی مگر وہ اس طرح پوری ہوئی کہ:

(۱) ابن وزیر کے قرآن کریم سے تخریج کردہ اسم "القائم علیٰ کل نفس بما کسبت" کو جو ہم نے باب ہفتم کے جدول کے Footnote میں صفحہ ۲۱۰ پر ان کی کتاب "ایثار الحق علی الخلق" کے حوالے سے لکھا تھا مگر اس کو جدول میں شامل نہ کر سکے تھے۔ اب اس کو باب اول کے جدول میں شامل کر لیا گیا ہے۔

(۲) ابن مندہ نے اپنی کتاب التوحید میں "رب کل شیءٍ و ملیکہ" کو اسم اللہ عزوجل میں شامل کیا ہے۔ لیکن ہم نے غلطی کی تھی اور اس اسم کو اسماء اللہ عزوجل کی

Marfat.com

فہرست میں شامل نہیں کر سکے تھے۔اس کے لئے ہم معذرت خواہ ہیں۔ یہ اسم اللہ عزوجل اب باب اول کے جدول ''دوم'' میں شامل کرلیا گیا ہے۔

۱۳۱۹ اسماء اللہ عزوجل میں سے دونام، جن کی تا حال ہمیں قرآن وحدیث سے سند نہیں ملی ہے نکال لئے گئے اوران کی جگہ دو اسماء اللہ عزوجل جن کی سند دلیل قرآن وحدیث میں موجود ہے اور جو جلد اول کی فہرست سے غلطی سے رہ گئے تھے اب شامل کر لئے گئے ہیں اور اس طرح تعداد اسماء اللہ عزوجل ۱۳۱۹ ہی رہی جو اس کتاب میں درج ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری غلطی کو معاف فرمائے اور ہمیں ہدایت ورہنمائی عطا فرمائے اور ہماری ان کوششوں کو جو محض اس کی عطا کردہ توفیق سے اس کی رضا کے لئے ہے، قبول فرمائے کہ وہی اپنی رضا سے توفیق دیتا ہے اور وہی قبول فرماتا ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ۔

۱	المذکور عزوجل	اس اسم کو ابن العربی نے تخریج کیا ہے۔
۲	النذیر عزوجل	اس اسم کو امام ابن مندہ نے تخریج کیا ہے۔

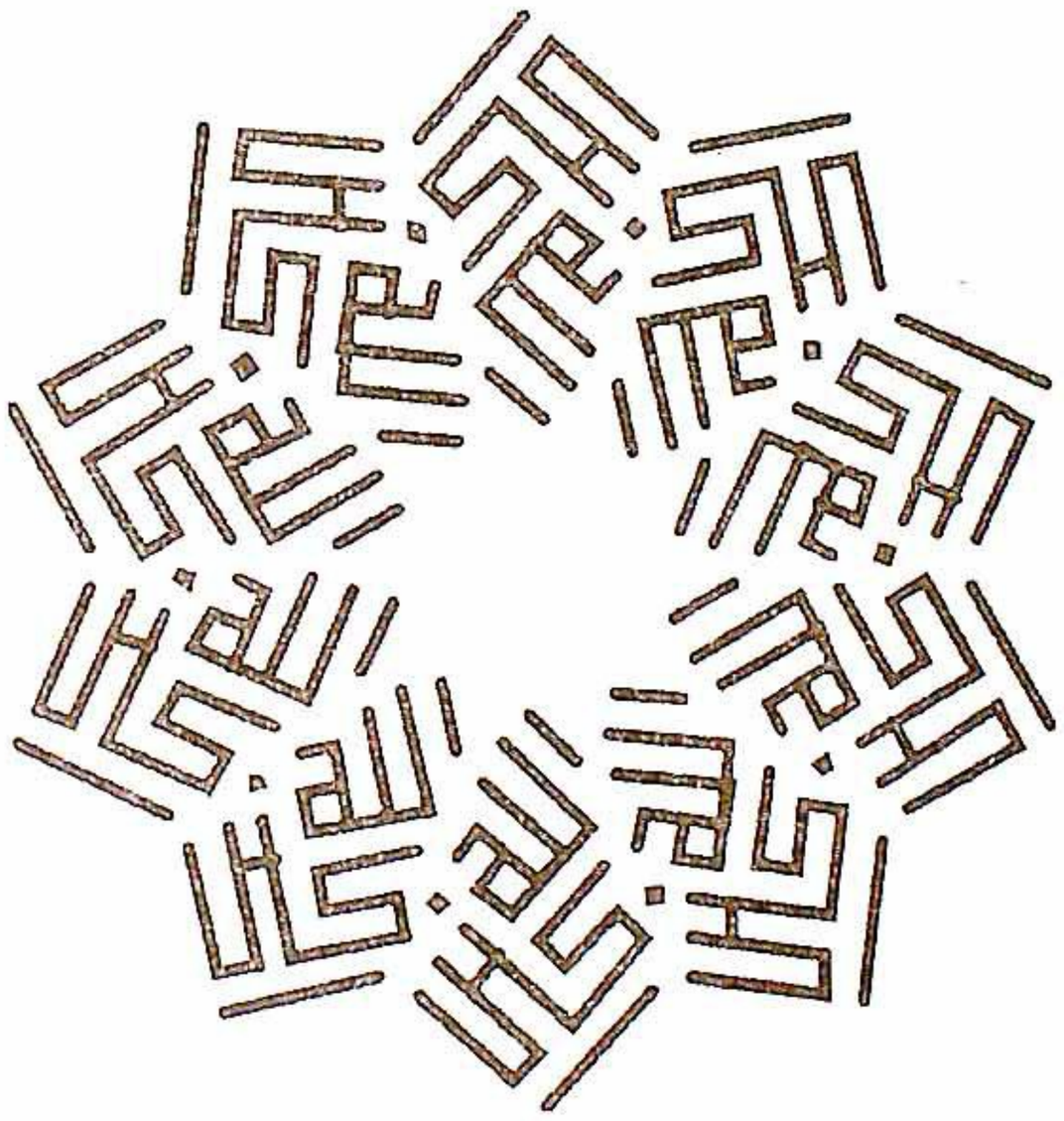

Marfat.com

کتابیات (BIBLIOGRAPHY)

کتب الاسماء الحسنٰی (عربی کتب)

۱- اللّٰہ جَلَّ جَلَالُہٗ ، سعید حوی ، دارالسلام ، ۱۲۰ شارع الأزہر، الغوریۃ، ۱۹۹۵ء-

۲- اشتقاق اسماء اللّٰہ، لأبي القاسم عبدالرحمن بن اسحاق الزجاجی، تحقیق: الدکتور عبدالحسین المبارک ، مؤسسۃ الرسالۃ ، بیروت ، ۱۹۷۴،۱۹۸۶ء -

۳- الاسنیٰ فی شرح اسماء اللّٰہ الحسنیٰ،محمد بن ابی بکر بن فرح الانصاری القرطبی، دارالصحابۃ للتراث بطنطا ، ۱۹۹۵ء-

۴- الاسنیٰ بشرح الاسماء الحسنیٰ شمس الدین ابو عبداللّٰہ محمد بن ابراہیم الصفوی،۹۲۷ھ، مخطوط-

۵- اسم اللّٰہ الاعظم شرح و فوائدہ و مجرباتہ، عبدالفتاح السید البطوخی، مکتبہ القاہرۃ، المصر ، ۱۹۹۰ء-

۶- اسم اللّٰہ الأعظم، تالیف: عبداللّٰہ بن عمر الدمیجی ، دارالوطن ، الریاض، ۱۹۹۸ء-

۷- اسماء اللّٰہ الحسنیٰ،عبداللّٰہ بن صالح بن عبدالعزیز الفصن،دارالوطن ، الریاض،۱۴۱۷ھ-

۸- اسماء اللّٰہ الحسنیٰ،الإمام شمس الدین ابی عبداللّٰہ محمد بن ابی بکر الزرعي الدمشقی ، دارابن کثیر، دمشق، بیروت،۱۹۹۷ء -

۹- اللّٰہ خالق الکون ، الاستاد جعفرالہادي،مؤسسۃ سید الشہداء العلمیۃ، ایران قم المقدسۃ، ۱۴۰۵ھ-

۱۰- الأسماء الحسنیٰ وللّٰہ الاسماء الحسنیٰ فادعوہ بہا ، دکتور حسن عز الدین الجمل، الشعب، القاہرہ-

۱۱- اسماء اللّٰہ الرحیم فی الکون العظیم،قاسم لاشین، ۱۹۹۰ء-

۱۲- اللّٰہ تبارک و تعالیٰ اسماؤہ وصفاتہ المفردۃ، الدکتور عبدالسلام الترنجي،کلیہ الدعوۃ الاسلامیۃ ،۱۴۰۳ھ، جمعیۃ الدعوۃ الإسلامیۃ العالمیۃ، طرابلس،۱۹۹۴ء-

۱۳- ایثار الحق علی الخلق فی رد الخلافات إبی المذہب الحق من أصول التوحید، ابی عبداللّٰہ محمد بن المرتضیٰ الیمانی، دارالکتب العلمیۃ ، بیروت ،لبنان ۱۴۱۸ھ-

۱۴- اسماء اللّٰہ الحسنیٰ،الحافظ احمد بن علي ابن حجر العسقلانی، المکتب الاسلامی، بیروت، الطبعۃ ۱۹۹۷ء-

۱۵- اسم اللّٰہ الاعظم واسماء اللّٰہ الحسنیٰ والنظر إلیٰ اللّٰہ تعالیٰ فی الآخرۃ، محی الدین عبدالحمید، دارالمشاعل ، بالریاض،۱۹۹۳ء-

۱۶- اسماء اللّٰہ الحسنیٰ وصفاتہ العلیا ، محمد عجاج الخطیب، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، ۱۹۸۸ء-

۱۷- اسماء اللّٰہ وصفاتہ فی معتقد اہل السنۃ والجماعۃ، الدکتور عمرسلیمان عبداللّٰہ الاشقر، دارالنفائس، الاردن، ۱۴۱۳ھ، ۱۹۹۳، ۱۹۹۴ء و ۱۹۹۹ء-

۱۸- اللّٰہ فی العقیدۃ الاسلامیۃ،احمد بہجت، مرکز الأہرام ، القاہرۃ، ۱۹۸۶ء-

۱۹- اسماء اللّٰہ الحسنیٰ،عبدالقادر الجیلانی،تحقیق:محمد عبد الرحیم، مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، بیروت،لبنان، ۱۹۹۷-

۲۰- اللّٰہ تبارک و تعالیٰ،طہ عبداللّٰہ العفیفی، الدار المصریۃ اللبنانیۃ، القاہرۃ، ۱۴۱۴ھ، ۱۹۹۴ء-

۲۱- الاسماء والصفات نقلاً وعقلاً،الشیخ محمد الأمین الجکني الشنقیطي، دارالقادري، بیروت، ۱۹۹۱ء-

۲۲- اسرار المعانی فی اسماء اللّٰہ الحسنیٰ، دکتورمحمود السید حسن،المکتب الجامعی الحدیث، محطۃ الرمل، اسکندریۃ -

۲۳- الأنوار القدسیہ فی شرح اسماء اللّٰہ الحسنیٰ واسرارہا الخفیۃ، الشیخ احمد سعد العقاد، تحقیق: محمد سلیمان فرج، الشعیب، القاہرۃ -

Marfat.com

٢٤- اسماء الله، احمد مختار، الشعب ، القاهرة-

٢٥- اسماء الله الحسنىٰ والايات الكريمة الواردة فيها،حسنين محمد مخلوف، دارالعارف بمصر ١٩٧٤ء-

٢٦- الاذكار من كلام سيد الابرار، محيي الدين ابى زكريا يحيىٰ بن شرف النووي الدمشقي الشافعي، مؤسسة التقويم الاسلامي، بيروت ، لبنان، ١٩٨٦ء ،طبع الثانى-

٢٧- الاذكار،محمد بن ابراهيم الشيبانى، دارالفتح، الشارقة، الإمارات العربية المتحدة، ١٤١٤ھ-

٢٨- أسماء الله الحسنىٰ،للحافظ ابى عبدالرحمٰن النسائى،تحقيق وإعداد : أبى إسلام جمال نصر، مكتبه التراث الاسلامى ، القاهرة-

٢٩- إثبات وجود الله ووحدانية،الشيخ محمد متولى الشعراوى، مكتبه التراث الاسلامى، القاهرة ١٩٨٨ء-

٣٠- اسماء الله وصفاته وموقف أهل السنة منها، الشيخ محمد بن صالح العثيمين، دار الثريا، الرياض، ١٤١٥ھ-

٣١- احكام القرآن،لأبي بكر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربى، دارالفكر،بيروت، لبنان-

٣٢- اسماء الله الحسنىٰ فى القرآن الكريم، الدكتور حسين محمد الشافعى، نهضة مصر، القاهرة، ١٩٨٩ء-

٣٣- بدائع الفوائد،أبى عبدالله محمد بن أبى بكر الدمشقى المشتهربابن قيم الجوزيه،دارالفكر -

٣٤- بحر الفرائد ويليه منتخب الختوم،محمد بن أبو سعيد الهروي، الإرشاد، بيروت لندن، ١٩٩٣ء-

٣٥- تخريج حديث الأسماء الحسنىٰ، الحافظ احمدبن حجر العسقلانى، تحقيق: مشهور بن حسن بن محمود بن سلمان، مكتبه الفرباء الأثرية، المدينة النبوية،، ١٤١٣ھ-

٣٦- تفسير اسماء الله الحسنىٰ، ابي اسحق ابراهيم بن السري الزجاج، تحقيق: أحمد يوسف الدقاق، دارالمامون للتراث ، بيروت ، دمشق،١٩٨٦ء-

٣٧- تفسير الفاتحه الكبير ،الإمام احمد بن عجيبة الحسنى التطواني، تحقيق: بسام محمد بارود، منشورات المجمع الثقافي، أبو ظبي، الإمارات العربية المتحدة، ١٩٩٩ء -

٣٨- تيسيرالكريم الرحمن فى تفسير كلام المنّان، الشيخ عبدالرحمٰن بن ناصر السعدي، مؤسسة الرسالة، بيروت ، لبنان، ١٩٩٧ء-

٣٩- تجليات فى أسماء الله الحسنىٰ،دكتور عبدالمنعم الحفنى، مكتبة مدبولى ، القاهرة،١٩٩٦ء-

٤٠- تخصيص به الاسماء الحسنىٰ وصفات العلى، ابوالحامد قطب الدين محمد البز غشي ، مخطوط-

٤١- الجامع الصحيح وهو سنن الترمذى ، لأبي عيسىٰ محمد بن عيسىٰ بن سورة، دارالكتب العلمية، بيروت،لبنان-

٤٢- جزء فيه طرق حديث'إن لله تسعة وتسعين اسماً'،ابى نعيم الأصبهاني احمد بن عبدالله بن احمد بن اسحاق بن مهران ، تحقيق: مشهور بن حسن بن سلمان، مكتبه الفرباء الأثرية ، المدينة النبوية، ١٤١٣ھ-

٤٣- الجوائز والصلات من جمع الاسامى والصفات ، نورالحسن محمد صديق حسن خان القنوجي، مكتبه نزار مصطفىٰ الباز، الرياض ،١٩٩٧ء-

٤٤- جامع البيان عن تأويل آي القرآن ، أبي جعفر محمد بن جرير الطبّري، دارالفكر،بيروت،لبنان، ١٩٩٥ء-

٤٥- الحجة في بيان المحجة وشرح عقيدة أهل السنة ،الإمام أبي القاسم اسماعيل ابن محمد بن الفضل التيمي الأصبهاني، تحقيق: محمد بن ربيع بن هادي عمير المدخلي، دارالراية،الرياض، ١٩٩٩ء-

٤٦- الحاوى لِلفتاوىٰ،للامام جلال الدين السيوطى،المكتبه النورية الرضوية، فيصل آباد،پاكستان-

٤٧- الدرالمنثور فى تفسيراسماء الله الحسنىٰ،الشيخ عبدالعزيز بحيىٰ الازهرية المصرية، ١٣١٦ھ-

٤٨- الدرالمنظم فى اسم الله الإعظم، الإمام جلال الدين سيوطى، مخطوط-

٤٩- الدعا ومنزلة من العقيدة والاسلامية، ابى عبدالرحمن الجيلانى بن خضرالعروى، مكتبه الرشد، رياض، ١٩٩٦ء -

٥٠- ذوالجلال و الإكرام الإسم الأعظم، محمود شلبى، المكتبه المصرية، بيروت، ١٩٨٢ء-

Marfat.com

٥١- رحلة إله اسماء الله الحسنى الله عبدالواحد الحسينى، المختار الاسلامى ،القاهرة-
٥٢- سعادة الدارين فى الصلاة على سيد الكونين، يوسف بن إسماعيل النبهاني، ١٣١٨ھ-
٥٣- سنن النسائى،بشرح الحافظ جلال الدّين السيوطي، دارالمعرفة، بيروت ،لبنان، الطبعة الرابعة، ١٤١٨ھ، ١٩٩٧ء-
٥٤- سنن ابن ماجه ، للحافظ أبي عبد الله محمد بن يزيد القزويني، تحقيق: صدقى جميل العطار، دارالفكر، بيروت ،لبنان، ١٤١٥ھ / ١٩٩٥ء-
٥٥- شرح أسماء الله الحسنىٰ، لإمام ابى القاسم عبدالكريم القشيري، تحقيقات و شروح: احمد عبدالمنعم عبدالسلام الحلوانى، دار آزال ، بيروت ، ١٩٨٩ء-
٥٦- شأن الدعاء،لأبي سليمان حمد بن محمد خطابي الحافظ ، تحقيق: أحمد يوسف الدقاق، دارالمامون للتراث، طبع اول، دمشق، ١٩٨٤ء اور دارالثقافة العربية، طبع الثالثة، ١٩٩٢ء-
٥٧- شعب الايمان، للإمام ابي بكر احمد بن الحسين البيهقى، تحقيق: ابي هاجر محمد السعيد بن بسيونى زغلول، دارالكتب العلمية، بيروت، ١٩٩٠ء -
٥٨- شرح السنة ، لأبي محمد الحسين بن مسعود البغوي، دارالكتب العلمية ، بيروت ، لبنان ١٩٩٢ء-
٥٩- شرح أسماء الله تعالى الحُسنىٰ وصفاته الواردة في الكتب الستة،الدكتور حصّة بنت عبدالعزيز الصغير، دارالقاسم للنشر ، الرياض، طبع الاول، ١٤٢٠ھ-
٦٠- شرح اسماء الله الحسنىٰ ،ابن منظور، دارالصحابة للتراث بطنطا، ١٩٩٢ء-
٦١- شرح الاسماء الحسنىٰ ،(علامه فخرالدين رازیؒ کی تصنیف ہے جسے انہوں نے امام قشیریؒ کی کتاب 'تحبیر' کی شرح سے لی ہے) مخطوط، ٥١١٠٦،
٦٢- شرح أسماء الله الحسنىٰ للرازى،لفخرالدين محمد بن عمر الخطيب الرازى،مكتبة الكليات الأزهرية، القاهرة ، ١٩٧٦ء-
٦٣- شرح أسماء الحسنىٰ، ١٢٣٣ ھ ، مخطوط-
٦٤- شرح اسماء الحسنىٰ ،الشيخ محيى الدين ابى عبدالقادر ابن ابى الوفاء محمد بن محمد بن نصرالله بن سالم ابى الوفاء القرشى - ٣٨٤ ھ-
٦٥- شرح اسماء الله الحسنىٰ في ضوء الكتاب والسنة ،سعيد بن على بن وهف القحطاني، فهرسة مكتبه الملك فهد الوطنية ، ١٤١٥ھ-
٦٦- صحيح البخارى،(ترجمه:الدكتور محمد محسن خان) دارالسلام للنشر والتوزيع، الرياض، ١٩٩٧-
٦٧- صحيح ابن حبان بترتيب ابن بلبان، الأمير علاء الدين علي بن بلبان الفارسي، مؤسسة الرسالة، بيروت، الطبعة الثالثة ، ١٤١٨ھ/ ١٩٩٧ء-
٦٨- صحيح مسلم بشرح الإمام أبي زكريّا يحيى بن شرف النّووي الدمشقي ، بمكتبه نزار مصطفىٰ الباز، الرياض ، الطبعة الاولى، ١٤١٧ھ/ ١٩٩٦ء -
٦٩- الصحيفة الصحيفة صحيفه همام بن منبه ، ڈاكٹر محمد حميدالله، ناشر:رشيد الله يعقوب، زمزمه كلفٹن، كراچى -
٧٠- صفات الله عزّ و جلّ الواردة في الكتاب والسنة ، علوي بن عبدالقادر السقاف، دارالهجرة، الرياض، ١٩٩٤ء-
٧١- العواصم والقواصم فى الذب عن سنة أبى القاسم، الإمام النظار المجتهد محمد بن ابراهيم الوزير اليمانى، مؤسسة الرسالة، بيروت، ١٩٩٤ء-
٧٢- فتح البارى بشرح صحيح البخارى، للحافظ أحمد بن علي بن حجر العسقلانى، دارالفكر، بيروت ،لبنان، ١٩٩٦ء -

Marfat.com

٧٣- الفردوس بمأثور الخطاب ، أبي شجاع شيروية بن شهردار بن شيرويه الديلمي الهمداني، دارالكتب العلمية، بيروت ،لبنان ، ١٩٨٦ء-

٧٤- في نور الاسماء الحسنىٰ، نور الدين قمر ، عبد محمد الشمالي ، الكويت ، ١٩٧٦ء-

٧٥- فتح الله بخصائص الاسم الله، للفقير محمد موسىٰ الروحالي البازي،المكتبه الامدادية ،ملتان، پاكستان - ١٩٧٩ء-

٧٦- القواعد الطيبات في الأسماء و الصفات ، ابن القيم . والشنقيطي. وابن عثيمين، مكتبه اضواً السلف ، الرياض ، ١٩٩٥ء -

٧٧- القواعد الكلية للأسماء والصفات عندالسلف، الدكتور إبراهيم بن محمد بن عبدالله البريكان، دارالهجرة،الرياض، ١٩٩٤-

٧٨- القواعد المثلى في صفات الله واسمائه الحسنىٰ، للشيخ محمد الصالح العثيمينؒ، اضواء السلف،الرياض،١٩٩٦ء -

٧٩- قطب الارشاد، مولٰنا الحاج فقير الله ابن عبدالرحمٰن الحنفي ، ١٣١٦ھ-

٨٠- كتاب موضح الطريق، (یہ کتاب شمس المعارف احمد البونی کی کتاب ' شرح الاسماء الحسنیٰ' کے طریق کو واضح کرتی ہے) ، مخطوط- سن اشاعت ؟؟

٨١- كتاب التوحيد ومعرفة اسماء الله عزّ وَجلّ وصفاته على الاتفاق والتفرد،الإمام أبي عبدالله محمد بن اسحاق بن محمد بن يحيىٰ ابن منده ، مكتبه الفرقان الاثرية ،المدينة المنورة ، ١٩٩٤-

٨٢- كتاب التوحيد، وإثبات صفات الربّ عزّ وجلّ ، إمام الأمة أبي بكر محمد بن اسحاق بن خزيمة، تحقيق: الدكتور عبدالعزيز بن ابراهيم الشهواه، مكتبه الرشد،الرياض ، ١٩٩٤ء-

٨٣- كتاب التوحيد و اثبات صفات الرب عزّ وَجلّ ، محمد بن اسحق بن خزيمه،دارالكتب العلمية، بيروت،لبنان،١٩٩٢ -

٨٤- كتاب الأسماء والصفات ، للإمام العلامة تقي الدين ابن تيميّة، تحقيق: مصطفىٰ عبدالقادر عطا، دارالكتب العلمية، بيروت ،لبنان-١٩٨٨ء -

٨٥- كتاب النعوت الأسماء والصفات ، للإمام الحافظ أحمد بن شعيب النسائي، تحقيق: عبدالعزيز بن ابراهيم الشهوان، مكتبه العبيكان،الرياض، ١٩٩٨ء-

٨٦- كشف المعنىٰ عن سر اسماء الله الحسنىٰ ، الشيخ محي الدين ابي عبدالله محمد المعروف 'ابن العربيؒ'، تحقيق: الدكتور پابلو بينيتو،مكتبه الاشراق،سوق القدس، ١٤١٩ھ-

٨٧- كتاب صفات الله عزّ وَ جلّ ، صالح على المسند، دارالمدني ، جده ، ١٩٩١ء-

٨٨- كلمة الله جلّ جَلاَ لهُ، الشهيد السيد حسن الشيرازي، مؤسسة الوفاء،بيروت ،لبنان، ١٩٩٣ء-

٨٩- كتاب المقصد الاسنىٰ، في شرح اسماء الحسنىٰ،الإمام الشيخ عبدالعزيز الدريني، مكتبه ومطبعة محمد علي صبيح وأولاده، بميدان الازهر، بمصر، ١٣٩٨ء-

٩٠- كتاب ملحة السراء في شرح الدعاء المسمّٰى بكاشف الضّراء،القاضي ابي علي محمد المقلب بار تضا علي خان البخاري الصفوي الكرفاموي،مجلس دائرة المعارف،حيدرآباد دكن،١٣٣٧ھ-

٩١- كتاب الأسماء والصفات، الإمام ابي بكر احمد بن الحسين البيهقي (عبدالله بن محمد الحاشدىٰ)، مكتبه السوادي ، جده ، ١٩٩٣ء -

٩٢- كتاب الأسماء والصفات ، للإمام ابي بكر احمد الحسين بي علي البيهقي، تحقيق: الشيخ عماد الدين أحمد حيدر ، دارالكتاب العربي،بيروت ،لبنان، ١٩٩٤ء-

٩٣- كتاب الدعاء،الإمام ابي القاسم سليمان بن أحمد الطبراني، تحقيق:الدكتور محمد سعيد بن محمد حسن البخاري،دارالبشائر الاسلامية ،بيروت،لبنان، ١٩٨٧ء-

٩٤- كتاب الدعاء ، الإمام ابي القاسم سليمان بن أحمد الطبراني، تحقيق:مصطفىٰ عبدالقادر عطاء

Marfat.com

دارالكتب العلمية، بيروت ،لبنان، ١٩٩٣ء -
٩٥- كتاب الدعاء ،الإمام ابى القاسم سليمان بن أحمد الطبرانى، مخطوط، ٦٣٧ ھ-
٩٦- كتاب المنهاج في شعب الايمان، أبي عبدالله الحسين بن الحسن الحليمى، تحقيق: حليمى محمد فوده،دار لفكر، بيروت، ١٩٧٩ء-
٩٧- كتاب فيه الامد الاقصى فى شرح اسمآ الله، الشيخ الامام العالم ابى بكر محمد بن عبدالله بن العربى،مخطوط ٧٤١ ھ-
٩٨- المطلب الأسنىٰ من أسماء الله الحسنى ، أبى عبدالرّحمٰن عصام بن عبدالمنعم المري،مكتبه الفرقان ،عجمان ،دولة إلامارات العربية المتحدة،١٩٩٩ء-
٩٩- المستدرك علىٰ لصحيحين، لإمام الحافظ أبي عبدالله محمد بن عبدالله الحاكم النيسابوري، دارالكتب العلمية، بيروت ،لبنان، الطبعة الاولىٰ، ١٩٩٠ء-
١٠٠- المعجم الكبير ، ابى القاسم سليمان بن احمد الطبرانى، داراحياء التراث العربى، ١٩٨٦ء-
١٠١- المحلى بالآثار ،الإمام أبو محمد علي بن أحمد بن سعيد بن حزم الاندلسي تحقيق: الدكتور عبدالغفار سليماذ ابسنداري ، دارالفكر، بيروت، لبنان-
١٠٢- معتقد أهل السنة والجماعة في أسماء الله الحسنىٰ، محمد بن خليفة التميمى، اضواء السلف، الرياض، ١٩٩٩ء-
١٠٣- معالم التوحيد،الدكتور مروان إبراهيم القيسي، المكتب الإسلامي، بيروت،، ١٩٩٠ء-
١٠٤- مدارج السالكين بين منازل ' إياك نعبد وإياك نستعين 'للإمام أبي عبدالله محمد بن أبي بكر بن أيوب ابن القيم الجوزية ، تحقيق: عماد عامر ، دارالحديث ،القاهرة،١٩٩٦ء-
١٠٥- منهج السلف في الأسماء والصفات ، شاكر بن توفيق العارُورى، رمادي للنشر ، الدمام، ١٩٩٦ء-
١٠٦- معجم أسماء الله الحسنىٰ، سيد أحمد محسب مرسي، المكتبه الثقافية، بيروت ،١٩٩٣ء-
١٠٧- من عقيدة المسلمين في صفات رب العالمين، بقلم : علي محمد المصراتي، دارالبيارق للنشر، لبنان، بيروت ، ١٩٩٧ء-
١٠٨- موسوعة له الأسماء الحسنى، الدكتور أحمد الشرباصى، دارالجيل، بيروت ،لبنان،١٩٨٧ء، ١٩٩٦-
١٠٩- المقصد الأسنى فى شرح اسماء الله الحسنى، لأبى حامد الغزالى، دارالكتب العلمية، بيروت ، لبنان-
١١٠- المقصد الأسنى فى شرح اسماء الله الحسنىٰ، لأبى حامد الغزالى، تحقيق:محمد عثمان الخست، مكتبه القرآن ، القاهرة-
١١١- المختصر فى معانى اسماء الله الحسنى ، الاستاذ محمود سامى بك، داراحياء الكتب العربية ، القاهرة ،١٩٤٨ء-
١١٢- معنى لا إله إلا الله وشروطها ، صالح بن محمد العليوي، دارالقاسم للنشر ،الرياض، ١٤٢٠ھ-
١١٣- معتقد أهل السنة والجماعة فى توحيد الأسماء والصفات، محمد بن خليفة التميمى،مكتبة اضواء السلف، الرياض ، ١٩٩٩ء-
١١٤- مع الله في أسمائه وصفاته، علي احمد العثمان، الدار السعودية، جدة، ١٩٨٦ء-
١١٥- المطلب الأسنى من اسما الله الحسنى، ابي عبدالله عصام بن عبدالمنعم المري، دارابن رجب، فارسكور، دمياط ، ١٩٩٦ء-
١١٦- مجموع الفرائب و موضوع الرغائب ، الشيخ تقى الدين إبراهيم بن علي العاملي الكفعمى، تحقيق : السيد مهدي الرجآني، موسوسه ، ١٤١٢ھ-
١١٧- معنىٰ لاإله الا الله. للإمام بدرالدين محمد بن عبدالله الزركشي، تحقيق: علي محي الدين علي القره داغي ، دارالبشائر الإسلامية،بيروت ،لبنان-١٩٧٦ء-
١١٨- المحرّرُ الوجيزفى تفسير الكتاب العزيز، للقاضي أبي محمد عبدالحق بن غالب بن عطيّة

Marfat.com

الأندلسی، تحقیق عبدالسلام عبدالشافی محمد، دارالکتب العلمیة، طبع الأول، ۱۴۱۳ھ-
۱۱۹- المصنف ، الحافظ الکبیر ابي بکر عبدالرزاق بن همام الصنعانی، تحقیق: حبیب الرحمن الأعظمي، المکتب الاسلامي، بیروت، ۱۴۰۳ھ-
۱۲۰- المسند للإمام احمد بن محمد بن حنبل، دارالحدیث القاهرة، الطبعة الاولیٰ، ۱۴۱۶ھ، ۱۹۹۵ء-
۱۲۱- النور الأسنی شرح أسماء الله الحسنی، احمد محمد صقر ، دارالصحافة، للطباعة والنشر، الأمیر ارغون بالناصریة-
۱۲۲- نقض عثمان بن سعید ، للإمام عثمان بن سعید الدارمي تحقیق: منصور بن عبدالعزیز السماري، اضواء السلف ، الریاض، ۱۹۹۹ء-
۱۲۳- النهج الاسمیٰ فی شرح أسماء الله الحسنیٰ، محمد الحمود النجدی، مکتبه الإمام الذهبی، الکویت، ۱۹۹۷ء-
۱۲۴- وجود الله بالدلیل العلمي والعقلیّ، الدکتور محمد نبیل النسوانی، دارالقلم، دمشق، ۱۹۹۹ء-
۱۲۵- وسائل الهدی فی شرح الاسماء الحسنیٰ، محمد اسحاق، اطلاعات وکلتور، بیهقی کتاب خپرو لو مؤسسه، حوت ۱۳۵۶ھ-
۱۲۶- هوالله ، یاسین رشدی، نهضة مصر ، القاهرة، ۱۹۹۱ء-
۱۲۷- ولله الأسماء الحسنیٰ فادعوه بها، محمد عبدالعزیز الهلاوی، مکتبه القرآن ، القاهرة-
۱۲۸- وجودالله، الدکتور یوسف القرضاوی، مکتبه وهبة، القاهرة، طبع الثالثة، ۱۹۹۰ء-
۱۲۹- ولله الأسماء الحسنیٰ فادعوه بها، احمد عبدالجواد-

کتب اسماء الحسنٰی (اردو)

۱- لأسماء الحسنٰی ، مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ ، ادارہ معارف اسلامی منصورہ، ملتان روڈ ، لاہور ، اشاعت اول ۱۹۸۷، اشاعت دوئم ۱۹۹۱ء-
۲- اسم اعظم ، علامہ عالم فقری، شبیر برادرز، ۴۰- بی، اردو بازار، لاہور-۱۹۹۱ء
۳- اسماء الحسنٰی ، (اللہ تعالیٰ کے پاک اور پیارے نام) ، احسن شکوہ ، یوسف سنز، ۱۴ نیو اردو بازار، کراچی-
۴- اسماء حسنٰی اور درود کبریت احمر، حضرت شاہ ابوالخیر اکاڈمی، درگاہ حضرت شاہ ابوالخیر ، شاہ ابوالخیر مارگ، دہلی ۱۱۰۰۰۶، ۱۹۸۱ء-
۵- اعمال قرآنی ، مولانا اشرف علی صاحب تھانوی، تاج کمپنی لمیٹڈ، لاہور، کراچی-
۶- اسماء الحسنٰی ، مع ادعیہ ماثورہ ، ابوالقاسم غلام رسول ، بی اے، کراچی-
۷- الاسمآء الحسنٰی منظوم، جناب منشی عبدالرحمٰن صاحب دانش، فیروز سنز لمیٹڈ، لاہور-
۸- اوراد رحمانی، حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ ، دارالفکر، کراچی، ۱۹۹۶ء-
۹- الاسماء الحسنٰی، (NINETY-NINE NAMES OF ALLAH) الفیصل ، لاہور-
۱۰- اللہ تبارک و تعالیٰ کے پیارے نام، مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار ، دارالتصنیف جامعہ علوم اسلامیہ، کراچی، ۱۹۸۹ء-
۱۱- اسمائے حسنٰی کی برکات ، حضرت مولانا انظر شاہ کاشمیری، ادارۂ اسلامیات، لاہور، ۱۹۹۳ء-
۱۲- حل المشکلات ، مولانا رحم الٰہی صاحب عامل چشتی نقشبندی، طیب اکیڈیمی، ملتان، ۱۹۹۵ء-
۱۳- حل المشکلات ، ڈاکٹر فضل الدین اجمیری نقشبندی مجددی، ادارہ دعوۃ القرآن، کراچی، ۱۹۸۸ء-
۱۴- خواص اسمائے حسنٰی المعروف تجلیات ربانی جمال و رحمانی، حافظ سید محمد جمال الدین شاہ دہلویؒ، قدیمی کتب خانہ، کراچی-

Marfat.com

۱۵- سعادۃ الدارین فی الصلوۃ علی سید الکونین ' علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی ، مکتبہ حامدیہ ، لاہور
۱۶- شمس المعارف - فصل اسماء حسنیٰ ، حصہ سوئم ، حضرت شیخ ابوالعباس احمد بن علی بونی۔
۱۷- شرح اسماء الحسنیٰ ، تاج کمپنی لیمٹڈ ، کراچی -
۱۸- شرح الاسماء الحسنیٰ ، حضرت مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوریؒ ، مکتبہ نذیریہ ، لاہور -
۱۹- شرح اسمآ الحسنیٰ ، قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوریؒ ، ادارہ اسلامیات ، لاہور ، ۱۹۹۴ء -
۲۰- شرح اسمآء اللہ الحسنیٰ ، مولانا اصغر علی روحی ، ادارہ تالیفات اشرفیہ ، ملتان ، ۱۹۹۸ء -
۲۱- شرح أسماء الحسنیٰ ، علامہ عبدالصمد صارم الازہری ، مکتبہ قاسمیہ ، ملتان ، پاکستان ، ۱۹۹۷ء -
۲۲- شرح اسماء اللہ الحسنیٰ ، مولانا احمد علی صاحبؒ ، شعبہ التالیف والاشاعۃ لا انجمن خدام الدین ، لاہور -
۲۳- عقائد اسماء الحسنیٰ ، محمد شہزاد سروانی ، تاج محل کمپنی ، پشاور ، پاکستان ، ۱۳۹۷ھ -
۲۴- عملیات اسمائے حسنیٰ ، سید شاہ محمد قادری ، تخلیقات ، لاہور ، پاکستان ، ۱۹۹۵ء -
۲۵- فضائل اسماء الحسنیٰ مع فضائل اسماء نبی کریم ﷺ ، عظمت علی آرائیں ، جہانگیر بک ڈپو ، لاہور -
۲۶- قصیدۂ طولی فی اسماء اللہ الحسنیٰ ، محمد موسیٰ روحانی ، بازی ، ادارہ تصنیف وادب جامعہ اشرفیہ ، لاہور -
۲۷- مظاہر حق شرح مشکوٰۃ شریف ، علامہ نواب محمد قطب الدین خان دہلویؒ ، دارالاشاعت ، کراچی ، ۱۹۹۴ء -
۲۸- مجموعہ رسائل امام غزالیؒ ، امام محمد غزالی ، دارالاشاعت ، کراچی ، ۱۹۹۰ء -
۲۹- نقوش قرآن نمبر ، ادارہ فروغ اردو لاہور -
۳۰- یک ہزار اور یک نام ، ناشر : حاجی فقیر محمد ، کوئٹہ ، پاکستان -

کتب اسماء الحسنیٰ (فارسی)

۱- اسمٰاء الحسنیٰ ، عبدالعلی بارزگان ، شرکت سہامی انتشار ، تہران ، ۱۳۶۱ ہجری شمسی -
۲- اسماء الحسنی ، میا فقیر اللہ جلال آبادی ، ۱۳۹۵ شمسی -
۳- اسماء وصفات الٰہی ، فقط در قرآن ، بقلم : دکتر محمد باقر محقق ، انتشارات اسلامی ، تہران ، ناصر خسرو ، پاساژ مجیدی ، ۱۳۷۲ -
٤- تحفۃ السالکین ، تحقیقات : خواجہ محمد پارسا ، افغانی دارالکتب ، دہلی ٦ -
٥- الدرنظیم فی خواص آیات قرآن ، لابی محمد عبداللہ بن اسعد البافقی الیمنیؒ ، بمبئی ، ۱۴۱۱ھ ، کابل ، افغانستان -
٦- روح الارواح فی شرح اسماء الملک الفتاح ، شہاب الدین ابو القاسم احمد بن ابی المظفر منصور السمعانی ، شرکت انتشارات علمی و فرہنگی -
۷- عین المعانی ، ابو البرکت شیخ عیسیٰ حبداللہ شطاری القادری ، مطبع فیض الکریم واقع حیدرآباد دکن -
۸- شرح اسماء الحسنیٰ ، عبدالحق محدث دہلویؒ ، ۱۲۸۳ ، مطبع پشاور -
۹- شرح فارسی اسماء الحسنی ، مولینا یعقوب چرخی ، کتاب فروشی کابل ، پشاور ، ۱۳۶۷ -
۱۰- شرح اسماء الحسنیٰ مشہور بہ شواہد الطوالع ، شیخ سعدالدین احمد انصاری ، ۱۳۷۳ -
۱۱- شرح اسماء الحسنیٰ مشہور بہ شواہد الطوالع ، شیخ سعد الدین احمد انصاری ، تاج محل کمپنی پشاور ، ۱۳۷۰ -
۱۲- المقصد الأسنیٰ در شرح اسماء اللہ الحسنی ، محمد صدیق بن سلطان -
۱۳- نامہاو صفتہای خدای رحیم در قرآن کریم ، دکتر محمد تقی مقتدری ، دفتر نشر فرہنگ اسلامی ، تہران ، ۱۳۲۸ -

Marfat.com

کتب اسماء الحسنٰی (پشتو)

۱- شرح اسماء الحسنیٰ، فقیر محمد عباس، اسلامی کتب خانه، پښور-۱۹۸۵ء-

کتب اسماء الحسنٰی (سندھی)

۱- الاسمآء الحسنٰی، کراچی-
۲- اسماء الحسنٰی، میاں عبدالوارث، محبوب پریس حیدر آباد، پاکستان
۳- اسماء اللہ الحسنٰی، غلام محمد ایس پنھور، ۳۰ نومبر ۱۹۵۶ء-
۴- اسماء اللہ الحسنٰی، غلام محمد ایس پنھور، حیدر آباد، سندھ-
۵- اسم اعظم، مرحوم فقیر محمد اسماعیل، شاہین پریس، حیدر آباد-
۶- اسم اعظم مع خواص اسماء الحسنٰی، علامہ عالم فقری، صداقت بک ڈپو، حیدر آباد، سندھ-
۷- اسرار اسمائی ربانی، عبدالغفار منگریو-
۸- اسمآء الحسنٰی، مولوی عبدالفتاح صاحب کھوسو، مولوی محمد عظیم کتب خانو، شکار پور، سندھ
۹- الخطبات والاحکام، مکتبہ سعیدیہ، مدرسہ عربیہ تعلیم الھدیٰ، گوٹھ الرا، پوسٹ پریالوء، ضلع خیرپور میرس، سندھ-
۱۰- طریق النجات فی بیان الاسماء الحسنٰی والصلوٰۃ، مولانا حافظ القاری غلام محمد صاحب، اتحاد پرنٹنگ پریس سکھر، ۱۹۶۶ء-
۱۱- مفتاح رشد اللہ، حصو چوتھون، (غیر مطبوعہ)-

کتب اسماء الحسنٰی (انگریزی)

1- PEARLS OF THE FAITH OR Islam's Rosary , Sir Edwin Arnold , SH,MUHAMMAD ASHRAF ,7,Aibak Road, New Anarkali,Lahore.

2- Pearls of the Truth(اللہ)
Sidheeque M.A. Veliankode, DAR AL-HADYAN , RIYADH .

3- 99 Names of ALLAH Designed by: VEGA Communications.

4- ASMA , ALLAH AL - HUSNA, Khaled Al-attar,Dar el Aker Beyrouth Liban .1993.

5- The Attributes of Divine Perfection The Concept of God in Islam Xenel Industries Ltd. Jeddah - Saudi Arabia.

Marfat.com

بسم اللّٰہ ھو الافضل الاسماء

ان کتب کی فہرست جو ماضی میں اسماء الحسنٰی پر لکھی گئیں اور جن کا ذکر مختلف کتب میں ملتا ہے۔ یہ فہرست کسی بھی طرح مکمل نہیں ہے صرف مشتِ از خروارے ہے، لاتعداد میں سے چند ہیں۔

(۱) الاسماء فی الاسماء لسعید بن احمد مھدانی م ۵۳۹ھ

(۲) الاسم الاعظم والنور الاقوم

(۳) الاسنجلی فی الاسنی شرح اسماء الحسنیٰ محمد بن ابی القسام م۵۸۶ھ

(۴) الانبار فی شرح صفات والا سماء ابی العباس احمد بن سعد م ۵۵۰ھ

(۵) البھجدۃ الحسنی فی نظم اسماء الحسنیٰ شیخ ابی ایمن سعد

(۶) رسالہ فی رجوع اسماء اللّٰہ تعالیٰ الی ذات الواحد لامام الغزالی

(۷) شرح اسماء الحسنیٰ للصدر الدین محمد بن اسحاق تونسوی م ۶۷۲ھ

(۸) شرح اسماء الحسنیٰ لعفیف الدین سلیمان بن علی تلمسانی م ۶۹۰ھ

(۹) شرح اسماء الحسنیٰ للشیخ ولی الدین منفوطی ھو اسماعیل بن ابراھیم م ۶۵۲ھ

(۱۰) شرح اسماء الحسنیٰ للشیخ یحییٰ بن بھاء الدین م ۹۶۳ھ

(۱۱) شرح اسماء الحسنیٰ عبدالعزیز بن محمد دھری م ۶۹۴ھ

(۱۲) شرح اسماء الحسنیٰ للشیخ عبداللہ سمرقندی م ۹۵۳ھ

(۱۳) شرح اسماء الحسنیٰ عبداللّٰہ بن ابی بکر الموصلی الشیبانی م ۸۲۰ھ

(۱۴) شرح اسماء الحسنیٰ امام ابی محمد عبدالسلام بن عبدالطالب

Marfat.com

المغربی

(۱۵) شرح اسماء الحسنیٰ للشیخ احمد بن علی بونی

(۱۶) شرح اسماء الحسنیٰ للشمس الدین محمد بن ابراهیم المالکی ۸۹۰ھ

(۱۷) شرح اسماء الحسنیٰ سید علی بن شهاب همدانی م ۷۸۶ھ

(۱۸) شرح اسماء الحسنیٰ للشرف الدین علی یزدی

(۱۹) شرح اسماء الحسنیٰ ابو سلیمان احمد بن محمد م ۳۸۸ھ

(۲۰) شرح اسماء الحسنیٰ ابوبکر احمد علی رازی الحنفی م ۳۷۰ھ

(۲۱) المنهل العزب فی شرح اسماء الرب

(۲۲) شرح اسماء الحسنیٰ للتقیدین ابی بکر بن محمد الشافعی م ۸۲۴ھ

(۲۳) شرح اسماء الحسنیٰ لامام بیضاوی سماه منتهی المناه بشرح اسماء الحسنیٰ م ۶۸۲ھ

(۲۴) شرح اسماء الحسنیٰ للبقالی وهواب الفضل محمد بن ابی بکر خوارزمی م ۵۶۲ھ

(۲۵) شرح اسماء الحسنیٰ لبرهان الدین محمد بن محمد نسفی م ۶۸۷ھ

(۲۷) شرح اسماء الحسنیٰ للبرلسی وهو ابی العباس احمد بن محمد بن عنی م ۸۹۹ھ

(۲۸) شرح اسماء الحسنیٰ للا اقلیشی وهو ابی العباس احمد بن محمد النحوی م ۵۵۰ھ

(۲۹) شرح اسماء الحسنیٰ للا از مصری وهو ابو منصور بن احمد هیروی

(۳۰) شرح اسماء الحسنیٰ لابن برجان الاندلسی وهو ابوالحکم عبدالله بن عبدالرحمن بن محمد شبلی م ۵۳۶ھ

(۳۱) المقام الاسنا فی کیفیة العمل بالاسماء شیخ الاسلام منافع اسماء الحسنیٰ لامام الکبیر

Marfat.com

(۳۲) شرح اسماء الحسنیٰ لمحمد حاکم رومی
(۳۳) شرح اسماء الحسنیٰ للمنفوطی ولی الدین اسماعیل بن ابراهیم م ۶۵۲ھ
(۳۴) شرح اسماء الحسنیٰ لحسام الدین محمد بن عبدالرحمٰن م ۸۷۴ھ
(۳۵) شفاء الابدان المرضیٰ فی السرالقران الشریف والاسماء الحسنیٰ علی خیری
(۳۶) للالی الحسنیٰ فی شرح النظم اسماء الحسنیٰ لحسن علی توزانی
(۳۷) اللالی انهرات فی اعمال ذوات اسماء و المنفصلات محمد بن احمد بن محمد میری المکی م ۱۰۴۰ھ
(۳۸) المقامل اسنأ فی تفسیر اسماء الحسنیٰ للزین الدین علی بن محمد عاملی الشعبی
(۳۹) المقام الاسماء فی امتزاج اسماء للشیخ عبدالغنی نابلسی
(۴۰) مقامات النجات فی شرح اسماء الصفات للعلامه نعمت الله جزائری الشعبی
(۴۱) المقصد الاسماء فمازکر شیئی مما یتعلق بجملة الاسماء لاحمد بن احمد برلسی الشهیر بزروق
(۴۲) المقصد الاسنا فی شرح اسماء الحسنیٰ لابراهم بن علی الکفعنی الشیعی
(۴۳) المقصد الاسنا فی الاشارات فی ماوقع فی القران باللسان الشریف الاسماء و للشیخ الاکبر
(۴۴) نظم اسماء الله الحسنیٰ للعلامه محمد بن خلیل طرابلسی
(۴۵) نظم اسماء الله الحسنیٰ بشیخ سعد الدین انصاری
(۴۶) شرح اسماء الحسنیٰ لنحواجه امیر درد الهندی
(۴۷) شرح اسماء الله الحسنیٰ مظهر علی شاه
(۴۸) شرح اسماء الله الحسنیٰ للشیخ رکن الدین الفرابادی
(۴۹) شرح اسما الله الحسنیٰ لخواجه محمد فارسا
(۵۰) شرح اسماء الله الحسنیٰ للشیخ خواجه امیر کلال الخیاری

Marfat.com

جلد دوم پر اخبارات وجرائد کی آراء

جناب رشید اللہ یعقوب صاحب نے اس کتاب میں نہ صرف ان تمام محدثین، محققین اور علمائے کرام کے کام کو یکجا کر دیا ہے، بلکہ عربی زبان میں اس موضوع پر ہونے والے اس وقیع علمی کام سے بھی استفادہ کیا ہے جو تا حال شائع نہیں ہوا اور مخطوطوں کی شکل میں ہے۔ انہوں نے ایک مخلص خادم دین وعلم کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ وسائل سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ عظیم خدمت انجام دی ہے، تاہم اس قدر بڑا کام کرنے کے باوجود وہ کسی خود پسندی کے پندار میں مبتلا نہیں ہوئے اور نہ ہی ان کا یہ دعویٰ ہے کہ ''ہم چنیں دیگرے نیست''..... بلکہ جلد اول کے مقدمے میں انہوں نے ان تمام علماء و محققین کا تذکرہ کیا ہے، جنہوں نے اس موضوع پر کام کیا ہے۔

آپ روایتی معاصرانہ چشمک اور علمی تحاسد وتباغض سے بھی کوسوں دور ہیں، جس کا ثبوت یہ ہے کہ آپ نے اہل تحقیق کو نہ صرف صلائے عام دی ہے بلکہ اپنے کتب خانے (رحمۃ للعالمین ریسرچ سینٹر، جس میں ۱۳۰۰۰ کے قریب کتب موجود ہیں) میں، اس موضوع پر موجود کتب سے استفادے کی بھی دعوت بلکہ اجازت دی ہے۔

محترم رشید اللہ یعقوب جو کام بھی کرتے ہیں ڈوب کر کرتے ہیں، سو انہوں نے یہ کتاب بھی ڈوب کر لکھی ہے، جس کے لئے انہوں نے قدیم وجدید کتب ومخطوطوں کا ڈوب کا مطالعہ کیا، اندرون وبیرون ملک اسفار کیے، لائبریریاں دیکھیں، کتب خانے چھان مارے اور اپنا حاصل تحقیق ومطالعہ آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ (مولانا محمد جہان یعقوب)

ہفت روزہ ''اخبار المدارس'' کراچی، ۲۵ تا ۳۱ دسمبر ۲۰۰۸ء

حال ہی میں رشید اللہ یعقوب صاحب نے ''اسماء اللہ عزوجل قرآن وحدیث کے مطابق'' تحریر فرما کر سلف صالحین کی کتب کا نچوڑ نکالا ہے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر سے نوازے کہ اردو زبان میں اس قدر عظیم کام سرانجام دیا۔ واقعتاً لائق صد تحسین وتبریک ہیں۔ اس سے پہلے آپ نے درود شریف پر کتاب لکھی جو مقبول عام وخاص ہوئی اور اب اسماء حسنیٰ پر دو جلدوں میں تحقیقی کام کسی کرامت سے کم نہیں۔ میری دُعا ہے کہ اللہ کریم مؤلف موصوف کو مزید توفیق عطا فرمائے کہ اس طرح تحقیقی اور تعمیری کام کرتے رہیں۔

ماہنامہ ''القاسم'' نوشہرہ، جنوری ۲۰۰۸ء

Marfat.com

انسان کی کسی کام سے لگن جب جنون کا روپ دھارتی ہے تو وہ ناقابل یقین کارنامے کر دکھاتا ہے۔ زیر تبصرہ کتاب محترم رشید اللہ یعقوب کا ایک ایسا ہی کارنامہ ہے۔ رشید اللہ یعقوب صاحب بظاہر کوئی عالم دین اور محقق نہیں ہیں مگر مطالعہ کے شوق، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت وعقیدت نے انہیں شاہکار کتابوں کا مؤلف بنا دیا ہے۔ زیر تبصرہ کتاب ان کی تحقیق اور عرق ریزی کا منہ بولتا ثبوت اور اللہ تعالیٰ سے محبت وعقیدت کا ایک خوبصورت اظہار ہے۔ انہوں نے قرآن مجید، کتب احادیث اور آٹھویں صدی ہجری تک معروف ومستند محققین اور اسکالرز کی اسمائے باری تعالیٰ کے بارے میں لکھی گئی درجنوں کتب کی عرق ریزی کے بعد اللہ تعالیٰ کے ۳۱۹ ناموں پر مشتمل یہ کتاب مرتب کی ہے۔ ان کی تحقیق وجستجو، محنت وکاوش اور لگن قابل تحسین ہے اور ان پر یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے انہیں ایسی بابرکت کتاب تالیف کرنے کی سعادت اور ہمت بخشی ہے۔ تالیف کے بعد انہوں نے اس کتاب کو اس کے شایانِ شان گیٹ اپ اور جس معیار کے ساتھ شائع کیا ہے، اس پر بھی وہ تعریف وتوصیف کے مستحق ہیں۔

ماہنامہ ''چشمِ بیدار'' نومبر ۲۰۰۸ء

عوام میں مشہور ہے کہ ''اللہ'' (جل جلالہ وعم نوالہ) حق تعالیٰ شانہ کا ذاتی نام ہے جبکہ دیگر صفاتی نام ۹۹ ہی ہیں، تاہم اہلِ علم جانتے ہیں کہ محقق علماء (مثلاً امام شافعیؒ اور امام سیوطیؒ) نے اسمائے الٰہیہ کی تعداد اس سے کہیں زیادہ بیان فرمائی ہے، محترم رشید اللہ یعقوب نے اس اہم موضوع پر قلم اٹھایا اور نہایت تحقیق، تدقیق، جستجو اور محنت وکاوش سے قرآن کریم اور ذخیرۂ احادیث سے ۳۱۹ اسمائے الٰہیہ کی تخریج کر کے ''اسماء اللہ عزوجل'' جلد اول مرتب کی، جلد دوم میں انہوں نے ایک اور نہایت قابلِ قدر وتعریف کام کیا ہے، یعنی ہر نام مبارک کی مختصر شرح اور اس کے ساتھ ان آیات مبارکہ اور احادیث نبویہ کی تخریج کر دی ہے جن کی مدد سے وہ اسم مبارک استنباط کیا گیا ہے، ان آئمہ امت کا حوالہ بھی دیا گیا ہے جنہوں نے صفاتی نام کا استنباط کیا، مصنف موصوف بظاہر ضابطہ کے عالم نہیں مگر انہوں نے ایک نہایت وقیع علمی موضوع پر قلم اٹھایا اور حق یہ ہے کہ اس کا حق ادا کر دیا ہے۔

ماہنامہ ''الخیر''، ملتان، دسمبر ۲۰۰۸ء

جناب رشید اللہ یعقوب شکریے کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ پر انتہائی قابل قدر اور وقیع تحقیقی کام کیا ہے۔ عربی زبان میں تو اس موضوع پر اگرچہ کافی مواد موجود ہے لیکن اردو زبان میں اتنا تفصیلی اور تحقیقی لٹریچر دستیاب نہیں۔

جناب رشید اللہ یعقوب کی کتاب اسماء اللہ عزوجل، کا دوسرا حصہ ہمارے پیش نظر ہے جس

Marfat.com

میں انہوں نے باری تعالیٰ کے تین صد انیس اسماء مبارکہ کی تخریج کی ہے اور وہ مصادر و ماخذ ذکر کیے ہیں جہاں یہ اسماء مذکور ہیں۔ موصوف نے جس تخصص و استقصاء کا اہتمام کیا ہے، اس سے ان کی محنت شاقہ کا اندازہ ہوتا ہے بالخصوص جبکہ وہ باقاعدہ عالم دین بھی نہیں لیکن دینی لگن اور ولولے کا اعجاز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے اتنا بڑا کام لے لیا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ کتاب کے مطالعے سے جہاں قارئین کے علم میں اضافہ ہوگا وہیں اللہ تعالیٰ کی مختلف صفات کے ادراک سے ایمان باللہ اور تعلق باللہ میں بھی مضبوطی پیدا ہوگی۔

ہفت روزہ ''ندائے خلافت'' لاہور، ۲۴ دسمبر ۲۰۰۸ء

اسمائے حسنیٰ پر یوں تو عربی میں بہت کام ہوا ہے اور متعدد اہلِ علم نے اس عنوان پر اپنی تحقیقات کے پھول نچھاور کیے ہیں، البتہ اردو میں ایسا مفصل کام کہ جس میں معروف ۹۹ اسمائے حسنیٰ کے علاوہ مستند ماخذ سے دوسرے اسمائے حسنیٰ کی تخریج و نشاندہی کی گئی ہو، مصنف موصوف کا کارنامہ ہے اور غالباً پہلی بار ہی منظر عام پر آیا ہے۔

ماہنامہ ''بینات'' کراچی، نومبر ۲۰۰۸ء

کتاب پر تبصرہ لکھنا بہت آسان ہے مگر اتنی تحقیقی کتاب کا لکھنا بہت مشکل کام ہے۔ مصنف جب کتاب لکھتا ہے تو رب تعالیٰ کی خاص رحمتیں نازل ہوتی ہیں جس سے اس کے لکھنے میں نکھار پیدا ہو جاتا ہے۔ زیر نظر کتاب میں بھی کچھ اسی طرح کی چیز نظر آتی ہے کہ لکھنے والے کے ساتھ رحمت خداوندی شامل رہی ہے۔ حقیقتاً یہ کتاب پڑھنے کے لائق اور ہر گھر میں کام آنے والا تحفہ ہے۔

ماہنامہ ''تحفظ'' کراچی، نومبر ۲۰۰۸ء

زیر تبصرہ گراں مایہ کتاب ''اسماء اللہ عزوجل'' فاضل مولف رشید اللہ یعقوب کی محنت اور جستجو کا شاہکار ہے۔ اس میں موصوف نے اللہ رب العزت کے ۹۹ مشہور و متداول اسماء کے ساتھ سینکڑوں دیگر اسماء قرآن و حدیث کی روشنی میں جمع کر دیئے ہیں۔ بلا مبالغہ یہ کتاب اردو زبان میں اسماء عزوجل پر پہلی تحقیقی اور جامع کاوش قرار دی جا سکتی ہے۔ کتاب صوری و معنوی ہر دو اعتبار سے لائق تحسین ہے۔ مولانا انظر شاہ مسعودی کشمیریؒ اور مولانا نور عالم خلیل الامینی استاذ دار العلوم دیوبند نے کتاب کی تصدیق و تصویب کی ہے۔

ماہنامہ ''نصرۃ العلوم'' گوجرانوالہ، جنوری ۲۰۰۹ء

اللہ عزوجل کے بے شمار اسمائے گرامی کی تحقیق و تخریج پر قلم اٹھانے والے محترم رشید اللہ یعقوب مبارکباد کے مستحق ہیں کہ ان کی تحقیق نے عام معروف تصور اللہ تعالیٰ کے ۹۹ اسمائے مبارکہ

Marfat.com

کی تعداد کو ۳۱۹ تک پہنچایا ہے۔ لیکن موصوف کی تحقیق بھی ۳۱۹ پر جا کر دم توڑتی دکھائی دیتی ہے۔ وہ خود بھی معترف ہیں اور سچ بھی یہی ہے کہ جس طرح وہ اپنی ذات، اپنی صفات میں تکییف و تمثیل سے بالا ہے اسی طرح وہ اعداد و شمار کی حدود قیود سے بھی ماوراء ہے۔ اس کے اسمائے مبارکہ کی حدود متعین کرنا اور ان کا احاطہ کرنا کسی انسان کے بس کی بات نہیں۔

محترم رشید اللہ یعقوب بار بار اپنی کم علمی اور میدانِ تحقیق و تخریج میں نا تجربہ کاری کا اظہار کرتے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ انہوں نے اس کتاب کو اخذ و استنباط، تحقیق و تخریج، ترتیب و تحریر اور اشاعت کے جن مشکل ترین مراحل سے گزار کر ایک خوبصورت منفرد گلدستے کی صورت میں پیش کیا ہے، یہ محض ان پر اللہ کی رحمت کا نتیجہ ہے۔

ہر اسمِ مبارک کے ساتھ جہاں سے اُسے تخریج کیا گیا ہے، اس سے متعلقہ آیات و احادیث مع ترجمہ درج کر دی گئی ہیں۔ البتہ اگر احادیث کی عبارتوں پر اعراب کا بھی اہتمام کر لیا جاتا تو اس کی افادیت دوچند ہو جاتی، جس سے اہل علم کے ساتھ ساتھ کم پڑھے لکھے بھی بخوبی استفادہ کر سکتے۔ یہ کتاب جہاں مؤلف کے لئے نجات اُخروی کا باعث ہوگی، وہاں قارئین کے دلوں میں بھی محبت الٰہی کی فصل پروان چڑھائے گی۔ ان شاء اللہ۔

ماہنامہ ''المنبر''، فیصل آباد، دسمبر ۲۰۰۸ء

زیر تبصرہ کتاب جناب رشید اللہ یعقوب کی انتہائی قابل قدر علمی اور تحقیقی کاوش ہے۔ اس کتاب کو دیکھ کر یقین ہو جاتا ہے کہ یہ باری تعالیٰ کی ذات بابرکات ہی ہے جو اپنے بندے کو اپنی ذات کی تعریف و توصیف کی سعادت نصیب کرتی ہے۔ مذکورہ کتاب اردو زبان میں پہلی کتاب ہے جس میں اسماء الحسنٰی کے حوالے سے بڑی جامع اور مفصل بحث کی گئی ہے اور ان تمام محدثین، محققین اور اہل علم حضرات کے کام کو یکجا کر دیا گیا ہے، جنہوں نے اسماء الحسنٰی پر تحقیقی کام کیا ہے۔ اس کتاب کی ایک اہم خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں روایتی اسلوب سے ہٹ کر جدید انداز اپنایا گیا ہے۔ تحقیق کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے مصادر اور حوالہ جات کا اہتمام بھی کیا گیا ہے اور اسماء حسنٰی کی تلاش اور حفظ میں سہولت کے لئے گوشواروں سے بھی مدد لی گئی ہے۔ اس کتاب میں ۱۷۳ قرآنی آیات اور ۱۳۴۴ احادیث مبارکہ کے مستند حوالوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ۱۳۱۹ اسمائے مبارکہ کو جس انداز سے جمع کیا گیا اور اللہ تعالیٰ کے نام پر جو اعداد و شمار گوشواروں کی مدد سے مہیا کئے گئے ہیں غالباً اس سے پہلے ایسی تحقیق منظر عام پر نہیں آئی۔

ہفت روزہ ''ندائے ملت'' ۲۲ تا ۲۸ جنوری ۲۰۰۹ء

Marfat.com

اسماء اللہ عزوجل

قرآن و حدیث کے مطابق

Marfat.com